SILENT SMILE
www.urdunovelsmania.com
حنا اسد
میری پریت امر کردو
Novels Mania
Urdu Novels Mania Team©
www.urdunovelsmania.com

ناول ❤ میری پریت امر کردو۔

از قلم: حنا اسد

پاکستان کا ایک جنگلاتی علاقہ جہاں جنوری میں ہونے والی شدید برف باری نے اونچے نیچے راستوں، بل کھاتی ہوئی سڑکوں، اور سایہ دار گھنے درختوں کو برف کی سفید چادر سے ڈھانپ رکھا تھا۔۔۔۔۔

سردی کی شدت سے اس کا سپید چہرہ سرخ پڑ رہا تھا۔۔۔اس کی گرے آنکھوں کی پتلیاں سکڑ کر پھیلیں۔۔۔وہ جو کوئی بھی تھا اس نے۔۔۔۔۔
بلیک جینز اور بلیک چست شرٹ کے ساتھ بلیک ہی لمبا اوور کوٹ پہنا ہوا، اپنے چہرے کو بلیک مفلر سے ڈھانپے ہوئے تھا۔۔۔صرف گرے آنکھیں ہی نمایاں تھیں
۔۔۔جن میں حد درجہ سفاکیت نمایاں تھی۔۔۔۔
"جلدی لے چلو انہیں جنگل کی طرف"

وہ سکول وین سے سب بچوں کو نکال کر اب اپنے ساتھیوں سمیت جنگل کی طرف بڑھ رہے تھے کہ اس کی درشت آواز ان کے کانوں میں سنائی دی۔۔۔

وہ سب اس کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے بچوں کو گھسیٹتے ہوئے اب گھنے درختوں کے جھنڈ میں داخل ہوئے۔۔۔۔۔

اطلاع مل چکی ہوگی اب تک تو انہیں بچے اغوا ہونے کی۔۔۔۔۔"

ہا۔ہا۔ہا۔۔۔۔اس کی پر اسرار ہنسی کی آواز گونج کر درختوں سے ٹکرانے لگی۔۔۔۔"

بچے تو بچے اس کے ساتھی بھی اس کی آواز سے سہم گئے۔۔۔۔۔

مما کے پاس جانا ہے۔۔۔۔ان میں سے ایک بچہ جو کافی ڈرا ہوا تھا۔۔۔روتے ہوئے نم آنکھوں سے بولا۔۔۔۔

اے چپ بے فوجی کی اولاد ہو کہ اتنا ڈرپوک۔۔۔"اس حبشی نما آدمی نے اس دس سالہ بچے کو یونیفارم کے کالر سے دبوچ کر گھمبیر آواز میں کہا۔۔۔۔

پھر جھٹکے سے چھوڑا۔۔۔۔

وہ جو اس کے کالر دبوچنے سے آدھا ہوا میں معلق تھا۔۔۔۔

جھٹکا کھا کر زمین پر گرا۔۔۔۔

آدھے بچے رو رہے تھے تو آدھے سہمے ہوئے بالکل خاموش تھے۔۔۔۔

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

"ان سب کے منہ اور ہاتھ پاوں باندھ دو"

اس کی کرخت، بارعب آواز سنائی دی۔۔۔۔

تو اس کے ساتھیوں نے اس کا حکم بجا لایا۔۔۔۔۔

وہ ہستی ہاتھ کی ایک انگلی میں ریوالور گھماتے ہوئے ادھر سے ادھر بے چینی سے چکر کاٹ رہی تھی۔۔۔۔۔

اس کی گرے آتش فشاں برساتی نظروں کے حصار میں بس ایک بچی ہی تھی۔۔۔۔۔

جو اسے دیکھ تب سے سہمی ہوئی ایک کونے میں سر جھکائے تھر تھر کانپتی ہوئی دُبک کر بیٹھی تھی۔۔۔۔

کچھ دیر بعد اپنی لرزتی ہوئی پلکوں کو دھیرے سے اٹھا کر اسے دیکھتی۔۔۔

وہ اس کے خوف کے باعث لرز رہی تھی۔۔۔۔۔

اس ساری کاروائی میں اب دوپہر تقریباً رات میں ڈھل گئی تھی۔۔۔۔

چاروں طرف اندھیرا پھیلنے لگا۔۔۔۔

رات کے اس چیر دینے والے سناٹے میں جہاں جنگلی جانوروں کی آوازیں گونج رہی تھیں۔۔۔۔۔ وہ بے خوفی سے اپنا کام سر انجام دے رہے تھے۔۔۔

اپنا وار وہ کر چکے تھے۔۔۔

اب باری تھی تو فوج کی۔۔۔

وہ کیا کریں گے اپنے بچوں کو بچانے کے لیے؟؟؟؟

"تم لوگ اچھی طرح سمجھ گئے نہ میں نے کیا کہا؟؟؟؟؟"

اس نے آخری بار اپنی بات مکمل کر کے ایک نظر اپنی ٹیم کی طرف دیکھا۔ انکا پلان مکمل تھا وہ ایک بار پھر سب دوہرا رہے تھے کہ انہیں کب اور کیسے ان کو اپنے گھیرے میں لینا ہے۔

رات کا گہرا پہر تھا وہ لوگ اس وقت شہر کے اس سُنسان جنگلاتی علاقے میں موجود تھے جہاں لوگوں کا آنا جانا شاز و نادر ہی ہوتا تھا۔ چاروں طرف گہری خاموشی چھائی ہوئی تھی اور خاموشی میں کتوں کے بھونکنے کی آواز واضح سنائی دے رہی تھی جو اس خاموشی میں مزید خوفناک لگ رہی تھی

"یس سر"

اسکی ٹیم کے باقی ساتھیوں نے اپنے آفیسرز کو یک زبان ہو کر کہا تو اُس نے صرف گردن ہلانے پر اکتفا کیا۔۔۔۔

"بچوں کی جان بچانے کے لئے ہمیں ہر قدم پھونک پھونک کر رکھنا ہوگا۔۔۔میں تم میں سے کسی ایک کی بھی لاپروائی برداشت نہیں کرونگا از ڈیٹ کلئیر؟"

اس نے ابرو اچکا کے چہرے پر سخت تاثرات لیے سب کو وارن کیا۔

دوپہر کو ہی انہیں بچوں کے سکول وین کے اغوا ہونے کی خبر مل چکی تھی۔۔اسی سلسلے میں وہ اپنا لائحہ عمل تیار کیے نکل چکے تھے۔۔۔۔

یس سر" وہ سب یک زباں ہو کر جوش سے بولے تھے"

چٹیل میدان سے ہوتے ہوئے وہ سنگلاخ پہاڑوں سے گزر کراب گھنے درختوں کے جھنڈ میں پہنچ چکے تھے مگر ابھی تک کوئی سراغ نہیں ملا۔۔۔۔

سردی کے باعث آگ جلا کر بیٹھنے کی غلطی ان مجرموں کو بھاری پڑنے والی تھی۔۔۔جو آرمی کمانڈر کے لیے ان لوگوں کے سراغ لگانے کا باعث بنا۔۔۔۔۔

www.urdunovelsmania.com
UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania

تم لوگ الگ الگ درخت کے پیچھے چھپ جاؤ میرے ڈن کہنے پر سب ایک ساتھ اٹیک "کریں گے۔

ٹیم کا کمانڈر اپنی ٹیم کو رعب دار آواز میں ہدایت دیتا ہوا نڈر انداز میں آگے بڑھ رہا تھا۔۔۔

اسکا آرڈر ملتے ہی سب الگ جگہ پر چھپ گئے۔۔۔۔۔

کچھ دیر بعد اسکے اشارے کرنے پر فائرنگ شروع ہوگئی اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ اس جگہ پر قبضہ کر چکے تھے۔۔۔۔

آرمی کمانڈر اسکے ایک حبشی نما شخص کو اپنی گرفت میں لے چکا تھا۔۔۔جبکہ باقیوں نے تمام بچوں کو بازیاب کروالیا۔۔۔۔

مگر اس سب کاروائی کے پیچھے جس مین ہستی کا ہاتھ تھا وہ شاید بچ کر نکلنے میں کامیاب ہو چکا تھا۔

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

آفیسر گو "ان کے سنئیر نے ان پانچوں کو اس اغواکار کے پیچھے جانے کا اشارہ" کیا۔۔۔۔۔کیونکہ وہ اسے بھاگتا ہوا دیکھ چکا تھا۔۔۔۔۔

کچھ آرمی آفیسر بچوں کو ساتھ لیے واپس ہو لیے جبکہ ان میں سے کچھ اغواکاروں کے لیڈر کے تعاقب میں تیز رفتاری سے نکلے۔۔۔۔

!حی علی الفلاح

!حی علی الصلاۃ

فجر کی آذان نے کانوں میں رس گھولا تو سب نیند سے بیدار ہوئے اور فریش ہونے کہ بعد باوضو ہوئے۔۔۔۔

حسن اور اکبر دونوں بھائی قریبی مسجد میں نماز ادا کرنے کے لیے روانہ ہوئے۔۔۔۔

حسن گیلانی پاکستان آرمی میں ایک اچھے عہدے پر فائز تھا، جبکہ اکبر گیلانی ابھی کاکول اکیڈمی میں ٹریننگ حاصل کر رہا تھا۔

گھر کی خواتین بھی وضو کر کہ نماز کی ادائیگی کے لیے تیار ہوئیں۔۔۔۔

گیلانی ہاؤس کی سربراہ شبنم گیلانی اب نماز پڑھنے کے بعد قرآن مجید کی تلاوت میں مشغول تھیں کہ ان کی بڑی بہو ثوبیہ ان کے لیے چائے اور بوائلڈ ایگز لے کر آئی۔ کیونکہ اس وقت وہ تلاوت سے فراغت کے بعد یہی نوش فرماتی، باقی کا ناشتہ صبح کے سات بجے اکٹھے ڈائننگ پر کیا جاتا۔

اس گھر میں شبنم گیلانی کے ساتھ ان کے دو بیٹے رہتے تھے بڑا بیٹا عیسی جس کی بیوی ثوبیہ اوران کے دو بیٹے حسن گیلانی اوراکبر گیلانی تھے۔

جبکہ دوسرا بیٹا موسی گیلانی اس کی بیوی انیقہ گیلانی اوران کی اکلوتی بیٹی حرعین رہتی تھیں۔

سورج اپنی سونے جیسی کرنیں بکھیرے ہر جگہ کو روشن کرچکا تھا۔۔۔گھر کے سارے مکین اس وقت ڈائیننگ ہال میں موجود تھے۔۔۔۔

یہ ایک بڑے سے ہال نما لاؤنج کا منظر تھا ہال یہاں کے مکینوں کے بہترین ذوق کا منہ بولتا ثبوت تھا۔۔نہایت قیمتی فانوس اس ہال کے وسط میں لگے ہوئے تھے۔۔۔دیوراوں پر جدید نقش نگاری کی گئی تھی۔۔۔غرض ہر چیز ہی عمدہ ترین تھی۔۔۔جو اس محل نما گھر کی خوبصورتی میں چار چاند لگارہی تھی۔۔۔۔۔

"گڑیا ناشتہ کرو ٹھنڈا ہو رہا ہے پھر سکول وین آجائے گی تو ناشتہ رہ جائے گا۔"

www.urdunovelsmania.com

حسن کی بیوی اور گڑیا کی والدہ جنت نے ایپل ملک شیک کا گلاس اس کے سامنے رکھا جو ٹیبل پہ رکھے بریڈ اور آملیٹ کو ناپسندیدہ نظروں سے گھور رہی تھی چہرے پہ بیزاری واضح دکھائی دے رہی تھی۔

"بی جان کی پیاری سی گڑیا ناشتہ کیوں نہیں کر رہی؟"

شبنم گیلانی اپنا پراٹھا ختم کیے اپنی لاڈلی پوتی گڑیا کی طرف متوجہ ہوئیں۔

اس نے ایک پل کے لئے اپنی بڑی بڑی چمکتی ہوئی غزال چشماں سے ان کی طرف دیکھا اور پھر سے نروٹھے انداز میں گھنی پلکوں کی چلمن گرا دی۔

"اسلام و علیکم!

صبح بخیر!

حسن گیلانی نے سب کو مشترکہ طور پر کہا۔۔۔۔

وعلیکم السلام!

www.urdunovelsmania.com

صبح بخیر!

اللہ پاک اپنی رحمتوں کا سایہ اس گھر پر ہمیشہ برقرار رکھے۔۔۔۔ شبنم گیلانی نے دعائیہ انداز میں کہا۔

آمین ثم آمین" ثوبیہ نے جواباً کہا۔۔۔"

"بھئی کیا بات ہے آج ہماری گڑیا کا صبح ہی صبح موڈ کیوں آف ہے؟"

حسن گیلانی نے اس کی چھوٹی سی سنہری بالوں کی پونی ٹیل کو ہولے سے چھو کر پوچھا

۔۔۔۔اور پھر اپنی چئیر پر بیٹھا۔۔۔

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

بھئی ہماری گڑیا ناراض کیوں ہے؟

وہ خاموشی سے سر جھکائے ہوئے بیٹھی رہی۔۔۔۔

"جب تک آپ بتاؤ گی نہیں تو پتہ کیسے چلے گا۔۔۔؟"

باہر سے سکول وین کے ڈرائیور نے ہارن بجا کر اپنی آمد کی اطلاع دی تو وہ اپنا سکول بیگ اٹھائے آنسو چھلکاتی ہوئی آنکھوں سے ایک شکوہ کناں نگاہ اپنے پاپا حسن گیلانی پر ڈال کر بنا ناشتہ کیے باہر کو بھاگ گئی۔۔۔۔

سب اسے یوں نمناک آنکھوں سے بھاگتے ہوئے دیکھ پریشان ہو کر ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔۔۔۔ جیسے ایک دوسرے سے پوچھ رہے ہوں کہ اسے کیا ہوا؟؟؟؟؟؟

ٹن۔۔۔ ٹن۔۔۔۔ ٹن

گھر میں بنے چھوٹے سے مندر سے آتی ہوئی گھنٹیوں کی آواز سن کر سریتا جلدی سے بستر سے باہر نکلی۔۔۔

"کہاں؟؟؟"

ارجن نے اس کی کلائی کھینچتے ہوئے اپنی مندی ہوئی آنکھوں سے دیکھ کر پوچھا۔

"ساسوماں مندر میں پہنچ بھی گئیں ہیں ابھی تک پرشاد بھی نہیں بنایا۔۔۔ اور عارتی کی تھالی بھی۔۔۔۔

"جانے دو نا۔۔۔۔نہیں تو تمھاری ماں نے سنانی ہے"

UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania

وہ اپنی علاقائی زبان میں بولی۔۔۔۔۔

ارجن نے مسکرا کر اس کا ہاتھ چھوڑا اور پھر سے منہ پر کمفرٹر اوڑھ لیا۔۔۔۔

سریتا نہا کر صاف ستھری چنری نما لہنگا چولی زیب تن کیے سر پر اچھے سے دوپٹہ اوڑھے رسوئی گھر کی طرف بڑھی۔۔۔۔

شیلا دیوی جو عارتی کی تھالی خود ہی تیار کر چکی تھی۔۔۔ بھگوان کی پوجا کرتے ہوئے اپنا کوئی بھجن پڑھتے ہوئے آنکھیں کھول کر ایک تیکھی نگاہ رسوئی گھر میں جاتی ہوئی سریتا پر ڈالنے لگیں۔

انہیں یہ قطعا پسند نہیں تھا کہ کوئی بھی رسوئی میں بنا نہائے جائے اور جوتا لے کر جائے۔ اور اسی بات کا سریتا خاص دھیان بھی رکھتی وہ ہمیشہ جوتے باہر اتار کر ہی جاتی۔۔۔

اصولوں کے معاملے میں اس کی ساس شیلا دیوی بہت سخت تھیں۔

جلدی جلدی ہاتھ چلاتے ہوئے اس نے سوجی بھون کر حلوہ تیار کیا اور تھالی میں کٹوری رکھے مندر تک پہنچی۔۔۔۔

تھالی بھگوان کے پیروں میں رکھ کر خود بھی آنکھیں بند کیے دونوں ہاتھ اپنے بھگوان کے سامنے جوڑے اپنی ساس کے پیچھے پیچھے وہی مخصوص الفاظ دہرانے لگی جو وہ دہرا رہی تھیں

۔۔۔۔۔

بھارت میں تھر کا علاقہ جو راجھستان کہلاتا ہے۔

ان صحراؤں میں چھوٹے چھوٹے گاؤں آباد تھے اور ان میں چھوٹے اور بڑے گھر ۔۔۔ جن میں سے ایک گھر تھا اگروال کا۔۔۔

پانی سے بھرا ہوا مٹکا سر پہ رکھے جودھا تیزی سے قدم اٹھاتی ہوئی اپنی سہیلیوں کے ساتھ گھر واپس آرہی تھی۔۔۔ پاؤں بار بار نرم ریت میں دھنس رہے تھے۔ مگر وہ پاؤں میں کھسہ پہنے کسی بھی طرح جلدی واپس پہنچنے کی تگ و دو میں تھی۔۔

وہ پانی کا مٹکا سر سے اتار کر کمر پہ ٹکاتی ہوئی ایک لمحے کو سانس لینے کے لیے رکی۔۔۔
اتنی جلدی کا ہے کی ہے؟؟؟ اس کی سہیلی بندیا نے پوچھا۔۔۔
"بھا سے بات کرنی ہے" دوبارہ سر پر مٹکا رکھے اب کی بار تو تقریبا دوڑ لگا دی۔۔۔۔
بندیا اسے یوں جاتا دیکھ مسکرا کر رہ گئی۔۔۔۔

www.urdunovelsmania.com

پانی سے بھرا گھڑا ایک طرف رکھے وہ اپنے دوپٹے سے ہی اپنے ہاتھ پونچھتے ہوئی صاف فرش پر بچھی دری پہ آکر بیٹھی جہاں سب ایک لائن بنا کر بیٹھے ناشتہ شروع ہی کرنے لگے تھے۔۔۔

بھا تھارے سے بات کرنی تھی" جودھا نے اپنی آس بھری آنکھوں سے ارجن کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

ہاں بول نا کیا چاہیے" ؟"

ارجن نے پیار بھری نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے استفسار کیا۔۔۔۔

دونوں بہن بھائیوں میں بلا کا پیار تھا۔۔۔دونوں ایک دوسرے پر جان چھڑکتے تھے۔

بھا میں نے دس پاس کرلیں اب آگے پڑھنے مجھے باہر جانا ہے۔۔۔۔۔"

نا ماتھا پھر گیا تیرا چھوری؟؟؟؟؟ شیلا دیوی کی کاٹ دار آواز گونجی۔۔۔"

ماں سا !!!!ارجن نے انہیں ٹوکا۔۔۔"

واہ بوا پڑھنے باہر جائیں گی۔۔۔۔راجا خوشی سے لبریز لہجے میں بولا۔۔۔۔"

توچپ کر" سریتا نے اپنے بیٹے کو تنبیہی نظروں سے دیکھ کر گھُرکا۔۔۔۔"

وہ اپنے سکول کا بستہ اٹھائے برا سا منہ بناتے ہوئے وہاں سے نکلنے لگا۔۔۔۔

www.urdunovelsmania.com

اے چھورے تھاری ماں نے تجھے پاٹ نہیں پڑھایا۔۔۔۔۔ گھر سے نکلتے ہوئے کیا کرنا ہے؟؟؟؟ شیلا دیوی نے درشت آواز میں راجا سے کہا۔۔۔۔

وہ واپس پلٹا اور آکر باری باری سب کے پاؤں چھوئے۔۔۔۔۔

پھر باہر نکلتا چلا گیا۔۔۔۔۔۔

کہاں جانا ہے؟ ارجن پھر سے جودھا کی طرف متوجہ ہوا۔۔۔۔"

بھا کینیڈا۔۔۔۔۔ وہاں بھابھی جی کے گھر والے رہتے ہیں ان کے پاس۔۔۔۔۔"

ہمممم۔۔۔۔۔ کہتے ہوئے وہ گہری سوچ میں ڈوبا۔۔۔۔"

جبکہ شیلا دیوی تلملا کر رہ گئیں۔۔۔۔

دراصل وہ اپنے بچوں کو اپنی نظروں سے اوجھل نہیں ہونے دینا چاہتی تھیں۔۔۔۔۔

www.urdunovelsmania.com

فیس بک لاگ ان کیے وہ سکرین کو سکرول کرتے ہوئے کسی دلچسپ چیز کی تلاش میں تھی۔۔۔ کہ ایک جگہ اس کی نظر رکی۔۔۔۔

مگر انگلی کی تیز حرکت نے وہ منظر گزار دیا۔۔۔۔

اس نے پھر سے سکرول ڈاؤن کیا اور اسی منظر کو ڈھونڈا۔۔۔

جو جلدی ہی اس کی مرکزِ نگاہ بنا۔۔۔۔

جہاں کسی کی مخروطی انگلیاں جن میں پینٹ برش پھنسا ہوا تیزی سے کینوس پر کوئی امیج بنانے میں مصروف تھا۔۔۔

اور یہ کیا تھا اس نے لمحوں ہی لمحوں میں ایک شاہکار تیار کیا۔۔۔۔"

وہ حیران رہ گئی اس کی مہارت پر

ایک روتی ہوئی عورت کی شاندار تصویر بنی دیکھ وہ ساکت رہ گئی۔۔۔

کچھ پل کے لیے تو ایسا لگا کہ وہ عورت سچ میں سامنے ہے اور وہ اس کے حقیقی آنسو ہیں۔۔۔۔

کتنی ہی بار وہ بار بار اس ویڈیو کو چلا کر دیکھ چکی تھی۔۔۔۔

پہلے تو لائیو ویڈیو تھی۔۔۔ مگر پھر سیو میں جا کر دیکھتی رہی۔۔۔۔وہ اس میں پوری طرح خود کو ڈوبا ہوا محسوس کر رہی تھی۔

جب ہوش نے سر اٹھایا تو حال میں لوٹی۔۔۔۔ چینل کا نام دیکھا جہاں لکھا تھا۔۔۔

SidArt.

www.urdunovelsmania.com

اس نے فوراً سے بیشتر اسے لائک اور فالو کیا۔۔جہاں اس کے پہلے سے ہی ون میلین سبکرائیبر تھے۔۔۔پھر سیٹنگ میں جا کر فیورٹ میں ڈالا۔۔۔تاکہ اسے کسی بھی ویڈیو کی سب سے پہلے نوٹیفکیشن مل سکے۔۔۔۔

پھر اس کی بائیو میں گئی۔۔۔۔

جہاں اس کی ڈیٹیلز میں لکھا تھا۔۔۔۔

Dr.Sid.(ڈاکٹر)

Paintingismypassion.

وہ پڑھ کر متاثر ہوئی پھر سے ویڈیو چلائی۔۔۔۔

اس بار اس کی تلاش وہ ماہر تھا جس نے یہ شاہکار تخلیق کیا تھا۔۔۔۔

اس کے دل میں تجسس جاگا کہ وہ خود کیسا ہو گا؟

اس کی نظر اس ساحر پر پڑی جس کے چہرے کا صرف سائیڈ کٹ کا کچھ حصہ ہی نظر آ رہا تھا۔۔۔

UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania

سائیڈ سے دیکھ کر توستواں مغرور ناک اور کنپٹی سے کچھ نیچے سیاہ چمکتے ہوئے بال دیکھائی دیئیے۔۔۔چہرہ واضح نہیں تھا۔۔۔۔اسے کچھ بھی ٹھیک اسے دکھائی نہیں دیا تو وہ جھنجھلا کر رہ گئی۔۔۔۔۔

اس کی پوسٹ میں جا کر کئی ویڈیوز چھان ماری۔۔۔مگر ہر ویڈیو میں اس کا یہی بے نیازی والا انداز تھا کہ وہ خود سامنے نہیں آتا تھا۔۔۔۔۔

اس نے برا سا منہ بناتے ہوئے فون بند کیے ایک طرف رکھا۔۔۔اور خود بستر پر اوندھے منہ گر گئی۔۔۔۔

ابھی وہ کرسی گھسیٹ کر بیٹھا اپنی بیٹی گڑیا کے رویئیے کے بارے میں سوچ ہی رہا تھا کہ ایک نظر سامنے بیٹھی اپنی شریک حیات کو دیکھا تو اس کا بھی منہ ناراضگی سے پھولا دیکھ کر جھٹ سے اس کے ذہن میں کچھ کلک ہوا۔

Urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

اوہ شٹ۔۔۔۔مجھے اب یاد آیا گڑیا کیوں ناراض تھی۔۔۔۔وہ سر پر ہاتھ مار کر" بولا۔۔۔۔۔

کیوں حسن"؟ شبنم گیلانی نے پوچھا۔۔۔۔اماں بی۔۔وہ جب مجھے ہیڈ کوارٹر سے کال آئی" تھی تو اس نے میری بات سن لی تھی کہ مجھے واپس جانا ہے ار جنٹلی۔۔۔۔

آئی ایم رئیلی ویری سوری ثوبیہ۔۔۔۔میں اپنا وعدہ نہیں نبھا پایا ایک ماہ کی چھٹیاں گھر گزارنے کا،،،ہیڈکواٹر سے کال آئی ہے جانا ضروری ہے۔"

وہ پریشانی سے اپنی پیشانی کو مسلتے ہوئے کرسی سے اٹھ گیا۔

"پلیز اماں بی اب ایسے تو مت گھوریں۔۔آپ تو اچھے سے جانتی ہیں کہ میرا جانا کتنا ضروری ہے۔میرے ملک کو میری ضرورت ہے۔۔۔۔"

اس نے جب اماں بی کے کڑے تیور دیکھے تو فوراً صفائی پیش کی۔

"ثوبیہ لاؤ حسن کا کھانا مجھے دو آج میں اسے اپنے ہاتھ سے کھلاؤں گی۔۔۔جیسے بچپن میں کھلایا کرتی تھی۔۔اور بیٹھو تم۔۔۔۔۔"شبنم گیلانی نے کھانے کی پلیٹ اپنے پاس رکھتے ہوئے ایک لقمہ حسن کے منہ میں ڈال دیا۔۔۔۔

"میری لاڈلی پوتی کو بھی تم نے ناراض کر کہ بھیج دیا۔۔۔۔شبنم گیلانی نے شکوہ کیا۔۔۔

آپکی پوتی میری بیٹی بھی ہے مجھے اس بات کا قلق رہے گا کہ اسے یوں ناراض چھوڑے جا رہا ہوں۔۔۔۔

اس سے مل کر گیا تو وہ اپنے آنسوؤں سے مجھے جانے نہیں دے گی۔۔۔۔

اگر خدا نے چاہا تو واپسی پر ضرور منا لوں گا اسے۔۔۔۔۔۔

ان شاء اللہ "ثوبیہ کے منہ سے بے اختیار نکلا۔۔۔۔"

اس کی بات سن کر شبنم گیلانی بھی سوچ میں پڑ گئیں۔

"بھائی میری بھی آج کا پی-ایم۔اے) پاکستان ملٹری اکیڈمی (میں واپسی ہے۔۔۔اگر لیٹ ہوا تو ڈانٹ پڑنے کے پورے چانسز ہیں۔۔۔"اکبر نے حسن سے بولا۔

مجھے بھی جاتے ہوئے کالج ڈارپ کر دیں۔۔۔حرعین نے اکبر سے کہا اور ناشتہ ادھورا چھوڑ کر جلدی سے کاندھے پر بیگ ڈال کر ہاتھ میں فائل اور بکس لیے ریڈی ہوئی۔۔۔

اکبر نے بے دلی سے اسے دیکھا۔۔۔

جس کی آنکھوں میں کچھ الگ رنگ ہی دکھائی دے رہے تھے۔۔۔۔

urdu novels mania www.urdunovelsmania.com

اکبر تم حرعین کو راستے میں ڈراپ کرتے ہوئے چلے جانا مجھے ابھی پیکنگ میں ٹائم لگے گا"

حسن اپنے چھوٹے بھائی اکبر کے شانے پر ہاتھ رکھ کر شرارت سے آنکھ ونگ کیے بولا

گھر میں سب جانتے تھے کہ اکبر اور حرعین کا بچپن سے ہی رشتہ طے کر دیا گیا تھا۔۔۔اسی لحاظ سے حسن نے اسے چھیڑا۔۔۔۔۔

"او تو آپ بھی بھابھی کے ساتھ اکیلے میں وقت گزارنے کے لیے پیکنگ کا بہانہ بنا رہے ہیں۔۔۔۔اکبر نے بھی جھٹ بدلہ چکایا۔۔۔۔

"تیرا وقت بھی دور نہیں" حسن نے مسکرا کر کہا۔۔۔

وہ دونوں گلے ملے تو اکبر سب کو مشترکہ طور پر خدا حافظ کہتا ہوا باہر نکلا۔۔۔۔۔

"واپس کب آئیں گے؟ حرعین نے گاڑی میں بیٹھتے ہی سب سے پہلا سوال کیا۔۔۔۔

"ابھی جانے تو دو پھر واپس بھی آ ہی جانا ہے" وہ سادہ سے انداز میں بولا اور گاڑی سٹارٹ کی۔۔۔۔

www.urdunovelsmania.com

اتنا ناراض کیوں ہو رہے ہیں۔۔۔ تھوڑا وقت ہی مانگا ہے آپ سے۔۔۔۔ جانے سے پہلے آپ کے ساتھ کچھ وقت گزارنا چاہتی تھی۔۔۔۔ اس نے صاف گوئی کا مظاہرہ کیا۔۔۔۔

"تمہیں ایسا کب لگا کہ میں ناراض ہوں؟" اکبر نے چہرے کا رخ اس کی موڑ کر پوچھا۔

"آپ کے ہر انداز میں بیزاری محسوس ہوتی ہے"

"تمہارے دماغ کا خلل ہے اور کچھ نہیں"

وہ آخری جملہ ادا کر کہ خاموش ہو گیا۔۔۔ باقی کا راستہ خاموشی سے گزر گیا۔۔۔۔۔

اس کی بات سن کر حرعین نے ایک ناقدانہ نگاہ اس کی تیاری پر ڈالی بلیک سوٹ میں اس کی سرخ و سپید رنگت کھل سی گئی تھی ماتھے پہ گرے رہنے والے بال اب نفاست سے آرمی ہئیر کٹ میں اس کی شخصیت کو اور بھی وجیہہ بنا رہے تھے۔۔ چہرے پہ تازہ شیو کی نیلاہٹیں بکھری ہوئی تھیں۔۔۔ حسن بھی وجیہہ تھا مگر اکبر گیلانی۔۔۔۔ خاندان کا سب سے ہینڈسم مرد تھا۔۔۔ وہ اس کی آنکھوں ہی آنکھوں میں نظر اتارنے لگی۔۔۔۔

اکبر اسے کالج کے گیٹ کے سامنے اتارا اور پھر وہاں سے گاڑی بھگا لے گیا۔۔۔۔۔

حرعین اس کی سلامتی کی دعائیں مانگتے ہوئے اندر داخل ہو گئی۔۔۔۔۔

UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania

ثوبیہ نے وہی ڈریس زیب تن کیا ہوا تھا جو حسن نے اسے پچھلی بار زبردستی اپنی پسند سے لے کر دیا تھا اس کی خوشی کے لیے ثوبیہ نے آج وہی جوڑا پہن لیا تاکہ اسے سرپرائز دے سکے۔۔۔۔

اس کے کمرے میں آنے کے تھوڑی دیر بعد ہی حسن کمرے میں آیا۔۔۔۔۔

اس کی پشت پر کھلے بال دیکھ مسکرایا۔۔۔۔اس نے نامحسوس انداز میں اپنے بالوں کو سمیٹا مگر حسن سے اسکی حرکت پوشیدہ نہیں رہی۔۔۔اک تفصیلی نگاہ اسکے سراپے پہ ڈالی اور ہمیشہ کی طرح اسکا دل اسکے سراپے میں اٹک کر رہ گیا۔۔۔ڈریسنگ ٹیبل سے گجرے اٹھائے اسکے پاس آیا ہاتھ اٹھائے پہنانا شروع کیے۔وہ صبح جاگنگ سے واپسی پر لایا تھا ۔۔۔انہیں پہنانے کے بعد اسکے ہاتھوں پہ لب رکھے۔۔۔۔پھر اسے خود میں بھینچا۔

تم مجھے اتنے اچھے سے رخصت کروگی۔۔۔تو جا نہیں پاؤں گا۔۔۔۔

تو نا جائیے نا "اس نے حسن کے گلے میں باہوں کا ہار ڈالتے ہوئے ننھی سی فرمائش کر ڈالی۔۔۔۔

جناب مجھے ہوش میں رہنے دیں اور خود بھی ہوش میں آئیں۔۔۔۔

دعا کیجیے گا ہماری کامیابی کی۔۔۔۔"

میری ساری دعائیں صرف آپ کے لیے ہی ہیں۔۔۔۔۔

وہ دونوں ہاتھوں میں اسکا چہرہ لیے اس کی پیشانی پر اپنے پیار کی مہر ثبت کرتا ہوا تھوڑا دور ہوا۔۔۔۔

"اپنا اور میری گڑیا کا خیال رکھنا۔۔۔"

اپنا تیار شدہ بیگ ایک ہاتھ میں پکڑے وہ اس کا گال پیار سے سہلا کر بولا۔۔۔

"حسن پتہ نہیں کیوں اس بار میرا دل بہت گھبرا رہا ہے۔۔۔۔"

"ثوبی پلیز۔۔۔ تم تو میری طاقت ہو۔۔۔ مجھے کمزور مت کرو۔۔۔۔ میرا فرض مجھے پکار رہا ہے۔۔۔۔ میرے وطن کو میری ضرورت ہے۔۔۔۔۔"

اس سے پہلے کہ وہ ثوبیہ کے بہتے ہوئے آنسوؤں کی تاب نہ لا پاتا۔۔۔ وہ اسے تنہا چھوڑے باہر نکل گیا۔۔۔۔

باہر لاؤنج میں شبنم گیلانی اسی کے انتظار میں تھیں۔۔۔۔

وہ ان کے پاس گیا اور ان کے آگے اپنا سر جھکایا۔۔۔

شبنم گیلانی نے اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر اسے پیار دیا۔۔۔

اور اس کی حفاظت کے لیے چند قرآنی آیات کا ورد کرتے ہوئے اس پر پھونک ماری۔۔۔۔

www.urdunovelsmania.com
UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania

گھر کے تمام افراد سے مل کر وہ بھی اپنے سفر پر روانہ ہوگیا۔۔۔۔۔

وہ ابھی ناشتہ کر کے کمرے میں آیا تھا اور چائے جان بوجھ کر نہیں پی معلوم تھا کہ سریتا ہی کمرے میں آئے گی چائے لے کر اب وہ اسی کا انتظار کر رہا تھا۔

تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور پھر بند ہوگیا۔۔۔۔ارجن کی دروازے کی طرف پشت تھی اسے معلوم تھا کہ سریتا ہی آئی ہے۔

"اچھا ہوا تم خود ہی آگئی مجھے بات کرنا تھی...ضروری"

وہ مڑے بغیر بولا انداز میں تھوڑا تفکر چھلک رہا تھا۔

"جی بھا !کیا بات کرنا تھی تھارے کو؟"

جودھا کی آواز سن کر وہ حیرانگی سے پلٹا۔

"ت۔تم۔؟؟؟۔تمہاری بھابھی کدھر ہے؟"

وہ ابھی بھی حیران تھا۔

بھابھی سا تو رسوئی میں ہیں انھیں کام تھا میں آپ کے لئے چائے لائی ہوں اگر بھابھی سا سے کوئی کام ہے تو میں بھیج دیتی ہوں انہیں۔"

جودھا چائے کا کپ اسے تھما کر پوچھ رہی تھی۔

"آ آ۔۔۔نہیں کوئی کام نہیں ہے بس بعد میں کر لوں گا بات۔"

وہ پیشانی مسلتا اسے منع کر گیا۔

"ٹھیک ہے آپ چائے پی لو میں چلتی ہوں۔"

جودھار کو" اس نے پیچھے سے آواز دی تو وہ پلٹ کر اسے دیکھنے لگی۔۔۔"

جی بھا" وہ اس کی اگلی بات کی منتظر تھی۔۔۔۔"

میں نے سارے کاغذات بنوا دیئے ہیں۔ اسی ہفتے تمہاری کینیڈا کی فلائٹ ہے۔۔۔"

سچ بھا!؟؟" وہ خوشی اور حیرانی کے ملے جلے تاثرات چہرے پر سجائے بولی۔۔۔۔"

اس کے ایک ایک انداز سے خوشی پھوٹ رہی تھی۔۔۔۔

ہمممم۔ میں چاہتا ہوں تمہاری ہر خواہش پوری کروں۔۔۔۔"

بھا آپ بہت اچھے ہو۔۔۔ بلکہ ساری دنیا میں سب سے زیادہ اچھے۔۔۔۔ وہ اس کی" تعریف میں رطب اللسان ہوئی۔۔۔۔

اچھا اچھا۔۔۔۔۔ جا کر اپنی بھابھی سا کو بھی یہ خوشخبری سنا۔۔۔۔۔

جی بھا" کہہ کر وہ خوشی سے جھومتے ہوئے باہر نکل گئی۔۔۔۔"

صبح اس کی آنکھ سورج کی تیز روشنی اور تپش سے کھلی تھی رات کو چاند کی ٹھنڈی روشنی میں چھت پہ جتنا سکون تھا اب اتنی ہی گرمی تھی۔ ریگستان میں ایسا ہی موسم ہوتا رات ٹھنڈی اور دن گرم۔۔۔۔

سریتا نجانے کب وہاں سے اٹھ کر چلی گئی تھی اسے خبر ہی نا ہوئی تھی۔

پوری رات وہ ایسے ہی اس کی آغوش میں پر سکون سا سویا رہا تھا بنا کچھ بولے بس اسے محسوس کرتا رہا۔۔ جانے پھر کب یہ آغوش میسر آئے۔

صبح سے وہ اس سے بات کرنے کا بہانہ تلاش کررہا تھا۔ وہ اسے جانے سے پہلے اپنی ماں سا اور راجا کی ذمہ داری سونپنا چاہتا تھا۔۔۔ کیونکہ جودھا تو کچھ دن میں یہاں سے چلے جانے والی تھی۔۔۔۔

مگر وہ شاید یہ جان چکی تھی کہ اس کی واپسی کا وقت ہوا چاہتا ہے اس لیے اس کے سامنے آنے سے کترا رہی تھی جبھی تو چائے بھی جودھا کے ہاتھوں بھجوائی تھی۔

وہ اپنا آرمی یونیفارم پہن چکا تھا اور شرٹ پر بیجز لگاتے ہوئے اس کے بارے میں سوچ رہا تھا کہ وہ دوروازے سے اندر داخل ہوئی۔۔۔

سرخ اور سبز امتزاج کے لہنگا چولی زیب تن کیے۔۔۔لبوں کو سرخ لپسٹک سے سجائے ہاتھوں میں بھر بھر کر سرخ چوڑیاں پہن رکھی تھیں۔ماتھے پر مخصوص راجستھانی بندیا لگائے۔۔وہ اس کے دل کا چین لوٹنے کی بھرپور تیاری میں تھی۔۔۔۔۔

ارجن چائے کا کپ ایک طرف رکھے اٹھ کر اس کے قریب آیا۔۔۔۔

وہ نظریں جھکائے ہوئے کھڑی تھی۔۔۔

ارجن نے اس کی تھوڑی کو اپنی پوروں سے چھو کر چہرہ اوپر اٹھایا۔۔۔

وہ ناراضگی سے رخ پھیر گئی۔۔۔۔

کچھ دن اور رک جاؤ نا۔۔۔مارا دل بہت گھبرواے ہے۔۔۔آپ چلے جاتے ہو تو یہ تھاری دی ہوئی مارے ہاتھوں کی چوڑیاں۔۔۔یہ مارے ماتھے کی بندیا۔۔۔یہ تھاری دی ہوئی سرخ لالی سب تھارے کو بہت یاد کرتے ہیں۔۔۔

یہ گھر بھی سونا سونا سا ہو جاتا ہے۔۔۔

وہ رندھی ہوئی آواز میں بولی۔

اور تم "؟وہ اس کی آنکھوں میں دیکھ کر پوچھ رہا تھا۔۔۔"

"مارا دل تو جیسے دھڑکنا ہی بھول جاتا ہے"

ارجن نے تھوڑا سا جھک کر اس کے گالوں پر باری باری اپنے لب رکھے۔۔۔۔

وہ اس کے عمل پر شرم سے دوہری ہوئی اور گالوں پر گلال ٹوٹ کر برسا۔۔۔۔۔

ہمیشہ ایسے ہی ہنستی مسکراتی ہوئی رہا کرو۔۔۔میں تمہیں کبھی روتا ہوا نا دیکھوں۔۔۔۔اس نے سریتا کو پیار بھرے انداز میں ڈپٹا۔۔۔۔

"کمرے میں کیوں نہیں آئی صبح سے ؟"

urdu novels mania www.urdunovelsmania.com

وہ یونہی اسے کے قریب جھک کر پوچھنے لگا۔

"وہ..وہ...کام تھا..مارے کو فرصت ہی نہیں ملی۔"

وہ لڑکھڑاتی آواز میں بولی۔

استنے بھی کون سے ضروری کام تھے جو فرصت ہی نہیں ملی... ویسے فرصت نہیں ملی یا جان بوجھ کر نہیں آئی؟

وہ اسے اپنے ساتھ لگائے اپنے ساتھ کا احساس دلانے لگا۔۔۔۔

"تھارے کو جاتے دیکھنا مارے بس میں نہیں"

"وہ دیکھو گھنٹیاں

سریتا نے کمرے کی کھڑکی میں لگے ہوئے ونگ چیم کی طرف اشارہ کرکہ کہا) جو ارجن پچھلی بار اس کے لیے شہر سے لایا تھا (۔

جب بھی تھارے آنے کا پتہ چلتا ہے نا ہوا سے بجنے لگ جاتی ہیں۔۔۔مجھے پتہ چل جاتا ہے کہ اب میرا بیند آنے والا ہے۔۔۔اگلی بار جلدی آوگے وعدہ کرو۔۔۔۔وہ اس کے سامنے اپنا ہاتھ پھیلائے ہوئے بولی۔۔۔۔

ارجن نے اس کی ہتھیلی پر اپنا کشادہ بھاری ہاتھ رکھا۔۔۔۔

"میں وعدہ کرتا ہوں ضرور آؤں گا۔۔۔

اگر میرا جسم نا آسکا تو کیا ہوا میری آتما ہمیشہ تمہارے آس پاس رہے گی۔۔۔

دیکھنا یہ گھنٹیاں تمہیں میری موجودگی کا احساس دلاتی رہے گی۔۔۔۔

ایسا نا کہو جی" وہ اس کے گلے لگے زور و شور سے رونے لگی۔۔۔۔۔"

"میں تمہارے بنا کچھ نہیں"

روتے ہوئے اپنے بینڈ کو بھیجو گی؟"

وہ اس کی گیلی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔

سریتا نے جلدی سے دوپٹے کے پلو سے اپنی آنکھیں پونچھیں۔۔۔۔

اور چہرے پر مسکراہٹ لائی۔۔۔۔

ہمممم۔۔۔۔اب ہوئی نا بات۔۔۔۔"

میرے بعد ماں سا اور راجا کا خیال رکھنا۔۔۔۔

وہ ہولے سے اثبات میں سر ہلا گئی۔۔۔

آؤ ماں سا سے بھی مل لوں پھر نکلتا ہوں۔۔۔۔"

ارجن تو جا رہا ہے؟" شیلا دیوی نے اسے آرمی یونیفارم میں ملبوس دیکھا تو پوچھا۔۔۔۔"

"جی ماں سا جانے کا وقت آگیا۔"

وہ ان کے پاؤں کے پاس نیچے فرش پر بیٹھا۔۔۔۔

پہلے ہاتھ لگا کر چھوا۔۔۔۔

شیلا دیوی نے اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر اسے آشرواد دیا۔۔۔۔

ارجن نے عقیدت مندانہ انداز میں اپنی ماں کے پیروں کو چوم لیا۔۔۔۔

www.urdunovelsmania.com

شیلا دیوی جو ہر وقت غصے کا خول خود پر چڑھائے رکھتی اپنے بیٹے کو واپس جاتے ہوئے دیکھ ان کا یہ خول چٹخا۔۔۔۔

ان کے جھریوں زدہ چہرے پر اداسی چھائی۔۔۔۔اور آنکھیں چھلکنے لگیں۔۔۔

"ماں سا آپ بھی۔۔۔۔۔فوجیوں کی مائیں تو بہت بہادر ہوتی ہیں"

ماں تو ماں ہوتی ہے وہ چاہے فوجی کی ہو یا کسی اور کی۔۔۔۔۔

ماں سا اس بار میری ڈیوٹی باڈر پر لگنے والی ہے۔۔۔۔

بھگوان رام جی تماری حفاظت کرے۔۔۔"

باڈر پاکستان کا ہے۔۔۔اس نے اطلاع دینا مناسب سمجھا۔۔۔"

وہ خاموش رہیں۔۔۔۔بس اس کے نقش کو جی بھر کر دیکھ رہی تھیں۔۔۔۔

"میں چلتا ہوں ماں سا"

وہ کہہ کر اٹھا اور سفری بیگ ہاتھ میں پکڑا۔۔۔

کتنی بار کہا ہے تمارے کو۔۔۔میں چلتا ہوں نہیں کہتے۔۔۔"

میں جا کر آتا ہوں کہتے ہیں" شیلا دیوی نے اسے گُھر کا۔۔۔۔"

جی ماں سا جا کر آتا ہوں۔۔۔"

وہ خوشدلی سے کہتا ہوا ہاتھ ہلا کر وہاں سے باہر نکلا۔۔۔۔

راجا سکول سے واپس آرہا تھا کہ ارجن کو گھر کے دروازے سے باہر نکلتے ہوئے دیکھا

باپوسا" وہ وہیں سے دوڑ لگاتے ہوئے اس کے قریب پہنچا اور اس کے ساتھ لپٹ گیا"

اپنی ماں سا کا خیال رکھنا" ارجن نے اسے بھی تاکید کی۔۔۔۔"

اگلی بار آؤں گا تو تیری فرمائشی ساری چیزیں لاؤں گا۔۔۔۔"

ارجن نے اس کے سر کے سیاہ بال پیار سے ہاتھ مار کے بگاڑ کر کہا۔۔۔

جی باہوسا میں انتظار کروں گا۔۔۔۔"

ارجن نے مڑ کر دیکھا جہاں دروازے میں اس کی بوڑھی ماں اور دلربا بیوی اسی پہ نظریں جمائے ہوئے تھی۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ خود کو سنبھال نا پاتا۔۔۔وہ بنا رکے تیزی سے وہاں سے نکل گیا

-----

urdu novels mania www.urdunovelsmania.com

شیفر ڈان کے ساتھ ان کی مدد کر رہے تھے اسے ڈھونڈھنے میں۔۔۔۔ جگہ جگہ ان کی بو سونگھتے پھر رہے تھے۔۔۔۔

انہیں جھاڑیوں کے پیچھے کچھ سرسراہٹ محسوس ہوئی تو سب اسی طرف متوجہ ہوئے۔۔۔۔

جبکہ اکبر مخالف سمت بھاگا۔۔۔۔

اسے کوئی ہیولہ نظر آیا تو تیزی سے اسی طرف لپکا۔

وہ اکیلا اس کا پیچھا کرنے لگا۔۔۔۔

وہ کالا سایہ جو انہیں بھٹکانے کے لیے جھاڑیوں میں پتھر اٹھا کر پھینکتے ہوئے مخالف سمت بھاگا رہا تھا۔۔۔۔۔

اپنے پیچھے کسی کو آتے دیکھا تو ایک گھنے درخت کی اوٹ میں ہوا۔۔۔۔

اس نے کچھ دیر رک کر سانس بحال کیا جو مسلسل بھاگنے سے پھول چکا تھا۔۔۔اس نے مڑ کر دائیں طرف سے پیچھے دیکھا۔۔۔۔

جبکہ اکبر بائیں طرف سے اس پر قابض ہوا۔۔۔۔

اس کی بازو پکڑی تاکہ وہ فرار نہ ہوسکے۔۔۔۔

مقابل نے پوری قوت لگائی اس سے اپنا آپ چھڑوانے کی۔۔۔ مگر اکبر کی مضبوط گرفت نے ایسا ہونے نا دیا۔۔۔۔

کون ہو تم "؟ اکبر کی دھاڑ خاموشی میں گونجی۔۔۔"

ایک ہی جھٹکے سے اکبر نے اس کے چہرے کو سیاہ مفلر سے آزاد کیا۔۔۔۔

مقابل موجود شخصیت کے کالی گھٹاؤں جیسے ریشمی گیسو اس کے رُخِ روشن پہ بکھرے۔۔۔۔۔

وہ اس اندھیری رات کا حصہ معلوم ہو رہی تھی۔۔۔۔

وہ جھٹپٹا رہی تھی اس کی قید میں۔۔۔۔

سر کو دائیں سے بائیں جھٹک کر بالوں کو چہرے سے ہٹانے کی تگ و دو میں تھی۔۔۔۔

اکبر نے ایک ہاتھ اس کی کمر میں ڈالے گرفت مزید سخت کی۔۔۔۔

جبکہ دوسرے ہاتھ سے اس کے چہرے سے گھنی سیاہ زلفیں ہٹائیں۔۔۔۔

سب سے پہلے مقابل کی گہری چمکتی آنکھیں اس کی مرکزِ نگاہ بنیں۔۔

چاند سا روشن چہرہ کٹاؤ دار لب چہرے کے تنے ستواں نقوش۔۔۔۔

چند فسوں خیز لمحات دونوں کے درمیان ٹھہرے۔۔۔۔

جنہیں ایک سرد ہوا کے جھونکے نے توڑا۔۔۔۔

وہ اس حسن کی ملکہ سے زرا بھی متاثر ہوا دکھائی نہ دیا۔۔۔۔

دائیں ہاتھ کے گرفت سے اس کی صراحی دار گردن کو دبوچا۔۔۔۔۔

چاہتی کیا ہو تم؟

کیوں کیا یہ سب؟؟؟؟

اکبر اس کی آنکھوں میں اپنی آگ اُگلتی سرخ آنکھیں گاڑھ کر بولا۔۔۔

"چھوڑو مجھے،،، ورنہ تمہاری جان لے لوں گی۔۔۔۔"

وہ کسی شیرنی کی طرح ایک ہاتھ چھڑوا کر اس کا کالر پکڑے غرائی۔۔۔۔

اکبر نے ایک فوراً اس کا ہاتھ زور سے جھٹکا۔۔۔۔

اور چہرے پر سرد تاثر لیے اسے دیکھنے لگا۔۔۔۔

اس کے گلے میں "اوم" والا لاکٹ دیکھ وہ پل بھر میں سارا ماجرا سمجھ گیا۔۔۔۔

www.urdunovelsmania.com

یقیناً یہ حرکت بھارت کی۔۔۔ ہمارے ملک میں دہشت گردی کروانا تو ان کا پرانا شیوہ ہے۔۔۔۔

مگر تف ہے ان پر بھیجا بھی تو کسے۔۔۔۔ وہ استہزائیہ انداز میں ہنسا۔۔۔۔۔
ایک چوہیا کو۔۔۔ پاکستانی شیروں کا مقابلہ کرنے۔۔۔۔ ابھی تو چلو تمہیں زرا انویسٹیگیشن روم کی سیر کرواتے ہیں۔۔۔ وہاں سے رہائی ملے یا نہ ملے۔۔۔
دوبارہ کوئی بھی گھٹیا حرکت کرنے کی کوشش کی تو یاد رکھنا تمہیں زندہ درگور کرنے میں "ایک سیکنڈ نہیں لگاوں گا
اکبر کے انداز میں اتنی سرد مہری تھی کہ ایک پل میں اس کے اعصاب جھنجھنا اٹھے۔۔۔۔..
کیا کہہ رہے ہو؟" ارجن کو اپنے جونئیر کی بات پر یقین نہیں آیا۔۔۔"
"اوپر سے آرڈر آیا ہے"

اس نے ارجن اگروال کو تفصیلاً معلومات بہم پہنچائیں۔۔۔۔
یہ دیکھو سریندر پرکاش نے اسے ٹوئٹر کھول کر دکھایا۔۔۔۔ جہاں ٹویٹ واضح دکھائی "دے رہا تھا۔۔۔۔

بھارتی وزارت خارجہ کے ترجمان وکاس سوروپ نے ٹویٹ کیا' : ہم پاکستان کو ایف" 16 طیارے فروخت کیے جانے کے سلسلے میں اوباما انتظامیہ کی جانب سے نوٹیفکیشن 'جاری کیے جانے سے مایوس ہوئے ہیں۔

انھوں نے کہا 'بھارت امریکہ کے اس خیال سے اتفاق نہیں رکھتا ہے کہ ان طیاروں کی فروخت سے انتہا پسندی کے خلاف جنگ میں مدد ملے گی۔۔۔۔

بھارت پاکستان کو ایف سولہ طیارے ملنے کی وجہ سے سخت برہم ہوا۔۔۔

اور اسی کا بدلہ چکانے کے لیے اس نے

پاکستان کے بارڈر پر فائرنگ کرنے کا حکم دیا۔۔۔۔۔

"سر لفٹیننٹ حسن گیلانی جی۔ ایچ۔ کیوں سے رپورٹ کر رہے ہیں۔"

جنید آفندی نے کرنل سعید علی کو ریسور تھماتے ہوئے مخصوص فوجی لہجہ اپنایا جبکہ کرنل سعید احمد دوسری طرف سے دی جانے والی رپورٹ کو بغور سننے لگے جہاں سے انٹیلجنس

www.urdunovelsmania.com

ادارے کی طرف سے جی۔ ایچ۔ کیو میں موجود لفٹینینٹ حسن گیلانی کو دہشگردی کے ممکنہ خطرے سے آگاہ کیا گیا تھا جو حکام اعلیٰ کو اس خطرے سے آگاہ کر رہے تھے۔

کرنل سعید احمد نے ریسور کریڈل پہ رکھا اور پُر سوچ انداز میں آگے کا لائحہ عمل تیار کرنے لگے۔

انکے اور انکی ٹیم کے پاس وقت کم تھا جبکہ چیلنج بڑا لیکن انکو اپنی ٹیم پہ پورا بھروسہ تھا کے وہ دشمن کے عزائم کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔

انہوں نے اپنی ٹیم اس کے بارے میں آگاہ کیا۔۔۔۔۔

سر اس جنگ مجھے شہادت کے عظیم ترین رتبے سے سرفراز ہونا ہے۔۔۔۔'

شہادت بہت بڑا مقام ہے جو قسمت والوں کو ملتا ہے اور وہی خوش قسمت اسے پاتے ہیں، جن کے مقدر میں ہمیشہ کی کامیابی لکھی ہوتی ہے۔۔۔۔

کراس بارڈر فائرنگ کے واقعات میں دونوں ملکوں کی افواج اور سرحدی محافظوں کو جانی نقصان اٹھانا پڑ رہا تھا۔ اس کے علاوہ سب سے زیادہ لائن آف کنٹرول کے قریب واقع علاقے اور ان کے مکین متاثر ہو رہے تھے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے" :اور جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل کیے جاتے ہیں، انہیں مُردہ مت کہو (وہ مردہ نہیں (بلکہ وہ زندہ ہیں، لیکن تمہیں) ان کی زندگی کا (شعور نہیں ہے"۔ (سورۃ البقرہ)

اسی طرح ایک اور مقام پر ارشاد ہوا" :اور جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل کیے گئے ہیں، تم انہیں مردہ مت خیال کرو، بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں اور انہیں رزق بھی دیا جاتا ہے"۔ (سورہ آل عمران)

دونوں طرف سے گولہ باری ہو رہی تھی۔ چاروں طرف سے فائرنگ اور بمباری کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔۔۔ پاکستانی فوجی جوان دشمن کو پسپا کرنے کے لیے کوشاں تھے اندھیرے میں بھی پاکستان کڑیل جوان وطن کی حفاظت کے وعدے کو وفا کرنے کے،، لیے سر دھڑ کی بازی لگا رہے تھے۔۔۔

سورۃ النساء ''میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے شہدائے کرام کو ان لوگوں کے ساتھ بیان کیا'' ہے، جن پر اللہ تعالیٰ نے اپنا خاص فضل و کرم اور انعام و اکرام فرمایا اور انہیں صراطِ مستقیم اور سیدھے راستے کا معیار و کسوٹی قرار دیا ہے۔

اندھا دھند فائرنگ کے دوران دونوں جانب کے سیکڑوں شہریوں کی جانیں گئیں۔ اس کے علاوہ بڑی تعداد میں لوگ زخمی ہوئے اور املاک کا بھی نقصان ہوا۔ بارڈر کے قریبی لوگوں نے بھی شدید قسم کے جانی نقصان کا سامنا کیا۔۔۔۔

پاکستان کی جوابی کاروائی جو صف اول میں کھڑے ہوئے لیفٹیننٹ حسن گیلانی نے کی تھی ۔۔۔۔

اپنے کمانڈر کے آرڈر پر وہ ہاتھوں میں کلاشنکوف تھامے دشمن کے مدمقابل آیا۔۔۔

بھارت کی طرف سے اپنی ڈیوٹی نبھاتے ہوئے بھارتی فوجی ارجن اگروال کو اپنے پیٹ میں ایک چیرتی ہوئی گولی لگی۔۔۔ اسے ایسا لگا جیسے کسی نے گرم سلاخ اس کے پیٹ میں گھسا دی ہو۔۔۔ ابھی وہ اسی سے نبرد آزما تھا کہ دوسری تیز رفتار سنسناتی گولی اس کا سینہ چیر کر اسے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے موت کی نیند سلا گئی۔۔۔۔

اسے لگا کہ اب وہ کبھی بھی اپنی ماں کا اپنی بیوی اور بیٹے کا چہرہ دوبارہ نہیں دیکھ پائے گا ۔۔۔۔وہ گھٹنوں کے بل زمین پر گرا۔۔۔۔آنکھیں آہستہ آہستہ بند ہونے لگیں۔۔۔۔سارے چہرے دھندلانے لگے۔۔۔آپس میں گڈمڈ ہونے لگے ۔۔۔۔۔بس زندگی نے اتنی ہی مہلت دی۔۔۔۔اورچند لمحوں میں اس کا وجود اور آنکھوں کی پتلیاں ساکت ہوگئیں۔۔۔۔۔

بارود سے بوجھل ساری فضا تھی۔۔۔

بھارت نے جب اپنے فوجی کو مرتے ہوئے دیکھا تو پھر سے گولیوں کی بوچھاڑ کر دی۔۔۔۔۔

پاکستانی فوج کے سپاہیوں نے بھی جام شہادت نوش کیا۔۔۔۔

ارشادِ خداوندی ہے "جو کوئی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی) ایمان اور صدقِ دل کے ساتھ (اطاعت کرتا ہے، پس وہ) روزِ قیامت (ان لوگوں کے ساتھ ہوگا، جن پر اللہ تعالیٰ نے) اپنا خاص (انعام فرمایا ہے، جو کہ انبیاءؑ، صدیقین، شہداء اور صالحین ہیں اور یہ کتنے بہترین ساتھی ہیں"۔) سورۃ النساء (

حضرت انس بن مالکؓ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص بھی جنت میں داخل ہوتا ہے وہ پسند نہیں کرتا کہ دوبارہ دنیا کی طرف لوٹ جائے اور اسے دنیا کی ہر چیز دے دی جائے، مگر شہید) اس کا معاملہ یہ ہے (کہ وہ تمنا کرتا ہے کہ وہ لوٹ جائے اور دس مرتبہ قتل کیا جائے۔) راہِ خدا میں باربار شہید کیا جائے () صحیح بخاری(

...

حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: شہید کے لیے اللہ تعالیٰ کے ہاں سات انعامات ہیں) 1 (خون کے پہلے قطرے کے ساتھ اس کی بخشش کردی جاتی ہے اور اسے جنت میں اس کا مقام دکھا دیا جاتا ہے۔) 2 (اور اسے ایمان کا جوڑا پہنایا جاتا ہے۔) 3 (عذاب قبر سے اسے بچا دیا جاتا ہے۔) 4 (قیامت کے دن کی بڑی گھبراہٹ سے اسے امن دے دیا جاتا ہے۔) 5 (اس کے سر پر وقار کا تاج رکھا جاتا ہے جس کا ایک یاقوت دنیا اور اس کی تمام چیزوں سے بہتر ہے۔) 6 (بہتّر حور عین سے اس کی شادی کردی جاتی ہے۔) 7 (اور اپنے اقارب میں ستّر آدمیوں کے بارے میں اس کی شفاعت قبول کی جاتی ہے۔) مسند احمد(

لفیٹننٹ حسن گیلانی اور محمد بشر کو ہیڈ کواٹر میں رپورٹ کرنی تھی انہوں نے بھرپور جانفشانی سے یہ مشن مکمل کیا۔۔ انکی پلاننگ بہت اچھی تھی۔۔۔اسی لیے وہ سرخرو ہوئے۔۔۔

کرنل سعید احمد نے حسن گیلانی اور اسکی ٹیم پر اک طائرانہ نگاہ ڈالی اپنی بات کا آغاز کرنے سے پہلے۔۔۔

توینگ مین آپ آپریشن ایل۔سی۔او میں کامیاب ہوئے۔۔۔ مطلب ہم اب کسی بھی بڑے سانحے کیلیئے تیار رہیں کرنل کی آواز سے جھلکتا مدبرانہ پن انکی اندرونی حالت کو بیان کرہا تھا انہیں اپنے انتخاب پہ اب بھی یقین تھا کہ حسن گیلانی سے بڑھ کے کوئی آپریشن ایل۔سی۔او مکمل نہ کرپاتا شاید۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور حسن گیلانی نے انکے یقین کی لاج رکھی بھی۔۔۔

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

۔۔۔۔

پاکستانی خفیہ ایجنسی نے بھارت کی جانب سے بھیج گئے کچھ جاسوس کی ملک کی موجودگی کی اطلاع دی تھی اور ساتھ یہ بھی خبر دی گئی تھی کہ انکا اگلا ٹارگٹ آرمڈ فورسز کے حساس ادارے ہیں جنگی پشت پناہی ملکی مقامی باشندے کر رہے ہیں اور کچھ سیاست دان بھی فوج سے کینہ پروری میں ملک سے غداری کر رہے تھے۔۔۔

اس کی جلد واپسی پر سارے گھر میں خوشی کے باعث شادیِ مرگ کا سماں تھا۔۔۔
ہر طرف ہنسی کھلکھلاہٹیں، چہل پہل اور مشن میں کامیابی پر مبارکباد کی آوازیں گونج رہی تھیں۔۔۔۔
"بب بابابابا۔" وہ اچانک ہی خوشی سے چیخی تو ثوبیہ بوکھلا کر اپنے پیچھے دیکھنے لگی۔۔۔۔
"بابا میرے بابا۔" گڑیا چہکتی ہوئی اُس کے گلے میں بانہیں ڈالے اُس سے لِپٹ گئی۔۔۔
"میری گڑیا۔۔۔اب اپنے بابا سے ناراض تو نہیں؟؟؟۔" باری نے اُسے دیکھ کر پیار بھرے انداز میں بولا۔۔۔ مگر وہ اور بھی زیادہ زور سے اُس کے گلے میں بانہیں ڈالے اُس سے چِپک گئی۔۔۔

اُس نے بھی اپنی گڑیا کے گِرد اپنے بازو حائل کرتے اُسے خود میں بھینچ لیا۔ گڑیا کی آنکھیں بے ساختہ نم ہوئی تو وہ حیران رہ گیا۔
"میرے بابا آ گئے۔۔ اب مجھے چھوڑ کر مت جانا ورنہ میں آپ سے بہت زیادہ ناراض ہو جاؤں گی" اُس نے حسن کی گردن میں منہ چُھپایا تو وہاں موجود ہر فرد کو یہ نظارہ دیکھ کر اپنی آنکھوں میں نمی محسوس ہوئی۔۔۔ اُس نے گڑیا کو خود سے الگ کر کے اپنے سامنے کیا تو

urdu novels mania www.urdunovelsmania.com

اُس کے گالوں پہ آنسو بہہ رہے تھے۔ اُس نے گڑیا کو اُٹھایا اور صوفہ پہ لے آیا۔۔ اُسے اپنے ساتھ بٹھا کہ اُس کے ہاتھ تھامے اور غور سے اُس کا چہرہ دیکھنے لگا۔ سُرخ و سپید رنگت، گہری بھوری بڑی بڑی خم دار پلکوں والی آنکھیں، جو بالکُل حسن کی آنکھوں جیسی تھیں، ستواں کھڑی تیکھی ناک،، بھرے بھرے پھولے ہوئے گال، ایک گال پہ پڑتا گہرا سا ڈِمپل، اور معصوم سے نین نقوش، وہ اُسے دیکھ کر بولا۔۔۔

میری گڑیا تو بہت بہادر ہے اپنے بابا جیسی۔۔۔ اب میں تمہیں روتا ہوا نا دیکھوں "

۔۔۔۔۔

"Ipromisebaba.

۔" اُس نے زور زور سے سر ہلاتے اُس کی بئیرڈ کو چھوا اور اپنے دونوں ہاتھ اُس کی تھوڑی پہ ٹِکا لیے۔۔۔

www.urdunovelsmania.com

اچھا تو یہ بتاؤ میری گڑیا کیا کھائے گی ؟؟؟ "

برگر اور پیزا بھی اور ساتھ میں فرائز اور کوک بھی کھانے ہیں۔" وہ ایک ہاتھ پہ گِن گِن کر بتانے لگی۔۔۔ تو وہ بے ساختہ مُسکرایا۔

او کے ابھی سب کچھ آجائے گا۔" اُس نے گڑیا کا گال تھپتھپا کر فون پر ہوم ڈیلیوری کا آرڈر دیا۔۔۔۔۔

تیز ہوا کا جھونکا کھڑکی میں لگے ونگ چیم کو ہلا گیا۔۔۔وہ چونکی۔۔۔۔

درپن (شیشے) کے سامنے کھڑی ہاتھوں میں بھر بھر کر سہاگ کا سرخ چوڑا اپنی سونی کلائیوں میں بھرا۔۔۔

ہوا میں اس کے آنے کا اس کی سانسوں کی مہک پھیلی ہوئی محسوس ہوئی۔۔۔۔

سرخ لپسٹک سے ہونٹ سجائے۔۔۔اپنی سہاگ کے استقبال کے لیے خود کو تیار کرتے ہوئے وہ اس کے جلد سے جلد واپس آنے کی تیاری میں تھی۔۔۔۔

کہ کچھ دیر بعد ہی گھر کے سامنے فوجیوں کی گاڑی رکی۔۔۔

شیلا دیوی، سریتا اور راجا تینوں بھاگ کر باہر نکلے۔۔۔۔۔

مگر یہ کیا ارجن کی بجائے کچھ اور لوگ تھے جنھوں نے گاڑی میں سے ایک تابوت برآمد کیا۔۔۔۔۔

اور فوجی انداز میں عزت سے وہ تابوت ان کے سامنے رکھا۔۔۔۔۔

انہیں کچھ انہونی کا شائبہ ہوا۔۔۔ تو اپنی دھڑکنیں رکتی ہوئی محسوس ہوئیں۔۔۔۔۔

ان تینوں نے ایک دوسرے کو حیران کن نظروں سے دیکھا۔۔۔۔

جو بھی انہیں سمجھ آ رہا تھا کاش ویسا کچھ نا ہو۔۔۔۔

وہ تینوں اپنی جگہ سہم چکے تھے۔۔۔۔

جب کچھ دیر بعد ایک آرمی آفیسر نے انہیں ارجن اگروال کی موت کے بارے میں بتایا

۔۔۔۔اور اس کی بہادری پر اسے جلد ہی "ویر چکر" اپنا تیسرا فوجی اعزاز نوازنے کا بتایا

۔۔۔

دیکھتے ہی دیکھتے وہاں سارا گاؤں اکھٹا ہو گیا۔۔۔۔

ایک عورت جس نے ساڑھی کا پلو منہ میں دبا رکھا تھا۔۔۔ آگے بڑھی اور یک ٹک کھڑی

سریتا کے دونوں چوڑیوں سے بھرے ہوئے ہاتھوں کو دیوار کے ساتھ مار کر اس کی

چوڑیاں توڑ دیں۔۔۔۔۔وہ حق دق رہ گئی۔۔۔۔۔

گورے گال آنسو سے بھرے دل دو ٹکڑوں میں بٹتا ہوا محسوس ہوا۔۔۔۔

راجا تو تابوت کھولے اس کے زخمی وجود سے لپٹا۔۔۔۔۔

جنگ تو چند روز ہوتی ہے۔ مگر جن کا اپنا ان سے دور ہو جائے،، زندگی بھر کا رونا ان کا مقدر

بن جاتا ہے۔۔۔۔

www.urdunovelsmania.com

شیلا دیوی تو اپنے جواں سال بیٹے کو یوں دیکھ اپنے حواس کھو بیٹھیں۔۔۔۔

اور دیوار کے ساتھ لگے گھسٹتی ہوئی فرش پر گرنے کے انداز میں بیٹھی۔۔۔۔

آنکھیں خالی اور بنجر ہوئیں۔۔۔۔

جیسے جینے کی وجہ ہی ختم ہو گئی۔۔۔

کیا ساری عمر کا رونا میرا مقدر بن گیا؟؟؟؟

اپنے باپو سا کو ایسے دیکھ راجا کے چہرے کے ساتھ دل بھی پتھر ہوا

کب تک یہ سرحدیں اپنی نفرتوں میں ہم ماؤں کے بیٹوں کو نگلتی رہیں گی؟؟؟؟؟"

کب تک؟؟؟؟ شیلا دیوی کی آواز میں اتنا کرب تھا کہ شاید ان کا اپنا دل بھی نا سہہ پایا اور مزید دھڑکنے سے انکار کر گیا۔۔۔۔

ماں تو ماں ہے وہ چاہے ایک پاکستانی فوجی کی یا ہندو فوجی کی۔۔۔ایک ماں کہاں" برداشت کر پاتی ہے اپنے بیٹے کی موت کا دکھ۔۔۔۔۔

کچھ دیر بعد شمشان گھاٹ میں راجا اپنے باپو سا اور شیلا دیوی دونوں کی چتا کو اگنی دے کر ہٹا تھا۔۔۔۔

آگ کے جلتے ہوئے شعلوں کی روشنی اس کی آنکھوں کو بھی جھلسائے دے رہی تھی ۔۔۔۔اس وقت ایسا لگا کہ اس کی آنکھوں سے بھی آگ کے شعلے نکل رہے ہیں

۔۔۔۔۔۔

اکبر ٹی وی لاؤنج میں صوفے پر براجمان تھا۔ بظاہر لاونج میں ٹی وی کی آواز گونج رہی تھی لیکن اسکا سارا دھیان موبائل کی طرف تھا۔

"اسلام وعلیکم اکبر جی آج کل کہاں غائب ہوتے ہیں۔؟" حرعین لاؤنج میں داخل ہوئی اور بے تکلفی سے صوفے پر اسکے ساتھ جُڑ کر بیٹھتے ہوئے پوچھا۔

اس سے پہلے اکبر اسکی اس بے ہودہ حرکت پر سخت رد عمل ظاہر کرتا اسکی نگاہ لاؤنج کے داخلی دروازے سے اندر آتی ثوبیہ بھابھی اور حسن پر پڑیں۔ وہ دونوں اپنے دھیان میں مسکراتے ہوئے آرہے تھے۔ جب نظر ہال میں صوفے پر بیٹھے نفوس پر پڑی تو مسکرا کر رہ گئے۔۔۔۔

حرعین، اکبر کے ساتھ چپک کر بیٹھی اسکے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا ہوا تھا۔

بھائی آئیں بیٹھیں نا" اکبر نے فوراسے بیشتر اپنے ہاتھ پر دھرا حرعین کا ہاتھ بے دردی سے جھٹکا۔

نہیں تم لوگ انجوائے کرو ہم زرا آرام کریں گے۔۔۔۔ حسن نے کہا اور ثوبیہ کے ساتھ اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔

مس حرعین۔۔ میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں۔۔۔ اور اب آخری بار کہہ رہا ہوں۔۔ اپنے کان اچھے سے کھول کر سن لو۔مجھے ایسی بے تکلفی نہیں پسند۔ آئیندہ فاصلے پر رہ کر بات کرنا۔ ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا۔" اکبر نے سرد نگاہ اس پر ڈالی اور اسے وارن کرتا تن فن کرتا گھر سے ہی نکل گیا۔

"تم کیوں بھول گئے ہو کہ ہمارا رشتہ بچپن سے طے ہے۔ اب جلد ہی امی کو کہہ کر تایا جان سے ہماری جلدی شادی کرنے کا کہنا پڑے گا۔" حرعین غصے میں سوچنے لگی۔۔۔۔

وقت پر لگا کر اُڑتا ہوا جا رہا تھا۔

گزرتا ہوا ہر دن زندگی کی کتاب سے کسی بوسیدہ ورق کی طرح پھٹتا جا رہا ہے ہر گزرتا لمحہ" زندگی سے دور اور موت کے قریب لے جا رہا ہے اور نادان انسان کی خوش فہمی کہ وہ اپنی حیات میں آگے بڑھ رہا ہے۔۔ مگر ان دونوں کا وقت تو جیسے اسی جگہ تھم چکا تھا ۔۔۔۔ارجن کے چلے جانے کے بعد اپنے رسم ورواج کے مطابق اس نے سفید ساڑھی پہن رکھی تھی۔۔۔۔

غم کی تصویر بنی وہ سارا دن یونہی ارجن کی تصویر سے باتیں کرتی رہتی۔۔۔۔اور خالی گھر میں بولائی بولائی پھرتی۔۔۔۔

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

شام کا وقت تھا۔ڈوبتے ہوئے سورج کی نارنجی شعاعیں زمین پر بکھرتی ہوئی ماحول کو خوبناک سا بنا رہی تھیں۔ سریتا کو ہمیشہ سے ڈوبتے ہوئے سورج کا یہ دلکش منظر دیکھنا بہت پسند تھا۔وہ اور ارجن جب گھر ہوتا تو ملکر اسے دیکھتے۔۔۔۔اسے کیا پتہ یہ ڈوبتا ہوا سورج اس کی زندگی کو بھی ایسے ہی ڈبو دے گا

۔۔۔اب بھی وہ چھت ہر موجود اس دلفریب نظارے کو اپنی نم آنکھوں میں جذب کر رہی تھی۔۔اور ساتھ ساتھ چھت پر رکھے پنجرے میں قید رنگ برنگے طوطوں کو دانے کھلانے اور ان سے باتوں میں مشغول تھی۔اسے آس پاس کا کوئی ہوش نا تھا۔۔۔۔

ابو آپ نے یاد کیا۔۔۔؟" اکبر کمرے میں آیا تو اس کے والد کے ساتھ والدہ بھی موجود تھیں۔اور ساتھ میں شبنم گیلانی بھی۔۔۔

اس نے کمرے میں موجود صوفے پر بیٹھ کر بیڈ پر بیٹھے ابو کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

جی برخودار آ گے کیا سوچا ہے؟"

ابو فی الحال تو فرسٹ سٹیپ لیا ہے فوج میں وہیں ڈیوٹی پر واپسی کا ہی پلین ہے اور کیا ہو گا بھلا۔۔۔" اسنے صوفے کی بیک سے ٹیک لگاتے ہوئے ریلکس انداز میں کہا۔

میں نے اس لیے بُلایا تھا کہ تمہارے اور حسن کے جانے سے پہلے میں تمہارا اور حرعین کا نکاح کردوں۔"

"واٹ۔۔۔؟ ابو یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔۔؟" ابو کی بات پر وہ بجلی کی سی سرعت سے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

"کیا مطلب کیا کہہ رہا ہوں۔۔؟ تم دونوں کا رشتہ بچپن سے طے ہے۔۔۔ یہ بات اچھے سے جانتے ہو تم اب نکاح کا فریضہ سرانجام دے دینا چاہیے۔"

"لیکن میرا ابھی ایسا کوئی پلان نہیں ابو پلیز مجھے فورس مت کیجئے گا۔"

اکبر تڑخ کر بولتا ہوا وہاں سے جانے لگا جب عیسی گیلانی کی گرجدار آواز نے اسکے قدموں میں بیڑیاں ڈالے اسے رکنے پر مجبور کر گئی۔۔۔۔

"تو کب کا پلان ہے؟ کچھ روشنی ڈالنا پسند کرو گے۔۔؟ میں نے بہت ڈھیل دے رکھی ہے تمہیں۔ اور بہت ہی ناجائز فائدہ اٹھا چکے ہو تم میری نرمی کا۔ لیکن اب مزید نہیں۔۔

میں تمہیں تمہاری من مانی نہیں کرنے دوں گا۔ حرعین ہی اس گھر کی بہو بنے گی اور یہ میرا آخری فیصلہ ہے۔۔؟"

اکبر بیٹا بات سنو۔۔۔۔"

اس کی والدہ نے پیچھے سے پکارا مگر وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا ہوا وہاں سے نکلتا چلا گیا۔۔۔

اکبر اور حسن دونوں ہی اپنی اپنی ڈیوٹی پر واپس جا چکے تھے۔۔۔۔

گھر کے تمام افراد شام کوٹی۔وی لاونج میں اکٹھا ہوئے نیوز چینل دیکھ رہے تھے ساتھ ساتھ ہلکی پھلکی گفتگو کر رہے تھے۔۔۔۔

کہ اچانک ٹی۔وی پر چلنے والی نیوز نے ان سب کی توجہ اپنی جانب مبذول کرائی۔۔۔۔۔

پاک فوج کی گاڑی لسوا میں حادثے کا شکار ہوئی۔۔۔

urdu novels mania www.urdunovelsmania.com

آزاد جموں وکشمیر کے انتخابات کے دوران تعینات پاک فوج کی کوئیک رسپانس فورس)کیو آر ایف (ٹیم کی گاڑی حادثے کا شکار ہوئی، جس کے نتیجے میں 4 اہلکار شہید اور سول ڈرائیور سمیت دیگر 4 جوان زخمی ہو گئے۔

پاک فوج کے شعبہ تعلقات عامہ آئی ایس پی آر کی جانب سے جاری بیان کے مطابق پاک آرمی کی کیو آر ایف ٹیم آزاد جموں وکشمیر کے انتخابات 2021 میں امن امان قائم کرنے کے لیے تعینات کیا گیا تھا۔۔۔۔

آئی ایس پی آر نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ پاک فوج 25 جولائی کو آزاد کشمیر کے انتخابات میں سیکیورٹی کے فرائض انجام دے گی، پاک فوج کی تعیناتی کوئیک ری ایکشن فورس کے تحت 22 سے 26 جولائی تک کے لیے ہو گی۔

آئی ایس پی آر نے کہا کہ زخمی اہلکاروں کو ضروری طبی امداد کے لیے قریبی میڈیکل سینٹر منتقل کر دیا گیا تھا۔۔۔

خیال رہے کہ آزاد کشمیر کے انتخابات میں امن امان برقرار رکھنے کے لیے آزاد کشمیر پولیس اور دیگر صوبوں سے سول، آرمڈ فورسز اور فوج کے مجموعی طور پر تقریباً 43 ہزار 500 اہلکاروں کو تعینات کیا گیا تھا۔

آئی ایس پی آر نے کہا تھا کہ آزاد کشمیر کے الیکشن کمیشن نے پاک فوج کو سیکیورٹی انتظامات کے لیے طلب کیا گیا تھا۔۔۔

ام۔۔۔امی یہاں پر توح۔ حس۔۔۔ حسن کی ڈیوٹی لگی تھی۔۔۔۔ ثوبیہ کے منہ سے چند" ٹوٹے پھوٹے الفاظ برآمد ہوئے۔۔۔۔

اور وہ کیا وہاں موجود ہر فرد بھونچکا رہ گیا۔۔۔۔
عیسی گیلانی نے فوراً ہیڈکوارٹر فون ملا کر اس واقع کی تصدیق کرنا چاہی۔۔۔۔

اور آگے سے جو خبر انہیں سننے کو ملی ان سب کے پیروں تلے زمین کھسک گئی۔۔۔۔ایسے لگا کہ ساتوں آسمان ان کے سر پر ٹوٹ پڑے ہوں۔۔۔۔

UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania

ثوبیہ تو یوں منجمد ہوئی جیسے کاٹو تو بدن میں لہو نہیں۔۔۔۔
ہر شخص اس دلدوز واقعہ پر زار زار رونے لگا۔۔۔۔۔

وقت کا کام ہے گزرنا سو وہ اپنی مخصوص رفتار سے گزرتا رہا۔۔۔۔ مگر یہ وقت کا سمندر اپنے ساتھ کئی زندگیاں بہا کر لے گیا۔۔۔۔

آج حسن کو گزرے کئی ماہ بیت چکے تھے۔۔۔۔
ثوبیہ عدت کے دن گزار کر اپنی والدہ کے گھر جا چکی تھی۔۔۔۔
شبنم گیلانی کا دل گڑیا سے ملنے کو مچلنے لگا۔۔۔اس میں انہیں اپنے بیٹے حسن کی پرچھائی نظر آتی۔۔۔ ثوبیہ ایسا گئی کہ واپس نہیں آئی۔۔۔

اس لیے آج وہ خود اس سے ملنے اس کے میکے چلی آئیں۔۔۔۔
اسلام و علیکم!

انہوں نے اندر داخل ہوتے ہی کہا۔

وعلیکم السلام امی! کیسی ہیں آپ ؟

میں ٹھیک ہوں۔۔امی کہتی تو ہو مگر مانتی نہیں تم مجھے۔۔۔۔وہ شکوہ کناں انداز میں بولیں

۔

ایسا کیوں کہہ رہی ہیں آپ ؟ ایسا مت سوچیے میں آپ کو بالکل اپنی مما کی طرح ہی مانتی "

"ہوں۔

ٹھیک ہے پھر میری ایک بات کا مان رکھو۔۔۔وہ بولیں۔ "

"کونسی بات امی ؟"

پہلے وعدہ کرو انکار نہیں کروگی۔۔۔"

"امی ایسی کونسی بات ہے ؟؟؟آپ بتا ئیے مجھے۔۔۔پلیز مجھے پریشانی ہو رہی ہے اب "

میں چاہتی ہوں تم دوبارہ سے ہمارے پاس آجاؤ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے "اور گڑیا بھی "

۔۔۔۔

www.urdunovelsmania.com

ایسا کیسے ہو سکتا ہے ؟؟؟ بنا رشتے کہ میں وہاں کیسے ؟؟؟ لوگ ہزاروں باتیں بنائیں گے" ۔۔۔۔ ثوبیہ نے جھنجھلا کر کہا۔

"کیوں نہیں ہو سکتا ۔۔۔ میں چاہتی ہوں اکبر سے ۔۔۔۔۔"

"بس امی یہیں رک جائیے" وہ تڑخ کر بولی اس بار ۔۔۔ سارا ادب و لحاظ بھلائے ۔۔۔۔ "آپ نے ایسا سوچا بھی کیسے ؟"

وہ میرے لیے چھوٹے بھائیوں جیسا ہے ۔۔۔ یہ کہتے ہوئے اس کا چہرہ اہانت کے احساس سے سرخی مائل ہو رہا تھا ۔۔۔۔

اس کی اور حرعین کی نسبت بچپن سے طے ہے ۔۔۔۔"

سب سے آخری اور اہم بات میں حسن کے بعد کسی کے ساتھ اپنی زندگی گزارنے کا سوچ بھی نہیں سکتی ۔۔۔ میں دوسری شادی کرنے کی بجائے شہید کی بیوہ بننا زیادہ پسند کروں گی ۔۔۔۔

وہ اٹل انداز میں بولی ۔۔۔۔

UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania

آج صبح ہی گڑیا اپنے سکول کے ٹرپ پر گئی تھی۔۔۔۔ نیوز میں پتہ چلا کہ کسی دہشت گردوں نے اس سکول وین کو ٹریپ کیے بچوں کو اغوا کر لیا۔۔۔

یہ سنتے ہی ثوبیہ کے تو ہاتھ پاؤں ہی پھول گئے حسن گیلانی کے چلے جانے کا غم کیا کم تھا کہ ایک اور مصیبت کا پہاڑ اس کہ سر پہ ٹوٹ پڑا۔۔۔۔

اس نے خود بمشکل سنبھالا۔۔۔۔

اس مشکل وقت میں صرف اکبر ہی میری مدد کر سکتا۔۔۔۔
اس کے ذہن میں یہ سوچ جھما کے کی طرح گزری۔۔۔۔
"ہیلو اکبر"
دوسری بیل پر ہی فون اٹھا لیا گیا۔۔۔۔

urdu novels mania www.urdunovelsmania.com

جی بھابھی "اس نے فون کی سکرین پر نمودار ہوا نمبر دیکھ لیا تھا اسی لیے بولا۔"

اکبر۔۔وہ۔۔وہ گڑیا بھی اسی سکول وین میں تھی۔۔۔جسے اغوا کیا گیا ہے"

وہ تڑپ کر بولی۔۔۔۔

بھابھی آپ فکر مت کریں ہم اسی سلسلے میں بس نکلنے ہی والے ہیں "کہہ کر اس نے کال کاٹ دی۔۔۔۔.

پاکستان کا ایک جنگلاتی علاقہ جہاں جنوری میں ہونے والی شدید برف باری نے اونچے نیچے راستوں، بل کھاتی ہوئی سڑکوں، اور سایہ دار گھنے درختوں کو برف کی سفید چادر سے ڈھانپ رکھا تھا۔۔۔۔۔

سردی کی شدت سے اس کا سپید چہرہ سرخ پڑ رہا تھا۔۔۔اس کی گرے آنکھوں کی پتلیاں سکڑ کر پھیلیں۔۔۔۔وہ جو کوئی بھی تھا اس نے۔۔۔۔۔

بلیک جینز اور بلیک چست شرٹ کے ساتھ بلیک ہی لمبا اوور کوٹ پہنا ہوا، اپنے چہرے کو بلیک مفلر سے ڈھانپے ہوئے تھا۔۔۔صرف گرے آنکھیں ہی نمایاں تھیں

۔۔۔جن میں حد درجہ سفاکیت نمایاں تھی۔۔۔۔

"جلدی لے چلو انہیں جنگل کی طرف"

وہ سکول وین سے سب بچوں کو نکال کر اب اپنے ساتھیوں سمیت جنگل کی طرف بڑھ رہے تھے کہ اس کی درشت آواز ان کے کانوں میں سنائی دی۔۔۔

وہ سب اس کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے بچوں کو گھسیٹتے ہوئے اب گھنے درختوں کے جھنڈ میں داخل ہوئے۔۔۔۔۔

اطلاع مل چکی ہوگی اب تک تو انہیں بچے اغوا ہونے کی۔۔۔۔۔"

ہا۔ہا۔ہا۔۔۔اس کی پر اسرار ہنسی کی آواز گونج کر درختوں سے ٹکرانے لگی۔۔۔"

بچے تو بچے اس کے ساتھی بھی اس کی آواز سے سہم گئے۔۔۔۔۔

مما کے پاس جانا ہے۔۔۔ان میں سے ایک بچہ جو کافی ڈرا ہوا تھا۔۔۔روتے ہوئے نم آنکھوں سے بولا۔۔۔۔

"ابے چپ بے فوجی کی اولاد ہو کہ اتنا ڈرپوک۔۔۔"اس حبشی نما آدمی نے اس دس سالہ بچے کو یونیفارم کے کالر سے دبوچ کر گھمبیر آواز میں کہا۔۔۔۔

پھر جھٹکے سے چھوڑا۔۔۔۔

وہ جو اس کے کالر دبوچنے سے آدھا ہوا میں معلق تھا۔۔۔۔

جھٹکا کھا کر زمین پر گرا۔۔۔۔

آدھے بچے رو رہے تھے تو آدھے سہمے ہوئے بالکل خاموش تھے۔۔۔۔

"ان سب کے منہ اور ہاتھ پاوں باندھ دو"

اس کی کڑک، بارعب آواز سنائی دی۔۔۔۔

تو اس کے ساتھیوں نے اس کا حکم بجا لایا۔۔۔۔۔

وہ ہستی ہاتھ کی ایک انگلی میں ریوالور گھماتے ہوئے ادھر سے ادھر بے چینی سے چکر کاٹ رہی تھی۔۔۔۔۔

اس کی گرے آتش فشاں برساتی نظروں کے حصار میں بس ایک بچی ہی تھی۔۔۔۔۔

جو اسے دیکھ تب سے سہمی ہوئی ایک کونے میں سر جھکائے تھر تھر کانپتی ہوئی دُبک کر بیٹھی تھی۔۔۔۔

کچھ دیر بعد اپنی لرزتی ہوئی پلکوں کو دھیرے سے اٹھا کر اسے دیکھتی۔۔۔

وہ اس کے خوف کے باعث لرز رہی تھی۔۔۔۔۔

اس ساری کاروائی میں اب دوپہر تقریباً رات میں ڈھل گئی تھی۔۔۔۔

چاروں طرف اندھیرا پھیلنے لگا۔۔۔۔

رات کے اس چیر دینے والے سناٹے میں جہاں جنگلی جانوروں کی آوازیں گونج رہی تھیں۔۔۔۔۔وہ بے خوفی سے اپنا کام سر انجام دے رہے تھے۔۔۔

اپنا وار وہ کر چکے تھے۔۔۔

UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania

اب باری تھی تو فوج کی۔۔۔

وہ کیا کریں گے اپنے بچوں کو بچانے کے لیے؟؟؟؟

تم لوگ اچھی طرح سمجھ گئے نہ میں نے کیا کہا؟؟؟؟؟"

اس نے آخری بار اپنی بات مکمل کر کے ایک نظر اپنی ٹیم کی طرف دیکھا۔ انکا پلان مکمل تھا وہ ایک بار پھر سب دوہرا رہے تھے کہ انہیں کب اور کیسے ان کو اپنے گھیرے میں لینا ہے۔

رات کا گہرا پہر تھا وہ لوگ اس وقت شہر کے اس سُنسان جنگلاتی علاقے میں موجود تھے جہاں لوگوں کا آنا جانا شاذو نادر ہی ہوتا تھا۔ چاروں طرف گہری خاموشی چھائی ہوئی تھی اور خاموشی میں کتوں کے بھونکنے کی آواز واضح سنائی دے رہی تھی جو اس خاموشی میں مزید خوفناک لگ رہی تھی

"یس سر"

اسکی ٹیم کے باقی ساتھیوں نے اپنے آفیسرز کو یک زبان ہو کر کہا تو اُس نے صرف گردن ہلانے پر اکتفا کیا۔۔۔۔

"بچوں کی جان بچانے کے لئے ہمیں ہر قدم پھونک پھونک کر رکھنا ہو گا۔۔۔میں تم میں سے کسی ایک کی بھی لاپروائی برداشت نہیں کرونگا از ڈیٹ کلئیر؟"

اس نے ابرو اچکا کے چہرے پر سخت تاثرات لیے سب کو وارن کیا۔

دوپہر کو ہی انہیں بچوں کے سکول وین کے اغوا ہونے کی خبر مل چکی تھی۔۔اسی سلسلے میں وہ اپنا لائحہ عمل تیار کیے نکل چکے تھے۔۔۔۔

"یس سر" وہ سب یک زباں ہو کر جوش سے بولے تھے.

چٹیل میدان سے ہوتے ہوئے وہ سنگلاخ پہاڑوں سے گزر کر اب گھنے درختوں کے جھنڈ میں پہنچ چکے تھے مگر ابھی تک کوئی سراغ نہیں ملا۔۔۔۔

سردی کے باعث آگ جلا کر بیٹھنے کی غلطی ان مجرموں کو بھاری پڑنے والی تھی۔۔۔جو آرمی کمانڈر کے لیے ان لوگوں کے سراغ لگانے کا باعث بنا۔۔۔۔۔

تم لوگ الگ الگ درخت کے پیچھے چھپ جاؤ میرے ڈن کہنے پر سب ایک ساتھ اٹیک "کریں گے۔"

ٹیم کا کمانڈر اپنی ٹیم کو رعب دار آواز میں ہدایت دیتا ہوا نڈر انداز میں آگے بڑھ رہا تھا۔۔۔

اسکا آرڈر ملتے ہی سب الگ جگہ پر چھپ گئے۔۔۔۔۔

کچھ دیر بعد اسکے اشارے کرنے پر فائرنگ شروع ہوگئی اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ اس جگہ پر قبضہ کر چکے تھے۔۔۔۔

آرمی کمانڈر اسکے ایک جبشی نما شخص کو اپنی گرفت میں لے چکا تھا۔۔۔جبکہ باقیوں نے تمام بچوں کو بازیاب کروالیا۔۔۔۔

مگر اس سب کاروائی کے پیچھے جس مین ہستی کا ہاتھ تھا وہ شاید بچ کر نکلنے میں کامیاب ہو چکا تھا۔

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

آفیسر کو "ان کے سنئیر نے ان پانچوں کو اس اغوا کار کے پیچھے جانے کا اشارہ" کیا۔۔۔۔کیونکہ وہ اسے بھاگتا ہوا دیکھ چکا تھا۔۔۔۔۔

کچھ آرمی آفیسر بچوں کو ساتھ لیے واپس ہو لیے جبکہ ان میں سے کچھ اغوا کاروں کے لیڈر کے تعاقب میں تیز رفتاری سے نکلے۔۔۔۔

شیفرڈ ان کے ساتھ ان کی مدد کر رہے تھے اسے ڈھونڈھنے میں۔۔۔ جگہ جگہ ان کی بو سونگھتے پھر رہے تھے۔۔۔۔

انہیں جھاڑیوں کے پیچھے کچھ سرسراہٹ محسوس ہوئی تو سب اسی طرف متوجہ ہوئے

۔۔۔۔

جبکہ اکبر مخالف سمت بھاگا۔۔۔۔

اسے کوئی ہیولہ نظر آیا تو تیزی سے اسی طرف لپکا۔

وہ اکیلا اس کا پیچھا کرنے لگا۔۔۔۔

وہ کالا سایہ جو انہیں بھٹکانے کے لیے جھاڑیوں میں پتھر اٹھا کر پھینکتے ہوئے مخالف سمت بھاگ رہا تھا۔۔۔۔۔

اپنے پیچھے کسی کو آتے دیکھا تو ایک گھنے درخت کی اوٹ میں ہوا۔۔۔

اس نے کچھ دیر رک کر سانس بحال کیا جو مسلسل بھاگنے سے پھول چکا تھا۔۔۔ اس نے مڑ کر دائیں طرف سے پیچھے دیکھا۔۔۔۔

جبکہ اکبر بائیں طرف سے اس پر قابض ہوا۔۔۔۔

اس کی بازو پکڑی تاکہ وہ فرار نہ ہو سکے۔۔۔۔

مقابل نے پوری قوت لگائی اس سے اپنا آپ چھڑوانے کی۔۔۔ مگر اکبر کی مضبوط گرفت نے ایسا ہونے نا دیا۔۔۔۔

کون ہو تم "؟ اکبر کی دھاڑ خاموشی میں گونجی۔۔۔ "

ایک ہی جھٹکے سے اکبر نے اس کے چہرے کو سیاہ مفلر سے آزاد کیا۔۔۔۔

مقابل موجود شخصیت کے کالی گھٹاؤں جیسے ریشمی گیسو اس کے رُخِ روشن پہ بکھرے ۔۔۔۔۔

وہ اس اندھیری رات کا حصہ معلوم ہو رہی تھی۔۔۔۔

وہ.جھٹپٹا رہی تھی اس کی قید میں۔۔۔۔

سر کو دائیں سے بائیں جھٹک کر بالوں کو چہرے سے ہٹانے کی تگ و دو میں تھی۔۔۔۔

اکبر نے ایک ہاتھ اس کی کمر میں ڈالے گرفت مزید سخت کی۔۔۔۔

جبکہ دوسرے ہاتھ سے اس کے چہرے سے گھنی سیاہ زلفیں ہٹائیں۔۔۔۔

سب سے پہلے مقابل کی گہرے چمکتی آنکھیں اس کی مرکزِ نگاہ بنیں۔۔

چاند سا روشن چہرہ کٹاؤ دار لب چہرے کے تنے ستواں نقوش۔۔۔۔

چند فسوں خیز لمحات دونوں کے درمیان ٹھہرے۔۔۔۔

قریب ہی اپنے ساتھیوں کے قدموں کی چاپ سنائی دی تو اسے گھیرے ہوئے سب تک لایا۔۔۔۔

اس کے کمانڈر نے آنکھوں ہی آنکھوں میں اسے داد دی۔۔۔

جسے اس نے تھوڑا سا سر کو خم دے کر وصول کیا۔۔۔

مگر یہ منظر سب کی نظروں سے اوجھل رہا۔۔۔۔

وہ سب اسے ساتھ لیے جنگل سے باہر کی طرف جا رہے تھے کہ کیپٹن ابرار نے گھڑی پر نظر ڈالی تو وہ نماز فجر کا وقت دکھا رہی تھی۔۔۔ مگر کہیں سے بھی اذان کی آواز سنائی نہیں دے رہی تھی کیونکہ یہ گھنا جنگل شہر سے کافی دوری پر تھا۔۔۔۔

سر نماز کا وقت ہوا چاہتا ہے۔۔اس نے مطلع کیا۔۔۔۔"

ہممممم۔۔۔۔باندھواسے درخت سے ہم نماز ادا کرلیں۔۔۔۔"

انہوں نے بارعب آواز میں کہا۔۔۔۔

ابرار اور اکبر نے اسے درخت کے ساتھ لگا کر رسیوں سے باندھ دیا۔۔۔

اکبر تم اذان دو"کمانڈر نے کہا۔"

"جی سر"

کہتے ہی پاکٹ سے رومال نکال کر سر پہ باندھا پھر اس نے اذان کے کلمات ادا کرنا شروع کیے

اللہ اکبر، اللہ اکبر۔

اللہ اکبر، اللہ اکبر۔

اشھد ان لا الہ الا اللہ۔

اشھد ان لا الہ الا اللہ۔

اشھد ان محمد رسول اللہ۔

اسی طرح باقی کے اذان دی۔۔۔۔

وہ اس کی پر سوز آواز میں کھو چکی تھی۔۔۔

کتنا دلکش لب ولہجہ تھا اس کا اذان دیتے وقت اس پر رقت طاری ہوئی۔۔۔۔

وہ ابھی تک اس کی دلسوز آواز کے سحر میں خود کو جکڑا ہوا محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔

اس کی امامت میں نماز ادا کی گئی۔۔۔

وہ سب دعا مانگے فارغ ہوئے۔۔۔

اکبر اس کے پاس آیا تاکہ اسے کھول کر باقی کا راستہ طے کیا جائے۔۔۔۔

HeyArmyman…yourvoiceissomuch mesmerizing…..

وہ جو اس کے گرد بندھی ہوئی رسی کھول رہا تھا اس پر ایک سرد نگاہ ڈال کر رہ گیا۔۔۔۔

اے سنو" وہ کھوئے ہوئے انداز میں بولی۔"

مجھے بھی مسلمان ہونا ہے" بلااختیار اس کے منہ سے یہ الفاظ پھسلے۔۔۔۔"

وہ جھٹکا کھا کر مڑا۔۔۔۔

مگر خاموش رہا۔۔۔۔

اکبر تمہیں کسی کو مسلمان کرنے کی سعادت نصیب ہو رہی ہے تو دیر مت کرو۔۔۔۔"

سر مگر" اس نے کچھ بولنا چاہا۔۔۔۔"

انہوں نے ہاتھ اٹھا کر اسے مزید بولنے سے روکا اور کہا کہ۔۔۔۔۔۔

سب سے پہلے آپ دیکھ لیں کہ وہ کافِر اصلی ہے یا کافر مرتد۔

کافر اصلی کا مطلب جو پہلے سے ہی کافر چلا آ رہا ہو۔

کافر مرتد کا مطلب جو پہلے مسلم تھا مگر پھر دائرہ اسلام سے باہر نکل گیا۔

www.urdunovelsmania.com

اگر کافر اصلی ہو تو اسے صرف کلمہ پڑھا دیں۔ اور اس کا مفہوم سمجھا دیں وہ مسلمان ہو جائے گا۔

لیکن اگر مرتد ہو جاتا ہے مثال کے طور پر ایک مسلم اگر شرک والا مذہب اختیار کر لے تو اسے مسلمان کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے اسے ان عقائد باطلہ سے نفرت کا اظہار کرنا ہو گا۔۔

یہ کہنا ہو گا کہ میں ان تمام عقائد کو باطل سمجھتا ہوں وہ غلط ہیں۔ پھر اسے کلمہ پڑھانا ہو گا۔

پھر ہی اس کا کلمہ قبول ہو گا ورنہ نہیں۔

یہ حکم ہے کہ جو بھی مسلمان ہونا چاہے اسے مسلمان کرنے میں ایک لمحے کی بھی تاخیر مت کرو۔۔۔

جی سر" اس نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔۔۔۔"

اکبر نے اس کے گلے میں لٹکتا ہوا مفلر کھول کر اس کے سر پر ڈالا۔۔۔۔

میرے پیچھے پیچھے الفاظ دہراؤ۔۔۔۔

اس نے تعوذ اور تسمیہ پڑھنے کے بعد اسے اول کلمہ پڑھانا شروع کیا۔۔۔

"لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ"

اس نے بھی پیچھے پیچھے الفاظ دہرائے۔۔۔۔

پھر اکبر نے واضح الفاظ میں اسے کلمہ طیبہ کا مفہوم سمجھایا۔۔۔۔

یہ موقع بھی خدا قسمت والوں کو دیتا ہے۔۔۔۔

جو دل سے ہدایت مانگتا ہے خدا اسے ضرور نوازتا ہے کیونکہ اس کے بیش بہا خزانوں میں کسی بھی چیز کی کمی نہیں۔۔۔۔

وہ اسے ساتھ لیے اپنے اصل ٹھکانے پر پہنچ چکے تھے۔۔۔۔

انویسٹیگیشن روم میں وہ چئیر پر بیٹھی تھی۔۔۔ درمیان میں لکڑی کا میز تھا اور مقابل انویسٹیگیشن آفیسر۔۔۔۔

سر کے اوپر ایک روشن بلب لٹک رہا تھا۔۔۔۔

کون ہو تم"؟"

"Rawagent?

یہاں آنے کا مقصد؟؟؟

اس طرح کے کئی سوالات اس سے پوچھے جا رہے تھے۔۔۔

جن کا وہ جواب دے رہی تھی۔۔۔۔

مگراس سب کوفی الوقت صیغۂ راز میں رکھا گیا تھا۔۔۔تب تک جب تک وہ اس کے بارے میں ساری معلومات نکلوا نہیں لیتے تھے۔۔۔۔

❁❁❁❁❁

میری گڑیا"ثوبیہ اسے گلے لگاتے ہوئے پیار سے بولی اورچٹا چٹ بوسوں کی بوچھاڑ کر دی۔۔۔

اسے صحیح سلامت واپس آتے دیکھ اس کی جان میں جان آئی۔۔۔وہی تو تھی حسن کے بعد اس کے جینے کا مقصد۔۔۔

مگر یہ خبر سنتے ہی شبنم گیلانی کی طبیعت ایسی خراب ہوئی کہ انہیں ہسپتال لے جانا پڑا۔۔۔۔

❁❁❁❁❁❁

ہسپتال کی ایمرجنسی وارڈ میں ہر طرف افراتفری کا عالم تھا۔۔وارڈ میں حادثات کے باعث زندگیاں سسک رہی تھیں۔

اکبر مشن مکمل کیے پچھلے ایک گھنٹے سے ہسپتال کے کاریڈور میں چکر کاٹ رہا تھا۔ جبکہ جنت دونوں ہاتھ دعا کے لیے اٹھائے مسلسل قرآنی آیات کا ورد کر رہی تھی۔۔

ایکسکیوزمی سسٹر۔۔۔ "آئی سی یو سے باہر آتی ہوئی نرس کو اکبر نے روک کر کہا"

سس سسٹر وہ وہ اندر۔۔۔۔ "!اسکے آئی سی یو کی جانب اشارہ کرنے پر سسٹر نے" فوراً پوچھا۔

"اس پیشنٹ کے ساتھ آپ ہیں کیا۔۔۔؟"

"جج جی۔۔۔ مم میری دادی جان۔۔۔؟"

پیشنٹ کی طبیعت اب پہلے سے بہتر ہے۔۔۔ مگر ابھی پوری طرح سے ٹھیک نہیں" ۔۔۔۔ آپ کو ان کا زیادہ سے زیادہ خیال رکھنا ہو گا مائینر ہارٹ اٹیک آیا تھا۔۔۔۔ انہیں ہر طرح کی ٹینشن سے دور رکھنے کی کوشش کریں۔۔۔۔ سسٹر نے پیشہ ورانہ انداز میں کہا۔۔۔۔

وہ ہسپتال کے باہر کھلے میدان میں سنگی بینچ پر بیٹھا' دونوں کہنیاں گھٹنوں پر ٹکائے' بازو پیچھے کی جانب موڑ کر ایک ہاتھ کی مٹھی پر تھوڑی ٹکائے آسمان پہ موجود سورج کی آنکھوں

میں اپنی سرخ انگارہ بنی آنکھیں گاڑھے کچھ دیر قبل رونما ہونے والے واقع کو سوچ رہا تھا۔۔۔

اکبر ماں جی کو ہوش آگیا ہے تمہیں بلا رہی ہیں۔"

.جنت نے اسے آکر کہا تو وہ اپنی والدہ کی ہمراہی میں چل کر وارڈ میں آیا۔۔۔

حرعین تم ابھی تک ایسے ہی بیٹھی ہو۔۔۔۔۔ پلیز ہمت کرو بیٹا ابھی سے ہمت مت ہارو"

"تھوڑا وقت لگے گا لیکن تم دیکھنا سب ٹھیک ہوجائے گا مان جائے گا اکبر۔۔۔۔۔

انیقہ اس وقت اپنے مجازی خدا موسی کے لئے پانی لینے کے لیے باہر آئیں تو حرعین کے کمرے کی لائٹ آن دیکھ کر اسی کے کمرے میں آگئیں۔۔۔۔۔ رونے کے باعث اس کی آنکھیں سرخ ہو چکی تھیں۔۔۔

"مما وہ نہیں مانے گا۔۔۔۔۔۔۔"

UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania

حرعین نے ٹوٹے ہوئے لہجے میں اپنی والدہ سے کہا تو انیقہ کو اس کی حالت پر بہت ترس آیا۔۔۔۔۔

وہ گاڑی میں پچھلے 2 گھنٹوں سے بیٹھا سگریٹ کے کش لگا رہا تھا۔۔ سیگریٹ کا دھواں پوری گاڑی میں پھیل چکا تھا۔۔۔۔

میں چاہتی ہوں اب تمہارے اور حرعین کے نکاح کے فرض سے سبکدوش ہو جاؤں۔۔۔ تاکہ مرنے میں آسانی ہو۔۔۔۔ شبنم گیلانی کے ہاسپٹل میں کہے گئے الفاظ ابھی بھی اس کے کانوں میں گونج رہے تھے۔۔۔۔۔

جینز اور ٹی شرٹ پہنے۔۔۔ بڑھی ہوئی بئیرڈ۔۔ سفید رنگت۔۔۔ آنکھیں سرخی مائل جیسے کئی راتوں سے سویا نہیں ہو۔۔ چہرے پہ بے انتہا سنجیدگی لیے ہوئے تھا۔۔۔ وہ وجیہہ ترین مردوں کی صف میں اول نمبر پر تھا۔۔۔۔

اب اس کی گاڑی کا رخ مسجد کی جانب تھا۔۔۔۔۔

صبح کے 6 بجے کا وقت تھا جب حرعین کی آنکھ کھلی رات اسے پتہ ہی نہ چلا وہ کب روتے روتے سو گئی کمرے میں وہ اکیلی تھی۔

ایک بار پھر اسے اپنی قسمت پہ رونا آیا بیڈ پر بیٹھی وہ اپنا سر گھٹنوں میں دیے پھر سے رونے لگی۔۔۔۔۔
پھر ہمت کیے اٹھی اور ہر غم بھلائے اپنی قسمت کا فیصلہ اللّٰہ تعالیٰ پہ چھوڑے شاور لینے چلی گئی۔۔۔۔۔

"حرعین بی بی آپ کو باہر سب بُلا رہے ہیں ناشتے کے لئے۔۔۔"

حورین واش روم سے نکل کر شیشے کے سامنے کھڑی یونیورسٹی کے فئیر ویل پارٹی میں جانے کے لئے جلدی جلدی تیار ہو رہی تھی بیل باٹم پلازو پر گھٹنوں تک آتی فراک پہنے شانے تک آتے بالوں کو کیچر میں قید کیے وہ بے حد خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔۔

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

”آرہی ہوں آنٹی آپ چلیں۔۔۔۔۔“

حرعین تھوڑا ملازمہ کی جانب مڑی اور جواب دیا۔۔۔۔
کچھ دیر بعد وہ اپنی تیاری مکمل کیے باہر آئی تو سب ڈائننگ ٹیبل کے گرد موجود تھے۔۔۔۔

انیقہ اس کی والدہ، جنت اس کی تائی جان، موسی گیلانی اس کے والد، عیسی گیلانی اس کے تایا جان، اور شبنم گیلانی اس کی دادی جان۔۔۔
اس نے صرف جوس پینے پر اکتفا کیا۔۔

اس نے جب محسوس کیا کہ وہ ہی اس وقت سب کی مرکز نگاہ بنی ہوئی ہے تو اس نے گھبرا کر سب پر ناقدانہ نگاہ ڈالی۔۔۔۔
آج سے پورے دو ماہ بعد جب اکبر چھٹی پر آئے گا تب تم دونوں کے نکاح کی تقریب“ رکھ لی جائے گی۔

شبنم گیلانی نے اس بات کہ ذریعے گویا اس کے سر پہ بم پھوڑا۔۔۔۔

کیا سچ میں ؟ وہ خود پر قابو نہ رکھ پائی اور جھٹ پوچھ بیٹھی۔۔۔"

شبنم گیلانی نے تائیدی انداز میں سر اثبات میں ہلایا اور خفیف سا مسکرا دیں۔۔۔۔

حرعین کی تو دلی مراد بر آئی تھی۔۔۔ یہ بات سن کر اس کی باچھیں کھل گئیں۔۔۔۔اور دل میں لڈو پھوٹنے لگے۔۔۔

وہ سرشاری کی کیفیت میں بتلا تھی۔۔۔۔

سب اس کے چہرے کے پر خوشی کے رنگ بخوبی محسوس کر پا رہے تھے

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

دو ماہ بعد:

آج کی صبح روشن اور چمکدار تھی۔ موسم تبدیل ہو رہا تھا۔۔ ٹھنڈی ہوائیں موسم کو خوشگوار بنا رہی تھیں گھر میں ایک شور سا برپا تھا ہر کوئی ناشتے کے بعد آج نکاح میں پہنے جانے والے کپڑوں کی تیاریوں میں مصروف تھا۔۔۔۔

عیسی گیلانی کیٹرنگ کا انتظام دیکھ رہے تھے، جبکہ موسی گیلانی ڈیکوریشن اور مہمانوں کی سٹنگ کا۔

جنت گیلانی اپنے کمرے میں تھی جب کہ شبنم گیلانی۔۔ اکبر کے ساتھ نکاح سے پہلے غرباء میں کچھ چیزیں تقسیم کرنے گئیں تھیں۔ اُس دن کے بعد سے حرعین کا اکبر سے سامنا نہ ہوا تھا۔ وہ مطمئن تھی اس رشتے پہ۔ مگر کہیں دل میں ڈر بھی تھا اکبر کے رویئے کو لے کہ۔ نکاح کا انتظام گھر میں ہی کیا گیا تھا۔

جلد ہی سب لوگ تیار ہو کے گیلانی ہاؤس کے ہال میں آ گئے۔ حرعین بھی اپنے کمرے میں تیار ہو رہی تھی۔۔۔ ایک ماہر بیوٹیشن اسے تیار کر چکی تھی۔۔۔ کسی پرسنل ریزن کی وجہ سے وہ اسے جلدی تیار کیے وہاں سے جا چکی تھی۔۔۔ اس وقت حرعین ایک قد آدم آئینے کے سامنے بیٹھے اپنے آپ کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

urdu novels mania www.urdunovelsmania.com

اُس نے سرخ رنگ کا بنارسی شرارہ زیب تن کیا تھا جو کہ جنت نے اپنی بہو کے لیے پسند کیا تھا۔۔۔کانوں میں چھوٹے چھوٹے جھمکے، گلے میں گلوبند اور کلائیوں میں جڑاو کنگن پہنے، بالوں کا جوڑا بنا کر نفاست سے کیا گیا میک اپ اس کے حسن کو مزید دو آتشہ بنا رہا تھا۔ ہمیشہ سادہ سی رہنے والی حرعین آج سجی سنوری پہلے سے بہت مختلف لگ رہی تھی۔ وہ خود کو دیکھتی ہوئی مُسکرائی۔۔

اور باہر جانے کے لیے دروازے کی طرف بڑھی کہ ایک دم سے اُس کی آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا گیا وہ گر جاتی مگر کوئی اُس کی کے چہرے پہ سیاہ رنگ کا بھاری کپڑا ڈالے اسے اپنی گرفت میں لے گیا۔۔۔۔

اس کے منہ پہ کلوروفارم والا رومال رکھے اسے بے ہوش کرنا چاہ رہا تھا۔۔۔اس نے مقابل سے خود کو چھڑوانے کے لیے بھرپور مزاحمت کی مگر بے سود وہ تھوڑی ہی دیر میں ہوش و حواس سے بیگانہ ہو گئی۔۔۔۔

اکبر گیلانی نے آف وائٹ کلر کی شیروانی پہن رکھی تھی جس میں وہ وجاہت کا شاہکار لگ رہا تھا۔۔۔۔۔

شبنم گیلانی نے سب انتظامات چیک کیے اور سب ٹھیک دیکھ کر گہرا سکون بھرا سانس لیا۔۔۔ سبھی مہمان آچکے تھے اکبر ہال میں بنے سٹیج پر بیٹھ چکا تھا۔۔۔۔

انیقہ گیلانی اور جنت گیلانی دونوں حرعین کو لینے اس کے کمرے کی طرف بڑھنے لگیں تو ثوبیہ اپنی جگہ سے اٹھی اور ان دونوں کو روکا۔۔۔۔

"آپ رکیں میں لے کہ آتی ہوں۔۔۔۔"

ان دونوں نے مسکرا کر اسے اندر جانے کا راستہ دیا۔۔۔۔۔

ثوبیہ نے حرعین کے کمرے میں قدم رکھا تو اسے چہرے پر گھونگھٹ اوڑھے ہوئے دیکھا۔۔۔۔

"تم نے تو ہم سے بھی چہرہ چھپا لیا۔۔"

UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania

لگتا ہے ہماری دیوارنی جی سب سے پہلے اپنا چہرہ اپنے دلہا میاں کو دیکھانے کا اشتیاق رکھتی ہیں"

اس نے گھونگھٹ میں چھپے ہوئے ثوبیہ کے سوال پر صرف اثبات میں سر ہلانے پر ہی اکتفا کیا۔۔۔۔

ثوبیہ اس کا بھاری لباس اٹھائے اسے چلنے میں مدد دیتے ہوئے اپنے ساتھ باہر سٹیج تک لائی۔۔۔۔

سرخ زرتار عروسی لباس، اور خوشبوؤں میں بسا بسایا وجود دھڑکتے دل سے سب کے درمیان موجود تھا،

کچھ ہی دیر میں اس کے بیٹھنے کے بعد مولانا صاحب نے نکاح کا آغاز کیا۔۔۔

حرعین بنت علی حیدر کیا آپ کو اکبر گیلانی ولد موسی گیلانی

بعوض حق مہر پانچ لاکھ روپے، سکہ رائج الوقت اپنے نکاح میں قبول ہے۔

مولانا صاحب نے پوچھا۔۔۔

www.urdunovelsmania.com

"شدید مخمصے کا شکار ہوئی" وہ

اکثر پاکستانی ڈراموں میں دیکھا تھا کہ اس وقت لڑکیاں قبول ہے کہتی ہیں۔۔۔اگر یہ غلط ہوا تو؟

گھونگھٹ اوڑھے ہوئے "وہ" اسی کشمکش میں پھنسی ہوئی تھی کہ کیا جواب دے۔

جب پیچھے سے حرعین کی والدہ انیقہ نے اس کے شانے پر ہاتھ رکھا۔۔۔

"بولو بیٹا قبول ہے"

اس کی سانس میں سانس آئی۔۔۔

قبول ہے" دھیمی آواز میں کہا گیا۔۔۔"

جو بمشکل ہی مولانا صاحب کو سنائی دیا۔

تین بار یہی کلمات دہرائے گئے۔۔۔

پھر وہی کلمات دلہا بنے اکبر گیلانی نے ادا کیے۔۔۔۔

چاروں طرف بارکباد کا شور اُٹھا۔۔۔

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

حرعین جو چکراتے سر اور لڑکھڑاتے قدموں سے وہاں پہنچی اپنی بچپن کی محبت اکبر گیلانی کے پہلو میں کسی اور کو دلہن کے روپ میں سجے دیکھ توازن برقرار نا رکھ سکی اور لہراتی ہوئی نیچے گری۔۔۔۔۔

سب کی نظریں اس پر پڑیں تو وہاں موجود ہر فرد بھونچکا رہ گیا۔
اکبر گیلانی کا حال بھی کچھ مختلف نہ تھا۔۔۔
سب سے پہلے انیقہ گیلانی بھاگ کر اس کے پاس پہنچی۔۔۔۔اور اسے سہارا دیئے اٹھایا
۔۔۔۔

وہ خود کو سنبھال کر زخمی ناگن کی طرح پھنکارتی ہوئی دلہن پر جھپٹی۔۔۔۔۔
کون ہو تم؟؟؟میں تمہاری جان لے لوں گی۔۔۔اکبر صرف میرا ہے۔۔۔"
صرف میرا۔۔۔۔۔وہ پھولے ہوئے سانسوں سے اسے جھنجھوڑتے ہوئے غرائی۔۔۔۔
دلہن نے اس کے جھنجھوڑنے پر حرعین کے دونوں شانوں پر ہاتھ رکھے اسے خود سے پیچھے دھکیلا۔۔۔۔

www.urdunovelsmania.com

دھکا اتنا زور کا تھا کہ وہ اچانک اس افتاد پر خود کا توازن برقرار نا رکھ سکی۔۔۔اس سے پہلے کہ وہ پھر سے گرتی انیقہ گیلانی نے اپنی بیٹی کو سہارا دیا۔۔۔۔

رام قسم !!!ہمیں ہاتھ بھی لگایا نا تو ہاتھ کے ساتھ ساتھ تمہارا منہ بھی توڑ کر رکھ دیں گے"

۔۔۔۔

اتنے سارے لوگوں کے سامنے ہماری شادی ہوئی ہے۔۔۔اب اکبر صرف میرا ہے

۔۔۔۔۔

اس کی دھمکی آمیز چنگھاڑتی ہوئی آواز سب کے کانوں سے ٹکرائی۔۔۔

سب کے دماغ تو اس کے "رام قسم" کے الفاظ پر ہی اٹک کر رہ گئے تھے۔۔۔۔

اس نے چہرے پر پڑا گھونگھٹ ہٹا کر کہا۔۔۔۔۔۔

سفید و سرخ رنگت اوپر سے گرے آنکھیں۔۔۔۔حُسن کے لحاظ سے وہ لڑکی کسی پرستان کی مخلوق لگی۔۔۔۔

"اے لڑکی تم ہندو ہو؟؟؟؟؟"

گھر کی سربراہ شبنم گیلانی جو کب سے خاموش تماشائی بنی سب دیکھ رہی تھیں۔۔۔ بالآخر زبان پر پڑے ہوئے قفل کو توڑے۔۔۔اس پر دھاڑیں۔۔۔۔۔۔

وہاں موجود ہر شخص ساکت ہوا۔۔۔۔
اکبر کی آنکھوں میں شناسائی کی رمق نظر آئی وہ تو اسے یوں اچانک سامنے دیکھ سکتے میں آ گیا۔۔۔۔

چاروں طرف جیسے خاموشی چھا گئی۔۔۔۔ ہر کوئی اس کے جواب کا منتظر تھا
ہم ہندو ہیں یا مسلمان اس کیا فرق پڑتا ہے؟ شادی تو ہماری ہی ہوئی ہے نا۔۔۔" وہ تفاخر بھرے انداز سے بولی۔

"اے لڑکی بکواس بند کرو مولوی صاحب نے نکاح نامے پر حرعین کا نام لکھا ہے۔ اور نکاح نامے کے الفاظ میں بھی حرعین کا ہی نام لیا گیا تھا۔۔۔ تو شادی میری بیٹی کی ہی ہوئی ہے" انیقہ گیلانی نے تلخ انداز میں کہا۔

مولوی صاحب آپ ہی انہیں بتائیں سچ کیا ہے ؟؟؟ وہ ابرو اچکا کر بولی۔ "

جو نکاح کے لیے قبول ہے کہے اور جو دستخط کرے اصل میں نکاح اسی کا ہوتا ہے نام "

خواہ کسی کا بھی ہو۔۔۔ مولوی صاحب نے وضاحت کی۔۔۔۔"

اگر یہ لڑکی ہندو ہے تو اس کا نکاح کسی مسلمان سے کیسے ہو سکتا ہے ؟ موسیٰ گیلانی نے "

رعب دار آواز میں کہا۔

میں مسلمان ہوں "کوئی شک ہے تو کلمہ سنا دوں ؟ وہ لڑکی پختہ لہجے میں بولی۔۔۔۔ "

تم یہاں کیسے ؟؟؟؟ "

وہ جو کب سے خاموش تماشائی بنا سب دیکھ رہا تھا۔۔۔ اس کی طرف بے یقینی سے

دیکھ کر بولا

تم جانتے ہو اسے "؟؟؟؟ انیقہ گیلانی کی درشت آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی۔۔۔۔ "

اسے چھوڑ کیسے دیا انہوں نے ؟؟؟

کیا اس کی کوئی غلطی نہیں تھی ؟؟

www.urdunovelsmania.com

اب یہ لڑکی میرے نکاح میں آچکی ہے میں اس کے بارے میں کوئی بھی غلط بات کر کہ بنا تحقیق کیے اس کا کردار سب کی نظروں میں مشکوک نہیں کرنا چاہتا۔۔۔ یہ نا ہو مجھے بعد میں پچھتانا پڑے۔۔۔اس سے تو میں اکیلے میں نپٹوں گا۔۔۔وہ دل میں سوچ رہا تھا۔۔۔۔

"تم اس خوبصورت چڑیل سے شادی کرنا چاہتے تھے نا اسی لیے مجھ سے سیدھے منہ بات نہیں کرتے تھے"۔۔۔۔وہ رندھے لہجے میں جلے دل کے پھپھولے پھوڑنے لگی۔۔۔۔

"ایسی کوئی بات نہیں، جیسا تم سوچ رہی ہو"اس نے اپنے کردار پر لگے ہوئے الزام کی صفائی پیش کرنا چاہی۔۔۔

"ٹھیک ہے میں مان لیتی ہوں کہ تم اسے نہیں جانتے تو اپنی سچائی ابھی ثابت کرو۔۔۔۔"

"اگر ایسا کچھ نہیں تو ابھی کہ ابھی حرعین سے نکاح کرو" انیقہ گیلانی نے اپنی بیٹی کے لیے یہ کڑوا گھونٹ بھرنے کا سوچا۔۔۔

"لیکن اکبر کا نکاح تو ہو گیا" جنت گیلانی نے حیرت سے کہا۔۔۔۔

"تو کیا ہوا۔۔۔اسلام میں مردوں کو چار شادی کرنے کی اجازت ہے"

اکبر جو اس وقت دوہری مشکل کا شکار تھا۔۔۔۔۔کچھ اس جس نے نکاح دھوکے سے نکاح کیا تھا اسے بھی مزہ چکھانا تھا اور کچھ اپنے بڑوں کی خوشی کے لیے بھی اس نے ایک فیصلہ لیا۔۔۔

مولوی صاحب آپ حرعین سے میرا نکاح پڑھائیں" وہ سپاٹ انداز میں بولا۔۔۔اس" وقت اس کا چہرہ کسی بھی تاثر سے پاک تھا۔

Howdareyou?????.

یہ تم کیا کر رہے ہو؟؟؟میرے ساتھ ایسا مت کرو۔۔۔میں تمہیں کسی کے ساتھ بانٹ" نہیں سکتی۔۔۔تم صرف میرے ہو۔۔۔وہ چلاتی ہوئی اکبر پر جھپٹی۔۔۔۔۔

اکبر نے اس کے دونوں ہاتھوں کو اپنے ایک ہاتھ میں قابو کیا۔۔۔۔
اسے صوفہ پر اپنے ساتھ بٹھا کر قابو کیا۔۔۔تاکہ وہ اس کاروائی میں زیادہ خلل نہ ڈالے
۔۔۔۔

www.urdunovelsmania.com

وہ اس کی مضبوط گرفت میں بری طرح مچل رہی تھی۔۔۔

مگر جب اکبر کے ہاتھوں پہ نظر پڑی جہاں اس کے ہاتھوں کو وہ اپنے ہاتھوں کی گرفت میں لیے ہوئے تھا۔۔۔

وہ اسے اپنے اتنے قریب دیکھ کر سٹپٹا کر رہ گئی۔۔۔ مگر نظریں اس پہ ہٹنے سے انکاری تھیں۔۔۔۔

آف وائٹ شیروانی زیب تن کیے وہ کسی ریاست کے مغرور شہزادے سے کسی طور کم دکھائی نہ دے رہا تھا۔۔۔

"آپ شروع کریں" اس نے مولانا صاحب کو خاموش دیکھ کر کہا۔

مولانا صاحب نے نکاح کے کلمات دہرائے۔۔۔ پھر دونوں طرف سے ایجاب و قبول کا سلسلہ ختم ہوا۔۔۔۔۔

."اکبر کے ایک طرف دلہن بنی حرعین بیٹھی تھی تو دوسری طرف "وہ

!ہیلو !!!!!اسلام و علیکم "

"یس سر"

"ان شاء اللہ سر"

"میں حاضر ہوتا ہوں"

اللہ حافظ" کہتے ہی اس نے فون واپس سائیڈ پاکٹ میں ڈالا۔"

دادی جان مجھے ارجنٹلی جانا ہوگا۔۔۔"

آپ پلیز یہاں سب دیکھ لیجیے گا" وہ منت بھرے انداز میں شبنم گیلانی سے بولا۔۔۔۔

مگر میں اس لڑکی کو ایک لمحے کے لیے اس گھر میں برداشت نہیں کروں گی حرعین نے دو" ٹوک انداز میں کہا۔۔۔

"میں اسے ایسے ہی یہاں سے جانے نہیں دے سکتا مجھے بہت کچھ پوچھنا ہے اس سے"

فی الحال یہ یہیں رہے گی" وہ فیصلہ کن انداز میں بولا۔۔۔۔"

اکبر ٹھیک کہہ رہا ہے بے شک حرعین اب اکبر کی بیوی ہے ۔ ۔ ۔ مگر یہ لڑکی بھی تو سب اکبر کی بیوی بن چکی ہے جب تک اکبر واپس آ کر کوئی فیصلہ نہیں کرتا یہ لڑکی یہیں رہے گی ۔ ۔ ۔ ۔

"مگر یہ اکبر اور میرے کمرے میں نہیں رہے گی ۔ ۔ ۔ ۔ حرعین نے اٹل انداز میں کہا ۔ ۔ ۔ وہ کمرہ اب بھی میرا ہے اس کا فیصلہ میں آ کہ کروں گا کہ وہاں کون رہے گا اور کون نہیں" ۔ ۔ ۔ ۔

ٹھیک ہے اکبر تم دھیان سے جاؤ یہاں کی فکر مت کرو ۔ ۔ ۔ ۔ تمہارے واپس آنے تک یہ لڑکی میرے کمرے میں میرے ساتھ رہے گی جبکہ حرعین اپنے روم میں ۔ ۔ ۔ ۔ شبنم گیلانی نے فیصلہ کیا ۔ ۔ ۔ ۔

"اکبر کب تک واپسی ہو گی ؟ عیسی گیلانی نے پوچھا ۔ ۔ ۔ ۔"

بابا اس بار میری ڈیوٹی تبدیل ہو کر سیاہ چین بارڈر پر لگ گئی ہے اسی بات کی مجھے ابھی "اطلاع ملی ہے۔ پہلے ہیڈ کوارٹر رپورٹ کروں گا پھر وہاں سے اپنی اگلی منزل پر نکل جاؤں گا" اکبر نے اپنی پلاننگ سے آگاہ کیا۔۔۔۔

"مگر آپ وہاں کیسے رہے گے؟ وہاں تو بہت ٹھنڈ ہوتی ہے" حرعین نے تفکر بھرے انداز میں کہا۔۔۔۔

"Thisisnotyourfairbehavior.....

جودھا نے شکوہ کناں نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"حرعین کی بات پہ تو وہ خاموش رہا مگر جودھا کی بات پر تلملا کر رہ گیا۔۔۔۔

"تم سے تو میں آکہ نبٹتا ہوں" میرے سوالوں کے جواب تیار رکھنا" وہ جاتے جاتے اسے وارننگ دینا نا بھولا۔۔۔۔

urdu novels mania www.urdunovelsmania.com

سب مہمان کھانا کھائے وہاں سے رخصت ہو گئے۔۔۔جبکہ اکبر اپنے روم میں چلا گیا

۔۔۔۔

گھر کے مکین لاونج میں ہی جمع تھے۔۔۔

کچھ ہی دیر میں وہ شیروانی تبدیل کیے اپنے مخصوص حلیے میں باہر آیا اور بڑوں سے سلام دعا لیتا ہوا سفری بیگ لیے بنا ان دونوں پہ ایک بھی نظر ڈالے باہر نکل گیا۔۔۔۔

وہ دونوں اپنی اپنی جگہ پر دل مسوس کر رہ گئیں۔۔۔۔۔

ہیڈکوارٹر میں رپورٹ کرنے کے بعد وہ باہر نکلا تو تانیہ سے اس کا اتفاقاً ٹکراؤ ہو گیا

۔۔۔۔۔

"بچوں کے اغوا کے سلسلے میں جس لڑکی کو یہاں لایا گیا تھا اسے چھوڑا کیوں؟" اکبر نے اس سے تفصیل جاننا چاہی۔۔۔۔۔

تانیہ کچھ دیر تو خاموش رہی مگر پھر کچھ سوچ کر بتانا شروع کیا۔۔۔۔۔

وہ ابھی تک اس خالی کمرے میں قید تھی۔

دونوں بازو ٹیبل پر پھیلائے وہ سر ان پر دھرے گویا نیم بے ہوشی کی حالت میں تھی۔ اس نے کل صبح سے کچھ بھی نہیں کھایا تھا۔ اس نے بمشکل پلکیں واکیں تو اسے تمام مناظر گھومتے ہوئے دکھائی دیئے۔ پلکیں بھاری ہو رہی تھی
،سوری سر ہم نے پوری کوشش کی لیکن یہ اپنا منہ نہیں کھول رہی

اس کے سامنے کھڑے ہوئے شخص نے سر جھکائے ہوئے کہا
کیا مطلب منہ نہیں کھول رہی؟
آفیسر نے زور سے ٹیبل پر ہاتھ مارا۔

تمہارا کام ہے یہ، منہ آسانی سے نہیں کھول رہی تو دوسرا طریقہ استعمال کرو تانیہ سے کہو اس کا منہ کھلوائے ہر صورت میں!

اسی دوران آفیسر کا فون رنگ کرنے لگا۔

وہ اپنی جگہ سے اٹھا اور دروازہ بند کیے کمرے سے باہر نکل گئے۔

ہاں بولو! وہ فون کان سے لگاتے ہوئے بولے۔

سر وہ جس لڑکی کے بارے میں آپ نے انفارمیشن نکلوانے کے لیے کہا تھا۔۔۔اسی بارے میں تفصیلات سے آگاہ کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔

وہ بھارت کی رہنے والی ہے۔۔۔مگر اس کا ریکارڈ صاف ہے۔

احمق انسان تم نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا! وہ خبری کی پیش گوئی پر بھڑکا۔

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

،سوری سر، میں نے کال کی تھی مگر آپ نے اٹینڈ نہیں کی

ٹھیک ہے اسے انویسٹیگیشن روم میں لے آؤ، میں آرہا ہوں! وہ تیزی سے کہتا لفٹ کی جانب بڑھا۔

!ایکسکیوز می مس

اس کی آواز پر تانیہ نہ سمجھی سے پلٹی۔

کمانڈر آپ سے کچھ بات کرنا چاہتے ہیں !اس نے پیغام رسانی کی۔

کون سعید احمد؟؟

تانیہ نے بے خوفی اسے ان کا نام لے کر کہا۔

جی جی !اس شخص نے جھٹ سے سر ہلایا۔

وہ حیران ہوئی۔ کیا بات ہو سکتی ہے آخر؟؟

پلیز میم دِس وے !وہ شخص اسے راستہ دکھانے لگا۔ وہ اثبات میں سر ہلاتی اسکے ہمراہ چلتی ہوئی۔ ایک کمرے میں آگئی۔ کمرہ صاف ستھرا کشادہ تھا۔ مگر ایک ٹیبل کے گرد دو چیئر کے علاوہ کمرہ تمام تر خالی تھا۔ سامنے کی دیوار کے بیچ و بیچ کھڑکی نما گلاس نسب تھا۔ جسکے اس پار ایک اور کمرہ تھا جو یقیننا یہاں پر نظر رکھنے کے کام آتا ہوگا۔ ایسا اس نے سوچا ۔اور ادھر سے ادھر چلنے لگی۔

کچھ دیر بعد ایک لڑکی کو لا کر ایک چئیر پر بٹھا دیا گیا۔۔۔۔

کمانڈر بھی وہیں موجود تھے پینٹ کی پاکٹ میں ہاتھ ڈال کر کھڑے تانیہ کو اس کے طریقے سے اس لڑکی کو ہینڈل کرنے کا اشارہ کیا۔۔۔۔۔

نام کیا ہے تمہارا؟؟ وہ کڑک آواز میں اس کے مقابل بیٹھ کر بولی۔۔۔

کیا؟؟؟؟ وہ تقریبا چلائی۔

نام؟ نام بتاؤ؟؟؟؟۔

میری آسان زبان سمجھتی ہو یا پھر ہاتھ کی زبان سمجھاؤں تو جواب دو گی؟ تانیہ کا درشت لہجہ" اسے چونکنے پر مجبور کر گیا۔۔۔۔

جودھا! وہ شعلہ بار نگاہوں سے گھورتی ہوئی بولی۔

پورا نام؟؟ وہ جھٹ سے بولا۔

جودھا اگروال وہ لٹھ مار انداز میں بولی۔

کرتی کیا ہو؟ یعنی پروفیشن کیا ہے تمہارا؟

اگلا سوال حاضر تھا۔

تمہیں اس سے مطلب ؟؟؟ وہ الٹا اسے سوال کرنے لگی ۔۔۔ "

میرے سوال کا جواب دو !وہ لفظوں پر زور دیتی ہوئی دانت پیس کر بولی ۔۔

نہیں دوں تو؟ وہ اسے کھا جانے والی نگاہوں سے گھورنے لگی ۔

دیکھو لڑکی !وہ ٹیبل پر ہاتھ جمائے اسکی طرف جھکی

مجھے ہاتھ اٹھانے پر مجبور نہ کرو خاموشی سے میرے سوالوں کے جواب دو، اسکے بغیر تم "

یہاں سے نہیں جا سکتی"

urdu novels mania www.urdunovelsmania.com

پروفیشن ؟ اس نے سوال دہرایا ۔

نتھنگ جسٹ سٹوڈنٹ آف فورتھ ائیر فرام کینیڈا یونیورسٹی ۔۔۔۔۔۔، وہ سرسری سا "

بولی ۔

کچھ سال پہلے تم راجستھان کے گاؤں میں رہتی تھی ؟

ہاں تو“ ؟

”پاکستان میں کیا کر رہی ہو؟“

آپ کے پاکستانی جو بھارت میں کرتے ہیں۔میں بھی وہی یہاں کرنے آئی ہوں کوئی“ اعتراض؟“ وہ صاف گوئی سے بولی۔

اگر تم عام انسانوں کی طرح رہتی تو بات اور تھی مگر جو تم نے بچوں کے گاڑی اغوا کرنے“ کا جرم کیا ہے اس کے بعد تو تمہاری سزا بنتی ہے“

کون تھے وہ لوگ جو تمہارا ساتھ دے رہے تھے۔۔۔۔؟

کیوں بتاؤں؟ وہ ایک بار پھر ضدی ہوئی۔۔۔۔“

تڑاخ۔۔۔۔۔۔ایک زوردار تھپڑ کی گونج خالی کمرے میں گونجی۔۔۔۔

تانیہ نے اسے جاندار قسم کا تھپڑ رسید کیا۔۔۔۔مگر وہ ڈھیٹ بنی اپنی جگہ سے ٹس سے مس نا ہوئی۔۔۔۔۔

بتاؤ ورنہ" وہ دھمکی آمیز انداز میں بولی۔۔۔اور اٹھ کر اس کے قریب آئی۔۔۔۔ اپنی پینٹ کی بیلٹ اتار کر اس کی طرف دیکھتے ہوئے اپنے ایک ہاتھ میں گھمانے لگی ۔۔۔۔جیسے اسے بیلٹ سے خوفزدہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہو۔۔۔۔

ہمممم بولو۔۔۔تانیہ نے آخری بار آرام سے بات کرنے کی کوشش کی۔"

یہیں پاکستان کے رہنے والے کرائے کے کچھ غنڈے تھے جو پیسوں کے لیے میرا ساتھ دینے پر آمادہ ہو گئے تھے" اس نے سپاٹ انداز میں کہا۔۔۔۔

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

تانیہ کو اس پہ سخت تاو آیا۔

، تم نے بچوں کی گاڑی کو کیوں اغوا کیا

ہاں کی تو؟؟ وہ اسکی بات کاٹتے ہوئے بول پڑی۔

مجھے اس کی وجہ بتاؤ؟؟؟؟"

یہ میرا ذاتی مسلہ ہے مجھے تمہارے ملک سے یا اس میں رہنے والے کسی انسان سے کوئی“ واسطہ نہیں۔۔۔۔مجھے صرف ایک انسان سے مسلہ ہے اسی کی وجہ سے ہی یہ سب کیا !وہ منہ میں بڑابڑائی۔

اونچی آواز میں بولو“ وہ غرائی۔“
مجھے صرف اکبر سے مسلہ ہے اسی کی اٹینشن پانے کے لیے سب کیا۔۔۔۔
وہ آدھے سچ میں جھوٹ کی ملاوٹ کر گئی۔۔۔۔

آر یو شیور؟؟ اسکی نظریں مسلسل اسی پر ٹکیں تھی۔
افکورس !جودھا نے نظریں چرائیں۔

کب سے جانتی ہو تم اکبر کو؟؟؟
وہ مطمئن انداز میں کرسی کھینچ کر بیٹھ گئی۔

یہ تمہارا مسئلہ نہیں" وہ سپاٹ انداز میں بولی۔۔۔۔"

تمہارے خلاف کوئی ثبوت نہیں ملے مگر تم پہ نظر رکھی جائے گی فی الحال اس ایریا سے باہر جانے کی پرمیشن نہیں تمہیں۔۔کمانڈر باہر نکل گئے۔۔۔۔"

۔۔۔۔تو تانیہ بھی اٹھ کر جانے لگی کہ پھر سے پلٹی۔۔۔۔۔

کہیں کیپٹن اکبر پہ دل تو نہیں آگیا؟؟؟؟وہ تمسخرانا انداز میں جودھا کو دیکھ کر بولی۔۔۔"

ایسا ،ایسا کچھ نہیں ،ایک ہاتھ سے پیشانی سہلاتے ہوئے بولی۔تانیہ سے اسکی یہ حالت چھپی نہ رہ سکی۔جلد ہی وہ حواسوں میں لوٹی۔

کیوں تمہیں برا لگا؟؟؟کہیں تمہارا دل تو نہیں آگیا تھا اس پہ؟؟؟"
جودھا بھی اپنی جگہ سے اٹھ کر اس کے پاس آئی اور اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے ابرو اچکا کر پوچھنے لگی۔۔۔۔

بکواس بند کرو" ورنہ گلہ دبا دوں گی۔۔۔وہ دھاڑی۔۔۔۔"

اکبر کے ساتھ صرف جودھا ہی جچتی ہے۔ چلو اچھا ہے تم اس سے دور ہی رہنا ورنہ" جودھا اسے دھمکی آمیز انداز میں آنکھیں دکھاتے ہوئے انگلی اٹھا کر وارن کرکہ بولی۔۔۔۔

جا سکتی ہوں اب میں؟؟؟ اس نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔ جبکہ تانیہ کنپٹی پر انگلیاں جمائے پر سوچ انداز میں اس پر نظریں جمائے ہوئے تھی۔ کچھ تو تھا اس لڑکی میں جو وہ سمجھنے سے قاصر تھی۔

جودھا ہنوز جواب کی منتظر یک ٹک کھڑی تھی۔

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

جبکہ کچھ دیر میں تانیہ کی ہیل کی ٹک ٹک کی آواز سن کر ہوش میں آئی تب تک وہ روم سے باہر نکل چکی تھی۔

ہمارے پاس کوئی ٹھوس ثبوت نہیں ہے کسی مفروضے کے تحت ہم اسے تحویل نہیں میں رکھ سکتے!

تانیہ نے آخر کار اپنی بات کہہ ڈالی۔

ہمممم! بات تو ٹھیک ہے، لیکن جو بھی ابھی تم نے بتایا ہم اس پر پوری تحقیق کرینگے کہ اس میں کتنا سچ ہے اور کتنا جھوٹ فلحال کے لییٔ ریلیز کردو لڑکی وہ حکم صادر کرتے ہوئے اپنی مخصوص کرسی پر براجمان ہوئے۔۔۔

تقریباً دو ماہ اسے یہاں رکھا گیا مگر اس کے خلاف ثبوت نہیں ملا۔۔۔اسی لیے اسے چھوڑ دیا گیا۔۔۔۔اس پہ نظر رکھے ہوئے ہیں ہم۔۔۔۔

مگر وہ یہاں سے چھوٹتے ہی آج تمہارے گھر گئی۔۔۔۔
لگتا ہے کافی جان پہچان رہی ہے تمہاری اس سے۔۔۔۔" تانیہ اس پر طنز بھرا نشتر برسانا نہ بھولی۔۔۔۔

تمہاری کوئی کُل سیدھی نہیں" وہ تاسف سے سر ہلا کر بس اتنا ہی کہہ پایا۔۔۔۔"

Butanywaythanksfortheinfo…..

وہ گہرا سانس بھر کہ بولا پھر وہاں سے نکلتا چلا گیا۔۔۔۔۔

تانیہ اسے جاتا دیکھ ایک ٹھنڈی آہ بھر کر رہ گئی۔۔۔۔۔

یہ شہزادوں جیسا شخص اس کے مقدر میں نہیں شاید۔۔۔۔۔۔

اس کے دل میں جلتا ہوا آس کا دیا اب ہوا کے تیز جھونکے سے جھلملانے لگا تھا۔۔۔۔

🔥🔥🔥🔥🔥🔥

ان سات دہائیوں میں پاکستان اور انڈیا کے درمیان انہی سرحدی حدود کی خاطر تین بڑی جنگیں ہو چکی ہیں جن میں سے ایک کے نتیجے میں پاکستان کو ملک کے مشرقی حصے سے ہاتھ بھی

www.urdunovelsmania.com

دھونے پڑے تھے لیکن لاکھوں جانوں کے ضیاع کے باوجود سرحدی تنازعات جوں کے توں موجود ہیں۔

پاکستان اور بھارت کے درمیان موجود تنازعات کبھی بھی نا سلجھنے کا نام لیے ہوئے تھے

ان تمام تنازعات میں سے سب سے پیچیدہ، اور لاحاصل لڑائی دنیا کے سب سے اونچے میدان جنگ، سیاچن گلیشیئر پر گذشتہ 33 برسوں سے جاری ہے۔

پاکستان اور انڈیا کے درمیان گذشتہ 33 برس سے جاری اس جنگ میں انسانوں کا مقابلہ انسانوں سے کم اور قدرت سے زیادہ ہے۔ سردی کے موسم میں سیاچن گلیشیئر پر درجہ حرارت منفی 60 ڈگری تک گر جاتا ہے اور برفانی طوفان اور ہواؤں کے جھکڑ 200 کلو میٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے چلتے ہیں اور اپنے ساتھ اوسطاً 40 فٹ برفباری لاتے ہیں۔ اس گلیشیئر پر سالانہ آٹھ ماہ برفباری ہوتی ہے اور اونچائی کی وجہ سے صرف 30 فیصد تک آکسیجن رہ جاتی ہے جس کی وجہ سے وہاں سانس لینا دشوار تر ہو جاتا ہے۔

وہاں موجود فوج کے سپاہیوں کی زندگی بس اللہ کے رحم و کرم پہ ہوتی ہے۔۔۔۔اتنی ٹھٹھرا دینے والی ٹھنڈ میں وہاں رہنا ہی جان جوکھوں کا کام ہے کجا کہ دشمن کے وار کے لیے ہر پل چوکنا رہنا۔۔۔۔ان کی کاروائی پر جوابی کاروائیوں کے لیے ہمیشہ تیار رہنا۔۔۔۔

خون منجمد کر دینے والے موسم میں ہمارے نوجوان سیاچین پہ ایل او سی۔)لائن آف کنٹرول (کی حفاظت پہ معمور ہوتے ہوئے جن مشکلات کا سامنا کرتے ہیں ان کے بارے میں عام انسان تو سوچ بھی نہیں سکتا۔۔۔۔۔

اکبر گیلانی نے چھ ماہ جیسے وہاں گزارے یہ وہی جانتا تھا۔۔۔۔
اپنی ڈیوٹی اس نے پوری جانفشانی اور ایمانداری سے نبھائیَ۔۔۔۔۔
جب بھی کبھی آرام کرنے کا وقت ملتا اپنی آنے والی زندگی کے بارے میں سوچتا۔۔۔۔۔

وہ تو ابھی ایک شادی کرنے پہ ٹھیک سے راضی نہیں تھا۔۔۔۔۔اور کہاں دو دو شادیاں۔۔۔۔کبھی کبھی تو اس بارے میں سوچ کر تو اس کا دماغ گھوم جاتا اور کبھی کبھی وہ بنا سوچے مسکرانے لگتا۔۔۔۔۔

دل کی عجیب سی کیفیت تھی۔۔۔۔

تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی؟؟؟اکبر صرف میرا ہے۔۔۔میں بچپن سے اسے چاہتی ہوں"

کچھ اسی طرح کے الفاظ تھے شاید حرعین کے۔۔۔۔۔وہ سوچنے لگا اس کے بارے میں"

۔۔۔۔

وہ اس دیوانی لڑکی کہ بارے میں سوچ کر مسکرا دیتا۔۔۔۔۔

"HeyArmymanIaminlovewithyourvoice......

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

جودھا کی آواز کئی بار اس کے کانوں میں سنائی دیتی۔۔۔۔وہ سر جھٹک کہ رہ جاتا۔۔۔۔

آج چھ ماہ بعد وہ گھر واپس آیا تھا۔۔۔۔۔

رات کا گہرا پہر تھا جب وہ گھر پہنچا۔۔۔

حرعین جو کچن میں پانی لینے آئی تھی اکبر کو باہر سے گزر کر اپنے روم میں جاتے ہوئے دیکھ چکی تھی۔۔۔۔

وہ تیزی سے اپنے کمرے کی طرف بھاگی۔۔۔۔۔

جاکہ ایک نظر شیشے کے سامنے کھڑے ہوتے اپنے اوپر ڈالی۔۔۔۔

اپنے کپڑے تو ٹھیک لگے مگر چہرہ۔۔۔

اس نے کچھ سوچتے ہوئے جلدی جلدی اپنے شانے تک آتے بالوں میں برش پھیرا۔۔

اور پھر سے کیچر میں مقید کرتے ہوئے اپنے کٹاؤ دار ہونٹوں کو سرخ لپسٹک سے سجائے ایک ناقدانہ جائزہ لیا۔۔۔پھر دوپٹہ شانوں پر اچھے سے پھیلائے اور دبے پاؤں چلتے ہوئے اکبر کے روم کی طرف بڑھنے لگی۔۔۔۔

urdu novels mania www.urdunovelsmania.com

جودھا جو شبنم گیلانی کے وضو کے لیے پانی گرم کرنے کچن کی طرف آرہی تھی وہ آدھی رات کو حرعین کو یوں نک سک تیار دیکھ کر چونکی۔۔۔۔

ضرور دال میں کچھ کالا ہے "کہیں اکبر تو نہیں واپس آگیا؟ اس نے دل میں سوچا۔۔۔۔"

کیا کروں ؟؟؟ کیا کروں ؟؟ اس نے دماغ کے گھوڑے دوڑائے۔۔۔۔"

جلدی سے پانی لیے شبنم گیلانی کے روم میں گئی پھر وہاں سے نکل کر حرعین کے روم کے ڈریسر کے اوپر رکھی گئی لپسٹکس میں سے آتشی گلابی کلر کی لپسٹک کا انتخاب کرتے ہوئے اپنے لبوں پر لگائی اور باہر بھاگی۔۔۔۔

جا کہ ہینڈل گھمایا تو ڈور اندر سے لاکڈ تھا۔۔۔۔

حرعین کو مایوسی نے آن گھیرا۔۔۔ مگر وہ حوصلہ نا ہارتے ہوئے واپس سیڑھیاں نیچے اترنے لگی تاکہ نیچے لاونج میں لگے کیز سٹینڈ سے اس روم کی ڈپلیکیٹ کیز لے آئے

۔۔۔۔۔

جودھا نے حرعین کو لاونج میں دیکھا تو اکبر کے روم کا دروازہ کھولنا چاہا۔۔۔

مگر اسے بھی ناکامی کا سامنا کرنا پڑا۔۔۔۔

اس کے دماغ میں فوراً ایک ترکیب آئی۔۔۔اور اس نے بنا ایک لمحہ بھی ضائع کیے ہوئے اس پہ عمل بھی کر ڈالا۔۔۔۔۔

اکبر جو تھکاوٹ کے باعث آتے ہی شاور لینے چلا گیا تھا۔۔۔باہر نکل کر خود اب کچھ بہتر محسوس کر رہا تھا۔۔۔

وہ ٹراؤزر پہنے شانے کے ایک طرف ٹاول رکھے ایک ہاتھ سے بالوں کو رگڑ کر سکھا رہا تھا کہ اپنے روم کی کھڑکی کے باہر اسے سرسراہٹ سی محسوس ہوئی۔۔۔۔

اس نے اپنا وہم جان کر زیادہ توجہ نا دی اور ٹاول ایک طرف پھینکے کبرڈ سے اپنی شرٹ نکال رہا تھا کہ۔۔۔۔۔

جودھا جو باہر لان میں رکھی ہوئی سیڑھی اٹھا کر اکبر کے روم کی کھڑکی کے زاویئے پر رکھ کہ اوپر چڑھ آئی تھی اس کی کھڑکی کا شیشہ بجایا۔۔۔۔

www.urdunovelsmania.com

اکبر کبرڈ چھوڑے کھڑکی کی طرف آیا۔۔۔۔

اس نے کھڑکی کے پٹ واہ کیے تو سامنے جودھا کو دیکھ کر حیران ہوا۔۔۔۔
پیچھے ہٹو" وہ تڑخ کر بولی۔۔۔اور اندر آنے کے لیے کھڑکی کے پٹ کو پکڑ کر کودنے کی" کوشش کی۔۔۔۔

اکبر جو بالکل سامنے کھڑا تھا۔۔۔کہ اس کے اندر چھلانگ لگانے سے دونوں خود کو سنبھال نہ پائے۔۔۔۔

اکبر نیچے تو جودھا اس پہ گری۔۔۔۔
اکبر جو اپنے اوپر اس نازک وجود کو گرے دیکھ خود سے دور کرنے کی کوشش میں تھا
۔۔۔۔

خود کے گال پہ ایک گداز سا لمس محسوس کیے ٹھٹھرا کر رہ گیا۔۔۔۔

اس نے غور کیا تو وہ لمس اس کے نرم گلابی لبوں کا تھا جو شاید اس کے یوں اچانک اوپر گرنے کی وجہ سے چھو گیا تھا۔۔۔۔

اکبر اس کی گرے آنکھوں میں دیکھنے لگا جہاں خمدار اکپکپاتی ہوئی پلکیں سایہ فگن تھیں۔۔۔۔چہرہ ایسے سرخ تھا جیسے سارے جسم کا خون چہرے پر سمٹ آیا ہو۔۔۔۔

حرعین جو دروازہ کھول کر اندر آئی تھی تاکہ اس سے کھانے کا پوچھ سکے ان دونوں کو فرش پہ ناقابل اعتراض حالت میں فرش پہ پڑے دیکھ حق دق رہ گئی۔۔۔۔

اسے اپنے ضبط کی طنابیں ٹوٹتی ہوئی محسوس ہوئی۔۔۔وہ غصے سے آگ بگولہ ہوتے ہوئے تن فن کرتی پاؤں پٹختی ہوئی کمرے سے باہر نکلی۔۔۔۔

"رکو حرعین"

ایسا کچھ نہیں جیسا تم سوچ رہی ہو"اکبر نے جودھا کو خود سے پیچھے دھکیلا اور تیز رفتار قدموں سے حرعین کی طرف باہر بڑھا۔۔۔۔

حرعین نے اس کی آواز پہ پیچھے مڑ کر دیکھا۔۔۔

نظر اس کے سنجیدہ چہرے پہ پڑی جہاں پلسٹک کا نشان واضح طور پہ دکھائی دے رہا تھا

۔۔۔۔۔۔

حرعین کے آنسو بلا اختیار ہی اس کے گالوں پہ پھسلے۔۔۔۔۔

ایسا کچھ نہیں جیسا تمہیں سمجھ آیا کبھی کبھی آنکھوں دیکھا بھی سچ نہیں ہوتا۔۔۔۔وہ پیچھے مڑ"

کر جودھا پر تلخ نگاہ ڈالا گیا۔۔۔

ہائے رام تم کیا سمجھی؟"جودھا منہ پہ ہاتھ رکھ کہ بولی۔۔۔"

یہ لفظ مت بولا کرو"اکبر نے جودھا کو سرد مہری سے کہا۔"

اوپس۔۔۔۔کیا کروں عادت ہے بولنے کی بہت بار کوشش کی مگر چھوٹتی ہی نہیں"

۔۔۔وہ شرمندگی سے بولی۔

اکبر اس کی بات پوری سنے بغیر حرعین کے شانے پہ ایک ہاتھ رکھ کہ اسے ہلکا سا ساتھ لگایا

اور دوسرے ہاتھ کی پوروں سے اس کے

موتی چنے۔۔۔۔

جاؤ جا کہ آرام کرو "صبح بات ہوگی اس بارے میں" وہ نرمی سے اسے کہنے لگا۔۔"

حرعین نے ایک جتلاتی ہوئی نگاہ جودھا پہ ڈالی۔۔۔۔

وہ لب بھینچ کہ رہ گئی۔۔۔۔

اور پھر واپس اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ جودھا اپنی حرکت کی وجہ سے اکبر کے عتاب کا شکار بنتی اس نے وہاں سے فی الحال کھسک جانے میں ہی عافیت جانی۔

وہ پیچھے سے ہوتی ہوئی اس کی نظروں سے بچ کہ نکلنے کی کوشش میں تھی کہ اکبر نے اس کی کلائی پکڑ کر اسے جانے سے روکا۔۔۔۔

اور اسے کھینچ کہ دیوار کہ ساتھ لگا گیا۔۔۔۔

کون ہو تم "؟

“Youneverknow…..?

Iamyourwife……

وہ بنا ڈرے بولی۔۔۔اندر سے ڈر بھی تھا وہ اس کے بگڑے ہوئے تیور دیکھ کر کچھ خوفزدہ تھی مگر اس پہ ظاہر نہ ہونے دیا۔۔۔۔۔

مجھے گھماؤ مت۔۔۔جو پوچھ رہا ہوں اس کا جواب دو ورنہ۔۔۔۔۔“
میرا ایٹر گھوم گیا نا تو زندہ زمین میں گاڑ دوں گا۔۔۔۔
اس کی بارعب کڑک آواز سن کہ اس کے بدن میں کپکپی سی دوڑ گئی۔۔۔
”جودھا“
وہ نظریں جھکائے ہوئے بولی۔۔۔
جانتا ہوں آگے کا تعارف ”اسے تمیز سے بات کرتے دیکھ اکبر نے بھی لہجہ دھیما کیا“
۔۔۔

urdu novels mania www.urdunovelsmania.com

ایڈوینچر کرنے آئی تھی پاکستان۔۔۔ تمہیں دیکھا تو سب سے پہلے تمہاری آواز سے عشق ہوا۔۔۔"

وہ پلکیں جھپکا کر انداز سے بولی۔

اکبر کا چہرہ اس کی بات پہ کسی بھی تاثر سے پاک تھا۔۔۔۔

پھر تم سے۔۔۔۔ اور اب تمہارے مذہب سے بھی" اس کے علاوہ اور کچھ نہیں بتانے کو۔۔۔ آخری بات وہ اس کی آنکھوں میں دیکھ کر سادہ سے انداز میں بولی۔

بیک گراونڈ؟؟؟؟ اکبر نے ایک اور من میں مچلتا ہوا سوال داغا۔۔۔۔"

راجستھان میں رہتی تھی، کینڈا سے تعلیم حاصل کی۔ جو کہ ابھی نا مکمل ہے۔ ایک ماں سا "تھی جو مر گئی۔۔۔ بھائی بھی نہیں رہا۔۔۔۔ ایک بھابھی اور راجا ہیں۔ اکیلی تھی۔۔۔ لیکن اب اکیلی نہیں رہی۔۔۔ تم جو مل گئے۔۔۔۔

وہ اس کے سینے پہ انگلی رکھ کر پیار بھرے انداز میں بولی۔۔۔

اکبر نے اس کا ہاتھ جھٹک دیا۔۔

اور سرد نظروں سے دیکھا۔۔۔

اور کچھ پوچھنا ہے یا اتنا کافی ہے؟؟ وہ سوالیہ لہجے میں گویا ہوئی۔"

اگر اس کہ علاوہ کچھ نکلا تو میرے ہاتھوں سے تمہیں دنیا کا کوئی شخص نہیں بچا سکتا"

۔۔۔ سمجھی تم۔۔۔۔ وہ انگلی اٹھا کر اسے وارن کرتے ہوئے انداز میں بولا۔

"جاؤ یہاں سے"

مگر وہ اپنی جگہ سے ایک انچ بھی نا ہلی۔۔۔ وہیں کھڑی اس کے چہرے پر نظریں جمائے کسی دوسری دنیا میں پہنچی ہوئی تھی۔۔۔۔

"Isaidgo......"

وہ دھاڑا۔۔۔۔

وہ ٹھٹھکی۔۔۔۔

پھر اس پہ ایک کٹیلی نگاہ ڈالتے ہوئے وہاں سے بھاگ کر نکلتی چلی گئی۔۔۔۔

www.urdunovelsmania.com
UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania

وہ سر جھٹک کر اپنے کمرے میں واپس آیا اور بستر پہ گرنے کے انداز میں لیٹ گیا۔۔۔۔

آنکھوں کے سامنے کبھی حرعین کا رویا ہوا چہرہ نظر آتا تو کبھی جودھا کی کاٹ دار نظریں ۔۔۔۔وہ تکیے میں منہ چھپائے ہوئے سونے کی کوشش کرنے لگا۔۔۔۔کچھ دیر بعد ہی وہ نیند کی وادیوں میں اتر گیا۔۔۔۔۔

❣❣❣❣❣❣

دو تین گھنٹوں کی نیند لینے کے بعد

صبح سویرے اٹھ کر حسب عادت فجر کی نماز ادا کر کہ مسجد سے واپس آیا تو اپنی دادی جان شبنم گیلانی سے ملنے کے لیے ان کے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔۔۔اسے پتہ تھا کہ وہ اس وقت جاگ رہی ہوں گی۔

www.urdunovelsmania.com

دروازہ کھولے اندر جھانک کر دیکھا تو شبنم گیلانی صوفہ پہ بیٹھی قرآن مجید کی تلاوت میں مشغول تھیں جبکہ جودھا سر پہ دوپٹہ اچھی طرح نماز کے سٹائل سے اوڑھے دروازے کے قریب جگہ پر جائے نماز بچھائے نماز ادا کر رہی تھی۔۔۔۔

وہ ایک غیر مذہب کی لڑکی کی اتنی جلدی کا یا پلٹ پر حیران ہوا۔۔۔۔
کمرے کے اندر آنے کی جگہ نہیں تھی۔۔۔۔ کچھ سوچ کہ وہ کچن کی طرف چلا گیا۔۔۔۔۔

کچن میں آکر اکبر نے دو کپ چائے تیار کی۔۔۔اور کپ میں انڈیل کر ٹرے میں لیے پھر سے شبنم گیلانی کے روم میں آیا جہاں اب جودھا کی آواز صاف سنائی دے رہی تھی وہ قرآن پاک کی تلاوت کر رہی تھی۔۔۔۔

www.urdunovelsmania.com

شبنم گیلانی حافظہ تھیں۔۔۔ جودھا نے شادی پہ اکبر کے چلے کہ بعد شبنم گیلانی سے گزارش کی کہ جیسے اکبر پڑھتا ہے اذان وہ بھی دینا چاہتی ہے۔

تو شبنم گیلانی نے اسے سمجھایا کہ وہ اذان نہیں دے سکتی۔۔۔

اس نے کہا اسے بھی اکبر کی طرح نماز پڑھنی ہے۔۔۔شبنم گیلانی نے اس کا شوق دیکھ کر اسے نورانی قاعدے سے شروع کیے پھر قرآن مجید کی تلاوت کرنا سکھانا شروع کیا ۔۔۔پھر نماز بھی۔۔۔وہ بہت جلد سب سیکھ گئی۔۔۔

اکبر چائے لیے شبنم گیلانی کے ساتھ والی خالی جگہ پر براجمان ہوا۔۔۔۔

وہ قرآن پاک کو غلاف میں لپیٹ کہ الماری کی اوپری شیلف پہ رکھتے ہوئے اس کی طرف ایک بھی نگاہ ڈالے بغیر باہر نکل گئی۔۔۔۔

وہ اس نخرے اور انداز پہ تلملا کہ رہ گیا۔۔۔

سمجھتی کیا ہے خود کو میں کیا مرا جا رہا ہوں کہ وہ مجھے دیکھے" وہ سوچ کر رہ گیا۔۔۔۔

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

جبکہ جودھا اس کے رات والے رویئے پہ خائف تھی جب اس نے اس پہ حرعین کو فوقیت دی تھی۔۔۔۔

وہ کچن میں آ کر ناشتے کے لیے چیزیں تیار کرنے لگی۔۔۔۔

ابھی وہ آٹا گوندھ کہ فارغ ہوئی ہی تھی کہ جنت گیلانی) ساس (کچن میں آئی۔۔۔۔

"تمہیں کتنی بار کہا ہے کہ میں خود ہی کر لیا کروں گی مگر تم سنتی ہی نہیں"

کوئی بات نہیں میرے ہوتے ہوئے اس عمر میں آپ کام کرتے ہوئے اچھی لگیں گی کیا"

۔۔۔وہ پیار بھرے لب و لہجے میں بولی۔

جنت گیلانی کا اس سے برتاؤ اتنا اچھا نہیں تھا تو اتنا برا بھی نہیں تھا۔۔۔۔

جبکہ انیقہ گیلانی ابھی بھی اس سے خار کھائے ہوئے تھیں۔۔۔۔

حرعین بھی لیے دئیے والا انداز اپنائے ہوئے تھی۔۔۔۔

اکبر آئے ہیں تائی جان آج میں ان کی پسند کا خود ناشتہ بناؤں گی۔۔۔"

حرعین کی چہکتی ہوئی آواز عقب سے آئی تو جنت نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔

"صبح بخیر تائی جان!

صبح بخیر !انہوں نے جواباً کہا۔

اے لڑکی کچن سے باہر نکلو۔۔۔کیا صبح صبح منحوس صورت دیکھ لی اب سارا دن ہی منحوس گزرے گا۔۔۔انیقہ کی تلخ آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی۔۔۔۔

وہ بنا کچھ کہے کچن سے نکل کر باہر لان کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔

انیقہ نا کہا کرو کچھ بھی اسے کیوں ہر وقت اس کے پیچھے پڑی رہتی ہو؟؟؟وہ تو کچھ کہتی بھی نہیں تمہیں آگے سے۔۔۔

آپ کو کیوں اس پہ اتنا رحم آتا ہے؟؟؟آپ کی اصل بہو یہ ہے۔۔۔۔وہ حرعین کی طرف اشارہ کرکہ بولی۔۔جو پراٹھے کے پیڑے بنا رہی تھی۔

www.urdunovelsmania.com

انیقہ بنا ماں باپ کے بچی ہے۔۔۔اللہ تعالیٰ نے یتیموں پہ رحم کرنے کا ان سے شفقت سے پیش آنے کا حکم دیا ہے۔۔۔۔

مجھ سے نہیں ہوتا ہے یہ سب آپ خود ہی کریں۔۔۔وہ منہ دوسری طرف پھیر کر اب قیمہ بنانے کے لیے سامان نکالنے لگیں۔۔۔۔

اکبر کیا سوچا ہے تم نے پھر "؟"

شبنم گیلانی تلاوت مکمل کیے اکبر سے مخاطب ہوئیں۔

کچھ سمجھ نہیں آرہا" وہ چائے کا گھونٹ بھرتے ہوئے بولا۔۔۔۔"

میں کیسے کسی کو نا جانتے ہوئے ہمیشہ کے لیے اپنی زندگی میں جگہ دے سکتا ہوں۔۔۔۔"

آپ ہی کچھ مشورہ دیں دادی جان اسے طلاق دے کہ فارغ کردوں؟؟؟"

یہ کس قسم کی باتیں کر رہے ہو تم؟؟؟"

اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے ناپسندیدہ عمل طلاق ہے۔"

ایک بے آسرا بچی کو فارغ کر کہ گھر سے نکالو گے کیا؟؟؟؟

میں کبھی بھی تمہیں اس کام کی اجازت نہیں دوں گی۔۔۔۔

مگر میں کیسے؟؟؟ وہ پریشان انداز میں بولا۔"

UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania

اکبر اسے ایک موقع تو دے کر دیکھو۔ میں اس کی سفارش نہیں کر رہی مجھے میری پوتی بھی اتنی پیاری ہے جتنی کہ وہ۔۔۔۔ دونوں کے درمیان تفاوت نہیں ڈالتی۔۔۔۔ برابر ہیں وہ دونوں میرے لیے۔۔۔

اور جیسے میرے لیے وہ دونوں برابر ہیں تم بھی انہیں برابری کا درجہ دو۔۔۔
ہمارے لیے برابری کا کرنے کا حکم ہے۔۔۔۔

اگر کبھی بھی تمہیں اس پہ کسی بھی قسم کا کوئی شک گزرے یا مسلہ ہو تو میں تمہیں نہیں روکوں گی۔۔۔۔

چھ ماہ میں وہ میرے ساتھ رہی ہے۔ میں نے زمانہ دیکھا ہے۔۔۔ میری جہاندیدہ نظریں یہی کہتی ہیں کہ اس میں کوئی کھوٹ نہیں وہ بہت شفاف دل کی بچی ہے۔۔۔۔

بس اپنی دونوں بیویوں کو برابری کے حقوق دو۔۔۔۔

UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania

میرا تو یہی مشورہ ہے آگے تمہاری مرضی۔۔۔

جی دادی جان "وہ صوفے کے ساتھ ٹیک لگا گیا۔۔۔اس کی نظریں کسی غیر مرئی نقطے پہ مرکوز تھیں۔۔۔۔۔

❤❤❤❤❤

ناشتے پہ خاص اہتمام دیکھ کر وہ اچنبھے سے اپنی ماں جنت گیلانی کی طرف دیکھنے لگا۔۔۔۔

میں نے نہیں حرعین نے بنایا ہے "وہ توصیفی نگاہیں اس کی طرف کیے بولی۔"

ہمم بہت اچھا ہے "وہ پہلے بائٹ منہ میں ڈال کر بولا۔۔۔"

تھینکس "حرعین کے چہرے پر مسکراہٹ رقصاں ہوئی۔۔۔اس کی پہلی بار تعریف کرنے پہ۔۔۔۔

شبنم گیلانی ایک طرف اپنی مخصوص ڈائننگ کی چئیر پر بیٹھی ہوئی تھیں تو عیسی اور موسی گیلانی بھی ساتھ ساتھ تھے جبکہ حرعین اور انیقہ ساتھ بیٹھی تھیں۔۔۔جنت کے ایک طرف اکبر تو دوسری خالی جگہ پہ جودھا آکر بیٹھ گئی۔۔۔

کسی نے بھی اس پہ کوئی خاص توجہ نہیں دی۔
عیسی اور موسی دونوں نے کبھی جودھا کو مخاطب نہیں کیا۔۔۔۔

جنت نے جودھا کے سامنے پڑی ہوئی خالی پلیٹ میں ایک پراٹھا نکال کہ رکھا اور دوسری میں بھنا ہوا قیمہ ڈالا۔۔۔
وہ سر جھکائے ہوئے چھوٹے چھوٹے لقمے لیے بے دلی سے کھانے لگی۔۔۔۔

urdu novels mania www.urdunovelsmania.com

اکبر جلدی سے ناشتہ ختم کیے سب کو مشترکہ طور پر خدا حافظ کیے باہر نکل گیا۔۔۔۔

شام کو تھکا ہارا واپس آیا تو اپنے کمرے میں داخل ہوا۔۔۔لائٹ آن کی۔۔۔

ابھی کچھ دیر نہیں گزری تھی کہ حرعین آتی دکھائی دی۔۔۔۔اس نے اکبر کی گاڑی کی آواز سن لی تھی اسی لیے وہ اس کے کمرے میں آئی تاکہ رات کے کھانے کا پوچھ لے۔۔۔۔

آپ کے لیے کھانا لگاؤں؟؟؟وہ انگلیاں چٹخاتے ہوئے پوچھنے لگی۔۔۔۔

"نہیں مجھے بھوک نہیں"

تم جاؤ آرام کرو صبح بھی کام میں لگی ہوئی تھی" وہ اس کے آرام کے خیال سے بولا۔"

آپ بار بار مجھے یہاں سے جانے کا کیوں کہتے ہیں۔۔۔وہ اس بار نم آنکھوں سے بولی،"

۔۔۔۔

اف یار ایک تو تم لڑکیوں میں کیا آنسوؤں کا سمندر آباد ہوتا ہے جو ہمہ وقت بہنے کے لیے"

تیار رہتا ہے۔۔۔

اچھا ادھر آؤ بیٹھو یہاں" وہ اسے اپنے پاس بستر پہ بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے بولا پھر شوز"

اتار کر ایک طرف رکھے۔۔۔۔

اور خود بستر پہ لیٹ گیا۔۔۔اور اپنے اوپر کمفرٹر اوڑھا۔۔۔۔

حرعین وہیں بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔

"آپ کا سر دبا دوں؟"

نہیں اس کی ضرورت نہیں۔۔۔۔

"آجاؤ لیٹ جاؤ یہاں"

مجھے بہت نیند آرہی ہے میں اب سوؤں گا" کہتے ہی وہ رخ موڑ گیا۔۔۔اور ہاں ڈور بند کردو" باہر سے ٹھنڈی ہوا اندر آرہی ہے۔۔۔۔

حرعین دروازہ بند کرنے کے لیے اٹھی ہی تھی کہ جودھا جو وہاں سے گزر رہی تھی اکبر کے کمرے کی جلتی ہوئی لائٹ دیکھ کر وہاں آئی تو حرعین کو اکبر کے کمرے میں دیکھ ساکت رہ گئی۔۔۔۔

پیچھے ہٹو" وہ اسے شانے سے دھکا دے کر اندر آئی۔۔۔۔"

حرعین اس کی حرکت پر سخت بدمزہ ہوئی۔۔۔۔

اور گھور کر اس کی طرف دیکھا۔۔۔

اکبر تم میرے ساتھ ایسا کیسے کر سکتے ہو؟؟؟ وہ اس کے سر پہ پہنچ کر غرائی۔۔۔۔

وہ جو سونے کی تیاری میں تھا جھنجھلا کر رہ گیا۔۔۔۔۔"

لو جی شروع ہو گیا ڈرامہ آدھی رات کو" وہ دانت پیس کر بولا۔۔۔۔"

اب میں نے کیا کر دیا ملکہ عالیہ کی شان میں؟" وہ تیکھے چتونوں سے گھورتے ہوئے بولا۔"

جودھا نے اس کے چہرے پہ نظر ڈالی جو پہلے سے خاصا کمزور دکھائی دے رہا تھا

۔۔۔۔شاید سیاہ چین میں متوازن خوراک نا ملنے کی وجہ سے،،،، آنکھوں کے نیچے نیند کی کمی

کے باعث سیاہ حلقے نمایاں ہو رہے تھے۔۔۔۔

www.urdunovelsmania.com

یہ یہاں کیا کر رہی ہے؟؟ وہ کمر پر ہاتھ رکھ کر لڑاکا انداز میں بولی۔۔۔"

بیوی ہے وہ میری "اکبر نے جواب دیا۔"

"بیوی تو میں بھی ہوں"

بھئی بیویاں ہو تو پھر دونوں میرے سر پہ چڑھ کر ناچو "وہ سخت کھردرے پن سے بولا"
۔۔۔

آنکھیں نیند سے بوجھل سرخی مائل دکھائی دے رہی تھیں۔۔۔۔
یہ میرے جڑے ہوئے ہاتھ دیکھ لو سو جاؤ اور مجھے بھی سونے دو۔۔۔"

حرعین نے جودھا کو گھورا تو جواباً جودھا نے بھی اسے گھور کر دیکھا۔
اکبر بیڈ کے وسط میں لیٹا ہوا تھا۔۔وہ دونوں اس کی اطراف میں آکر بیٹھیں۔۔۔۔

UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania

اکبر میری طرف لیٹو۔۔۔۔

حرعین نے اس کا بازو اپنی طرف کھینچا۔۔۔۔

"نہیں اکبر تم میری طرف۔۔۔۔۔"

اس نے اکبر کا بازو اپنی طرف کھینچا۔۔۔۔

وہ کب سے ان دونوں کی کھینچا تانی کا شکار بنا ہوا تھا۔۔۔۔

"کیا مصیبت ہے سونے دو یار؟"

جھنجھلا کر رہ گیا۔۔۔۔اور اٹھ کر بیٹھا۔۔۔

وہ دونوں کے درمیان خود کو ایسے محسوس کر رہا تھا جیسے کوئی برگر میں لگا کباب۔۔۔۔

"یا اللہ میں نے کونسا گناہ کر دیا تھا جس کی سزا مجھے ان دونوں کی صورت میں ملی ہے؟؟؟"

وہ اپنے فوجی ہئیر کٹ میں دونوں ہاتھوں کی انگلیاں پھنساتے ہوئے بے چارگی سے بولا

۔۔۔۔

اور ایک خفگی بھری نگاہ ان دونوں پر ڈالی۔۔۔۔

"بندہ خودکشی کر لے مگر دو شادیاں ہرگز نہ کرے" وہ چبا چبا کر بولا۔۔۔

"اللہ کرے اگلی بار غازی ہو کر لوٹنے کی بجائے شہید ہو جاؤں۔۔۔۔" اس نے دلی جذبات تلخ لہجے میں ادا کیے۔

"اللہ نہ کرے" حرعین نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھنا چاہا۔۔۔

عین اسی وقت "اس" نے بھی اکبر کے منہ پر ہاتھ رکھا۔۔۔۔

"ہائے رام ایسا تو مت کہیں" وہ دہلتے ہوئے دل سے بولی۔۔۔۔

اکبر اس کے الفاظ سن کر مزید سیخ پا ہوا۔۔۔۔

UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania

کتنی بار کہا ہے یہ لفظ مت بولا کرو۔۔۔۔"

حرعین "اس" کی بعزتی پر دل ہی دل میں مسکرائی۔۔۔۔۔

اکبر ان دونوں کے درمیان میں سے اٹھ کر کمفرٹر پھینکتے ہوئے ایک اچٹتی ہوئی نگاہ اس پر ڈالے باہر کی طرف بڑھا۔۔۔۔

جتنا چاہو لڑو آپس میں۔۔۔ مگر خدا کا واسطہ ہے میری جان چھوڑو۔۔۔۔ دو راتوں سے سویا نہیں ہوں۔۔۔ سکون کی تلاش میں گھر آتا ہوں مگر۔۔۔۔ وہ بات ادھوری چھوڑ کر افسوس ذدہ آواز میں تاسف سے سر ہلایا تھا۔۔۔۔۔۔

وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا ہوا باہر نکل گیا۔۔

حرعین نے اس کی طرف دیکھا۔۔۔۔

اور منہ کے زاویے بگاڑے۔۔۔

جبکہ اس نے نتھلی والا ناک سکوڑتے ہوئے سر جھٹک کر چہرے کا رخ دوسری جانب پھیرا۔۔۔۔

www.urdunovelsmania.com

کیا ہوا اکبر رات کے اس وقت تم یہاں ؟؟؟ شبنم گیلانی نے لہجے میں حیرانی سموئے ہوئے اسے پوچھا۔۔۔

دادی جان سکون چاہتا ہوں کچھ دیر میں یہاں آپ کے بستر پہ سو جاؤں۔۔۔؟"

ہاں ہاں میرا بچہ کیوں نہیں ....آؤ ادھر۔۔۔آرام سے لیٹو۔۔۔۔"

اکبر کے لیٹتے ہی وہ اس کے بالوں میں پیار سے انگلیاں چلانے لگیں تو وہ کچھ ہی دیر میں سو گیا۔۔۔۔

شبنم گیلانی اسے سوتا ہوا چھوڑ کمرے سے باہر آئیں۔۔۔۔

وہ دونوں اکبر کو ڈھونڈتے ہوئے باہر ادھر سے ادھر گھوم رہیں تھیں۔۔۔

حرعین تم اپنے کمرے میں سو جاؤ اور جودھا تم فی الحال اکبر کے روم میں۔۔۔۔آج اکبر میرے کمرے میں سو گیا ہے۔۔۔بیچارا بہت تھکا ہوا تھا۔۔۔

نیا دن نئے احساسات کے ساتھ طلوع ہوا۔۔۔

سب ڈائننگ ٹیبل کے گرد بیٹھے ناشتہ شروع کر چکے تھے۔۔۔۔

گھر کی خواتین سب کو سرو کرنے کہ بعد خود بھی ان کے ساتھ شامل ہو گئیں۔۔۔۔

"جنت زرا دیکھو اکبر اٹھا یا نہیں؟ ابھی تک نہیں آیا۔۔۔

"جی امی جان میں ابھی دیکھتی ہوں۔۔۔"

"ارے ادھر کہاں جا رہی ہو بھئی اکبر میرے کمرے میں ہے"

شبنم گیلانی نے جنت کو اکبر کے کمرے کی طرف جاتے ہوئے دیکھا تو کہا۔۔۔۔

"وہ کیوں"؟

"بتاتی ہوں ابھی" وہ اسے آنکھوں سے فی الوقت چپ رہنے کا اشارہ دیتے ہوئے بولیں

۔۔۔۔

"اچھا امی جان ہم چلتے ہیں آفس کا وقت ہو گیا" عیسی گیلانی نے شبنم گیلانی سے کہا۔۔۔۔

پھر موسی اور عیسی دونوں آفس کے لیے نکل گئے۔۔۔

سامنے سے ہی اکبر اپنے آرمی یونیفارم میں ملبوس نک سک سے تیار نیچے اتر رہا تھا

۔۔۔۔

"اسلام و علیکم! اس نے وہاں موجود خواتین کو مشترکہ طور پر سلام کیا۔

"وعلیکم السلام!

شبنم گیلانی، جنت اور انیقہ تینوں نے بھی جواباً کہا۔۔۔

جبکہ حرعین چوری چھپے اس پہ نظر ڈال رہی تھی۔۔۔۔

جودھا نے حسرت بھری نگاہوں سے اسے دیکھا۔۔۔۔

"کتنے پیارے لگتے ہیں نا آپ!"۔۔۔۔وہ یہ بات دھیمی سی آواز میں بولی آواز اتنی دھیمی تھی کہ بمشکل اسے اپنے کانوں میں سنائی دی۔۔۔۔

"بیٹھو بیٹا ناشتہ شروع کرو" جنت نے اس کے لیے چئیر گھسیٹ کر پیچھے کرتے جگہ بنا کر کہا ۔۔۔

"مام آپ پلیز آرام سے بیٹھ کہ ناشتہ کریں میں کرلوں گا۔۔۔۔

وہ انہیں اٹھ کر کام کرتے ہوئے دیکھ کہ بولا۔۔۔

"اکبر بیٹا کوئی مسلہ ہے تو مجھے بتاؤ رات کو وہ سب کیا تھا؟

بالآخر شبنم گیلانی نے بات شروع کی۔

اکبر نے خائف نظروں سے سامنے موجود حرعین اور جودھا کو دیکھا۔۔۔

جو دونوں ہی نظریں چُرا رہی تھیں۔

"آپ بڑی ہیں سب سمجھتی ہیں آپ ہی کوئی حل نکالیں. میری تو سمجھ سے باہر ہے میں کیا کروں "اس نے بیزاری سے کہا اور پاس پڑے ہوئے جگ سے جوس شیشے کے گلاس میں انڈیلا۔۔۔۔

گلاس بھر کہ منہ سے لگایا۔۔۔

حرعین نے قاشوں میں کٹے ہوئے سیب کی پلیٹ اس کی طرف بڑھائی جسے اکبر نے پکڑ کہ اپنے سامنے رکھا۔۔۔

پھر گلاس ٹیبل پر رکھا اور ایک سیب کی قاش اٹھا کر منہ میں ڈالی۔۔۔۔

جودھا نے سینڈوچ کی ٹرے اس کے سامنے کی تو اکبر نے ہاتھ کے اشارے سے اسے روک دیا۔۔۔۔

وہ دل مسوس کر رہ گئی۔۔۔۔

"بیٹا جی تو ہمارا یہ فیصلہ ہے جب آپ گھر آؤ تو ایک دن حرعین کے پاس رکو تو دوسرے دن اس بچی کے پاس"

"جی ٹھیک ہے جیسا آپ کو مناسب لگے" وہ جوس کا گلاس ختم کیے وہاں سے اٹھا۔

"مگر اکبر کے کمرے میں صرف میں رہوں گی یہ نہیں" حرعین نے اپنے حق میں کہا۔۔۔۔

"تو یہ کہاں رہے گی؟ شبنم گیلانی نے پوچھا۔۔۔۔

جنت اور انیقہ خاموش تھیں اس معاملے میں۔۔۔۔

"اسے حرعین والا روم دے دیں۔۔۔۔" اکبر نے مشورہ دیا۔۔۔۔

اس کی بات پہ حرعین نے تیکھی نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔

"ٹھیک ہے مجھے کوئی اعتراض نہیں" بالآخر حرعین نے اکبر کے کمرے میں رہنے کے لیے اپنے کمرے کی قربانی دے دی۔

"تمھیں کوئی اعتراض تو نہیں؟ شبنم گیلانی نے جودھا سے پوچھا۔

"نہیں "اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"آج رات اکبر میرے ساتھ رہیں گے "... حرعین نے جودھا کی طرف کاٹ دار نظروں سے دیکھ کر کہا۔۔۔۔

"شادی پہلے میری ہوئی تھی تو اکبر پہلے میرے پاس رکیں گے "

جودھا بھی تلخ لہجے میں بولی۔

"شروع ہوگیا ان کا "اکبر نے سر جھٹک کر اپنی پاکٹ سے موبائل نکالا اور مسڈ کالز چیک کرنے لگا۔۔۔۔

"حرعین کمرے والی بات تمھاری مانی ہے اور یہ بات بچی ٹھیک کہہ رہی ہے قاعدے سے دیکھی جائے تو پہلے نکاح اس کا ہوا ہے تو اکبر آج رات اس کے پاس رکے گا کل

تمہارے ساتھ۔۔۔۔اب میں دوبارہ کوئی بحث سننا نہیں چاہتی اس بارے میں۔۔۔آئی بات سمجھ میں ؟؟؟وہ زرا تیز آواز میں بولیں۔۔۔

"او کے ایوری ون اللہ حافظ"

وہ کہتے ہی وہاں سے نکلتا چلا گیا۔۔۔۔۔

❣❣❣❣❣

آج حرعین نے دن میں اپنا سارا سامان اکبر کے کمرے میں منتقل کر لیا تھا۔۔۔سارے کپڑے وغیرہ اس کی کبرڈ میں جگہ بنائے رکھ لیے تھے۔۔۔۔

جودھا کہ پاس تھا ہی کیا وہاں رکھنے کے لیے بس شبنم گیلانی کے چند سوٹ جو وہ کئی ماہ سے پہن رہی تھی۔۔۔۔

اکبر ڈیوٹی سے واپس آچکا تھا۔۔۔

جودھا نے اسے کئی بار رات کو کافی پیتے ہوئے دیکھا تھا۔۔۔۔

اسی لیے وہ کچن میں اس کے لیے کافی تیار کر رہی تھی۔۔۔۔

جب اچانک اسے کچن کے باہر کسی چیز کے گرنے کی آواز سنائی دی۔۔۔

www.urdunovelsmania.com

وہ باہر گئی تو کچھ بھی نہیں تھا۔۔۔

واپس آکر مگ میں کافی ڈالی اور کمرے کی طرف آئی جہاں اکبر بستر پہ نیم دراز تھا ٹانگ پہ ٹانگ رکھے پاؤں کو مسلسل ہلا رہا تھا۔۔۔ایک ہاتھ میں دیوار پہ نسب ایل۔ای۔ڈی کا ریموٹ کنٹرول تھا۔۔۔

وہ منہمک انداز میں ایل۔ای۔ڈی پہ چلتی ہوئی نیوز دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

جودھا نے مگ بیڈ کی سائیڈ ٹیبل پر رکھا اور دوسری طرف آکہ بیٹھ گئی۔۔۔۔

اکبر نے مگ اٹھا کر منہ سے لگایا اور کافی کا ایک گھونٹ بھرا۔۔۔۔

مگر فوراً ہی چہرے کے زاوئیے بگڑے۔۔۔

"پیوا سے "اس نے وہی مگ جودھا کی طرف بڑھایا۔۔۔۔

"مگر یہ تو میں آپ کے لیے لائی تھی"

"آئندہ ایسی کوشش بالکل مت کرنا کیونکہ میں نمک والی کافی بالکل نہیں پیتا"

اس نے مگ واپس وہیں رکھا جہاں سے اٹھایا تھا۔۔۔

"مگر میں نے تو نمک نہیں ڈالا۔۔۔اس نے شرمندگی سے کہا۔۔۔۔

اور اپنی غلطی ڈھونڈھنی چاہی کہ کہاں اس سے چوک ہوئی۔۔۔۔

مگر کوئی سرا ہاتھ نہیں آیا۔۔۔۔

"اب آئے گا مزہ جب اکبر کے ہاتھوں اس خوبصورت چڑیل کی درگت بنے گی۔۔۔ہائے کتنا مزہ آئے گا جب اکبر اسے روم سے باہر نکالے گا۔۔۔حرعین سے کہاں برداشت تھا کہ اس کا شوہر کسی اور کہ کمرے میں رہے۔۔۔سوچ سوچ کہ ہی اس کا برا حال تھا۔۔۔

اسی لیے اس نے جودھا اور اکبر کو دور کرنے کے لیے یہ ترکیب آزمائی۔۔۔۔

اکبر نے ریموٹ سے ایل۔ای۔ڈی۔آف کی۔

اور تکیہ درست کیے ٹھیک سے لیٹ گیا۔۔۔۔

"سو جاؤ لڑکی رات بہت ہو گئ ہے اور ہاں لائٹ آف کر دو"

"اک بات کہوں گر اجازت ہے"

وہ ہلکی سی آواز میں بولی۔

"ہممممم......اکبر نے کہا۔

"آپ مجھے میرے نام سے کیوں نہیں بلاتے؟"

"حرعین کو تو آپ اس کے نام سے بلاتے ہیں۔۔"

"کیونکہ مجھے وہ نام پسند نہیں۔۔ہمارے مذہب کا نہیں"

"جب تم نے اسلام قبول کر ہی لیا تھا تو نام بھی بدل لیتی"

"کبھی کسی نے اس طرف توجہ دلائی ہی نہیں"

www.urdunovelsmania.com

"تو آپ مجھے اپنی پسند کا نام دے دیں۔۔۔۔

"تمہیں کوئی اعتراض تو نہیں کہ تمہارے والدین کا دیا نام تم سے چھن جائے گا۔۔۔۔

"جب اپنے گھر والوں کا دیا مذہب بدل سکتی ہوں تو نام کیوں نہیں؟

"آپ بتائیں کیا نام ہو؟

"ہممم۔۔۔۔وہ چند لمحے سوچنے لگا۔۔۔

پھر ایک نظر اس کے سراپے پہ ڈالی۔۔۔

بیضوی سرخ و سفید پر کشش چہرہ بڑی بڑی گرے آنکھیں، ستواں ناک جس میں پڑی ہوئی نتھلی اسے مزید دلکش بنا رہی تھی باریک سے گلابوں کی پنکھڑیوں جیسے لب، متناسب سراپا۔۔۔ مگر سادہ سی ڈھیلی ڈھالی شلوار قمیض میں ملبوس تھی جس کا رنگ اب ماند ہو چکا تھا۔۔۔۔اور اسے سائز میں کافی کُھلی لگ رہی تھی۔۔۔سر پہ اچھے سے دوپٹہ جمائے ہوئے تھی۔۔۔۔

"میں نے کبھی دھیان ہی نہیں دیا اس نے کیا پہنا ہوا ہے۔۔۔اب یہ میری ذمہ داری ہے مجھے اس کی ضرورت کی اشیاء کا خیال رکھنا چاہیے تھا۔۔۔اس نے دل میں سوچا

۔۔۔۔

"تمہارے پاس کپڑے نہیں ہیں اور"

www.urdunovelsmania.com

وہ جو سوچ رہی تھی کہ وہ اس کا نام بتانے والا ہے اس سے کپڑوں کا سن کر ایک دم چپ کی چپ ہی رہ گئی۔۔۔

پھر سر جھکائے ہوئے ہی بولی۔۔۔

وہ دادی جان کے کپڑے ہیں کچھ میرے پاس وہی پہنتی ہوں۔

"تمہارا نام آن فاطمہ کیسا رہے گا؟"

اس نے جودھا کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

"بہت پیارا ہے" اس نے پھر سے اکبر کی بات بدلنے پہ چونک کر دیکھا اور اس کے سوال کی بابت پہ جواب دیا۔

"فاطمہ ہمارے نبی پاک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی بیٹی تھیں جو جنت کی عورتوں کی سردار ہیں۔

تم اس نام کا مان رکھنا۔۔۔۔

"جی ضرور"

ابھی بات مکمل بھی نہیں ہوئی تھی کہ فون بیل نے اکبر کو اپنی طرف متوجہ کیا۔۔۔۔

"جی سر"

وہ چھوٹتے ہی بولا۔

www.urdunovelsmania.com

"چھوٹو گینگ کو لے کہ پولیس بہت پریشان ہے شاید ہمیں اس معاملے میں ان کی مدد کرنی پڑے جب بھی اس سلسلے میں کوئی بات ہوگی تم بھی اس مشن میں ہمارے ساتھ جاؤ گے

۔۔۔

"یس سر"

"میں آج ہی ساری ڈیٹیلز پتہ کرتا ہوں اس بارے میں تاکہ بعد میں کوئی پریشانی نا ہو۔

اس نے فون رکھا اور خود بستر سے نکل کر باہر نکلنے لگا۔۔۔۔

"تم سو جاؤ مجھے کچھ کام ہے میں بعد میں آجاؤں گا آن فاطمہ" وہ کہہ کر رکا نہیں باہر نکل گیا۔۔۔

"آن فاطمہ" وہ اس کے دیئے ہوئے نام کو بار بار دہرانے لگی۔۔۔۔۔۔

اور بستر پہ بیٹھی گھٹنوں پہ سر رکھے اسی کے بارے میں سوچتے ہوئے نیند کی آغوش میں چلی گئی۔۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤

www.urdunovelsmania.com

کچا جمال اور کچا مورو کے علاقے میں جس جزیرے پر ڈاکوؤں کا گروہ موجود ہے وہ سن 2010 کے سیلاب کے بعد دریائے سندھ میں ابھرا۔ اس کی لمبائی دس کلومیٹر اور چوڑائی تین کلومیٹر ہے۔ اسے چھوٹو گینگ کی مناسبت سے چھوٹو جزیرہ بھی کہا جاتا ہے۔

یہ علاقہ ویسے تو ضلع راجن پور کی تحصیل روجھان کا حصہ ہے تاہم یہاں سے رحیم یار خان کی سرحد بہت قریب ہے۔
یہ ڈاکوؤں کا ایک گروہ ہے جو دریائے سندھ کے ایک طرف جنوبی پنجاب کے ایک دورافتادہ علاقے میں موجود ہے۔

یہ پنجاب میں ڈیرہ غازی خان اور ساتھ واقع صوبہ سندھ کے ڈیڑھ سو کلومیٹر تک کے کچے کے علاقے کے درمیان موجود درجنوں گروہوں میں سے ایک سرکردہ گروہ ہے۔

اس گروہ کے سرغنہ غلام رسول عرف چھوٹو ہیں جو اس خطے میں ایک دہائی سے زائد عرصے سے سرگرم ہیں اندازے کے مطابق تین سو سے زائد ہے جن کا ذریعۂ معاش اغوا برائے تاوان کی وارداتیں، بھتہ خوری اور ڈکیتیاں ہے۔

UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania

اب چھوٹو گینگ میں لنڈ سیکھانی ڈیرہ غازی خان کے خالد اور اسحاق گینگ اور مظفر گڑھ کا جاکھا گینگ بھی شامل ہو چکے ہیں۔

یہ ڈاکو انتہائی تربیت یافتہ ہیں اور پولیس مقابلوں میں شدید مزاحمت کا ریکارڈ رکھتے ہیں۔ پیدا ہو جاتا ہے۔

اسی وجہ سے سنہ 2005 میں چھوٹو گینگ نے خود کو اس وقت کافی دباؤ میں پایا تھا جب انھوں نے قریبی انڈس ہائی وے سے 12 چینی انجینئروں کو اغوا کیا بعد میں انھوں نے ان انجینئروں کو بغیر کسی تاوان کے رہا کر دیا

اس کے آفیسر نے اسے اس کیس کے بارے میں کچھ ڈیٹیلز فراہم کیں۔۔۔۔

اکبر ان معلومات کو ذہن میں رکھے باقی سب کے ساتھ مل کر آگے کا لائحہ عمل ترتیب دینے لگا۔۔۔۔

رات گئے گھر سے نکلا وہ دوپہر کو گھر واپس آیا۔۔۔۔

"پانی" جو دھاڑ ے میں گلاس سجائے اس کی طرف بڑھا رہی تھی۔۔۔

وہ جو تھکاوٹ کے باعث صوفے کی پشت سے سر لگائے ہوئے تھا اسے دیکھ اٹھ کر بیٹھا۔

"تیار ہو جاؤ اور حرعین سے بھی کہو۔۔۔"

"جی" وہ ناسمجھی سے بولی۔

"اف یار ایک بار کی کہی گئی بات سمجھ میں کیوں نہیں آتی تمہیں؟

وہ جھنجھلا کر بولا۔

"شاپنگ پہ جانا ہے تم اور حرعین دونوں تیار ہو جاؤ"

"مگر آپ تھکے ہوئے ہیں آرام کر لیں"

"جاؤ جتنا کہا ہے اتنا کرو"

"جی اچھا"

حرعین تیار ہو جائیں اکبر نے کہا ہے کہ شاپنگ پہ جانا ہے۔ وہ اس کے کمرے کے دروازے کے پاس کھڑے ہوئے بولی۔

"تم بھی جاؤ گی"؟

"ہممممم۔۔۔ اکبر نے دونوں کو کہا ہے"

"ٹھیک ہے جاؤ"

اکبر باہر گاڑی میں بیٹھے ہوئے ان کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔۔

کہ دونوں سامنے سے آتی ہوئی دکھائی دیں۔
حرعین نے تیزی سے لپک کر فرنٹ سیٹ کا ڈور کھولے اندر بیٹھی۔
اور آن فاطمہ پچھلی سیٹ پر۔
اکبر نے گاڑی سٹارٹ کی اور وہ کچھ ہی دیر میں شہر کے ایک بہترین شاپنگ مال میں تھے

"تم دونوں نے جو بھی لینا ہے لے لو بل میں پے کر دوں گا۔۔۔
اور ہاں دیر مت لگانا زرا جلدی واپس آؤ میں یہیں انتظار کروں گا۔۔۔۔ وہ گراؤنڈ فلور پہ
کافی شاپ کے پاس کھڑے ہوئے بولا۔
وہ دونوں چلتی ہوئی اپنی من پسند شاپس میں چلی گئیں۔۔۔۔۔
وہ مال موجود کیفے میں کافی سے لطف اندوز ہو رہا تھا کہ سامنے بوتیک پہ ڈمی پر لگے ہوئے
ایک خوبصورت ڈریس پہ اس کی نظر پڑی۔۔۔۔
اس کی نظروں میں ستائش ابھری۔
یہ پہلی بار تھا کہ اسے کسی چیز میں دلچسپی محسوس ہوئی۔۔۔۔

www.urdunovelsmania.com

وہ کافی ختم کیے اس شاپ میں گیا اور اسے قریب سے دیکھا وہ ایک بلیک لانگ فراک تھا میکسی سٹائل میں جس کے گلے اور دامن پہ باریک نفیس موتی ڈائمنڈ کی طرح جگمگا رہے تھے

۔

دوپٹے کے کناروں پہ بھی باریکی سے دیدہ زیب کام کیا گیا تھا۔

"اسے پیک کر دیں"

"جی سر"

"آپ کے پاس سیم یہی ڈریس کا ایک اور پیس ہوگا"؟

"شیور سر"

اوکے تو پھر یہ دونوں ہی پیک کر دیں"

اکبر نے دونوں ڈریس پیک کیے۔۔۔اور واپس اپنی جگہ پہ آکر بیٹھے ان دونوں کا انتظار کرنے لگا۔۔۔۔

کچھ ہی دیر میں وہ دونوں چلی آئیں ہاتھوں میں ڈھیر سارے شاپنگ بیگز لیے۔۔۔

اکبر نے کاونٹر پہ سارا بل ادا کیا۔۔۔۔

پھر وہ لوگ گھر آئے۔۔۔۔

www.urdunovelsmania.com

گاڑی سے نکلتے ہوئے اکبر نے دونوں کو ان کے سامان کے ساتھ ساتھ ایک ایک اور بیگ تھمایا تو وہ دونوں اسے چونک کر دیکھنے لگیں۔۔۔۔

"یہ تم دونوں کو میری طرف سے شادی کا تحفہ"

وہ کہہ کر اندر بڑھ گیا۔۔۔

جبکہ وہ دونوں ایک دوسرے کے منہ دیکھنے لگیں پھر دونوں ہی سر جھٹک کر اس کے پیچھے اندر گئیں۔۔۔۔

اکبر لاونج میں موجود سب کے ساتھ گفتگو میں مشغول ہوگیا۔۔۔۔

عیسی اور موسی دونوں بھی آفس سے لوٹے وہاں موجود تھے۔۔۔۔جبکہ انیقہ اور جنت چائے کا اہتمام کیے سب کو شام کی چائے پیش کر رہی تھیں۔

وہ دونوں اپنے اپنے روم میں چلی گئیں۔

"آج کچھ سپیشل کیا جائے اکبر کے لیے اس نے چٹکی بجا کر آئیڈیا سوچا۔۔۔۔

اور کچن میں جا کر جانے کیا بنانے لگی۔۔۔۔۔

مجھے کچھ کام کرنا ہے پلیز کوئی ڈسٹرب نا کرے اکبر اپنا لیپ ٹاپ لیے چھت پہ چلا گیا۔۔۔۔

اور وہاں موجود جھولے پہ بیٹھا کچھ سرچ کرنے لگا۔۔۔۔۔

کام کرتے ہوئے اسے رات کے تقریباً بارہ بج چکے تھے۔

جب وہ واپس اپنے روم میں آیا۔۔۔۔

اس نے ہینڈل گھمایا اور دروازے کو آہستگی سے کھولا کہ کہیں حرعین کی نیند خراب نا ہو جائے۔۔۔۔

مگر اپنے کمرے میں قدم رکھا تو حیران رہ گیا۔۔۔ کمرے کی حالت مکمل طور پر بدل چکی تھی۔۔۔

حرعین نے اپنے مطابق کمرے کی سیٹنگ چینج کی ہوئی تھی اور کمرے میں جا بجا جدید قسم کی ڈیکوریٹڈ کینڈلز لگائی ہوئیں تھیں۔ کمرے میں پھیلی کینڈلز کی مدھم سی روشنی نے ماحول کو رومان پرور بنا رکھا تھا۔۔۔

وہ خود شیشے کے سامنے کھڑی اپنے شانوں تک آتے بالوں کو برش سے سلجھا رہی تھی۔۔۔۔

اکبر نے اسے دیکھا آج وہ اسی کے دیئے بلیک ڈریس میں ملبوس تھی۔۔۔۔

لائٹ سا میک اپ کیے ہوئے بہت کیوٹ لگ رہی تھی۔۔۔۔

اکبر نے اس نازک اندام پہ نظر ڈالی جو سج سج کر ہیلز میں مقید پاؤں کے ساتھ قدم اٹھاتے ہوئے اس کے پاس آ رہی تھی۔

"آئیں دیکھیں آج میں نے آپ کے لیے کھانے میں کیا بنایا ہے"

وہ پہلی بار حق سے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیے صوفے کی طرف آئی۔۔۔

اکبر نے دوسرے ہاتھ میں موجود لیپ ٹاپ ایک طرف رکھا اور اس کے ساتھ بیٹھا۔۔۔۔

حرعین نے ٹیبل پر کھانے کی ڈشز رکھ کر اس کے گرد پھولوں کی پتیوں سے سجاوٹ کی تھی اور یہاں بھی کینڈلز لگائیں تھیں۔

وہ سب ڈشز پر سے لِڈ اٹھا کر ایک طرف رکھنے لگی۔۔۔۔

بریانی، نرگسی کوفتے، شامی کباب، مٹن کڑاہی، روٹی رائتہ سلاد سوفٹ ڈرنک۔۔۔

"رات کے اس وقت اتنا ہیوی کھانا نہیں کھا سکتا میں پلیز۔۔۔۔"وہ تو اتنا سب دیکھ کر ہی اپنے آپ کو اَن فِٹ محسوس کر رہا تھا۔۔۔۔

"اچھا چلیں ٹھیک ہے میرے ہاتھ سے تھوڑا سا کھا لیں۔۔۔حرعین نے تھوڑی سی بریانی ایک پلیٹ میں نکالی اور چمچ بھر کر اس کے منہ کی طرف بڑھایا۔۔۔۔

اکبر نے اس لڑکی کی طرف دیکھا جو ہمیشہ سے ہی اس سے بات کرنے کے بہانے ڈھونڈھتی تھی مگر وہ اسے ان دیکھا کر دیتا تھا۔۔۔۔

پہلے وہ اس کے لیے نامحرم تھی شاید اسی لیے اسے بڑھاوا نہیں دیتا تھا۔۔۔

UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania

مگر آج وہ اس کی نصف بہتر کے روپ میں پورے قد سے اس کے سامنے براجمان تھی

۔۔۔وہ کیسے اس کی اشتیاق بھری نگاہوں سے رنگ چھین لیتا۔۔۔۔

کیسے اسے اب اس کے حق سے محروم کیے دیتا۔۔۔آخر کب تک؟؟؟

کب تک وہ اس کی توجہ کی طلبگار رہے گی۔۔۔۔

اس کے جزبات کو سوچ کر اکبر کا دل پسیجا۔۔۔۔

اس نے حرعین کی بڑھائی ہوئی بائٹ منہ میں ڈالی۔۔۔

پھر دوسرے چمچ سے وہ حرعین کو کھلانے لگا۔۔۔۔

اکبر کی پہلی بار پیش قدمی پہ اس کا دل خوشی سے جھوم اٹھا۔۔۔۔

خوشگوار ماحول میں کھانا کھایا پھر حرعین نے سارا کھانا سمیٹ کر روم فریج میں ہی رکھ دیا

۔۔۔۔

"پہلے مجھے بتا دو لینے دو کہ اس ڈریس میں تم کیسی لگ رہی تھی۔۔۔۔

وہ اپنا نائٹ ڈریس لیے چینج کرنے ڈریسنگ روم میں جانے لگی تو اکبر کی آواز پہ رکی۔۔۔

اکبر اس کے پاس آیا اور اسے گود میں اٹھا کر بستر پہ لے کر آیا۔۔۔۔

اس کی حد درجہ قربت پہ حرعین کا جسم ہولے ہولے لرزنے لگا۔۔۔۔

urdu novels mania www.urdunovelsmania.com

روم کی لائٹ آف کیے وہ اس نازک اندام کو نازک طریقے سے خود میں سمیٹنے لگا ۔۔۔۔۔ آج کی رات حرعین کی زندگی کی سب سے خوبصورت ترین رات تھی جب اس نے اپنے عشق کو پا لیا تھا۔۔۔۔

دوسری طرف آن نے ساری رات آنکھوں میں کاٹی۔۔۔۔

جانے کیوں اسے ساری رات نیند ہی نہیں آئی۔۔۔۔۔

فجر کی نماز ادا کی اور دعا کے لیے ہاتھ اٹھانے کی بجائے وہ سجدے میں گر گئی۔۔۔۔

جائے نماز پر گڑگڑا کر رونے لگی۔۔۔۔

جائے نماز اس کے اشکوں سے تر ہونے لگی۔۔۔۔

سانس گلے میں سے اٹک اٹک کر نکلنے لگا۔۔۔۔ آواز بھی بھاری ہو گئی۔۔۔ سر میں شدید درد محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

اس نے اٹھ کر دوپٹے سے اپنی آنکھیں پونچھیں۔۔۔ اب آنکھوں کے کنارے جلنے لگے ۔۔۔۔ دادی جان کہتی ہیں کہ نماز پڑھنے سے دعا مانگنے سے سکون ملتا ہے مگر مجھے کیوں نہیں مل رہا؟

وہ قرآن پاک کھولے اسے ریل پر رکھے اس کی تلاوت کرنے لگی۔۔۔

مگر دل بار بار رکتا ہوا محسوس ہوا۔۔۔

پھر سے آنسو بہنے لگے۔۔۔۔

"اللہ تعالیٰ میرا دل کیوں بدل گیا ہے؟؟؟

جس لمحے سے مذہب بدلا میرا دل بدل گیا۔

دادی سچ کہتی ہیں ایک سچا مسلمان کبھی کسی کے لیے دل میں نفرت نہیں رکھتا۔اسے صبر کی تلقین کی گئی ہے۔

"میرا دل بھی اسی وقت بدل گیا تھا۔۔۔میں سچے خلوص سے اس دین میں آئی ہوں۔بے شک میرا پاکستان آنے کا ارادہ نیک نہیں تھا میں اس خاندان سے بدلہ لینے کے لیے آئی تھی جنھوں نے ہمارے ہنستے بستے خاندان کو بکھیر دیا۔۔۔۔

میں بھی ویسے ہی انہیں بکھیر دینا چاہتی تھی۔۔۔۔

"مگر کیا کروں اس دل نے بغاوت کر دی۔۔۔۔

میں نے اکبر سے متاثر ہو کہ دین اسلام قبول کیا۔۔۔مگر جب سے اس دین کو جانا مجھے اس کی حقیقت پہ یقین ہو گیا۔۔۔یہی دین سچا ہے باقی سب باطل۔۔۔۔۔

اللہ تعالیٰ میں آپ کی دل سے شکر گزار ہوں آپ نے مجھے اس قابل سمجھا اور میرا شمار ہدایت کاروں میں سے کر دیا۔۔۔۔

میں نے اپنے بھائی کا بدلہ لینے کا ارادہ اسی لمحے ترک کر دیا تھا جب میں نے کلمہ پڑھا تھا

۔۔۔۔

مجھے میرے صبر پہ قائم رکھنا۔
وہ قرآن پاک مکمل پڑھ چکی تھی اب دوہرائی کر رہی تھی ساتھ ساتھ شبنم گیلانی سے تفسیر پڑھ رہی تھی اسی لیے وہ سب اچھے سے جاننے لگی تھی۔۔۔
"میں پہلی بار آپ سے دعا مانگ رہی ہوں مجھے میرے شوہر کے دل میں تھوڑی سی جگہ دے دیں۔۔۔۔
میں زیادہ نہیں مانگتی بس تھوڑا سا اسے میرا کر دیں۔۔۔۔
مجھے اس کا جسم نہیں چاہیے،، اس کی روح کو میری روح سے جوڑ دیں۔۔۔
دعا مانگتے ہوئے اس کی کنپٹیوں کی رگیں بری طرح پھپھڑانے لگیں۔۔ ایسے لگا رہا تھا دماغ پھٹ جائے گا۔۔۔۔۔
وہ شبنم گیلانی کی دی گئی ایک چھوٹی سی سورت کو زبانی یاد کرنے لگی۔۔۔
کیونکہ آج کا کام یہی تھا کہ اس نے وہ سورت یاد کر کہ شبنم گیلانی کو زبانی سنانا تھی۔۔۔

www.urdunovelsmania.com

صبح جب حرعین کی آنکھ کھلی تو اس نے ارد گرد نگاہ دوڑائی مگر کمرہ خالی تھا۔۔۔اس کا مطلب اکبر جا چکا تھا۔۔۔۔

کیونکہ اس کا یونیفارم جو ہینگ کیا گیا تھا وہ غائب تھا۔۔۔۔

وہ اپنے بال سمیٹتے ہوئے لبوں پہ مسکان لیے بستر سے نیچے اتری اور دوسرے کپڑے لیے واش روم کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔

کچھ ہی دیر میں تیار ہو کہ باہر آئی تو ٹی وی پر نیوز چل رہی تھی اب لاؤنج میں ہی تھے اور نیوز سن رہے تھے وہ بھی سب کے ساتھ مل کر بیٹھ گئی اور نیوز سننے لگی۔۔۔۔

چھوٹو گینگ کے پاس جدید اسلحہ بڑی مقدار میں موجود ہے. جس میں طیارہ شکن توپین بھی شامل ہیں۔ ماضی میں یہ گروپ راکٹ لانچر، جی تھریز، لائٹ مشین گن، سب مشین گن، دستی بم اور ٹینک شکن بارودی سرنگیں بھی استعمال کرتا رہا ہے

پاکستان میں صوبہ پنجاب کے جنوبی علاقوں میں جرائم پیشہ گروہ چھوٹو گینگ کے خلاف فوج، پولیس اور رینجرز کا مشترکہ آپریشن جاری ہے

مذکورہ گینگ کا اہم گینگسٹر ضلع راجن پور میں اپریل میں آرمی کی سربراہی میں ہونے والے ضرب آہن آپریشن کے دوران گرفتار ہو گیا جس کے نتیجے میں سرغنہ غلام رسول چھوٹو سمیت دیگر اراکین نے بھی فوج کے سامنے ہتھیار ڈال دیے۔۔۔۔۔

اکبر بھی اسی لیے گیا تھا.... موسی نے سب کو بتایا۔۔۔۔

سب کے چہرے خوشی سے تمتمانے لگے اپنے ملک کے بیٹے کی کارکردگی پر۔۔۔

💖💖💖💖💖

چار دن گزر چکے تھے اسے گھر سے گئے ہوئے مگر ابھی تک وہ لوٹ کر نہیں آیا تھا۔۔۔۔

اس کی آنکھیں اب تھکنے لگیں تھیں اس کا انتظار کرتے کرتے۔۔۔۔

اکبر نے کال کر کہ گھر اطلاع کر دی تھی کہ اسی کیس کے سلسلے میں اسے کچھ دن لگ جائیں گے اسی لیے سب گھر والے مطمئن تھے۔۔۔۔

وہ اپنے کمرے میں کھڑکی کھولے تاروں بھرے آسمان کو تکتے ہوئے اسی کے بارے میں سوچ رہی تھی۔۔۔

"آپ نہیں جانتے میں نے آپ کے لیے خود کو کتنا بدل لیا"

جس طرح یہ چاند اس دھرتی سے دور ہے اسی طرح آپ بھی میری پہنچ سے بہت دور۔۔۔

وہ کھڑکی کو یونہی کھلا چھوڑے ہوئے اپنے بستر پہ آکر لیٹی اور وہیں لیٹے ہوئے کھڑکی سے نظر آتے ہوئے چاند کو دیکھنے لگی۔۔۔

چاند کی چمکتی ہوئی چاندنی میں بھی اسے اکبر کا ہر وقت سپاٹ سا رہنے والا چہرہ دکھائی دینے لگا۔۔۔

اسی کے چہرے کو خیال میں دیکھتے ہوئے وہ جانے کس وقت سو گئی اسے خود بھی خبر نہیں ہوئی۔۔۔۔

تہجد کی اذان پہ اس کی جاگ کھلی۔۔۔

"تہجد کے وقت مانگی گئی دعائیں ضرور مستجاب ہوتی ہیں" شبنم گیلانی کے الفاظ اس کے کانوں میں گونجتے۔۔۔۔۔۔

وہ بلاناغہ نماز تہجد ادا کرتی۔۔۔۔

ابھی وہ بستر سے نکلنے ہی لگی تھی کہ اپنے پاس کچھ محسوس ہوا۔۔۔

اس نے ہاتھ بڑھا کر سائیڈ لیمپ روشن کیا۔۔۔۔

اکبر کا چہرہ سامنے تھا۔۔۔ آنکھیں بند کیے وہ پوری طرح اس کے دل پر قابض ہوا۔۔۔۔

"اف اب میں کھلی آنکھوں سے بھی خواب دیکھنے لگی" وہ ہلکی سی چپت اپنے سر پہ مار کر بولی۔۔۔۔

مگر نظریں ابھی بھی اکبر کے وجیہہ چہرے پر ٹکیں تھیں۔۔۔

آن نے ہاتھ بڑھا کر اس کے گال کو چھوا جہاں ہلکی سی بئیرڈ تھی۔۔۔

اسے سچ میں اس کی بئیرڈ چبھی۔۔۔

"آپ سچ میں ہیں؟ وہ آنکھوں میں تحیر لیے اسے پوچھ رہی تھی۔۔۔

ہمممم۔۔۔۔۔۔اکبر نے یکایک آنکھیں کھول کر کہا۔

وہ بدک کر پیچھے ہٹی۔۔۔۔

"آ.....آپ کب آئے؟ وہ لڑکھڑاتی ہوئی آواز میں بولی۔

"کچھ دیر پہلے ہی"

"آپ کو کچھ چاہیے؟"

"کیا؟" وہ سوالیہ نظروں سے اسے دیکھ کر پوچھنے لگی۔

"کچھ نہیں"

کہتے ہی اس نے کروٹ بدل لی۔

www.urdunovelsmania.com

آن اٹھ کرواش روم میں گئی اور کچھ دیر بعد وضو کیے جائے نماز بچھا کر تہجد کی نماز ادا کرنے لگی۔۔۔

اکبر جو آنکھوں پہ بازو رکھے لیٹا تھا اسے تہجد کی نماز ادا کرتے ہوئے دیکھ حیران ہوا۔۔۔

وہ بھی بحکمِ خداوندی ایک سچا مسلمان تھا، پانچوں وقت کی نماز باقاعدگی سے ادا کرتا تھا ،جب وقت ملے تلاوت بھی کرتا تھا مگر کبھی شاذونادر ہی ہوا تھا کہ اس نے تہجد کی نماز پڑھی ہو۔۔۔

وہ دونوں ہاتھوں کو دعا کے لیے اٹھائے آنکھیں بند کیے پورے جذب سے جانے کیا دعا مانگ رہی تھی۔۔۔۔

کچھ دیر بعد وہ نماز سے فراغت کے بعد اپنی جگہ پر واپس آئی تو اکبر اپنی جگہ سے اٹھ کر تھوڑا نیم دراز ہوا۔۔۔۔

"کیا ہوا"؟

"کچھ نہیں"

"پھر آپ اٹھ کیوں گئے آرام کرلیں"

"تم نے ابھی تک چینج کیوں نہیں کیا اتنی شاپنگ کس لیے کی تھی جو یہی کپڑے پہننے تھے" اکبر نے اسے وہی پرانے سے کپڑوں میں ملبوس دیکھا تو تلخ لہجے میں کہا۔

"وہ۔۔۔۔بس اتنا ہی کہا کیوں کہ کہنے کو کچھ تھا ہی نہیں اس کے پاس۔

اکبر اپنی جگہ سے اٹھا اور کبرڈ کے پاس جا کر اسے کھولا۔۔۔

کبرڈ میں ڈھیر سارے شاپنگ بیگز جوں کے توں پڑے تھے۔۔۔

"آخر میں بھی تو دیکھوں تم نے کیا خریدا تھا"

اس نے سارے شاپنگ بیگز غصے میں بستر پر الٹ دیئے۔۔۔۔مگر ان میں سے نکلے ہوئے کپڑے دیکھ ساکت رہ گیا۔۔۔

جن میں ایک جینٹس بلیک کرتا شلوار، شرٹ اور کچھ ٹی شرٹس تھیں۔۔۔

"یہ کیا ہے؟"

"یہ میں نے آپ کے لیے خریدا تھا"

"کیوں میرے پاس کیا کپڑوں کا کال پڑ گیا تھا جو تمہیں میری فکر ہوئی اور تم نے اپنے کپڑے لینے کی بجائے میرے لیے لینا شروع کردیئے"؟

"یہ بلیک کلر کے کپڑے مجھے بہت پسند آئے تھے آپ کو پتہ ہے کہ میرے بھاء سا بھی گھر میں ایسے ہی کپڑے پہنتے ت۔۔۔۔ھ۔۔۔ے۔۔۔۔الفاظ منہ سے پھسل تو گئے مگر اپنی بات کا احساس ہوتے ہی وہ آخری الفاظ منہ میں ہی دبا گئی۔۔۔۔

"Iamsorry."

اگر آپ کو برا لگا تو۔۔۔اس نے معزرت خواہانہ انداز میں کہا۔۔۔۔

"سمیٹو اسے" وہ کپڑوں کے پھیلاوے کو دیکھ کر بولا۔

پھر بستر کی خالی جگہ پر ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔۔۔۔

وہ چیزیں سمیٹ کر کبرڈ میں رکھتے وہاں واپس آئی۔۔۔

"ایک بات کہوں؟

آن نے پوچھا۔

اکبر نے صرف اسے دیکھنے پہ اکتفا کیا۔

"مجھے معاف کردیں"

"وہ کس لیے"؟

"میں آپ سے اور حرعین دونوں سے معافی مانگنا چاہتی ہوں۔۔۔میں آپ لوگوں کی زندگی میں جس طرح زبردستی داخل ہوئی اس کے لیے۔

"میں حرعین سے بھی معافی مانگنا چاہتی تھی مگر پھر ہمت نہیں ہوئی۔۔۔

کہیں وہ مجھے معاف کرنے کے بدلے میں مجھے آپ کو چھوڑ دینے کی شرط نا رکھ لے۔۔۔۔

آپ کو کھونے کا حوصلہ نہیں مجھ میں، آپ میرے حق میں دعا کرنا

کہ آپ سے بچھڑنے سے پہلے میری سانسیں مجھ سے بچھڑ جائیں،،،۔

میں آپ کو کسی قیمت نہیں کھونا چاہتی۔۔۔۔

اس لیے چاہ کر بھی اس سے معافی نہیں مانگ سکتی۔

"مگر آپ سے تو مانگ سکتی ہوں نا!

وہ آس بھری نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے بولی۔

آپ کی اچھی بھلی زندگی میں ہلچل مچادی میں نے۔۔۔۔۔

اکبر خاموشی سے اس کے لب ولہجے کا جائزہ لے رہا تھا۔۔۔۔

"آپ پلیز مجھے کبھی چھوڑیئے گا مت چاہیں تو اپنے کمرے میں کسی فالتو سامان کی طرح پڑا رہنے دیں۔۔۔۔

بے شک مجھے ایک بے جان۔۔۔ یہ۔۔۔ جیسے گلدان۔۔۔۔ وہ سائیڈ ٹیبل پر پڑا ہوا گلدان ہاتھ میں لیے بولی۔۔۔

اس گلدان کی طرح مجھے بھی بے جان شے سمجھ کر پڑا رہنے دیں۔۔۔

میں اُف تک نہیں کروں گی۔۔۔۔

"تم بیوی ہو میری بے جان مورت تو نہیں"

UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania

"مجھے امید مت دلائیں۔۔۔آپ کو پتہ ہے جب امید کا روشن چراغ بے یقینی کے تیز جھونکے سے بجھ جائے تو کبھی روشن نہیں ہو پاتا۔"

امیدوں کے ٹوٹنے سے انسان بھی ٹوٹ جاتا ہے۔

میں ٹوٹنا نہیں چاہتی۔۔۔۔۔

رشتے کی پہلی سیڑھی اعتبار ہے۔آپ مجھ پہ اعتبار کریں گے نا؟

وہ سوالیہ نظروں سے پوچھ رہی تھی۔

"تم کبھی بے اعتباری کی وجہ ہی نا دینا"

وہ دو ٹوک انداز میں بولا

"کہو کیا چاہتی ہو"؟

وہ اس کی آنکھوں میں کچھ کھوج رہا تھا شاید۔

"اگر ہو سکے تو اپنے قیمتی وقت میں

سے بس چند پل میرے نام کر دیا کریں۔

جس میں صرف میں ہوں اور آپ ہوں ہمارے درمیاں کوئی تیسرا نہیں ہو۔۔۔

نا آپ کے دل میں نا دماغ میں۔۔۔۔

میں آپ کو جی بھر کر دیکھوں اور آپ مجھے۔۔۔۔۔

www.urdunovelsmania.com

بس اتنی سی خواہش ہے۔

"بہت سمجھایا ہے اس دل کو مگر تمہیں دیکھ جانے کیوں دھڑکنوں کی رفتار زور پکڑ لیتی ہے

؟

"تمہاری ان پر کشش آنکھوں میں اپنے لیے جنون پہچان سکتا ہوں۔۔۔ مگر دماغ مجھے

تمہارے خلاف جانے پر اکساتا ہے۔"

"دل کی سنوں جس کی ہر دھڑکن تمہارا نام لیتی ہے یا دماغ کی سنوں جو تم پر چاہ کر بھی یقین

نہیں کرنے دیتا۔"

وہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے دل میں سوچ رہا تھا۔۔۔۔

آن اسے گہری سوچ میں ڈوبا ہوا دیکھ کر وہاں سے اٹھنے ہی لگی تھی کہ اکبر نے اس کی کلائی

پکڑ کر اسے اپنی جانب کھینچ لیا۔۔۔۔

ان دونوں کے بیچ کا فاصلہ بہت کم رہ گیا۔۔۔۔

"وفا کرو گی؟"

اس نے دل میں مچلتا ہوا سوال زبان پہ لایا۔۔۔

"مرتے دم تک" وہ بنا ایک بھی لمحہ ضائع کیے بنا بولی۔

UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania

"میں جس لمحے آپ سے بے وفائی کروں وہ میری زندگی کا آخری لمحہ ہو۔۔۔مجھے موت آجائے"۔۔۔۔اس نے اپنے تئیں اسے یقین دلانا چاہا۔

جانے کتنے ہی فسوں خیز لمحات ان کے درمیان ٹھہرے۔۔۔وہ دونوں ایک دوسرے کی آنکھوں میں یونہی بنا پلکیں جھپکائے دیکھتے رہے۔۔۔۔

کہ فجر کی اذان نے انہیں اپنی طرف متوجہ کیا۔۔۔۔

"آپ مجھے اتنی دیر سے کیوں ملے مجھے ہمیشہ اس بات کی شکایت رہے گی" وہ سرد آہ بھر کر بولی۔۔۔

"مگر آپ خدا کا عطا کردہ انمول تحفہ ہیں میرے لیے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو میری نجات کا وسیلہ بنایا۔۔۔آپ کے زریعے مجھے سیدھا راستہ دکھایا۔۔اور دین اسلام میں داخل کیے ہدایت بخشی۔۔۔۔۔نماز کی دعا میں اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرنا تو بنتا ہے نا؟

وہ نہایت متانت سے بولی۔

"ہممممم"

اکبر اٹھ کر وضو کیے مسجد روانہ ہوگیا۔۔۔

اور آن فاطمہ نے کچن کا رخ کیا شبنم گیلانی کے لیے پانی نیم گرم کیا۔۔اور جا کر انہیں وضو کرنے میں مدد دی۔

وہیں ان کے ساتھ نماز ادا کی ان سے آج کی تفسیر کا سبق لیا۔۔۔اور زبانی یاد کی گئی سورت سنائی۔۔۔۔

دن تقریباً چڑھنے کو تھا جب وہ واپس کمرے میں آئی۔۔۔

"آپ ابھی تک جاگ رہے ہیں؟"

اس نے حیرت سے پوچھا۔

"تمہارا انتظار کر رہا تھا"

آن کو اس کی آنکھوں میں نیند کی بجائے کچھ الگ ہی جذبات نظر آئے۔۔۔

وہ اس کے پاس آنے کی بجائے بے وجہ ہی چیزیں اِدھر سے اٹھا کر اُدھر رکھنے لگی۔۔۔۔

"ادھر آؤ"

اکبر کی آواز سن کر وہ پلٹ کر اسے دیکھنے لگی۔۔۔۔

چلتے ہوئے ایسا لگا کہ زمین گھوم رہی ہو۔۔۔

وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے ہوئے اس تک آئی۔۔۔۔

"بیٹھو"

وہ بوجھل آواز میں بولا۔

www.urdunovelsmania.com

"دیکھیں اکبر میں اس رشتے کو آگے بڑھانا نہیں چاہتی۔۔بس یہیں تک ٹھیک ہے ۔۔۔آپ کا ساتھ ہی میرے لیے کافی ہے" وہ ڈرتے ہوئے دل کی بات کہہ گئی۔

"میں بھی نہیں چاہتا" وہ بات چھوڑے رکا۔۔۔۔

پھر گہرا سانس بھرا۔۔۔۔

"تو کیا بات بس دیکھنے دکھانے تک ہی رہے گی؟؟؟

اس کی فضول گویائی پہ آن فاطمہ نے ہرنی جیسی سہمی ہوئی نگاہوں سے اسے دیکھا۔۔۔

اس کا دل سکڑ کر پھیلا۔۔۔۔

"مگر اس کمبخت دل کا کیا کروں؟

جو ایسا چاہنے لگا ہے۔۔۔۔

"میں پہلے ہی حرعین سے بہت کچھ چھین چکی ہوں اب اور نہیں۔۔۔۔"

"چھین تو تم واقعی بہت کچھ چکی ہو.... مگر جو تم نے چھینا ہے اس کا تمہیں اندازہ نہیں۔۔۔وہ معنی خیز انداز میں بولا۔۔۔پھر اسے سنبھلنے کا موقع دیئے بغیر کلائی سے کھینچ کر پہلو میں گرا گیا۔۔۔۔

urdu novels mania www.urdunovelsmania.com

"پلیز اکبر چھوڑیں مجھے" وہ اس کی مضبوط گرفت میں جل بن مچھلی کی طرح تڑپتے ہوئے اپنا آپ چھڑوانے لگی۔۔۔۔آنکھوں کی پتلیاں ضرورت سے زیادہ پھیل گئیں اس کی گستاخی بھری جسارتوں پہ۔۔۔۔

وہ جتنی زیادہ مزاحمت کر رہی تھی۔۔۔اکبر کی گرفت اتنی مضبوط ہوتی جا رہی تھی۔۔۔

اس کی سحر زدہ جنونیت آمیز قربت میں اسے سانس لینا بھی دوبھر لگا۔۔۔۔اس وقت اس کی شدتیں سہہ پانا اسے محال لگ رہا تھا۔۔۔۔

💖💖💖💖💖

اک۔۔۔اکبر دس بج گئے ہیں سب نیچے انتظار کر رہیں ہوں گے اٹھ جائیں پلیز۔۔۔اس کی خفگی بھری آواز کانوں میں سنائی دی تو اکبر نے خمار زدہ آواز میں کہا۔۔۔۔

"کسی کو کیا پتہ کہ میں واپس آچکا ہوں۔۔۔۔

اس نے جواب دیتے ہوئے آنکھیں کھول کر دیکھا۔۔۔

وہ اسی بلیک ڈریس میں ملبوس تھی جو اکبر نے دونوں کو تحفتاً دیا تھا۔۔۔

اپنے گیلے سنہری کمر تک آتے لمبے بالوں میں برش پھیر رہی تھی۔۔۔

جس میں سے پانی کی بوندیں موتیوں کی طرح ٹپک رہی تھیں۔۔۔

www.urdunovelsmania.com

وہ بستر سے نکل کر اس تک آ رہا تھا جوں جوں وہ اس کے قریب آ رہا تھا وہ الٹے قدم لیتے ہوئے پیچھے کبرڈ سے لگی۔۔۔۔

"ا۔۔۔۔اکبر۔۔۔۔پلیز۔۔۔۔میں پہلے ہی ناراض ہوں آپ سے۔۔۔وہ اس کی رات کی گئی زور زبردستی کو یاد کرواتے ہوئے بولی۔۔۔۔

"تو منا لیتے ہیں ابھی آپ کو"۔اس کی گرم سانسیں اپنے وجود پر محسوس کیے وہ سختی سے آنکھیں میچ گئیں۔۔۔۔

اکبر نے کبرڈ کے دوسری سائیڈ کا دروازہ کھولا اور اس میں سے ایک پیکٹ نکالا۔۔۔۔

اور اس کی طرف دیکھ کر ایک مسکراہٹ اچھالی اور کر واش روم میں بند ہو گیا۔۔۔

آن نے واش روم کے دروازے کے بند ہونے کی آواز سنی تو ایک آنکھ کو تھوڑا سا کھول کر دیکھا۔۔۔

جب اس کے آس پاس نہ ہونے کی تسلی ہوئی تو اس نے دونوں آنکھیں کھول لیں۔۔۔اور سکون بھرا سانس لیا۔۔۔۔

وہ بال سکھا کر انہیں حسب معمول جوڑے کی صورت میں باندھ چکی تھی۔۔۔۔

پھر کمفرٹر تہہ لگائے ایک طرف رکھا اور بستر کی چادر تبدیل کی۔۔۔

کچھ بے ترتیب چیزوں کو ان کی جگہ پر رکھا۔۔۔۔

UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania

اکیلے باہر جانے میں آج جانے کیوں اسے ہچکچاہٹ محسوس ہو رہی تھی۔۔۔

اتنا وقت ہو گیا ہے جانے سب باہر کیا سوچیں گے؟ وہ اسی سوچ میں گم تھی کہ اسے اپنا آپ کسی کے حصار میں لگا۔۔۔۔

"بہت اچھی لگ رہی ہو اس ڈریس میں" اس کا سادہ سا تعریف کا انداز آن کو اندر تک سرشار کر گیا۔۔۔۔

وہ اس کے منہ سے ایسے الفاظ سن کر جھینپ گئی۔۔۔۔

نظر اٹھا کر اکبر کو دیکھا جو اس کے لائے گئے وہی سیاہ شلوار قمیض میں ملبوس تھا۔۔۔ ہئیر کٹ میں برش پھیر کر انہیں سیٹ کیے اب وہ قمیض کے کف موڑ رہا تھا۔۔۔۔

آن نے اس کے پاس جا کر اپنی آنکھ میں لگے کاجل کو ایک انگلی سے نکالا اور اکبر کے کان کے پیچھے لگا دیا۔

"یہ کیا تھا"

"آپ کو نظر نا لگے اسی لیے"

اور مجھے کس کی نظر لگے گی؟ وہ ابرو اچکا کر شرارت بھرے انداز میں بولا۔

"آن نے ایڑیوں کے بل تھوڑا اوپر اٹھ کر اس کی بئیرڈ والی تھوڑی پہ لب رکھے۔۔۔۔

"بہت شکریہ اسے پہن کر میرا مان رکھنے کا"

www.urdunovelsmania.com

"چلیں باہر؟"

اس نے پوچھا۔

"یہ تو تمہاری طرف سے تعریف تھی۔۔۔اب میری باری۔۔۔۔

"پلیز چلیں نا" وہ سٹپٹا کر بولی۔

کیونکہ اس کی تعریفیں سہنے کی ہمت فی الوقت وہ خود میں مفقود پا رہی تھی۔۔۔۔

اکبر کا کمرہ اوپری منزل کے بالکل کارنر پر تھا۔۔۔جہاں سے باہر نکلتے ہی سیڑھیاں شروع ہو جاتی تھیں۔۔۔

وہ دونوں ایک ساتھ سیڑھیاں اتر کر نیچے آرہے تھے سب لوگ اس وقت لاونج میں جمع تھے۔۔۔۔

دونوں سیاہ کپڑوں میں ملبوس ایک ساتھ بہت مکمل دکھائی دے رہے تھے۔۔۔

شبنم گیلانی کی نظروں میں ستائش تھی انہیں ایسے دیکھ کر۔۔۔۔

حرعین کو انہیں یوں ساتھ اترتے دیکھ آنکھوں میں مرچیں سی بھرتی ہوئی محسوس ہوئیں

۔۔۔۔

اس کی آنکھوں میں نمی اتری۔۔۔ مگر وہ آنسوؤں کو پینے کی ناکام کوشش کرنے لگی

۔۔۔۔

"اکبر تم کب آئے؟ جنت گیلانی نے پوچھا۔۔۔

"اسلام و علیکم مام!

میں رات کو دیر سے آیا تھا....

"آج کہیں جانے کی تیاری ہے؟ انیقہ گیلانی نے آن کو معمول سے ہٹ کر نئے کپڑوں میں دیکھ کر طنز کیا۔۔۔۔

"نہیں چچی جان کہاں جانا ہے۔۔۔۔یہیں مل کر ویک اینڈ گزارنے کا ارادہ ہے

۔۔۔۔اس کی بجائے اکبر نے جواب دیا۔

"آج موسم بہت اچھا ہو رہا ہے۔۔۔"

اکبر نے دن کے وقت بھی باہر گھرے بادل چھائے دیکھے تو کہا۔۔۔۔

"ہاں کافی اچھی ہوا چل رہی ہے شاید بارش ہو. عیسی گیلانی نے کہا۔۔۔

"ہاں ابھی نیوز میں سنا ہے آج بارش ہوگی۔۔ موسی گیلانی نے اطلاع دی۔

"آپ ناشتہ کریں گے؟"آن نے پوچھا۔

"نہیں دل نہیں"

"آپ سب نے ناشتہ کر لیا؟اس نے سب کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

"ہاں بھئی ہم نے تو صبح ہی کر لیا تھا۔۔۔انیقہ گیلانی نے بتایا۔

"آن فاطمہ!

اکبر کی آواز میں جودھا کے لیے آن فاطمہ کا نام سن کر سب نے اس کی طرف حیرانگی سے دیکھا۔

"کیا ہوا آپ سب مجھے ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں؟اکبر نے کہا۔۔۔۔

اوہ۔۔۔۔دراصل میں نے اس کا نام تبدیل کر کہ آن فاطمہ رکھ دیا ہے۔

اس نے تفصیل سے بتایا۔

"آن تم ایسا کرو چائے کے ساتھ کچھ اچھا سا بنا کر لے آؤ باہر لان میں۔"

جی اچھا "اس نے کہا اور کچن میں چلی گئ۔

"حرعین آؤ باہر "اس نے تب سے خاموش بیٹھی حرعین کو مخاطب کیے کہا۔۔۔

"آپ سب بھی چلیں گے ہمارے ساتھ"؟

اکبر نے پوچھا

"نہیں تم لوگ جاؤ ہم یہیں اچھے ہیں"

شبنم گیلانی نے کہا۔۔۔۔

وہ اس کے ساتھ باہر آگئی اور لان میں رکھی گئی چئیر میں سے ایک پر بیٹھی۔۔۔

اکبر اس کے سامنے والی چئیر پر بیٹھا۔۔۔۔

وہ سیڑھیوں سے نیچے اترتے ہوئے اس کے چہرے کے بدلتے ہوئے رنگ دیکھ چکا تھا

۔

"ناراض ہو"؟ وہ اس کی خفگی کے خیال سے بولا۔

"ہاں تھوڑا سا" وہ نروٹھے انداز میں بولی۔

"مگر مجھے تو زیادہ سی لگ رہی ہو!....

"وہ منہ پھلائے دوسری طرف دیکھنے لگی۔۔۔۔

"یار اس بار اس کے کمرے میں رکنے کی باری تھی۔۔۔ وہ وضاحت دینے لگا۔

اسے یوں منہ پھلائے دیکھ وہ دھیرے سے بولا۔

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

"میں ناراض نہیں ہوں،،، بس ویسے ہی خاموش ہوں، ناراض تو وہ انسان ہوتا ہے جسے منائے جانے کا مان حاصل ہو، جو جانتا ہو کہ کوئی اسے زیادہ دیر ناراض رہنے نہیں دے گا ، جن کے پاس توجہ کا سمندر ہو۔۔۔ وہ لاڈ اٹھواتے ہیں، منہ پھلا کر بیٹھ جاتے ہیں لڑتے جھگڑتے ہیں، کہ انہیں کوئی نا کوئی تو منانے آئے گا، لیکن میں جانتی ہوں کہ میں کسی کہ لیے

خاص نہیں اسی لیے ناراض نہیں ہوتی بلکہ خاموش ہوگئی ہوں، میں نے اپنا بھرم قائم رکھنے کے لیے لفظ "ناراضگی" اپنی ڈکشنری سے نکال دیا ہے۔۔۔۔شاید آپ نے میرا دل رکھنے کے لیے اپنی زندگی کے کچھ پل مجھے دان کیے تھے۔۔۔۔۔دل کی بھڑاس نکال کر وہ لب سختی سے بھینچ گئی۔۔۔۔

اکبر نے اس کی گود میں دھرا اس کا مومی ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا۔۔۔۔

سنو جاناں!

کبھی ناراض مت ہونا، گلے چاہے بہت کرنا۔

رُلانا اور بہت لڑنا۔

سنو ناراض مت ہونا!

کبھی ایسا جو ہو جائے،

کہ تیری یاد سے غافل،

کسی لمحے جو ہو جاؤں،

بنا دیکھے تیری صورت،

کبھی جو میں سو جاؤں،

تو سپنوں میں چلے آنا،

www.urdunovelsmania.com

مجھے احساس دلا جانا،

سنو ناراض مت ہونا!

کبھی ایسا جو ہو جائے،

جنہیں کہنا ضروری ہو،

وہ مجھ سے لفظ کھو جائیں،

انا کو بیچ مت لانا،

میری آواز بن جانا،

کبھی ناراض مت ہونا،

وہ اپنے انگوٹھے سے اس کے ملائم سے ہاتھ کی پشت کو سہلاتے ہوئے اس کے کانوں میں رس گھول رہا تھا۔۔۔۔

چہرے پر الوہی چمک اور لب دلکش مسکراہٹ میں ڈھلے ہوئے تھے۔۔۔۔

حرعین اس کی ادا پر پل بھر میں اپنی ناراضگی بھلائے مسمرائز ہوئی۔۔۔

"آج خیر تو ہے اتنی مہربانیاں پہلے حسین شاعری پھر رومینٹک انداز او پر سے جان لیوا مسکراہٹ !!!!!

کہیں ایک ہی بار میں میری جان نکالنے کا ارادہ تو نہیں۔۔۔؟

وہ اپنی خفگی بھلائے کھکھلا کر بولی۔۔۔۔

اکبر نے اپنے ہاتھ میں تھاما ہوا اس کا ہاتھ اپنے قریب کیے اس پہ نرمی سے اپنے لب رکھے۔۔۔۔

"ناراض مت ہوا کرو ایسے ہنستی ہوئی اچھی لگتی ہو"

وہ آنچ دیتے ہوئے لہجے میں بولا۔

وہ اپنی تعریف پہ ہولے سے مسکرادی۔۔۔

"یہ چائے "آن نے ٹرے میں دو کپ چائے

اور کچھ لوازمات لیے وہاں آئی اور سامنے پڑے ہوئے ٹیبل پر سجانے لگی۔۔۔

"آجاؤ آن تم بھی بیٹھو ہمارے ساتھ "اکبر نے اسے پیشکش کی۔

"نہیں پلیز آپ انجوائے کریں مجھے ابھی باقی سب کو بھی چائے دینی ہے"

وہ حرعین کی ناراضگی مزید مول نہیں لینا چاہتی تھی کباب میں ہڈی بن کر۔

وہ کہہ کر تیزی سے اندر چلی گئی۔۔۔۔

حرعین کا موڈ ایک دم بدل گیا۔۔۔

"کیا ہوا اب؟ ابھی تو ٹھیک ٹھاک تھی۔۔۔

"نہیں کچھ نہیں" وہ سرد لہجے میں گویا ہوئی۔

"حرعین !ادھر میری طرف دیکھو"

اس کا ہاتھ ابھی بھی اکبر کے ہاتھ میں تھا۔۔۔۔اکبر نے اسکے ہاتھ کو دبا کر کہا۔۔۔

"جی کہیے" اس نے سر اٹھایا۔

"تمہیں پیار دوں گا، عزت و مان دوں گا، اپنا وقت دوں گا، ،چاند تارے توڑ کر لانے کے جھوٹے وعدے نہیں کر سکتا کیونکہ وہ تو سب افسانوی باتیں ہیں مجھ سے جو بن سکا، وہ سب کروں گا، مگر کیا تم مجھ سے ایک وعدہ کر سکتی ہو"؟

حرعین نے اس کی آخری بات پہ نا سمجھی سے دیکھا۔

"آپ بتائیں" وہ پریشان انداز میں بولی۔

"حرعین !میں تم سے اس بارے میں بالکل بھی زبردستی نہیں کروں گا۔۔۔جو تمہارا دل کیا تم وہ کرنا۔۔۔۔اس نے اپنی بات کے آغاز کے لیے تمہید باندھی۔

"بس ایک بار میری بات پہ غور ضرور کرنا۔"

وہ ایک پل کو رکا پھر کہنا شروع کیا۔

"آن فاطمہ فی الحال اس گھر میں اکیلی ہے۔اس کے والدین، بہن، بھائی کوئی بھی تو اس کے پاس نہیں شئیرنگ کے لیے۔۔۔۔

"تمہارے پاس تو تمہارے مما۔ بابا ہیں۔ جب بھی تمہیں کوئی مسلہ ہو دکھ، تکلیف ہو، یا کچھ بھی چاہیے ہو تم ان کے پاس جا کر سلجھا لیتی ہو۔

مگر اس کے پاس ایسا کوئی رشتہ نہیں۔۔۔۔میں تمہیں اس سے دوستی کرنے کے لیے مجبور نہیں کر رہا۔

مگر میں دیکھ رہا ہوں کہ تم اس سے بات تک کرنا گوارا نہیں کرتی۔

اس بات سے ہٹ کر سوچو کہ وہ سوتن ہے تمہاری۔۔۔۔ایک عام لڑکی کی طرح سوچو اس کے جذبات۔

حرعین اس کی باتیں سن کر ششدر رہ گئی۔۔۔اس کے تو وہم و گمان میں بھی نہیں تھا،،، تصویر کا یہ پہلو جس پہ آج اس نے توجہ دلائی تھی۔۔۔

"مجھے امید ہے کہ تم اسے تھوڑی سپیس دو گی یا پیش قدمی کرو گی تو وہ تمہیں کبھی مایوس نہیں کرے گی"

اکبر نے ناصحانہ انداز میں کہا۔۔۔۔

www.urdunovelsmania.com

آج سارا دن ان دونوں نے مل کر گزارا خوب باتیں کیں۔۔۔شام کا کھانا بھی باہر ہی بیٹھ کر کھایا۔۔۔۔

رات کی سیاہی نے چاروں اوڑھا اپنے پنکھ پھیلا لیے تھے۔۔۔۔

مگر آسمان سرخی مائل تھا۔۔۔موسم ابر آلود دکھائی دے رہا تھا۔ٹھنڈی ہوا کے تیز جھونکے بارش کی آمد سے مطلع کر رہے تھے۔۔۔دیکھتے ہی دیکھتے موسم نے انگڑائی لے اور گھنگھور گھٹائیں برسنے کو بے تاب ہوئیں۔۔۔۔

ہلکی پھلکی برستی بوندوں نے اب تیز بوچھاڑ کا روپ دھار لیا۔۔۔۔

"حورعین اندر چلو "بارش تیز ہو رہی ہے "اکبر نے اسے کہا اور ہاتھ پکڑ کر اندر لے جانا چاہا۔۔۔۔

"پلیز اکبر مجھے اس برستی بارش میں آپ کے ساتھ بھیگنا ہے۔۔۔"وہ آسمان کی طرف اپنا چہرہ اٹھا کر اوپر دیکھنے کی کوشش کرتے ہوئے بولی۔۔۔مگر تیز بارش نے اسے جلد ہی آنکھیں بند کرنے پر مجبور کر دیا۔

"پاگل ہو اس بارش میں بیمار پڑ جاؤ گی"

"آپ ہیں نا مجھے سنبھالنے کے لیے"وہ مسکرا کر بولی۔

آن فاطمہ جو کھلی ہوئی کھڑکی کا پردہ برابر کرکہ کھڑکی بند کرنے آئی تھی کہ بارش اندر نا آئے ۔۔۔ لان میں اکبر اور حورعین کو ایک ساتھ بارش میں بھیگتا ہوا دیکھ اس کے لبوں پہ ایک خوبصورت سی مسکراہٹ بکھری ۔۔۔۔

وہ کھڑکی بند کرتے ہوئے آسودگی سے اپنے بستر پر آکر لیٹ گئی ۔۔۔۔

اور سونے کی کوشش کرنے لگی ۔۔۔ اسے جلدی اٹھ کر تہجد بھی ادا کرنی تھی اور آج رات اکبر بھی حرعین کے پاس رکنے والا تھا۔ اسی لیے وہ مطمئن سی اکبر کے ساتھ گزرے ہوئے لمحات کے بارے میں سوچتے ہوئے میٹھی سی مسکان لیے نیند کی آغوش میں چلی گئی

۔۔۔۔۔

"وہ تو ہے میں ہمیشہ تمہارے ساتھ ہوں" اکبر نے اس کے شانے کے گرد اپنا حصار بنا کر کہا۔

"چلو نا اندر مجھے تمہیں ایک ضروری بات بھی بتانی ہے"

"تو پھر یہیں بتائیں نا!" "اب مجھ سے صبر نہیں ہو نا جلدی بتائیں ۔۔۔"

"نہیں یہاں نہیں اندر جا کر آرام سے بات کریں گے"

"دیکھو سردی سے تمہارے ہونٹ نیلے پڑ رہے ہیں ۔۔ اب بس کرو چلو اندر کافی بھیگ چکے ہیں ہم ۔۔۔ بخار ہو جائے گا ۔۔۔۔

www.urdunovelsmania.com

"نہیں اکبر ابھی نہیں ابھی اور....."

اکبر نے مسکرا کر اس کے ضدی انداز کو دیکھا مگر اس کے چہرے کی نیلاہٹ میں اضافہ ہوتے دیکھ اسے اپنی باہنوں میں بھر کر اندر کی طرف بڑھ رہا تھا۔

"یہ کیا کر رہے ہیں اکبر مجھے نیچے اتاریں کوئی دیکھ لے گا....

اس نے دونوں پاؤں جھلاتے ہوئے کہا۔

"دیکھتا ہے تو دیکھ لے اپنی بیوی کو ہی اٹھایا ہے کسی غیر کو تو نہیں۔۔۔"

وہ اسے لیے اندر آیا اور نیچے اتارا۔۔۔

حورعین اپنے کپڑے لیے واش روم میں چلی گئی اور چینج کیے باہر آئی تو اکبر بھی گیلے کپڑے چینج کیے اب ٹراؤزر اور شرٹ پہنے آیا۔۔۔

حرعین ڈریسر کے سامنے سٹول پر بیٹھے ٹاول سے بال سکھا رہی تھی۔۔

اکبر نے ڈریسر پہ پڑا ہوا برش اٹھایا اور اس کے بال سلجھانے لگا۔۔۔

"میں کر لوں گی" حرعین نے اس کے ہاتھ سے برش لینا چاہا۔۔۔ کیونکہ پہلے کبھی ایسا نہیں ہوا تھا کہ اکبر اس طرح کرے۔۔۔

"کیوں تمہیں اچھا نہیں لگا حور"

وہ آئینے میں ہی اسکی طرف دیکھ کر بول رہا تھا۔

UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania

"حور "لفظ سن کر اسکے لبوں کے گوشوں پہ مسکراہٹ نمودار ہوئی۔۔۔جو آہستہ آہستہ ہنسی میں تبدیل ہو گئی۔

"آپ کو پتہ ہے آپ نے آج میرے دل کی بات جان لی۔۔۔میری کتنی خواہش تھی کہ آپ مجھے اس نام سے بلائیں۔۔۔آپ نے کیسے جان لیا سب؟؟؟

وہ اکبر کہ طرف پلٹ کر استفسار کرنے لگی۔

"دل کو دل سے راہ ہوتی ہے جب دل ملتے ہیں تو ایک کے دل میں کیا چل رہا ہے دوسرا دل خود ہی جان لیتا ہے۔"وہ دلنشیں انداز میں ٹھہر ٹھہر کر بولا۔

وہ اس کے سحر میں خود کو جکڑا ہوا محسوس کر رہی تھی۔۔۔یک ٹک اس کے خوبرو چہرے پر نظر جمائے ہوئے تھی۔

"چلو اب بستر میں لیٹ جاؤ۔۔۔آرام کرو"وہ اس کا گال تھپتھپا کر کر بولا اور بستر کی ایک طرف آ کر لیٹا۔تو حرعین دوسری طرف آ گئی اور پاؤں پسارے کمفرٹر کھول کر اوپر لیا

۔۔۔۔

"یہ دیکھو کیسا ہے"؟

اکبر اپنا موبائل کھولے اس میں سے کچھ سرچ کرنے کے بعد سکرین کا رخ حرعین کی جانب کیے مشورہ لے رہا تھا۔

UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania

"یہ تو موبائل ہے!

"ہاں موبائل ہی ہیں۔ مگر ان میں سے پسند کرلو کونسا چاہیے۔"

"مگر میرے پاس تو موبائل فون ہے۔۔۔"

"تمہارے پاس تو ہے مگر آن فاطمہ کے پاس نہیں"

"اوہ۔۔۔اچھا۔۔۔۔وہ تکیہ درست کیے بولی۔

"ویسے وہ ضروری بات کیا تھی اب بتائیں"

"ہمم۔مجھے بتانا یہ تھا کہ مجھے ایک سیکرٹ مشن کے سلسلے میں آؤٹ آف سٹی جانا ہوگا۔۔۔"

"اس میں کونسا نئی بات ہے آپ پہلے بھی تو جاتے ہی ہیں نا"

"پہلے کی بات اور تھی میں ایک دو ماہ میں واپس آجاتا تھا مگر اس بار شاید مجھے کچھ ماہ لگ جائیں"

"اسی لیے میں آن فاطمہ کے لیے بھی موبائل خریدنا چاہتا تھا کہ بات ہوسکے۔۔۔

اگر اسے لے کر دے رہا ہوں تو تمہارے لیے بھی خریدنا چاہتا ہوں۔

تم پسند کرلو ایک دو دن میں ڈیلور ہو جائے گا دونوں کا۔۔۔۔

"ٹھیک ہے" وہ سکرین سکرول کرکہ موبائل فون دیکھنے لگی۔۔۔

www.urdunovelsmania.com

"یہ۔۔۔یہ والا اچھا ہے" اس نے ایک نیو ماڈل موبائل فون پسند کیا۔

"ٹھیک ہے"

اکبر نے ویسے دو موبائل فون آرڈر کر دیئے۔

"مجھے صبح جلدی نکلنا ہے" میں پیکنگ کر لیتا ہوں"

"آپ بیٹھیں میں کر دیتی ہوں"

"نہیں تم رہنے دو میں خود ہی کر لوں گا۔۔۔" تم آرام کرو۔۔۔۔

"اچھا چلو بعد میں کر لوں گا ادھر آؤ"

اس نے تکیے پر بازو پھیلائی تو حرعین نے اس پہ اپنا سر رکھا۔۔۔۔

"شکریہ اکبر" وہ اسے دیکھ کر بولی۔

"وہ کس بات کا"؟

"آج کا سارا دن میرے نام کرنے کا"

مجھے بہت اچھا لگا آج سارا دن آپکے ساتھ باتیں کرنا، آپ کو اپنے اتنے قریب محسوس کرنا

۔۔۔۔

"مجھے بھی"

UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania

وہ اس کے نم بالوں میں نرمی سے انگلیاں چلا رہا تھا۔۔۔ حور اس کے پیار بھرے لمس سے سکون محسوس کرنے لگی اور جلد ہی پر سکون نیند سو گئی۔۔۔۔

اکبر بھی اپنی واپسی کے متعلق سوچتے ہو سو گیا۔۔۔

"فجر کی آذان پہ اس کی جاگ کھلی وہ جلدی سے بستر سے نیچے اترا اور پہلے کبرڈ کے اوپر سے بیگ اتارا اور اپنا یونیفارم اور کچھ ضروری سامان اس میں ڈالا۔۔۔۔

پھر وضو کیے آج مسجد جانے کی بجائے وہیں نماز ادا کی۔۔۔ اور کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی پہ وقت دیکھتے ہوئے حرعین کے پاس آیا۔ اس پہ نظر ڈالی جو ابھی سوئی ہوئی تھی

۔۔۔ حرعین! اس نے دھیرے سے آواز دی۔۔۔ اٹھ کر نماز پڑھ لو۔۔۔

"جی ابھی اٹھ جاؤں گی" اس کی نیند سے بوجھل آواز سنائی دی۔۔۔۔۔

"میں جا رہا ہوں" اس نے بتانا ضروری سمجھا۔

"جی اچھا" اس نے بمشکل تھوڑی سی آنکھیں کھول کر دیکھا۔۔۔ اکبر نے اس کی پیشانی پہ اپنے لب رکھے۔۔۔

"اپنا خیال رکھنا"

حرعین نے مندی ہوئی آنکھوں سے فقط سر اثبات میں ہلایا۔۔۔

وہ اس کی طرف ایک مسکراہٹ اچھالتا ہوا باہر نکل گیا۔۔۔۔

www.urdunovelsmania.com

اب اس کا رخ آن فاطمہ کے کمرے کی طرف تھا۔۔

اکبر نے ہلکی سی دستک دی۔۔۔

"آجائیں" اندر سے اس کی آواز آئی۔

اکبر نے اندر قدم رکھا تو وہ جائے نماز تہہ کیے ایک طرف رکھے دروازے کی طرف ہی آ رہی تھی۔

"آپ کہیں جا رہے ہیں"؟

اکبر کے ہاتھ میں سفری بیگ دیکھ کر آن نے سوال کیا۔

"ہاں۔۔۔میں جا رہا ہوں۔۔۔یہ لو۔۔۔

"یہ کیا ہے؟

"یہ سم ہے اس سِم میں میرا نمبر سیو ہے۔۔۔ایک دو دنوں میں تمہیں موبائل مل جائے گا اس میں یہ ڈال لینا۔۔۔جب بھی مجھے وقت ملا تم سے بات کروں گا۔۔۔

"لیکن اس کی کیا ضرورت تھی؟

"اس بار زیادہ وقت لگے گا واپسی میں اسی لیے۔۔۔۔

کیا تم مجھ سے بات نہیں کرنا چاہتی۔؟

"میں نے ایسا کب کہا؟"

وہ خفگی بھرے انداز میں بولی۔

"تو پھر بات کرنا چاہتی ہو؟"

وہ اس کی بات پر چند ثانیے خاموش رہی۔۔۔۔۔۔

"میں اتنے عرصہ آپ کو دیکھ نہیں پاؤں گی تو کیا کروں گی؟

اچانک ہی اس کی آنکھوں میں سے آنسوؤں کا سیلاب امڈنے لگا۔۔۔۔

جسے روکنے کی بھرپور کوشش کر رہی تھی مگر وہ کسی بھی طور رکنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے۔

وہ اکبر کے کمر کے گرد دونوں بازو باندھے اس سے لپٹ گئی اور سسکیوں سے رونے لگی۔۔۔

اکبر تو اس افتاد پہ بوکھلا کر رہ گیا۔

"کیا ہو گیا ہے آن؟

"میں واپس آجاؤں گا" اس نے آن کے گرد بازو پھیلائے اسے تسلی دینی چاہیے۔

"آپ نہیں جانتے اکبر میرے بھاء سا بھی گئے تھے وہ پھر کبھی واپس نہیں آئے۔۔۔۔ میں آپ کو کھونا نہیں چاہتی اکبر۔۔۔۔ پلیز مت جائیں۔۔۔۔

UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania

"میرا حوصلہ ہو تم "مجھے یوں کمزور مت کرو مضبوط بنو جیسا کہ ایک فوجی کی بیوی کو ہونا چاہیے۔۔

دیکھو تم سے بہادر تو حرعین ہے اس نے تو مجھے ایک بار بھی نہیں روکا۔۔۔اسے پتہ ہے جانا میرا فرض ہے اسی لیے وہ میری راہ کی رکاوٹ نہیں بنی۔۔۔۔

"تم بھی ویسی بہادر بنو"

"میں بہت بہادر ہوں اور اس کا نمونہ آپ پہلی ملاقات میں دیکھ چکے ہیں کہ میں کیا کر سکتی ہوں۔۔۔۔

"لوگ جھوٹ کہتے ہیں کہ پیار انسان کو مضبوط بناتا ہے سچ تو یہ ہے کہ جب انسان کو پیار ہو جاتا ہے نا کسی سے تو وہ بہت کمزور ہو جاتا ہے ایک ایک لمحہ اسے اپنے محبوب کے بنا کاٹنا مشکل لگتا ہے۔ کجا کہ اتنے دن دور رہنا۔ پیار میں انسان کھونے سے ڈرتا ہے۔۔۔۔ مجھ میں آپ کو کھونے کا حوصلہ نہیں۔"

اکبر نے اس کی گرے آنکھوں میں سے بہتے ہوئے آنسوؤں کو اپنے لبوں سے چُنا۔۔۔۔

"یہ۔۔۔۔ یہ کیا کر رہے ہیں؟...."

وہ اتنے افسردہ ماحول میں بھی اس کی جسارت پر سٹپٹا گئی۔۔۔

www.urdunovelsmania.com

"جانے سے پہلے کچھ حسین یادوں کو ساتھ لے جانا چاہتا ہوں" وہ خمار زدہ آواز میں اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا۔

آن اس کے دلکش انداز پر نم جھلملاتی ہوئی مژگانیں جھکا گئی.....

اکبر نے اس کا چہرہ اپنے دونوں ہاتھوں کے پیالے میں بھر کر اس کے ایک ایک نقش کو اپنے لمس سے معتبر کیا۔۔۔۔

وہ دھڑکتے ہوئے دل سے ساکت کھڑی تھی۔۔۔۔

"اپنا خیال رکھنا" کہتے ہوئے وہ وہاں سے نکل گیا۔۔۔۔

آن فاطمہ کھڑکی سے اسے جاتا ہوا دیکھنے لگی۔۔۔وہ تب تک وہیں کھڑکی میں کھڑی رہی جب تک وہ نکل نہیں گیا۔۔۔۔

وہ اس کے حفاظت کے لیے چند قرآنی آیات کا ورد رہی۔۔۔۔

www.urdunovelsmania.com

"وقت گہرے سمندر میں گرا ہوا وہ موتی ہے جس کا دوبارہ ملنا ناممکن ہے"

اور ہاں وقت ایسا پنچھی ہے جو ایک بار اڑ جائے تو کبھی واپس نہیں لوٹتا"

اکبر کو گئے ہوئے آٹھ ماہ بیت چکے تھے۔۔۔۔

اس کے جانے کے اگلے ماہ ہی حرعین اور آن فاطمہ دونوں کو اکٹھا ہی خوشخبری ملی تھی

۔۔۔۔

سارا گھر اس خوشی میں خوش تھا۔۔۔حرعین کے تو خوشی کے مارے پاؤں ہی زمین پہ نا ٹک رہے تھے۔۔۔۔

جبکہ آن فاطمہ بھی اپنے وجود میں ہونے والی اس نئی تبدیلی پہ پھولے نہیں سما رہی تھی۔۔۔۔

کون کہتا ہے کہ وقت بہت تیزی سے گزرتا ہے جب تمہیں کسی کا انتظار ہو تو وقت گزرتا ہی نہیں اور وہ لمحہ پانے میں لگتا ہے صدیوں گزر گئے۔۔۔۔

ان دونوں کو ہی اکبر کی واپسی کا انتظار تھا مگر دوسری طرف سے فی الحال کوئی رابطہ نہیں ہو پا رہا تھا۔۔۔

عیسیٰ گیلانی نے ہیڈ کوارٹر فون کر کہ اکبر کے بارے میں پتہ کیا۔۔۔

انہوں نے اکبر کے ٹھیک ہونے کی اطلاع دی مگر اس سے فی الوقت بات نا کروانے کا کہا۔۔۔کہ وہ اس وقت جہاں ہے وہ بات نہیں کر سکتا۔

کچھ دنوں میں وہ خود ہی فری ہو کر بات کرے گا۔

شبنم گیلانی اپنی فیملی ڈاکٹر سے ہر ماہ حرعین اور آن دونوں کا منتھلی چیک اپ کرواتی۔۔۔۔

UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania

اس سال قرعہ اندازی میں جنت گیلانی، شبنم گیلانی اور عیسی گیلانی تینوں کا نام آیا تھا۔۔۔
اس لیے وہ تینوں حج کی ادائیگی کے لیے روانہ ہونے والے تھے اسی سلسلے میں گھر میں ایک چھوٹی سی گٹ ٹوگیدر رکھی تھی جس میں انہوں نے ثوبیہ اور گڑیا کو بھی بلایا تھا۔۔۔گڑیا ان دنوں ہاسٹل سے چھٹیوں پہ واپس آئی ہوئی تھی۔۔جب سے گڑیا کہ ساتھ اغواء والا واقعہ پیش آیا تھا ثوبیہ نے اسے مستقل طور پر گرلز ہاسٹل داخل کروادیا تھا تاکہ وہ راستے کے آنے جانے والے خوف سے محفوظ رہے۔۔

"اسلام و علیکم گرینڈ مام! گڑیا نے گیلانی ہاؤس میں آتے ہی ثوبیہ کا ہاتھ چھوڑے شبنم گیلانی کی طرف بھاگی۔۔۔

"و علیکم السلام! میری گڑیا آئی ہے۔۔۔شبنم گیلانی اسے خود میں بھینچ کر بولیں۔

پھر چٹاچٹ اس کے چہرے پر بوسوں کی بوچھاڑ کردی۔۔۔۔

گڑیا بھی مسکرا کر انہیں دیکھنے لگیں۔۔۔

وہ حرعین اور باقی سب سے ملی مگر آخر میں ایک انجان لڑکی کو گھر میں دیکھ کر وہ حیران ہوئی۔۔۔۔

اکبر کی شادی کے دوران بھی وہ ہاسٹل سے نہیں آسکی اس لیے آن فاطمہ کی موجودگی سے بے خبر تھی۔۔۔

آج سے کافی عرصہ پہلے دیکھی گئی وہی پر اسرار گرے آنکھیں۔۔۔چھم سے اس کے ذہن کے پردوں پہ لہرائیں۔۔۔۔۔

وہ خوف کے باعث وہ ثوبیہ کے پیچھے چھپنے لگی۔۔۔۔

"کیا ہوا گڑیا؟" ثوبیہ نے اس سے پوچھا۔۔۔

وہ نفی میں سر ہلاتے ہوئے باہر کی طرف بھاگی۔۔۔۔۔

"میں دیکھتی ہوں" آن اس کا ڈر سمجھ چکی تھی۔۔۔اسی لیے اس نے گڑیا سے خود بات کرنے کا سوچا۔۔۔۔

"ہاں جاؤ بچی سے پوچھو کیا بات ہے" شبنم گیلانی نے متانت سے کہا۔

آن فاطمہ گڑیا کے پیچھے باہر آئی۔۔۔وہ گلابوں کی کیاری کے پاس بیٹھی ہوئی کسی سوچ میں گم تھی۔۔۔۔

تبھی آن فاطمہ اس کے پاس جا کر بیٹھی۔۔۔۔

"آپ گندی ہیں جائیں یہاں سے" وہ سراسیماں نظروں سے اسے دیکھتے بولی پھر وہاں سے بھاگنے کے لیے پر تولنے لگی۔۔۔۔

آن نے اسے اٹھتے ہوئے دیکھا تو اس کی بازو پکڑ کر ایسا کرنے سے روکا۔۔۔

"میری ایک بار بات سن لو"

urdu novels mania www.urdunovelsmania.com

گڑیا نا چاہتے ہوئے بھی رک گئی۔۔۔

"بیٹھو یہاں پہ"۔۔۔۔۔

اس کے بیٹھنے پر آن نے بات کا آغاز کیا۔

"میں تمہیں بہلانے کے لیے تم سے جھوٹ نہیں بولوں گی۔۔۔ہاں وہ میں ہی تھی جس نے تمہیں اغوا کیا تھا۔۔۔

مگر میں تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچانا چاہتی تھی۔۔۔۔

میرا یقین کرو۔۔۔ مجھ سے غلطی ہو گئی تھی کیا تم میری غلطی پر مجھے معاف نہیں کرو گی ؟

"آئی ایم سوری "آخر اس نے کان پکڑے ہوئے مسکرا کر کہا۔۔۔۔

"ما کہتی ہیں کہ اپنے کیے پہ شرمندہ ہو اور معافی مانگے اسے معاف کر دینا چاہیے میں نے آپ کو معاف کیا" وہ اپنی میٹھی آواز میں بولی۔

"تھینک یو سو مچ "آن فاطمہ نے اسے شانے سے پکڑ کر اپنے ساتھ لگایا۔۔۔۔

"یو آر سو سویٹ "کہتے ہی اس کے نرم گال پہ بوسہ لیا۔

"آپ بھی "گڑیا نے کہا۔۔۔

"ہماری گڑیا کا نام کیا ہے ؟؟؟

"میرا نام ہے آرزو حسن گیلانی"

اور آپ کا؟

"میرا نام آن فاطمہ "اور آپ کا نام آرزو مجھے بہت پیارا لگا۔۔۔وہ آرزو کے گال پہ چٹکی بھر کر پیار بھرے انداز میں بولی۔

"آپ کونسی کلاس میں پڑھتی ہو"؟

"میں فائیو کلاس میں پڑھتی ہوں"

واؤیہ تو بہت اچھی بات ہے۔۔۔

دونوں آپس میں باتیں کرتے ہوئے اندر بڑھ گئیں۔۔۔۔آج کے دن کا اختتام بہت خوشگوار ماحول میں ہوا۔۔۔۔

پھر شبنم گیلانی ساری ذمہ داری انیقہ گیلانی اور عیسی گیلانی پہ ڈال گئیں کہ وہ دونوں حرعین اور آن فاطمہ دونوں کا خیال رکھیں۔اور وہ سب خود سفر پر روانہ ہو گئے

یونہی دن اپنی رفتار سے گزر رہے تھے

آج عیسی گیلانی اور انیقہ دونوں اتوار ہونے کے باعث مارکیٹ گروسری سٹور گئے تھے

۔۔۔۔

حرعین لاونج میں موجود صوفہ پر بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔۔

کہیں اور جگہ نا ملی تو گراؤنڈ فلور کے ہی ایک کمرے کے ملحقہ واش روم کے ایک واش بیسن کی طرف بھاگی۔۔۔

کچھ دیر میں وہ ہانپتی ہوئی واپس آرہی تھی کہ چکر کھا کر گرنے ہی لگی تھی کہ آن نے اسے گرنے سے بچانا کے لیے اس کا ہاتھ پکڑا۔۔۔۔

"آرام سے "

حرعین نے اس پہ ایک سرد سی نظر ڈالی۔۔۔ مگر اس وقت اس کی مدد لینے کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا۔۔۔ کیونکہ وہ ایسی حالت میں کوئی بھی نقصان نہیں اٹھانا چاہتی تھی۔۔۔۔

بس اسی وجہ سے وہ اس کا سہارا لینے پر مجبور ہوتے ہوئے اسی کا ہاتھ پکڑ کر صوفے تک آئی

۔۔۔۔

"تمہارے لیے جوس لاؤں "؟

آن نے سادہ سے انداز میں پوچھا۔

"نہیں "مجھے جوس نہیں پینا مجھے سینے میں جلن سی محسوس ہو رہی ہے میرا دل برف کھانے کو کر رہا اگر لا سکتی ہو تو وہ لا کر دے دو پلیز۔۔۔۔

"ایسی حالت میں برف کھانا اچھا نہیں صحت کے لیے "وہ ناصحانہ انداز میں بولی۔

"نہیں لا کر دینی تو صاف منع کر دو بہانے مت بناؤ۔۔۔ حرعین نے بیزاری سے کہا

www.urdunovelsmania.com

UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania

"ایسی بات نہیں لا دیتی ہوں" وہ کہہ کر کچن کی طرف چلی گئی اور پھر واپس آئی تو ہاتھ میں ایک باؤل تھا جس میں آئس کیوبز موجود تھے۔

"یہ لو"آن نے باؤل اس کے آگے کیا۔

"کچھ اور چاہیے؟"آن نے پوچھا

"نہیں" حرعین نے کہا۔

"سنو! اس سے پہلے کہ آن پلٹ کر جاتی حرعین نے اسے روکا۔۔۔

"یہاں بیٹھ جاؤ میں بور ہو رہی ہوں اکیلے"

آن نے چونک کر اس کی طرف دیکھا جو آج پہلی بار اسے پاس بیٹھنے کی آفر کر رہی تھی۔

"عصر کی نماز کا وقت نکلا جا رہا ہے میں نماز پڑھ لوں پھر آتی ہوں۔۔آن نے کہا۔۔

"ٹھیک ہے جیسے تمہاری مرضی۔۔۔وہ شانے اچکا کر بولی۔۔۔

"اگر تمہیں برا نا لگے تو ایک بات کہوں؟"آن نے جھجھکتے ہوئے کہا۔

"ہاں بولو"

"ایسی حالت میں تمہیں بھی تلاوت کرنی چاہیے اور نماز پڑھنی چاہیے"

"مجھ سے ایسی حالت میں نماز نہیں پڑھی جاتی جب سجدے میں جاتی ہوں ایسے لگتا ہے سب کھایا پیا منہ میں آ گیا ہے۔"بار بار وومٹنگ ہوتی ہے"

www.urdunovelsmania.com
UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania

اور نیچے ہو کہ وضو بھی نہیں کیا جاتا۔۔۔۔

"تمہیں وضو کرنے میں مدد میں کر دیا کروں گی۔۔۔میں پانی ڈالوں گی تم وضو کر لینا اور اگر زیادہ دیر کھڑے نہیں ہوا جاتا تو بیٹھ کر پڑھ لو۔۔۔۔

اس نے مسلے کا حل نکالا۔۔۔

"اچھا کل سے پڑھوں گی۔۔۔۔

"چلو ٹھیک ہے جیسے تمہاری مرضی۔۔۔میں ابھی آتی ہوں۔

کچھ دیر بعد آن نماز پڑھ کر واپس آئی تو حرعین وہیں صوفے پر بیٹھی ٹی وی دیکھنے میں محو تھی۔۔۔۔

"یہ کیا کر رہی ہو"؟

حرعین نے آن کو اپنے پاؤں پکڑے ہوئے دیکھا تو حیرت سے کہا۔

"کچھ نہیں انہیں اوپر رکھو گی تو سوجن کم ہو گی"

آن نے حرعین کے دونوں پاؤں اٹھا کر سامنے پڑی ٹیبل پر رکھے۔۔۔۔

اور خود اس کے ساتھ والے صوفے پر بیٹھ کر اپنے پاؤں بھی ویسے ہی اوپر رکھ لیے۔۔۔۔

ڈاکٹر نے کہا تھا کہ جب سوجن ہو تو پاؤں کو نیچے لٹکا کر نہیں بلکہ اوپر رکھنا ہے۔

"اوہ میں تو بھول ہی گئی تھی۔۔میں بھی نا بڑی بُھلکڑ ہوں" وہ اپنے سر پہ چپت لگا کر بولی

۔۔۔

"تم کچھ کھانے سے پہلے وومٹنگ والی ٹیبلٹ لے رہی ہو جو ڈاکٹر نے لکھ کر دی تھی؟

آن فاطمہ نے پوچھا۔۔۔

"نہیں میرا دل نہیں کرتا کوئی بھی میڈیسن لینے کو" ,وہ بے دلی سے چینلز سرچ کرتے ہوئے بولی۔۔۔

کچھ بھی پسند نہیں آ رہا تھا تو ٹی وی کے ریموٹ سے ٹی وی آف کر دیا اور ریموٹ ایک طرف پھینکا۔

"جیسے مجھے برف کھانے کا من کرتا ہے۔۔۔تمہارا دل بھی تو کچھ کھانے کا کرتا ہو گا تم کیا کھاتی ہو؟؟؟

"کہیں کھٹا تو نہیں؟؟

"نہیں میں کچے چاول کھاتی ہوں۔۔کبھی کبھی چھپ کر۔۔۔آن نے اسے سیکرٹ بتایا

۔۔۔

حرعین اس کی بات سن کر ہنسنے لگی۔۔۔۔دونوں کی گفتگو نے آہستہ آہستہ طول پکڑ لیا۔۔۔۔۔یہ ان کی پہلی گفتگو تھی۔۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤

"یہ لو فاطمہ"

"یہ کیا ہے"؟

آن فاطمہ نے اس کے ہاتھ میں موجود کپڑوں کو دیکھ کر پوچھا۔

"یہ میرے کچھ ڈریس ہیں۔ سچی میں نے ایک بار بھی نہیں پہنے۔۔۔ تم پہن لو۔۔۔

"اس کی کیا ضرورت تھی۔۔۔ میرے پاس کپڑے ہیں تو"

"ہاں میں دیکھ ہی رہی ہوں دادو جان کے پرانے کپڑے پہنتی ہو۔۔۔

رکھ لو۔۔۔ نہیں پسند تو صاف صاف بتا دو۔۔۔

"نہیں ایسی کوئی بات نہیں لاؤ دو" آن نے اس کے ہاتھ سے کپڑے لے لیے۔۔۔

"میں لان میں واک کے لیے جا رہی ہوں تم چلوگی؟؟؟

"ہمم۔۔۔ چلتے ہیں۔۔۔ آن وہ کپڑے کبرڈ میں رکھ کر اس کے ساتھ باہر لان میں آگئی۔۔۔

دونوں ساتھ ساتھ چہل قدمی کرنے لگی۔۔۔

حرعین!!!!!

ہممم۔۔۔۔۔

"کیا تم مجھے معاف کر سکتی ہو؟

"کس بات کے لیے؟"

"وہ تم اچھے سے جانتی ہو میں کس بات کے معافی مانگ رہی ہوں"

"کیا کہہ سکتی ہوں میں اس بارے میں۔۔۔؟؟؟؟.

آہ!!!!شاید ہماری قسمت میں یہی لکھا تھا۔۔۔۔

"ہم دونوں کی دعاؤں میں شاید ایک جیسی تڑپ تھی۔۔۔جو اللہ تعالیٰ نے اُسے ہم دونوں کو عطا کر دیا"۔۔۔۔

حرعین نے آہ بھر کر کہا۔۔۔۔

"ویسے تمہاری عمر کیا ہے؟حرعین نے پوچھا۔

"بیس سال"

اوہ تو پھر تو تم مجھ سے چھوٹی ہوئی آن مگر تم مجھے آپی نہیں کہہ سکتی۔۔۔ورنہ میں برا مان جاؤں گی۔

آن اس کی بات پہ ہنسنے لگی۔

"نہیں کہتی"

تم مجھے حرعین ہی کہو۔۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤

"آن تمہارے فون پہ کسی کی کال آرہی ہے…." حرعین نے ٹیبل پر بجتا ہوا فون دیکھ کر اسے آواز دی۔۔۔۔

آن کچن میں تھی اپنے لیے اور حرعین کے لیے ملک شیک بنا رہی تھی۔۔۔۔

"تم دیکھ لو میں بس ابھی آئی "آن نے کچن سے ہی ہانک لگائی۔

"ہیلو اسلام و علیکم!

نمستے!

ہیں یہ کون؟؟؟

حرعین نے نمستے سن کر فون کان سے ہٹایا اور اسے عجیب نظروں سے گھورا۔۔۔

"کس کا ہے؟"آن نے ملک شیک کا گلاس اس کے سامنے رکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

"پتہ نہیں کس کا ہے تم خودی دیکھ لو"

اسلام و علیکم!

آن نے شستہ لب و لہجے میں کہا۔

"کیسی ہے جودھا تو؟" دوسری طرف سے بے چینی سے پوچھا گیا۔۔۔۔

"بھابھی سا آپ؟؟؟ وہ ان کی آواز پہچانتے ہی خوشی سے لبریز لہجے میں بولی۔۔۔

"ہاں تھاری سکھی سے تھارا نمبر لیا تھا۔۔۔ بتا کب واپس آرہی ہے؟

"بھابھی سا میں جلد ہی آپ سے ملنے آؤں گی۔ آپ بتاؤ مارا راجا کیسا ہے؟؟؟

"تھارا راجا ایک دم بھلا چنگا ہے سارا دن بس موئی کتابوں میں سر گھسائے رکھتا ہے "

"اچھا چلیں آپ اسے مارا پیار دینا "میں تھارے اور راجا کو بہت یاد کرتی ہوں "

" منے بھی تو تھاری یاد آوے تھی تبھی تو فون کیا "سریتا نے کہا۔

پھر چند ایک باتوں کے بعد آن نے فون بند کر دیا۔

"یہ ہماری بھابھی سا تھیں "

آن نے فون ایک طرف رکھ کر کہا۔

"اوہ اچھا "تم نے کبھی بتایا ہی نہیں اپنے بارے میں "

"تم نے کبھی پوچھا ہی نہیں "

"اچھا چلو اب ہی بتا دو "

"حرعین میرا دل کرتا ہے آج تمہیں سب بتادوں "دل پہ بہت بوجھ ہے میں اس سے اپنا پیچھا چھڑوانا چاہتی ہوں۔۔۔۔

حرعین نے حیرت سے اس کی طرف دیکھا کہ وہ کون سی بات کے بارے میں بات کرنا چاہتی ہے۔۔۔۔

پھر آن نے بولنا شروع کیا اور اسے شروع سے لے کر آخر تک سب بات بتا دی

۔۔۔۔۔

آخر میں وہ صوفے کی پشت سے سر ٹکا گئی۔۔۔جیسے بھاری بوجھ سے آزادی ملی ہو۔۔۔۔

حرعین نے اس کی بات سن کر گہرا سانس لیا۔۔۔۔

"تم کیا چوبیس گھنٹے میری بیٹی کے سر پر سوار رہنے لگی ہو۔۔۔کوئی کام دھندا ہے یا نہیں تمہیں؟؟؟؟

"خبر دار جو میری بیٹی کے قریب بھی پھٹکی۔۔۔۔اور اسے الٹی سیدھی پٹیاں پڑھائیں۔۔۔۔جانے کیا ہر وقت کھسر پھسر کرتی رہتی ہے اس سے۔۔۔۔

انیقہ گیلانی نے اسے حرعین سے بات کرتے ہوئے دیکھا تو تلخ لہجے میں اس پہ برس پڑیں۔۔۔۔

آن نے انہیں ان کی کسی بھی بات کا جواب دینا مناسب نا سمجھا کیونکہ اس کے خیال میں یہ بدتمیزی کے زمرے میں آتا ہے۔ وہ خاموشی سے اٹھ کر وہاں سے جانے لگی۔۔۔اپنا بھاری بھرکم سراپا اس کے لیے بھی باعث امتحان تھا۔۔۔۔

www.urdunovelsmania.com

"آو گاڈ مام پلیز میں کوئی بچی نہیں ہوں جو کسی کے کہنے میں آؤں گی۔۔۔

وہ مجھے کوئی پٹیاں نہیں پڑھا رہی تھی بس ویسے ہی نارمل بات کر رہے تھے۔۔

"مت بھولو وہ سوتن ہے تمہاری"

مام پلیز ہر بات کا منفی پہلو ہی کیوں دیکھتی ہیں۔۔۔۔

مثبت ہو کہ سوچیں جس مرحلے سے میں گزر رہی ہوں وہ بھی ویسے ہی محسوس کر رہی ہے۔ آپ میری طرح اس کا خیال نہیں رکھ سکتی مت رکھیں۔۔۔ مگر ایٹ لیسٹ اسے ٹینشن مت دیں۔۔۔۔

"یہ تم کہہ رہی ہو حرعین"؟ وہ حیرت زدہ نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی۔

"جی مام میں نے اپنے نصیب پر راضی برضا ہونے کا فیصلہ کرلیا ہے۔۔۔ میں اسے سوتن کی طرح نہیں ایک عام انسان کی طرح دیکھتی ہوں۔۔۔ تو مجھے بھی اس کی مشکلات کا اندازہ ہوتا ہے۔

"تم سے تو کچھ کہنا ہی فضول ہے جاؤ جو دل کرتا ہے کرو" میری بلا سے۔۔۔ وہ تُنک کر کہتے ہوئے وہاں سے اٹھ گئیں۔۔۔۔۔

❤❤❤❤❤

"حرعین آؤ چھت پہ چلیں؟"

"اتنی سیڑھیاں چڑھ کر چھت پر کون جائے مجھ میں تو ہمت نہیں" آن نے کاہلی دکھاتے ہوئے کہا۔۔

"کیا ہوا آج بہت سست سی دکھائی دے رہی ہو؟"

"پتہ نہیں کیا بات ہے آج صبح سے ہی طبیعت کچھ عجیب سی ہے"

"میرا دل بھی بہت گھبرا رہا ہے" پتہ نہیں شاید بی پی لو ہو رہا ہے۔۔۔ حرعین نے کہا۔

"تم ڈاکٹر کو کال کر لو"

"نہیں رہنے دو۔۔۔ آن تم نیچے کسی کمرے میں شفٹ ہو جاؤ میں تو فی الحال نیچے ہی کہ ایم کمرے میں منتقل ہو گئی ہوں بار بار سیڑھیاں چڑھنا اترنا میرے سے نہیں ہوتا۔۔

"نہیں میں یہیں ٹھیک ہوں۔ یہاں میرے اور اکبر کی یادیں ہیں۔۔۔ ان سے الگ ہوئی تو جی نہیں پاؤں گی" آن فاطمہ نے یاسیت بھرے انداز میں کہا۔

"یاد تو مجھے بھی بہت آ رہی ہے اکبر کی مگر کیا کیا جائے اس ظالم انسان کا جو جا کر ہمیں بھول ہی گیا ہے۔۔۔۔

وہ چلتی ہوئی اس کے پاس آئی۔۔۔

آؤ نا حرعین بیٹھو یہاں آرام سے" آن نے بستر پہ جگہ بنائی۔

"اس بار اکبر آئیں گے نا تو تم میرا ساتھ دینا ہم دونوں مل کر انہیں خوب تنگ کریں گے

۔۔۔۔

"وہ کیا؟"

ان سے ڈھیروں ڈھیر فرمائشیں کریں گے ہمیں یہ چاہیے وہ چاہیے یہ کھانا ہے وہ کھانا یہاں جانا ہے اور بھی بہت کچھ۔۔۔بتاو دوگی نا میرا ساتھ" اس نے ہاتھ آگے کیا۔

"ڈن "آن نے اس کے ہاتھ پہ اپنا ہاتھ رکھا۔۔۔پھر دونوں کی کھلکھلاہٹیں کمرے میں گونجیں۔۔۔۔

"یار انہیں تو پتہ بھی نہیں ہماری حالت کا"

ہاں یہ تو ہے جب ہم دونوں کو ایسے دیکھیں گے تو شاک تو لگے گا" آن نے کہا۔۔۔

"یار کوئی مزے کی بات ہی بتاؤ اپنی زبان میں جیسے اس دن تم فون پہ بات کر رہی تھی مجھے بہت اچھا لگا تھا تمہارا لہجہ"

"اممممم۔۔۔۔وہ سوچنے لگی۔۔

پتہ کیا ہوا ایک بار کیا ہوا میں پانی لینے گئی کنوئیں پر مارے گاؤں میں پانی لینے دس کوس دور جانا پڑتا ہے پھر ہی میٹھے پانی کے کنواں سے پانی ملتا ہے۔ وہاں اس دن ایک موٹی سے

عورت کھڑی تھی میں نے اپنا پانی کا گھڑا بھر کر سر پہ رکھا اور وہاں سے جانے لگی تو۔ وہ مجھے کہنے لگی۔۔۔

اے چھوری !مارے دونوں گھڑے بھی اٹھا کر چل۔۔۔۔

"کیوں میں تمھارے باپو سا کی نوکر ہوں ؟"میں نے تڑخ کر جواب دیا۔

"چوری زیادہ زبان نا چلا چل پکڑا سے "وہ تیز و تند آواز میں بولی۔

اور میرے دونوں ہاتھوں میں دونوں پانی سے بھرے گھڑے پکڑانے کی زبردستی کوشش کرنے لگی۔۔۔۔

میں نے اس کے دونوں پانی سے بھرے ہوئے گھڑے نیچے ریت پہ پٹخ دئیے اور اپنا گھڑا سر پہ اٹھائے ہوئے اسے ٹھینگا دکھا کر بھاگی۔۔۔۔

وہ میری طرف بھاگی مجھے مارنے کے لیے مگر میں نے وہاں دوڑ لگا دی۔۔۔۔ قسم سے بہت مزہ آیا۔۔۔

پھر روز وہ عورت مجھے گھور کر دیکھتی مگر کہتی کچھ نہیں۔۔۔ بات بتا کر آن ہنسنے لگی۔۔۔۔

اچھا اب تم بتاؤ ؟اس نے حرعین سے کہا۔۔۔۔

"ایک بار کیا ہوا جب میں یونیورسٹی میں تھی دراصل میں پوزیشن ہولڈر تھی اسی لیے فارغ پیریڈ میں کچھ سٹوڈنٹس مجھ سے کچھ نا کچھ پوچھنے آ جاتے تھے۔۔۔ میں زیادہ میلز سے فری

نہیں ہوتی تھی ایک دن میری ایک کلاس فیلو ماریہ ایک میرے ہی کلاس کے لڑکے ہریرہ کے ساتھ آئی اسے اور مجھے یہ کوسچن سمجھا دو۔

میں نے اسے سمجھا دیئیے اور پیپر پہ حل کردیں اس کی کچھ مثالیں بھی۔

"ایک دن ماریہ میرے پاس آئی اور رو کر مجھے کہنے لگی کہ میں کسی سے پیار کرتی ہوں مگر وہ مان نہیں رہا تم اسے میری طرف سے ایک لیٹر لکھ دو۔۔۔

میں نے کہا آج کل تو جدید دور ہے تم واٹس ایپ یا فیس بک پہ اس سے رابطہ کرلو۔ یہ پرانے زمانے کے لیٹر لکھنے کا کیا تک بنتا ہے بھلا۔؟

تو اس نے کہا میرے پاس اس کا کانٹیکٹ نمبر نہیں۔

پلیز میری رائٹنگ اچھی نہیں تم لکھ دو نا۔۔۔ تو میں اس پہ ترس کھاتے ہوئے جو بھی وہ کہتی گئی لکھ کر اسے دے دیا۔۔۔

"پھر؟ آن نے دلچسپی لیتے ہوئے کہا۔۔۔"جلدی بتاؤ نا آگے کیا ہوا

"تو پھر آگے کچھ یوں ہوا کہ۔۔۔۔۔ وہ پر اسرار انداز میں بولی۔۔۔

حرعین تنگ مت کرو نا جلدی بتاؤ آگے کیا ہوا۔۔۔۔

"اچھا اچھا بتاتی ہوں"

"وہ کیا نام بتایا تھا اس لڑکے کا میں نے ؟ ہاں ہریرہ وہ لڑکا روز مجھے کلاس ٹائم میں اور کلاس کے باہر بھی مجھے گھورنے لگا۔۔۔

میں نے نظر انداز کیا۔۔۔۔

ایک دن تو اس نے میرا راستہ روک لیا سب کے سامنے۔۔۔۔

"اے کیا تکلیف ہے تمہیں ؟

"مجھے لو لیٹر لکھ کہ مجھی سے پوچھ رہی ہو کیا تکلیف ہے مجھے ؟"

میں تو اس کی بات پر گنگ سی ہو گئی۔۔۔۔

" بکواس بند کرو اب اتنا بھی لو سٹینڈرڈ نہیں میرا کہ تم جیسوں کو گھاس ڈالوں "

" بکواس تو تم بند کرو اور چپ چاپ شادی کے لیے راضی ہو جانا کل اپنے پیرنٹس کو بھیج رہا ہوں تمہارے گھر "وہ تلخ لہجے میں بولا۔

"نا جان نا پہچان آیا بڑا مہمان !!!تیری تو میں "میں نے جوتا اتار لیا۔۔۔

گراؤنڈ میں سب لوگ فری کا تماشا دیکھنے جمع ہو چکے تھے۔۔۔

"یہ کیسی بھیڑ ہے ؟ ہماری ایک فزکس کی لیکچرار نے پیچھے سے آ کر پوچھا۔۔۔

UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania

اس لڑکے نے جیب سے خط نکال کر میم کی طرف کیا۔۔وہ میری لکھائی خوب پہچانتی تھیں انہوں نے خشمگیں نگاہوں سے مجھے گھور کر دیکھا تو میں نے انکے ہاتھ سے خط لیا اور دیکھا کہ یہ تو وہی خط ہے جو ماریہ نے مجھ سے لکھوایا تھا۔۔۔۔

"پھر کیا ہوا"؟

ہونا کیا تھا۔۔۔ماریہ کو بلا کر جھوٹ اور سچ کا خلاصہ ہوا۔۔۔

اینڈ پہ نکلا کیا وہ میڈم جی مجھ سے جلتی تھیں مجھے یونیورسٹی میں بدنام کرنے کے لیے یہ اس کے خرافاتی دماغ کی رچائی گئی ایک سازش تھی۔۔۔بعد میں اسے منہ کی کھانی پڑی۔۔۔۔

"سچ میں ایسی بھی ہوتی ہیں لڑکیاں؟؟؟" آن نے بے یقینی سے کہا۔

"بڑے بڑے نمونے پائے جاتے ہیں دنیا میں" وہ گہرا سانس لے کر بولی۔

ویسے تمہیں پتہ ہے مما بتا رہی تھی کہ یہ جو ہماری کالونی میں سعدیہ آنٹی رہتی ہیں نا ان کی ایک بہو کے پانچ بچے ہو گئے ہیں جبکہ دوسری بہو کی شادی کو دس سال ہوئے ان کے گھر کوئی اولاد نہیں۔۔۔ساس نے بڑی بہو سے کہا کہ ایک نیو بورن بے بی وہ چھوٹی بہو کو دے دے۔۔۔مگر اس نے صاف انکار کر دیا۔۔۔۔

ویسے اچھا ہی کیا۔۔۔ بھلا کون ماں اپنے بچے کو کسی اور عورت کو دیتی ہے۔۔ چاہے اس کے پاس دس بچے ہی کیوں نا ہوں۔۔۔۔ بھئی مجھ میں تو حوصلہ نہیں اپنا بچہ کسی کو دینے کا۔۔۔۔ حرعین نے قطعی انداز میں کہا۔

"میں تو ابھی ماں بنی بھی نہیں پھر بھی حوصلہ نہیں۔۔۔۔۔

"تمہارا کیا خیال ہے اس بارے میں؟ حرعین نے اس سے پوچھا۔۔۔۔

"اگر انہیں اللہ تعالیٰ نے نوازا ہے تو انہیں کسی کی مدد کر دینے سے کیا فرق پڑتا ہے" رہے گا تو وہ اسی گھر میں ان کے سامنے ہی نا" آن نے کہا۔۔۔۔

"یہ قربانی تو کوئی عظیم ماں ہی کر سکتی ہے میں تو اس بارے میں سوچ کر ہی کانپ جاتی ہوں بہت مشکل ہے ایسا کرنا" حرعین نے جھرجھری لیتے ہوئے کہا۔

"جب انسان کسی کے درد کو اپنا درد سمجھے تو کچھ بھی مشکل نہیں میرے خیال سے" وہ گہری سوچ میں ڈوبے ہوئے بولی۔۔۔۔۔

دونوں کافی دیر تک یونہی باتیں کرتی رہیں۔۔۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤

تیرا عشق صوفی درویش پیا،

مجھے لے چل اپنے دیس پیا،

تیرے نام پہ سب کچھ وار چکی،

جند جان بھی سب کچھ پیش پیا،

تیری یاد میں کاٹوں دن رین پیا،

گئی نیند، گیا سکھ چین پیا،

تیری اک جھلک تک لینے کو،

میرے ترس گئے دو نین پیا،

میں خواب نگر کے پار گئی،

اک بار نہیں، ہر بار گئی،

میں تو روجیون ہار گئی،

مجھے تیری جدائی مار گئی،

ہر سمت خموشی طاری ہے،

اور ہجر بھی ہر سو جاری ہے،

ہر رات تیرے بن بھاری ہے،

اب جندڑی تجھ پہ واری ہے،

مجھ درد ملے انمول پیا،

www.urdunovelsmania.com

میں ہستی بیٹھی رول پیا،

کبھی میرے دکھ سکھ پھول پیا،

تو میرا سانول ڈھول پیا،

بس تیری چاہ کا قرض پیا،

تو چاند نگر کا حسن پیا،

میرا مسکن خاکی عرض پیا،

ہاں اپنے حکم بھی صادر کر،

سن میری بھی تو عرض پیا،

یہ ہجر کی رات اب بھاری ہے،

اب سحر ہے تیرا فرض پیا،

ہم ساتھ چلیں مخمور رہیں،

تجھے چاہا ہے بے غرض پیا،۔

روز اس کی یادوں کے سہارے دن گزر رہے تھے۔۔۔۔

www.urdunovelsmania.com

موبائل کی ہر بیل پر لگتا کہ اس کا فون ہے جو فون دے کر فون کرنا ہی بھول گیا تھا۔۔۔۔وہ ہر بیل پر لپک کر فون پکڑتی مگر پھر افسوس زدہ سی رہ جاتی۔

ابھی وہ فون پر اپنی سہیلی پوجا کا نمبر دیکھ کر بیزاری سے فون اٹھا چکی تھی۔۔۔

ہیلو!

ہیلو کیسی ہو؟

میں ٹھیک تم سناؤ؟

میں بھی ٹھیک ہوں۔۔۔۔

آن نے اپنی کینیڈا میں موجود یونیورسٹی کی سہیلی بندیا سے کانٹیکٹ کیا تھا جس نے اس کی پاکستان آنے میں مدد کی تھی اور حسن گیلانی کی فیملی کے بارے میں سب سرچ کر کہ بتایا تھا۔۔۔۔وہ آن فاطمہ کے پاسٹ کے بارے میں سب جانتی تھی۔۔۔اسی نے آن کی بھابھی کو بھی آن کا نمبر دے دیا تھا۔۔۔۔وہ آئے دن آن فاطمہ سے فون پہ بات کرتی رہتی تھی۔۔۔۔۔

"جودھا تم کس مقصد سے گئی تھی وہاں اور تم کیا کر رہی ہو؟؟؟؟ میری ساری محنت تو تم نے مٹی میں ملا دی۔۔۔بندیا خفگی بھرے انداز میں بولی۔۔۔آن جو شیشے کے سامنے اپنے بال سلجھا رہی تھی۔۔۔فون کا سپیکر آن کیے اس کی بات کا جواب دینے لگی۔۔۔۔

"بندیا پلیز مجھ سے ایسی باتیں مت کیا کرو"

"تو اور کیسی باتیں کروں ؟

وہاں گئی تھیں تم اپنے بھائی ارجن اگروال کی موت کا بدلہ لینے اس حسن گیلانی اور اس کے خاندان سے۔۔کہ تم انہیں برباد کردو گی۔۔۔۔۔۔

دھاڑ سے دروازہ کھلا۔۔۔۔

آن فاطمہ نے مڑ کر دیکھا۔۔۔۔

اکبر دروازے کے بیچ و بیچ ایستادہ کھڑا ہوا اسے جارہانہ تیوروں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

آن کی ترسی ہوئی آنکھیں اس منظر سے سیراب ہونے کو تھیں کہ اکبر اس کو بازو سے گھسیٹتے ہوئے دروازے تک لایا۔۔۔۔۔۔

"تم جیسی بے وفا اور گھٹیا عورت کے لیے میرے دل میں اور اس گھر میں کوئی جگہ نہیں دفعہ ہوجاؤں۔۔۔نکل جاؤ میرے گھر سے۔۔۔۔

آن فاطمہ بے یقین پھٹی ہوئی نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے معاملہ سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی کہ اکبر نے دروازہ کھول کر اسے باہر دھکیلا۔۔۔۔۔

UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania

اس وقت وہ فون پہ آخری بات سن کر غصے میں آگ بگولہ ہو چکا تھا اسے خود کی بھی ہوش نہیں تھی کہ وہ کیا کر رہا ہے۔۔۔۔۔

حرعین جسے ابھی انیقہ نے بتایا تھا کہ اکبر واپس آگیا ہے اور آن کے کمرے میں گیا ہے۔۔۔ وہ اسے سرپرائز دینے کے چکروں میں آرام آرام سے سیڑھیاں چڑھتے ہوئے اوپر آئی تھی۔۔۔۔

اچانک آن فاطمہ اس کے اوپر گری اور حرعین اپنا توازن برقرار نا رکھ سکی۔۔۔۔

وہ دونوں ایک ساتھ سیڑھیوں سے پھسلتی ہوئی نیچے گرنے لگیں۔۔۔۔

انیقہ گیلانی کی دل دہلا دینے والی چیخ و پکار نے پورے گھر کو ہلا ڈالا۔۔۔

اکبر نے اوپر کھڑے جب ان دونوں کی حالت پہ غور کیا تو اپنی آنکھوں پر یقین کرنا نا ممکن لگا۔۔۔۔۔۔

"اکبر خدا کا خوف کرو تمہاری دونوں بیویاں ماں بننے والی تھیں۔۔۔۔انیقہ گیلانی کی دلگرفتہ آواز نے اس کے اعصاب کو جھنجھوڑ ڈالا۔۔۔

وہ بنا ایک بھی لمحہ ضائع کیے تیز قدموں سے سیڑھیاں پھیلانگتا ہوا نیچے اترا اور پہلے حرعین کو اٹھائے باہر کی طرف بھاگا کیونکہ وہ بے ہوش ہو چکی تھی۔۔۔ اسے گاڑی میں بٹھا کر ڈرائیور کو گاڑی سٹارٹ کرنے کا کہا۔۔۔۔

www.urdunovelsmania.com
UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania

پھر آکر تڑپتی ہوئی آن فاطمہ کو اٹھائے باہر آیا۔۔۔انیقہ بھی اس کے پیچھے پیچھے باہر آئی اور گاڑی میں بیٹھ گئیں۔۔۔۔

اکبر ڈرائیور کے ساتھ آگے جبکہ انیقہ، حرعین اور آن کے ساتھ پچھلی سیٹ پر بیٹھ گئی

۔۔۔۔

وہ سب ہاسپٹل پہنچ چکے تھے۔۔۔۔ان دونوں کو ایک ہی وقت میں آئی سی یو میں لے جایا جا چکا تھا۔

انیقہ نے فون کرکہ عیسیٰ گیلانی کو بھی بلا لیا تھا۔۔۔۔

تقریبا دو گھنٹے ہو چکے تھے وہ تینوں آپریشن تھیٹر کے باہر بے چینی سے چکر کاٹ رہے تھے۔۔۔۔

تبھی اندر سے ایک نرس باہر آئی۔۔۔۔

"سسٹر رکیے!!!اکبر نے اسے روک کر کہا۔۔۔۔

"پلیز بتائیے اندر سب ٹھیک ہے نا؟؟۔

"دیکھیے ایک پیشنٹ کی بہت بلیڈنگ ہو چکی ابھی کچھ بھی کہنا مشکل ہے آپ لوگ دعا کریں۔۔۔۔۔کہ ان کی اپنی جان بچ جائے۔۔۔۔

"کیوں کیا ہوا؟"

انیقہ نے آگے ہو کر کہا۔۔۔۔

"ان فارچونیٹلی ایک پیشنٹ کے بے بی کی ہارٹ بیٹ یہاں آنے سے پہلے ہی بند ہو چکی تھی۔۔۔

ابھی ڈاکٹرز ان کی جان بچانے کی کوشش میں ہیں۔۔۔آپ پلیز ان کے لیے دعا کریں۔۔۔۔

"آپ کس کی بات کر رہی ہیں سسٹر بتائیں۔۔۔۔کہیں میری بیٹی کی تو نہیں؟

انیقہ نے دل پہ ہاتھ رکھے ڈوبتے ہوئے دل پوچھا۔۔۔۔

"مجھے نہیں پتہ کون ہے۔۔۔

اور دوسرے پیشنٹ کا۔۔۔

ان کی حالت بھی کافی سیریس تھی، ان کے بے بی سیو ہے۔اور وہ خود بھی خطرے سے باہر ہیں۔۔۔۔

مگر انہیں ابھی انڈر آبزرویشن رکھا جائے گا۔۔۔۔

وہ اپنے پیشہ ورانہ انداز میں کہتے ہوئے چلی گئی۔۔۔۔

کچھ دیر بعد نرس ایک سفید رنگ کے کپڑے میں لپٹے ایک ننھے سے وجود کو لیے آئی اور لا کر اکبر کے ہاتھوں میں دیا۔۔۔۔

وہ تینوں حیرت سے ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔۔۔۔۔انیقہ کے اشارہ کرنے پر اکبر نے اسے کھول کر دیکھا جس کی آنکھیں بند تھیں۔۔۔وہ نہایت کمزور سا تھا۔۔۔وہ اک بے جان وجود تھا۔۔۔

بہادر اور مضبوط دل والے کیپٹن اکبر گیلانی کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوئے اور ننھے وجود پہ گرنے لگے۔۔۔۔

"آج میں نے اپنے ہاتھوں سے اپنی دنیا اجاڑ دی۔۔۔۔۔

"یہی سزا ہے میری "میری پہلی اولاد کی میں نے اپنے ہاتھوں سے جان لے لی

۔۔۔۔اس کے قدم لڑکھڑائے۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ گرتا۔۔۔

"اکبر سنبھالو خود کو"۔۔۔۔۔اسے ہمیں دفنانا ہو گا۔۔۔۔۔چلو یہاں سے۔۔۔۔۔

عیسی گیلانی اسے سنبھالتے ہوئے اس کے ساتھ ہسپتال سے باہر نکل گئے۔۔۔۔

اور جاتے ہوئے انیقہ گیلانی کو حرعین اور آن کا خیال رکھنے کا اشارہ کر گئے۔۔۔۔

انہوں نے بھی عیسی کو آنکھوں ہی آنکھوں میں تسلی دی کہ میں ہوں یہاں۔۔۔۔۔

www.urdunovelsmania.com

"ڈاکٹر۔۔۔۔۔ح۔۔۔حر۔۔۔حرعین ک۔۔۔کیسی ہے"۔۔۔۔آن فاطمہ نے ہوش میں آتے ہی ڈاکٹر سے پہلا سوال کیا۔۔۔

"جو آپ کے ساتھ تھیں پیشنٹ بد قسمتی سے وہ اپنا بچہ کھو چکی ہیں۔اور اب وہ کبھی دوبارہ ماں نہیں بن سکیں گی۔۔۔۔

ان کی حالت اب پہلے سے بہتر ہے۔۔۔۔

ڈاکٹر کی بات سن کر آن انگشتِ بدنداں رہ گئی۔۔۔۔

"یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں ڈاکٹر"

مجھے حرعین کے پاس جانا ہے"

"آپ کی اپنی طبیعت ابھی ٹھیک نہیں پلیز ابھی بستر سے مت اٹھیے۔"ڈاکٹر نے اسے روکنے کی کوشش کی مگر وہ ہمت جُٹائے بستر سے نیچے اترنے لگی۔۔۔۔

"مجھے جانے دیں مجھے ملنا ہے اس سے"

وہ چیزوں کا سہارا لے کر ڈگمگاتے ہوئے قدموں سے چلنے لگی۔۔۔ڈاکٹر تاسف سے سر ہلا کر رہ گئی۔۔۔

ایک نرس نے اس کی حالت کے پیش نظر اسے سہارا دیا اور وہ چل کر اس وارڈ میں آئی جہاں کچھ دیر پہلے ہی حرعین کو منتقل کیا گیا تھا۔۔۔

www.urdunovelsmania.com

"حرعین اس بار خسارہ تمہارے نہیں میرے مقدر میں آئے گا"

وہ رندھی ہوئی آواز میں بولی۔

'غلطی میری اور اکبر کی تو سزا تمہیں کیوں ملے۔؟؟؟ تم اس کی حق دار نہیں۔۔۔۔

انیقہ گیلانی جو ڈاکٹر کے کہنے پہ حرعین کے لیے فارمیسی سے کچھ میڈیسن خرید کر لا رہی تھیں

۔ آن فاطمہ کی بات سن کر ان کے قدم وہیں تھمے۔۔۔۔

"سسٹر میرا بچہ کہاں ہے؟"آن نے پوچھا۔۔۔

"وہ تو نرسری میں ہے"چائلڈ اسپیشلسٹ اسے چیک کر رہے ہیں۔۔۔۔

"جب اس کا چیک اپ ہو جائے تو اسے حرعین کے خالی کارٹ میں رکھ دینا۔۔۔

"جی ٹھیک ہے میم"

آن جس نرس کے ساتھ آئی تھی اسی کا سہارا لیے باہر نکلنے لگی تو انیقہ گیلانی دروازے کی اوٹ میں چھپ گئی۔۔۔۔

"آپ مجھے وہیل چیئر پر بٹھا کر پلیز نیچے گیٹ تک چھوڑ دیں گی۔ آپ کا احسان میں ساری زندگی نہیں بھولوں گی۔۔۔۔"اس نے منت بھرے انداز میں کہا۔۔۔

"آئیے میرے ساتھ"وہ اسے ساتھ لیے تھوڑا دور آئی تو ایک وارڈ بوائے جو خالی وہیل چیئر لیے جا رہا تھا نرس نے اسے روکا اور اس سے وہیل چیئر لے کر اسے بٹھایا اور لفٹ کا

www.urdunovelsmania.com

بٹن پریس کیا۔۔۔ کچھ ہی دیر میں وہ ہسپتال کے گیٹ کے پاس تھی۔۔۔ نرس کا شکریہ ادا کرتے ہوئے وہ اپنے آپ کو اپنے دوپٹے میں چھپائے ہوئے باہر نکل گئی۔۔۔۔۔۔

آپ نے مجھے پیار تو دیا اکبر مگر کبھی اعتماد کا مان نہیں بخشا۔۔۔۔

بھروسہ اور اعتماد ہی تو کسی رشتے کے منزل کی جانب کی پہلی سیڑھی ہوتی ہے اور آپ نے پہلی سیڑھی سے ہی گرا دیا مجھے۔۔۔ بے مول کر دیا میری محبت کو۔۔۔۔

عزت سے بڑھ کر کچھ نہیں۔

"یہی کہا تھا نا آپ نے کہ میں نا آپ کے گھر میں رہوں نا آپ کی نظروں کے سامنے۔۔۔ تو ٹھیک ہے اب میں کبھی آپ کے سامنے نہیں آؤں گی چلی جاؤں گی آپ کی نظروں سے دور بہت دور جہاں آپ چاہ کر بھی مجھے ڈھونڈھ نہیں پائیں گے۔۔۔۔

اکبر اور عیسی گیلانی واپس آئے تو اکبر نڈھال وجود سے وارڈ میں آیا جہاں حرعین تھی۔۔۔۔

"حرعین ٹھیک ہے"؟

اس نے شکستہ لہجے میں پوچھا۔۔۔

"جی اب یہ پہلے سے بہتر ہیں کچھ دیر میں ہوش آجائے گا۔۔۔"ڈاکٹر کو پاس کھڑے اس کا معائنہ کر رہی تھیں انہوں نے اکبر کو آگاہ کیا۔۔۔

"ڈاکٹر آن فاطمہ کیسی ہے"

آپ آئیے میرے ساتھ وہ اسے لیے باہر آئیں۔۔۔۔

"وہ سامنے وارڈ میں انہیں کچھ دیر پہلے شفٹ کیا گیا ہے" انہوں نے اشارے سے بتایا۔

"ڈاکٹر؟....."

وہ سمجھ گئیں کہ وہ کیا جاننا چاہتا ہے۔۔۔۔

"دیکھیں مسٹر۔۔۔۔

"اکبر نام ہے میرا"

جی مسٹر اکبر دراصل حرعین پیشنٹ کا بچے کو ہم نہیں بچا پائے اور آئندہ وہ ماں بننے کی صلاحیت سے محروم رہیں گی اس حادثے کے باعث۔۔۔۔

جبکہ آن پیشنٹ ٹھیک ہیں مگر انہیں ابھی بہت کئیر کی ضرورت ہے اور ان کا بے بی ٹھیک ہے ابھی نرس اسے چیک اپ کے بعد آپ کو دے جائے گی۔۔۔

اکبر ڈھیلے وجود سے چلتا ہوا ڈاکٹر کی بتائی ہوئی وارڈ کی طرف آیا۔۔۔

ساری وارڈ چھان ماری مگر آن فاطمہ کہیں دکھائی نہیں دی۔۔۔۔

اس نے ہسپتال کا چپہ چپہ چھان مارا اسے ڈھونڈنے کے لیے۔۔۔ مگر اسے نا ملنا تھا وہ نا ملی۔۔۔۔۔

نرس آپ نے آن کو ایک پیشنٹ تھیں انہیں دیکھا۔۔۔۔

"اوہ آپ کہیں ان کی بات تو نہیں کر رہے جن کی دوپہر کو ڈیلیوری ہوئی تھی۔۔۔۔؟

"جی جی۔۔۔"آپ کو پتہ ہے کہاں ہیں وہ؟

"جی وہ تو کافی دیر سے ہی ہسپتال سے چلی گئیں۔۔۔"

اس نے اکبر کے سر پر گویا دھماکہ کیا۔۔۔۔

اسے اپنے پیروں پہ کھڑا رہنا دوبھر لگا۔۔۔۔۔

"سر آپ کا بچہ"ایک دوسری نرس نے اسے لاکر ایک بچہ تھمایا۔۔۔۔

وہ الٹے قدم لیتے ہوئے کوریڈور کی دیوار سے جا لگا۔۔۔۔

نرس اس کی حالت کو دیکھتے ہوئے وارڈ میں داخل ہوئی جہاں حرعین لیٹی ہوئی تھی۔۔۔۔

اس نے جا کر اس کے پاس پڑے ہوئے کارٹ میں بچہ رکھ دیا۔۔۔۔

"مما یہ۔۔۔میرا بچہ۔؟؟؟؟؟حرعین نے نقاہت زدہ آواز میں کہا۔۔۔

انیقہ گیلانی نے اسے ہوش میں آتے ہوئے دیکھا تو جلدی سے اس کے قریب آئیں

۔۔۔۔

"نہیں میم یہ آپ کا بچہ۔۔۔۔۔اس سے پہلے کہ نرس اپنی بات مکمل کرتی۔۔۔انیقہ گیلانی نے اسے روک دیا۔۔۔۔

"تم جاؤ یہاں سے اپنا کام کرو"

وہ منہ ٹیڑھا کیے بھناتی ہوئی وہاں سے نکل گئی۔۔۔

انیقہ گیلانی نے اس بچے کو اٹھا کر حرعین کے پاس لٹایا۔۔۔۔

"مما کتنا پیارا ہے یہ" وہ خوشی سے لبریز لہجے میں بولی۔۔۔۔

"ہاں بہت پیارا ہے بالکل تمہارے جیسا" انیقہ نے جھٹ کہا۔۔۔۔

دو دن بعد حرعین کو ہاسپٹل سے ڈسچارج کر دیا گیا۔۔۔۔

وہ گھر آ چکی تھی۔۔۔۔

اپنے اور اکبر کے مشترکہ روم میں تھی۔۔۔۔

شبنم گیلانی، جنت اور موسیٰ گیلانی بھی آج صبح ہی واپس آئے تھے۔۔۔

انیقہ سے انہیں سب پتہ چلا تو ان سب کے پیروں تلے زمین کھسک گئی۔۔۔

"شبنم گیلانی کا حال تو سب سے برا تھا"

کتنی دعائیں کیں تھیں انہوں نے حرعین اور آن کی صحت یابی کیلئے مگر کچھ دعائیں ہی کن کا درجہ پاتی ہیں اور کچھ کو آخرت کے لیے سنبھال کر رکھ لیا جاتا ہے۔۔۔۔

جنت گیلانی بھی آن کو لے کر کافی افسردہ تھیں۔۔۔۔

آخر کو ایسا کیا ہوا اس کے اور اکبر کے درمیان کے اس نے اتنا بڑا قدم اٹھایا اور اس گھر کو چھوڑ گئی۔۔۔۔۔

سب اسی معمے کو حل کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔

"آپ سب پلیز حرعین کو مت بتائیے گا کہ یہ بچہ اس کا نہیں آن فاطمہ کا ہے ورنہ وہ یہ صدمہ برداشت نہیں کر پائے گی۔۔۔۔۔

انیقہ نے لجاجت سے کہا۔

"اکبر کو پتہ ہے سب تو وہ اسے بتا دے گا" جنت بولی

"نہیں میں نے اکبر سے بھی منت کی ہے کہ وہ حرعین کو کچھ نا بتائے۔۔۔

"تو کیا وہ مان گیا ہے؟ موسی گیلانی نے تشویش بھرے انداز میں پوچھا

"کہا تو کچھ نہیں بس خاموش سا ہے "

شبنم گیلانی نے ننھے وجود کو ہاتھوں میں لیے اسے پیار کیا۔۔۔۔

"اس کا نام آج سے علی اکبر ہے "انہوں نے اس کا نام تجویز کیا۔

"بہت پیارا نام ہے ماشاءاللہ!" جنت نے کہا۔۔۔۔

سب حرعین سے ملنے اس کے کمرے میں گئے۔۔۔کسی نے بھی اس سے کوئی فالتو بات نہیں کی اور حال دریافت کیے باہر آ گئے۔۔۔۔

اکبر ڈیوٹی سے واپس آیا تو حرعین بستر پہ بیٹھی ہوئی تھی ننھے علی کے ساتھ پیار بھری باتیں کر رہی تھی۔۔۔

www.urdunovelsmania.com

"اسلام و علیکم!

اس نے اکبر کو دیکھ کر کہا۔

وہ خاموشی سے کبرڈ سے آرام دہ سوٹ نکالے یونیفارم چینج کرنے چلا گیا۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد واپس آیا اور اپنی خالی جگہ پہ دراز ہوا۔۔۔

"آپ کی طبیعت تو ٹھیک ہے"؟

حرعین نے اس کی خاموشی کو نوٹ کرتے ہوئے سوال پوچھا۔

"ہہمممم۔۔۔وہ آنکھیں موند گیا۔

"کھانا نہیں کھائیں گے؟

"بھوک نہیں" وہ سرد مہری سے بولا۔

"اکبر آپ نے خود ہی غلط کیا ہے اب خود ہی پچھتا بھی رہے ہیں۔۔۔

آپ کو اس کے ساتھ ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا۔۔۔

آپ سے ناراض ہو کہ وہ بیچاری نا جانے کہاں گئی ہوگی۔۔۔۔۔وہ یاسیت بھرے انداز میں بولی۔

"آخر کو آپ مجھے بتائیں گے بھی کہ بات کیا ہوئی تھی آپ دونوں کے بیچ؟؟؟

شاید میں آپکی کوئی مدد کر سکوں اس کا حل نکالنے میں۔۔۔۔۔

"سو جاؤ حرعین وہ قطعیت سے بولا۔

"سو کیسے جاؤں؟ زبردستی ہے کیا؟؟؟؟ وہ تنک کر بولی۔

"مجھے میری بات کا جواب چاہیے"

وہ پختہ لہجے میں بولی۔

"کیا بتاؤں تمہیں۔؟

ہاں۔۔بولو۔۔۔۔کیا بتاؤں تمہیں۔۔۔۔؟؟؟؟

"یہ بتاؤں کہ میں نے اپنے ان گنہگار کانوں سے سنا تھا کہ وہ کسی بات کر رہی تھی ہمارے خاندان کی بربادی کی۔۔۔۔وہ چلایا۔۔۔۔

حرعین کو اپنے کان کے پردے پھٹتے ہوئے محسوس ہوئے۔۔۔۔اس کی تیز دھاڑ نما آواز پہ۔۔۔۔

"اکبر آپ ایک بار اس سے آرام سے بات تو کر لیتے۔۔۔۔اس سے نہیں تو مجھ سے پوچھ لیتے۔۔۔۔

وہ ساکت سا اس کی بات سننے لگا۔۔۔۔

"اس نے بتایا تھا مجھے شروع سے لے کر آخر تک سب کچھ"

"تمہیں"؟ وہ حیرت انگیز نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا۔۔۔۔

"ہاں جی مجھے۔۔۔ میری اور اس کی دوستی ہو چکی تھی اس نے مجھ سے اپنی ساری باتیں شئیر کیں تھیں۔۔۔۔

مجھے بتایا تھا اس نے کہ کیسے اس کے بھائی کی موت حسن بھائی کے ہاتھوں ہوئی۔۔۔کیسے وہ حسن بھائی کی گولی کا نشانہ بنے۔۔۔اس کے بھائی کی موت کا بدلہ لینے وہ پاکستان آئی تھی۔۔اور اس کی دوست بندیا نے اس سارے کام میں اس کی مدد کی تھی۔۔۔۔"

"مگر اس نے مجھے بتایا تھا کہ آپ کو دیکھتے ہی پہلی نظر میں اسے آپ سے محبت ہو گئی تھی۔"

اس نے آپ کی خاطر اپنے بھائی کی موت کا بدلہ بھلا دیا۔۔۔ سب بھلا دیا کہ وہ یہاں کیوں آئی تھی۔۔۔اسے یاد تھا تو صرف آپ۔۔۔۔

علی اکبر نے ایک دم رونا شروع کیا تو رونے نے شدت اختیار کر لی۔۔۔

"اسے بھوک لگی ہے میں اس کے لیے فیڈر بنا کہ لاتی ہوں۔۔۔۔"

اس کے لیے مجھے دودھ گرم کرنے کے لیے کچن میں جانا ہوگا۔۔۔آپ پکڑیں اسے۔"

وہ علی کو اکبر کی گود میں ڈال کر خود باہر چلی گئی۔۔۔۔

علی نے اس کے ہاتھوں میں گلہ پھاڑ کر رونا شروع کر دیا۔۔۔۔

اکبر اس کے چہرے پر غور کرنے لگا۔۔۔۔

www.urdunovelsmania.com

اس کی گہری سیاہ آنکھیں بالکل اکبر کی طرح اس کی ستواں ناک ہو بہو آن فاطمہ جیسی تھی

۔۔۔۔

اس نے تھوڑا سا جھک کہ اس کے گال پہ بوسہ لیا۔۔۔۔

چند پل تو ایسے لگا جیسے اسے آن فاطمہ کا لمس اس میں محسوس ہوا ہو۔۔۔۔

اس کی آنکھیں ضبط کی شدت سے سرخی مائل ہوئیں۔۔۔۔۔

حرعین جو دودھ لیے واپس آئی تھی اکبر کی سرخ آنکھیں دیکھ ٹھٹھکی۔۔۔۔

وہ بنا کوئی بات کیے کمرے سے باہر نکل گیا۔۔۔۔

اور پھر آن فاطمہ کے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔۔

وہاں اس کی ہر چیز جوں کی توں موجود تھی۔۔۔۔۔

وہ ایک ایک چیز اٹھا کر اس میں آن کا لمس محسوس کر رہا تھا۔۔۔۔۔

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

"اکبر بیٹا پولیس اسٹیشن میں آن فاطمہ کی گمشدگی کی رپورٹ درج کروا دو... شبنم گیلانی نے اسے کہا۔

"نہیں۔۔۔پہلی بات تو وہ لوگ میری بیوی کی گمشدگی کی وجہ پوچھیں گے دوسرا اس کی تلاش کے لیے اس کی تصویر مانگیں گے۔۔۔دونوں ہی باتوں کا میرے پاس کوئی جواب نہیں۔۔۔میں خود ہی اسے اپنے طور پہ ڈھونڈھنے کی کوشش کر رہا ہوں۔۔۔

"اسلام و علیکم چاچو!

وعلیکم السلام میری گڑیا کیسی ہے؟

اکبر نے پاس آکر مسکراتی ہوئی گڑیا کے گال پہ بوسہ دیتے ہوئے جواب دیا۔

"میں ٹھیک ہوں۔۔۔

چاچو آپ کب گھر آتے ہیں کتنی دیر ہو گئی آپ سے ملے ہوئے۔۔۔

"بیٹا آپ کو تو پتہ ہے نا کہ چھ ستمبر قریب ہے اور اسی حساب سے دفاعی تقریب کے لیے بھی بہت سی تیاریاں اور پریکٹس شروع ہے، اسی میں مصروف ہوں"

وہ اسے اپنے ساتھ صوفے پہ بٹھاتے ہوئے بولا۔۔۔۔

"چاچو مجھے بھی اپنے سکول میں تقریب کے لیے سپیچ تیار کرنی ہے۔۔۔

مجھے بھی چھ ستمبر ڈیفینس سے کے بارے میں کچھ بتائیں نا جو میرے کام آسکے"

"آرزو بیٹا تنگ نہیں کرو چاچو کو" ثوبیہ نے اسے تیکھے چتونوں سے گھُورکا۔۔۔۔

"نہیں بھابھی رہنے دیں میں بتاتا ہوں اسے "" اکبر نے کہا۔۔۔

شبنم گیلانی مطمئن سی مسکرادیں۔۔۔

6 ستمبر 1965ء کا دن عسکری اعتبار سے تاریخ عالم میں کبھی نہ بھولنے والا قابلِ فخر دن ہے جب کئی گنا بڑے ملک بھارت نے افرادی تعداد میں کئی گنا زیادہ لشکر اور دفاعی وسائل کے ساتھ اپنے چھوٹے سے پڑوسی ملک یعنی پاکستان پر کسی اعلان کے بغیر رات کے اندھیرے میں فوجی حملہ کردیا۔ اس چھوٹے مگر غیور اور متحد ملک نے اپنے دشمن کے جنگی حملہ کا اس پامردی اور جانثاری سے مقابلہ کیا کہ دشمن کے سارے عزائم خاک میں مل گئے۔ بین الاقوامی سطح پر بھی اسے شرمندگی اٹھانا پڑی۔

چھ ستمبر کی صبح جب ہندوستان نے حملہ کیا تو آناً فاناً ساری قوم، فوجی جوان اور افسر سارے سرکاری ملازمین جاگ کر اپنے اپنے فرائض کی ادائیگی میں مصروف گئے۔ صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کے ایمان فروز اور جذبۂ مرد مجاہد سے لبریز قوم سے خطاب کی وجہ سے ملک اللہ اکبر پاکستان زندہ باد کے نعروں سے گونج اُٹھا۔ فیلڈ مارشل ایوب خان کے اس جملے ”پاکستا نیو! اٹھو لاالہ الا اللہ کا ورد کرتے ہوئے آگے بڑھو اور دشمن کو بتادو کہ اس نے کس قوم کو للکارا“ ان کے اس خطاب نے قوم کے اندر گویا بجلیاں بھر دی تھیں۔

پاکستان آرمی نے ہر محاذ پر دشمن کی جارحیت اور پیش قدمی کو حب الوطنی کے جذبے اور پیشہ وارانہ مہارتوں سے روکا ہی نہیں، انہیں پسپا ہونے پر بھی مجبور کر دیا تھا۔ ہندوستانی فوج کے کمانڈر انچیف نے اپنے ساتھیوں سے کہا تھا کہ وہ لاہور کے جم خانہ میں شام کو شراب کی محفل سجائیں گے۔ ہماری مسلح افواج نے جواب میں کمانڈر انچیف کے منہ پر وہ طمانچے جڑے کہ وہ مرتے دم تک منہ چھپاتا پھرا۔ لاہور کے سیکٹر کو میجر عزیز بھٹی جیسے سپوتوں نے سنبھالا، جان دے دی مگر وطن کی زمین پر دشمن کا ناپاک قدم قبول نہ کیا۔۔۔۔

ہمارے اسکوارڈن لیڈر ایم ایم عالم نے ایک منٹ سے کم وقت میں دشمن کے پانچ طیارے مار گرائے۔۔۔

اس کا مقصد پاکستان کے دفاع اور عسکری طاقت کو مضبوط کرنے کی یاددہانی ہے تاکہ ہر آنے والے دن میں کسی بھی حملے سے بطریق احسن نمٹا جا سکے

ہر پاکستانی اپنی فوج کے دفاع پر فخر کرتا ہے اور یقین رکھتا ہے کہ پاک فوج ہر محاذ پر سرخرو ہے،

"واؤ چاچو۔۔۔ وہ اس کے جوش و ولولے سے لبریز الفاظ پہ خوشی سے تالیاں بجانے لگی

۔۔۔

مگر چاچو یہ تو بہت مشکل تھا مجھے آسان الفاظ میں بتائیں نا۔۔۔۔۔

سب اس کی بات پہ کھلکھلا کر ہنس پڑے۔۔۔۔

"میں بتاؤں گی اپنی گڑیا کو حرعین نے اسے اپنے پاس بلایا۔۔۔۔

"واؤ کرنا پیارا بے بی ہے" وہ علی اکبر کی چیکس پہ ہاتھ لگا کر بولی اور اسے پیار کرنے لگی جس کو حورعین نے اپنے گود میں اٹھا رکھا تھا۔۔۔۔

❣❣❣❣❣❣

وہ جب بھی آن ڈیوٹی ہوتا اپنا فرض نبھانے میں زرا سی بھی کوتاہی نہیں کرتا۔۔۔ پوری ایمانداری سے اپنا کام سرانجام دیتا۔۔۔۔

مگر رات ڈھلتے ہی اس کے سوئے ہوئے غم سر اٹھاتے۔۔۔۔ اور اسے جھنجھوڑ کر رکھ دیتے۔۔۔۔ اسے احساس دلاتے کہ وہ اس پہ یقین نا کر کہ اپنی زندگی کی کتنی بڑی غلطی کر چکا ہے۔۔۔۔

www.urdunovelsmania.com

سورج بھی نکلتا ہے شام بھی ڈھلتی ہے، شب و روز یونہی بے نام سے گزرتے ہیں

۔۔۔۔یوں اتنا یاد آکر مجھے بے چین کیوں کرتے ہو؟

کیا یہی سزا کافی نہیں میرے لیے کہ میرے پاس نہیں ہو تم؟؟؟؟

"وہ وقت وہ گزرے دن یاد کرو جب مجھ سے بھی زیادہ میری فکر کرتی تھی۔۔۔۔تم تو کہتی تھی کبھی مجھ سے دور نہ رہ پاؤگی اب کہاں گئے وہ تمہارے عہد و پیمان؟؟؟

وعدہ شکن ہو تم۔۔۔۔میں اپنے وعدے کا پاس نہیں رکھ پایا تو تم نے بھی سزا میں مجھے تنہا کر دیا۔۔۔۔

زندگی ویراں ہو گئی ہے تم بن آکر دیکھو اک بار۔۔۔۔

وہ آن کے ان دیکھے عکس سے مخاطب ہوتا ہوا کہہ رہا تھا۔۔۔۔

جسے وقت سے چرا کر میں نے اپنا بنایا تھا وہ آج کھو گیا مجھ سے۔۔۔۔اے خدا مجھے ملا دے اس سے ایک بار۔۔۔۔

کبھی وہ اپنے رب سے مخاطب ہوئے کہتا۔۔۔۔

ریت کی مانند ہاتھوں پھسل کر کھو گیا ہے وہ مجھ سے۔۔۔اے میرے پروردگار اسے مجھ سے ملا ایک بار اس سے معافی مانگ لوں اپنے کیے کی۔۔۔۔

کب سنو گی اس سلگتے ہوئے جذبات کی دہائیاں۔۔۔۔

ہر سانس سانس زخمی ہے تم بن،

اک بار آکہ دیکھ جاؤ۔۔۔۔آن تمہارا دیوانہ آج کا طرح تمہارے عشق میں پور پور ڈوب چکا

ہے۔۔۔۔۔

"میں کیسے کسی غیر سے کوئی شکوہ کروں۔

جب اپنی بربادی کا ذمہ دار میں خود ہوں۔۔۔

جانے کیسے کوئی سہتا ہے جدائی۔۔۔

آج تمہاری جدائی کاٹ رہا ہوں تو پتہ چلا کہ جدائی کاٹنا دنیا کا مشکل ترین امر ہے۔۔۔

میرے دل میں اسکے پیار کی اگن لگا کہ دھڑکنوں کو بڑھا کہ جدائی کیوں لکیروں میں لکھ دی

کیوں اے میرے مولا۔۔۔۔۔؟؟؟؟اس کی آنکھوں میں بھڑکتے ہو شعلوں کی سی لپک

تھی۔۔۔

اس میں سے نکلتی ہوئی چنگاری جیسے سب کچھ جلا کر بھسم کر دے گی۔

ہماری منزل تو ایک تھی۔۔۔تم نے راہیں کیوں بدل لیں کیوں؟؟؟

"کیوں آن کیوں"؟

وہ گھٹنوں کے بل زمین پر گرا۔۔۔اور بے آواز رونے لگا۔۔۔۔۔

تمہیں اک بات کہنی ہے،

مگر ناراض مت ہونا،

کہ تم جو ہر گھڑی مجھ کو

اتنا یاد آتے ہو،

ہمیں اتنا ستاتے ہو

نا اتنا یاد آؤ تم

نا اتنا یوں ستاؤ تم

کہ اتنا یاد آکر تم

ہمیں پاگل بنا کر تم

فقط اتنا بتا دو تم

ہماری جان لوگے تم؟

مگر یہ بھی حقیقت ہے

تمہاری یاد ہی تو ہے۔

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

جو ہر پل ساتھ رہتی ہے۔

خوشی میں بھی غموں میں بھی

اداسی کے پلوں میں بھی

تمہاری یاد ہی تو ہے۔

جو ہر پل یہ بتاتی ہے۔

مجھے احساس دلاتی ہے۔

کہ

"تم بن ادھورے ہیں ہم

❣❣❣❣❣❣

اللہ تعالیٰ سے دوستی کے بعد پھر ایک وقت ایسا آتا ہے کہ آپ کو تنہائی سے ڈر نہیں لگتا ،اکیلے رہنا برا نہیں لگتا، آنکھوں میں سے جن کی وجہ سے آنسو گرتے، جن کی وجہ سے ہونٹوں سے مسکراہٹ جدا ہوئی ان کا غم برداشت ہو جاتا ہے۔۔۔۔اللہ تعالیٰ ہیں جو اپنے بندے سے چاہیے کتنا ہی خفا کیوں نا ہوں اس کا ساتھ نہیں چھوڑتے۔۔۔۔

"آج میں اس بھری دنیا میں تنہا ہوں۔

مگر تنہا ہو کہ بھی تنہا نہیں کیونکہ آپ میرے ساتھ ہیں۔۔۔

وہ لان میں موجود ایک بینچ پہ بیٹھی ہوئی اپنے پروردگار سے مخاطب تھی۔۔۔۔

"آن فاطمہ کہاں گم ہو"؟

پیچھے سے ایک شناسا آواز سن کہ اس نے پلٹ کر دیکھا۔۔۔۔۔

بیس سال بعد!

سورج کی سنہری کرنیں آسمان پہ جلوہ افروز ہوئے ہر سو اپنی روشنی بکھیر رہی تھی۔ کہ گیلانی ہاؤس کی اوپری منزل کے دوسرے کمرے میں لگے سفید پردے کھڑکی سے آتی ہلکی ہلکی ہوا کے ساتھ ہل رہے تھے راؤنڈ شیپڈ بیڈ جس پہ سفید اور پرپل رنگ کی چادر بچھی ہوئی تھی پرپل کمفرٹر کے ساتھ ڈھکا ہوا تھا جو آدھا بیڈ سے زمین پہ لٹک رہا تھا اور آدھا اوپر تھا۔۔۔ بڑے بڑے تین چار ٹیڈی بئیرز کارپٹ کی زینت بنے ہوئے جبکہ رائٹنگ ٹیبل پر کچھ بے ترتیب اور ادھ کھلی کتابیں پڑیں ہوئیں تھیں کبرڈ کا دروازہ نیم واہ سا تھا۔۔۔جس میں سے آدھے کپڑے باہر جھانک رہے تھے۔ اور دوسری طرف کا دروازہ کھلا تھا۔۔۔ ٹشو پیپرز کا ڈھیر کارپٹ پہ بکھرا پڑا تھا۔۔۔

جنت گیلانی نے گہری سانس اندر کھینچتے ہوئے اس کے قریب آئیں۔۔۔

urdu novels mania www.urdunovelsmania.com

"آرزو بیٹا اٹھو نا! سب نیچے ناشتے پہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں"

جی گرینڈ مام! اس نے نیند سے بوجھل مگر باریک سی آواز میں کہا۔۔۔۔

وہ اٹھ کر بیٹھی اور کمفرٹر خود سے اتارا شب خوابی کے لباس میں ملبوس اچھی خاصی عمر کی ہونے کے باوجود بھی وہ کوئی ننھی سی گڑیا ہی معلوم ہو رہی تھی۔۔۔۔۔

وہ اٹھ کر واش روم میں چلی گئی۔۔۔

جب باہر آئی تو اپنے کمرے کو دیکھ کر چونک گئی۔۔۔۔

"یہ کس نے صاف کیا؟"

"آرزو تم اتنی بڑی ہو گئی ہو مگر زرا بھی سلیقہ نہیں جب بھی تمہارے کمرے میں آؤ ہر جگہ اتنا پھیلاوا دیکھ کر تو میرا دل ہول جاتا ہے۔۔۔اگلے گھر جاؤ گی تو سب سے باتیں کرواؤ گی مجھے۔۔۔۔کہ دادی نے یہ پرورش کی ہے۔۔۔۔

"تم مجھے ہی تنگ کرتی ہو تمہاری ماں ہوتی اسے اتنا تنگ نہیں کرتی نا۔۔۔وہ خفگی سے بولیں۔۔۔۔

"آئی لو یو گرینڈ مام" رئیلی۔۔۔۔بٹ مجھے بھی مام کی بہت یاد آتی ہے۔

www.urdunovelsmania.com

ثوبیہ کی وفات آج سے دس سال پہلے ایک کار ایکسیڈنٹ میں ہو چکی تھی تب سے آرزو حسن گیلانی گیلانی ہاؤس میں مستقل رہائش پذیر ہو چکی تھی۔۔۔۔اور اس کی تعلیم و تربیت بھی جنت گیلانی نے کی۔۔۔۔

"تمہاری سٹڈیز کمپلیٹ ہو چکیں ہیں آرزو اب تمہاری شادی کے لیے اچھا سا لڑکا ڈھونڈھ کہ تمہیں رخصت کر دوں تو میں بھی اپنے فرض سے سبکدوش ہو جاؤں" وہ تفکر بھرے انداز میں بولیں۔

"اوہ نو گرینڈ ماما ابھی مجھے سپیشلائزیشن کرنے آکسفورڈ یونیورسٹی جانا ہے پلیز ابھی مجھے شادی وادی نہیں کرنا۔۔۔۔

"آرزو بیٹا اپنی عمر دیکھو پھر کوئی اچھا رشتہ نہیں ملے گا۔۔۔۔

"وہ اپنے گیلیے سنہری کرلی بالوں کو آئینے کے سامنے سلجھاتے ہوئے خود کا جائزہ لینے لگی۔۔۔۔

پانچ فٹ ایک انچ قد صحت سے بھی ہاتھ کافی نہیں کچھ زیادہ ہی تنگ تھا۔۔۔ دھان پان سی چھوٹی سی گڑیا نما دکھنے والی لڑکی جس کی رنگت سرخ و سفید پر کشش چہرہ بڑی بڑی سیاہ آنکھیں ستواں ناک، باریک لب گلابی پنکھڑیوں سے لب، گھنگھریالے کمر تک آتے بال

،

گرینڈ مام آپ کو کہیں سے بھی میں شادی کے قابل لگتی ہوں ؟ اتنی چھوٹی سی تو لگتی ہوں ۔۔۔ وہ دانت تلے نچلا ہونٹ دبا کر بولی ۔۔۔۔ اور آنکھوں پہ نظر کا چشمہ لگایا جو ڈریسنگ ٹیبل پہ موجود تھا ۔۔۔

"جبھی تو کہتی ہوں کچھ کھایا پیا کرو چڑیا جتنا تو کھانا ہے تمہارا ڈائٹنگ کے نام پر ۔۔۔۔

"کیا گرینڈ مام اگر ڈائٹنگ نا کروں تو موٹی ہوجاوں گی ایک تو ماشاءاللہ سے ہائٹ بھی اتنی اچھی ہے اوپر سے موٹی ہوگئی تو فٹ بال لگوں گی ۔۔۔

"لڑکی تمہاری بھی ہر کُل نرالی ہے خودی اپنے نقص گنوانے بیٹھ جاتی ہو ۔

"کیا ہوا جو قد چھوٹا ہے ۔ تم کمزور ہو مگر میری گڑیا کا چہرہ تو بالکل پریوں جیسا ہے ۔۔۔۔ وہ پیار سے اس کے گالوں کو چھو کو بولیں ۔۔۔۔

ایک تو یہ نظر کا چشمہ لگ گیا ہے تمہیں کتابیں پڑھ پڑھ کر ۔۔۔ اب بس بھی کرو کتنا پڑھنا ہے ۔۔۔ ایک دن پڑھ پڑھ کر اندھی ہو جاوگی ۔۔۔۔۔

گرینڈ مام.....وہ پھولے ہوئے گالوں کو خفگی سے اور پھیلاتے ہوئے بولی ۔۔۔۔

"مجھے بھی باتوں میں لگا دیا چلو شاباش جلدی سے تیار ہو کہ نیچے آؤ....

"جی بس ابھی آئی"

"کیا مسئلہ ہے عائشہ اٹھو بھئی کالج نہیں جانا کیا" اس نے اپنی چھوٹی بہن کو جھنجھوڑا اور خود عجلت میں اپنے لمبے بالوں میں برش پھیر رہی تھی۔

"آپی علی بھائی کے پاس نیو ماڈل کی کار ہے نا" عائشہ اسے کل سے اب تک دس مرتبہ یہ بات بتا چکی تھی اور اب بھی اٹھتے ہی یہی بات ذہن میں آئی تھی

"ہاں بہت پیاری ہے" اور اس نے ہر بار کی طرح اس بار بھی بہت تحمل سے کہا

"چلو اب ریڈی ہو کر نیچے آئو" اس نے مصروف انداز میں کہا

"آپی بابا کو آپ کہو نا مجھے بھی ویسی ہی نیو ماڈل کی کار لے کر دیں؟" وہ بہت آس سے بہن کو دیکھ رہی تھی

"عائشہ تم جانتی ہو سب پھر بھی بابا اس بات کو پسند نہیں کرتے لڑکیاں اکیلی ڈرائیونگ کریں آج کل حالات دیکھ ہی رہی ہو تم اپنے ملک کے لڑکیوں کے ساتھ کیسے کیسے حادثات ہو رہے ہیں وہ بھی اپنی جگہ ٹھیک ہیں تمہیں فضول کی ضد نہیں لگانی چاہیے ورنہ میں مما کو بتا دوں گی" اپنی چھوٹی بہن کو بہت تاسف سے دیکھا اور اسے مما سے ڈرانا چاہا

"پلیز....... مما کو نا بتانا بابا تو چاہے کچھ نا کہیں مما نے خوب ڈانٹ پلانی ہے" عائشہ نے اپنی گرے آنکھیں سکیڑ کر کہا۔۔۔۔

"اوکے "قرت العین نے کہا۔۔۔

"آئی لو یو آپی" وہ یکدم خوشی سے جمپ لگا کر اس کے پاس آئی

"چلو جلدی کرواب "بہت ضبط سے مسکراتی کمرے سے نکل گئی۔۔۔۔

"قرت العین اتنی دیر سے نیچے کیوں آئی ہو؟؟؟ اور وہ عائشہ کہاں ہے "؟

حرعین کی آواز پہ قرت العین نے اپنی مما کی طرف دیکھا۔۔۔

"جی ماما آرہی ہے وہ بھی آپ بیٹھیں نا پلیز "

ڈائننگ ہال میں سب ہی موجود تھے قرت العین بھی چیئر گھسیٹ کر بیٹھ گئی عائشہ بھی اس کے برابر میں ہی آکر بیٹھ گئی۔۔۔۔

ایک طرف سے سیڑھیوں سے آرزو اتر کر آرہی تھی جس نے بلیو کلر کی شارٹ فراک اور کیپری پہنے شانے کی ایک طرف بے نیازی دوپٹہ رکھا ہوا تھا جو آدھا فرش کو سلامی پیش کر رہا تھا۔۔۔۔

urdu novels mania www.urdunovelsmania.com

دوسری طرف سے علی اکبر گیلانی اپنے مخصوص انداز میں بلیو جینز اور بلیک شرٹ پہ بلیو بلیزر پہنے ہوئے پیشانی پہ بکھرے سلکی بالوں سے ہوا میں جیسے اڑتا ہوا دو دو سیڑھیاں اکٹھی پھیلانگتے ہوئے تیزی سے نیچے اتر رہا تھا۔۔۔۔

ماشاءاللہ! آن فاطمہ نے سرگوشی نما آواز میں کہا جسکی آواز بمشکل اس کے اپنے کانوں میں سنائی دی تھی۔

"گڈ مارننگ ایوری ون!

علی نے نیچے آکر ڈائننگ کے پاس پڑی چئیر سنبھالی اور ٹیبل پر رکھی ہوئی باسکٹ میں سے ایک چمکتا ہوا ایپل اٹھایا اور ایک بائٹ لی۔۔۔

"بڑی مما حیدر کہاں ہے؟"

"آج اس کی کلاسز جلدی سٹارٹ ہونی تھیں اسی لیے صبح جلدی نکل گیا۔۔۔۔

"یہ لو آرزو تمہارا بریک فاسٹ جنت گیلانی نے اس کے سامنے بوائلڈ ایگز اور گرین ٹی کا مگ رکھا۔۔۔۔

"آج تو میرا بوئلڈ ایگ کھانے کا من ہے۔۔۔ علی نے آرزو کے آگے سے کٹ کیے ہوئے ایگز اٹھائے جن پہ کالی مرچ چھڑکی گئی تھی۔۔۔۔

"علی واپس کرو تم ہمیشہ میری چیزیں چھین لیتے ہو۔۔۔ وہ منہ پھلا کر بولی۔

"آرزو کیا ہوا بیٹا انڈے ہی تو ہیں ابھی اور بوائل کر دیتی ہوں کھانے دو بھائی کو آن فاطمہ نے اسے کہا۔۔۔۔

"مجھے نہیں کھانا کچھ بھی وہ پاؤں پٹختی ہوئی واپس روم میں جا رہی تھی۔۔۔

"ڈئیر عینی (قرت العین) کبھی چوہیا کی ناک پہ لگا چشمہ دیکھا ہے؟؟؟

وہ زرا اونچی آواز میں بولا تا کہ آواز جاتی ہوئی آرزو کے کانوں تک پہنچ جائے۔۔۔۔

وہ جاتے ہوئے سیڑھیوں کے پاس پڑا گملہ پاؤں کی ٹھوکر سے گرا گئی۔۔۔

علی بھائی کا غصہ اس بیچارے گملے پر۔۔۔

عائشہ مسکرا کر قرت العین سے بولی۔۔۔

"علی مت تنگ کیا کرو بڑی ہے وہ تم سے حرعین نے سے ٹوکا۔۔۔۔

مگر علی اس کے غصے کی پرواہ کیے بنا مطمئن سا اب اگلے کا ایک پیس اٹھا کر منہ میں ڈال رہا تھا۔۔۔لبوں پہ دھیمی سی مسکراہٹ تھی۔۔۔۔۔

ان گزرے سالوں میں وقت گزرا تو اپنے ساتھ کچھ جیتی جاگتی ہستیوں کو بھی بہا کہ لے گیا تھا

۔۔۔۔

شبنم گیلانی رضائے الٰہی سے خالق حقیقی سے جا ملیں تھیں جبکہ ثوبیہ ایک حادثے کا شکار ہوئی۔۔۔۔

عیسی گیلانی اور موسی گیلانی ابھی بھی بزنس سنبھال رہے تھے اس لیے وہ وقت سے ہی ناشتہ کیے نکل چکے تھے۔ اکبر ہمیشہ کی طرح اپنا فرض نبھانے اپنی ڈیوٹی پر تھا فرق صرف اتنا آیا تھا کہ اب اس کی پرموشن ہو چکی تھی۔۔۔۔

حرعین کو ڈاکٹرز نے کبھی ماں نا بننے کا کہا تھا۔۔ مگر وہ اس بات سے انجان تھی۔۔۔اور شاید قدرت کو اس کا یہی انجانا پن پسند آیا تھا جو اللہ تعالیٰ نے اسے ایک بیٹی سے نوازا جس کا نام حرعین نے قرت العین رکھا۔۔۔۔

آن فاطمہ کے دو جڑواں بچے تھے جو علی اکبر اور قرت العین سے چھوٹے تھے۔۔۔عائشہ اور حیدر۔۔۔۔۔۔

❤️❤️❤️❤️❤️❤️

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

فیس بک لاگ ان کیے وہ سکرین کو سکرول کرتے ہوئے کسی دلچسپ چیز کی تلاش میں تھی۔۔۔کہ ایک جگہ اس کی نظر رکی۔۔۔۔

مگر انگلی کی تیز حرکت نے وہ منظر گزار دیا۔۔۔۔

اس نے پھر سے سکرول ڈاؤن کیا اور اسی منظر کو ڈھونڈا۔۔۔

جو جلد ہی اس کی مرکزِ نگاہ بنا۔۔۔۔

جہاں کسی کی مخروطی انگلیاں جن میں پینٹ برش پھنسا ہوا تیزی سے کینوس پر کوئی امیج بنانے میں مصروف تھا۔۔۔

"اور یہ کیا تھا اس نے لمحوں ہی لمحوں میں ایک شاہکار تیار کیا۔۔۔۔

وہ حیران رہ گئی اس کی مہارت پر

ایک روتی ہوئی عورت کی شاندار تصویر بنی دیکھ وہ ساکت رہ گئی۔۔۔

کچھ پل کے لیے تو ایسا لگا کہ وہ عورت سچ میں سامنے ہے اور وہ اس کے حقیقی آنسو ہیں

۔۔۔۔

کتنی ہی بار وہ بار بار اس ویڈیو کو چلا کر دیکھ چکی تھی۔۔۔۔

پہلے تو لائیو ویڈیو تھی۔۔۔ مگر پھر سیو میں جا کر دیکھتی رہی۔۔۔۔ وہ اس میں پوری طرح خود کو ڈوبا ہوا محسوس کر رہی تھی۔

جب ہوش نے سر اٹھایا تو حال میں لوٹی۔۔۔۔ چینل کا نام دیکھا جہاں لکھا تھا۔۔۔

SidArt.

اس نے فوراً سے بیشتر اسے لائک اور فالو کیا۔۔ جہاں اس کے پہلے سے ہی ون میلین سبکرائیبر تھے۔۔۔ پھر سیٹنگ میں جا کر فیورٹ میں ڈالا۔۔۔ تاکہ اسے کسی بھی ویڈیو کی سب سے پہلے نوٹیفکیشن مل سکے۔۔۔۔

پھر اس کی بائیو میں گئی۔۔۔۔

جہاں اس کی ڈیٹیلز میں لکھا تھا۔۔۔۔

(ڈاکٹرDr.Sid.(

Paintingismypassion.

وہ پڑھ کر متاثر ہوئی پھر سے ویڈیو چلائی۔۔۔۔۔

اس بار اس کی تلاش وہ ماہر تھا جس نے یہ شاہکار تخلیق کیا تھا۔۔۔۔

اس کے دل میں تجسس جاگا کہ وہ خود کیسا ہو گا؟

اس کی نظر اس ساحر پر پڑی جس کے چہرے کا صرف سائیڈ کٹ کا کچھ حصہ ہی نظر آ رہا تھا

۔۔۔

سائیڈ سے دیکھ کر توستواں مغرور ناک اور کنپٹی سے کچھ نیچے سیاہ چمکتے ہوئے بال دیکھائی دیئے۔۔۔چہرہ واضح نہیں تھا۔۔۔۔اسے کچھ بھی ٹھیک اسے دکھائی نہیں دیا تو وہ جھنجھلا کر رہ گئی۔۔۔۔۔

اس کی پوسٹ میں جا کر کئی ویڈیوز چھان ماری۔۔۔ مگر ہر ویڈیو میں اس کا یہی بے نیازی والا انداز تھا کہ وہ خود سامنے نہیں آتا تھا۔۔۔۔۔

اس نے برا سا منہ بناتے ہوئے فون بند کیے ایک طرف رکھا۔۔۔اور خود بستر پر اوندھے منہ گر گئی۔۔۔۔۔

وہ بیڈ پر اوندھے منہ تکیہ سر پہ رکھے گہری نیند میں سو رہا تھا۔۔۔۔۔خوبصورت سلکی بال بے ترتیبی سے اس کے ماتھے پر پڑے تھے جو اس کی وجاہت میں مزید اضافہ کر رہے تھے۔۔۔

اچانک کمرے میں موبائل کی آواز گونجی تھی اس کے مغرور نقوش پر اک تناؤ آیا تھوڑی دیر تو وہ اگنور کرتا رہا مگر شاید دوسری طرف بھی کوئی ڈھیٹ تھا اس نے تنگ آ کر ادھر اُدھر ہاتھ مار کر فون ڈھونڈا اور کان سے لگایا آنکھیں کھلیں تو بالکل اکبر گیلانی کی طرح بھوری کانچ سی آنکھیں جن میں اس وقت نیند کے خمار سے سرخ ڈورے نمایاں تھے۔۔۔

"ہیلو علی اکبر گیلانی سپیکنگ!!!!"خمار آلود نیند سے بھری آواز میں اگلے بندے کا دل دھڑکا گیا تھا....

"ہیلو اے_اے تم اب تک سو رہے ہو"شاکنگ لہجے میں پوچھا گیا۔۔۔

"آج یونی نہیں آؤ گے کیا؟؟؟؟؟

"کیوں میرے بغیر کیا یونی کو تالے لگ جاتے ہیں؟اس نے انتہائی روڈ لہجے میں جواب دیا۔۔۔۔مقابل موجود نمرہ صبح صبح اپنی بے عزتی پہ دانت پیس کر رہ گئی۔۔۔۔۔

"اے۔اے (علی اکبر) تم نے شاید مجھے پہچانا نہیں میں۔۔۔۔۔اس سے پہلے کہ وہ اپنا مکمل تعارف پھر سے دیتی۔

"فون بند کرو ورنہ قسم سے واقعی خود کو پہچاننے کے قابل نہیں رہو گی۔۔۔
"مگر میری "وہ واقعی کوئی ڈھیٹ ثابت ہوئی تھی جو اتنی بعزتی پہ بھی بات کرنے کیلیے مری جارہی تھی۔

"یار کیا ہے ساری نیند برباد کر کہ رکھ دی۔۔۔۔"اس نے غصے میں تکیہ اٹھا کر زمین پہ دے مارا۔۔۔۔

www.urdunovelsmania.com

جو اندر آتی ہوئی حرعین کے پاؤں میں گرا۔۔۔۔

"کیا ہوا؟ میرے پرنس کو صبح صبح کس نے اتنا غصہ دلا دیا۔۔۔۔؟

وہ پیار بھرے انداز میں پوچھ رہی تھیں۔۔۔۔

"کیا یار مام آپ مجھے تھوڑا کم گڈ لُکنگ پیدا نہیں کر سکتی تھیں۔۔۔ دنیا جہان کی لڑکیاں مجھے دیکھتے ہی میگنٹ (مقناطیس) کی طرح میری طرف کھنچی چلی آتیں ہیں۔

آئی سوئیر مما میں انہیں دیکھتا بھی نہیں پھر بھی۔۔۔۔

"واہ میرا بیٹا تو بڑا معصوم ہے" وہ اسی کے شرارتی انداز میں جواب دے رہی تھی۔

"علی کتنی بار کہا ہے شرٹ پہن کہ رکھا کرو نظر لگ جاتی ہے" حرعین نے اسے گُھرکا۔

"کیا مام میں نے کتنی محنت کی ہے ایسی باڈی شیپڈ بنانے میں اور آپ کہہ رہی ہیں میں لڑکیوں کی طرح اسے چھپا لوں۔۔۔۔۔ وہ لہجے میں حیرت سموئے بولا۔۔۔۔

"تم تو پرانی موویز کے سلیمان خان ہو جو بات بنا بات پہ شرٹ اتار لیتا تھا۔۔۔

UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania

"لڑکیاں مرتیں ہیں میری باڈی اور ہائیٹ پر۔۔۔۔وہ تفاخر سے ڈریسر کے سامنے کھڑا اپنی باڈی کو دیکھتے ہوئے اپنے سلکی بالوں میں انگلیاں پھیر کر بولا۔۔۔۔

چھ فٹ کو چھوتا ہوا قد اور کسرتی جسم۔۔مردانہ وجاہت سے بھرپور علی اکبر گیلانی کسی کے بھی دل کا سکون برباد کر دینے کی خوبیوں سے مالا مال تھا۔۔۔۔

"آج اگر گھر ہو تو آکر سب کے ساتھ ناشتہ کرلو ورنہ یا تو یونی یا پھر پتہ نہیں تمہارے اور تمہارے بابا کے ایسے کونسے سیکرٹ کام ہیں جن کی وجہ سے تم دونوں اکثر راتوں کو گھر سے باہر رہتے ہو۔۔۔۔

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

"وہ تو آپ کو بابا ہی بتا سکتے ہیں"

وہ واش روم کی طرف بڑھتے ہوئے بولا۔

"تم اور تمہارے بابا دونوں ہی بڑے میسنے ہو مجال جو منہ سے کچھ پھوٹ جاؤ۔۔۔ہمیشہ مجھے ایسے ہی چکر دیتے ہو" وہ خفگی بھرے انداز میں بولی۔۔۔۔

وہ مسکراتا ہوا اندر چلا گیا۔۔۔۔

حرعین کو آج بھی وہ دن یاد تھا جب علی اکبر کی پہلی سالگرہ تھی۔۔۔۔

"حرعین ابھی تک علی کو تیار نہیں کیا؟" انیقہ گیلانی نے اس سے پوچھا۔
"نہیں مما ابھی نہیں بس کرنے لگی ہوں۔۔۔

علی پورے بیڈ پہ گھوم رہا تھا۔۔۔اب وہ تھوڑا تھوڑا چیزوں کو پکڑ کر چلنے لگا تھا۔۔۔۔
مما بس تھوڑی دیر میں آئی۔۔۔
"اچھا زرا جلدی کرنا سب مہمان آ چکے ہیں۔"
"جی بس ابھی آئی۔۔۔
"حرعین میرے کپڑے نکال دیئے؟ اکبر نے روم میں آتے ہی عجلت میں پوچھا۔
"اوہ سوری اکبر مجھے وقت ہی نہیں ملا۔۔۔آپ کے بیٹے نے مجھے تگنی کا ناچ نچا رکھا ہے
۔۔۔۔
"اچھا ٹھیک ہے میں خود ہی نکال لیتا ہوں"

کچھ ہی دیر میں وہ شاور لیے فریش ہو کر باہر آیا تو وہ تینوں ایک ساتھ تیار ہو کر باہر نکلے اور سیڑھیاں اتر کر نیچے آئے۔۔۔

سارے گھر کو بلیو اور وائٹ بلونز اور ربنز سے ڈیکوریٹ کیا گیا تھا۔

اکبر اور حرعین نے علی کا ہاتھ پکڑ کر اس کی پہلی سالگرہ کا کیک کٹ کیا تو آرزو نے پارٹی پاپرز پھاڑے۔۔۔۔

خوب ہلہ گلہ کیا گیا۔۔۔

شبنم گیلانی نے علی کے گلے میں سونے کی چین ڈالی تو عیسی گیلانی اور موسی گیلانی نے اسے قیمتی تحائف دیئے۔۔۔

جنت گیلانی اور انیقہ نے بھی تحفے دیئے۔۔۔پھر سب مہمانوں کو کیک کے ساتھ ساتھ دیگر ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔۔۔۔آج کا دن بہت یادگار تھا۔۔۔۔

سب اپنی اپنی خوشیوں میں مگن تھے۔۔۔۔۔

"اکبر صبح دارالامان جاکر غریبوں میں بھی کچھ تحائف تقسیم کر آئیں گے"

"جی ٹھیک ہے دادی جان" میرے پاس کل کا دن ہی ہے پھر پرسوں مجھے وزیرستان کے لیے نکلنا ہے وہاں میری ڈیوٹی لگی ہے"

اچھا ٹھیک ہے

برتھ ڈے پارٹی سے فراغت ملتے ہی سب اپنے اپنے روم میں سونے کے لیے چلے گئے

۔۔۔۔

"علی سو بھی گیا؟ اکبر نے روم میں آتے اسے سوتے ہوئے دیکھا تو پوچھا۔

"جی تھک گیا ہوگا شاید یہ بھی"

حرعین نے کانوں سے آویزے نکال کر ایک طرف رکھے اور بالوں کا ڈھیلا سا جوڑا بنائے اس کے پاس آکر بیٹھی۔۔۔۔

"آپ سے ایک بات پوچھوں"؟

"ہمممم پوچھو"

"آپ کو اس کی یاد آتی ہے؟"

"سچ کہوں یا جھوٹ"؟

"اگر آپ کو لگتا ہے کہ آپ یہ کہیں گے کہ آپ کو اس کی یاد آتی ہے تو یہ سن کر مجھے برا لگے گا تو ایسا بالکل بھی نہیں ہے"

"وہ ایسی ہی تھی جسے سب یاد رکھیں۔۔۔مجھے بھی وہ یاد آتی ہے"

"اکبر اگر کبھی آپ کو اس میں سے اور مجھ میں سے کسی ایک کو چننا پڑے تو آپ کسے چنیں گے"؟

"حرعین تم مجھ میں میری جان کہ طرح ہو۔۔۔

"اور آن مجھ میں دل بن کر دھڑکتی ہے۔۔۔

"اگر جسم سے جان نکل جائے تو وہ بے جان ہو جاتا ہے۔

اسی طرح دل کی دھڑکن رک جائے تب بھی وہ بے جان ہو جاتا ہے۔

تم دونوں اسی طرح میرے لیے لازم و ملزوم ہو۔۔۔"

"تم دونوں کی میری زندگی میں برابر جگہ ہے"

www.urdunovelsmania.com

اگر عزت کی بات جائے تو میں نے ہمیشہ تمہیں اور تمہارے پیار کی عزت کی ہے۔ ایک عورت کے لیے سب سے بڑا اور قیمتی تحفہ عزت کے علاؤہ کچھ نہیں۔۔۔ اور میں نے وہ تحفہ تمہیں دیا ہے ایسا میرا ماننا ہے۔

لیکن جہاں تک بات میرے پیار کی ہے تو.....وہ تھوڑی دیر رکا پھر بولا۔۔۔۔
پیار انسان کو زندگی میں صرف ایک بار ہوتا ہے اور کسی ایک سے ہی ہوتا ہے۔۔۔ اگر انسان کہے کہ وہ ایک وقت میں دو لوگوں سے پیار کرتا ہے تو یہ سچ نہیں۔۔۔۔

"تو کیا آپ فاطمہ سے پیار کرتے ہیں؟
اس سے پہلے کہ وہ اس کے سوال کا جواب دیتا اس کے فون کی بیل نے اسے اپنی طرف متوجہ کیا۔۔۔۔
"ایکسکیوز می! وہ کہتا ہوا باہر نکل گیا۔۔۔۔

اس کے ہیڈکوارٹر سے کال تھی اسے اگلے لائحہ عمل کے لیے ساری تفصیل سے آگاہ کر رہے تھے۔۔۔

www.urdunovelsmania.com

جب تک وہ واپس آیا حرعین سو چکی تھی۔۔۔

اس نے لائٹ آف کی اور آکر حرعین کے ساتھ لیٹ گیا۔۔۔اس کی پیشانی پہ اپنے لب رکھے پھر آہستگی سے آنکھیں موندلیں۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤

علی اکبر کی پہلی سالگرہ کے بعد شبنم گیلانی اور اکبر گیلانی دونوں دارالامان میں غریبوں میں تحائف تقسیم کرنے کے لئے گئے۔۔۔۔

وہاں سب لوگوں کو شبنم گیلانی تحائف بانٹ رہی تھیں کہ اکبر ایک قدرے خاموش جگہ پہ گیا کال سننے کے لیے تو اس کی نظر چادر میں لپٹے ہوئے وجود پہ پڑی۔۔۔اسے اس ہستی پہ آن فاطمہ ہونے کا شُبہ گزرا اس نے اپنی سوچ کو عملی جامہ پہنانے کے لیے اس کے قریب گیا مگر شاید وہ اس کی آہٹ پہچان چکی تھی اسی لیے اس نے وہاں سے دوڑ لگا دی۔۔۔۔

وہ فی الوقت تو خاموشی سے وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔۔بنا کسی ٹھوس ثبوت کے اسے کسی انجان کے بارے میں پوچھنا وہاں کسی سے مناسب نہیں لگا۔۔۔۔

مگر اس کی سکس سینس اسے بار بار ایسا کرنے پہ اکسا رہی تھی۔۔۔۔

اس نے شبنم گیلانی کو گھر چھوڑا اور واپس وہاں آیا اور دفتر سے اس کے بارے میں معلومات لیں تو اس کا شک یقین میں بدل گیا۔۔۔۔۔

جب انہوں نے اس کے آن فاطمہ ہونے پہ مہر لگا دی۔۔۔۔۔
وہ اپنا نکاح نامہ انہیں دکھائے وہاں سے واپس لے کر آ رہا تھا۔۔۔

آن فاطمہ نے پہلے تو اسے سامنے دیکھ بے رخی سے منہ موڑ لیا مگر نکاح نامہ دکھانے کے بعد وہاں کے معتبر افراد اسے وہاں رکھنے کے لیے قائل نہیں ہوئے ان کے مطابق اگر اس کا شریک حیات اسے وہاں سے لینے آیا ہے تو اسے چلے جانا چاہیے۔۔۔

وہ مردہ قدموں سے آکر اس کے ساتھ گاڑی میں بیٹھی۔۔۔۔

"سچ کہتے ہیں کوئی نہیں مرتا کسی کی جدائی میں "

"تو تم کونسا مر گئی؟؟؟

"میری سانسیں تو اس لیے چل رہی ہیں کیونکہ آپ کی چل رہی ہیں۔

"اچھا چلو کھانا کھاؤ چھوڑو یہ سب میں نے بھی صبح سے کچھ نہیں کھایا تمہیں ڈھونڈھنے کے چکروں میں "

اکبر نے برگر کو پیکنگ میں سے نکال کر اس کی طرف بڑھایا۔۔۔۔

"اگر نا کھاوں تو؟"

"چپ کر کہ کھا لو ورنہ!!!

"ورنہ کیا؟؟؟

"اپنا یہ جھوٹا ڈرامہ یہ فکر اپنی دوسری بیوی کے لیے سنبھال کر رکھیں۔۔۔ مجھ پہ ان کا کوئی اثر نہیں ہونے والا۔۔۔۔

"میری یہ فکر جھوٹی لگ رہی ہے؟؟؟

"اگر میں کہوں کہ میری ہر فکر بس تمہارے لیے ہے تو؟؟؟؟

"تو پھر میں کہوں گی کہ آپ سے بڑا جھوٹا انسان اس دنیا میں اور کوئی نہیں"

اکبر نے اس کے شانے پہ ہاتھ رکھ کر اسے اپنے قریب کرنا چاہا۔۔۔

"چھوڑیں مجھے۔۔۔ہاتھ بھی مت لگائیں۔۔۔۔

زرا مجھے بھی دکھاؤ وہ ڈکشنری جو نئی ایجاد ہوئی اور بس تم نے ہی پڑھی ہے جس میں لکھا ہے کہ شوہر اپنی بیوی سے دور رہے۔۔۔۔۔

"اس ڈکشنری کا صفحہ اسی دن پھٹ گیا تھا جس دن آپ نے میرا مان توڑا تھا۔۔۔۔۔

اچھا ہم ملیں ہیں اس خوشی میں میٹھا تو بنتا ہے۔۔۔

یہ کیا ہے؟ یہ تو مٹی کی پلیٹ میں کھیر ہے۔۔۔۔

"ہاں اس مٹی کی پلیٹ میں کھیر انگلی سے کھانے میں بہت مزہ آتا ہے۔

آؤمیں تمہیں بتاؤں کیسا ذائقہ ہوتا ہے۔ ایسے کھانے میں۔۔۔

اکبر نے انگلی میں کھیر لگا کر آن کے منہ میں ڈالنی چاہی۔۔۔۔

"نہیں کھانی مجھے۔۔۔۔ وہ بھی آپ کے ہاتھ سے۔۔۔۔

"تو پھر اپنے طریقے سے منہ میٹھا کرواؤں۔۔ وہ ذو معنی انداز میں بولا۔۔۔

"آپ نے حرعین کو بتایا تو نہیں کہ وہ اس کا بیٹا نہیں" وہ اس کی بات نظر انداز کیے اپنی بولی۔۔۔۔

"نہیں کسی نے اسے کچھ نہیں بتایا۔۔۔۔

"اسے کبھی بھی کوئی نہیں بتائے پلیز میں اس سے یہ خوشی چھین نہیں سکتی۔۔۔۔

"آپ اس کے پاس واپس چلے جائیں اکبر میں آپ کی یادوں کے سہارے باقی زندگی کاٹ لوں گی۔۔۔۔

"جو میں نے آپ سے کی ہے آج میری پریت امر کردو"

UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania

"تم خود پاگل ہو یا مجھے پاگل سمجھ رکھا ہے۔۔۔میں تم سے پیار کرتا ہوں تمہیں اپنے ساتھ لیے بنا کہیں نہیں جاؤں گا میں"

وہ گاڑی کے سٹئیرنگ پہ ہاتھ کی گرفت مضبوط کیے بولا۔۔۔

گاڑی ادھر سے ادھر ڈولنے لگی۔۔۔۔۔

"میں مر جاؤں گی مگر کبھی واپس نہیں جاؤں گی۔۔۔۔

"ٹھیک ہے اگر ایک ساتھ زندہ نہیں رہ سکے تو کیا ہوا ایک ساتھ مر تو سکتے ہیں۔۔۔ایک ساتھ مر کر پریت امر ہو جائے گی۔۔۔۔۔

اکبر نے گاڑی کا رخ تبدیل کیا۔۔۔۔۔

"اکبر آپ پاگل ہو گئے ہیں؟؟؟

وہ چِلا کر بولی اور اس کا بازو کھینچا۔۔۔۔

"تو پھر چل رہی ہو واپس؟؟؟

"چل رہی ہوں" بالآخر اس نے حامی بھر لی۔۔۔۔ایک سال کی جو دوری اکبر نے کاٹی تھی اس کے خیال میں اب اسے اکبر کے صبر کا مزید امتحان نہیں لینا چاہیے تھا۔۔۔

"مگر میری ایک شرط ہے"

"اب وہ کیا ہے؟"

"آپ حرعین کو کبھی نہیں بتائیں گے کہ وہ بچہ میرا ہے۔۔۔۔

"اور کچھ؟

"اور آپ میرے ساتھ ایک دن رہیں گے اور اس کے ساتھ دو دن۔۔۔

"بہت ہی فضول شرط ہے" اس نے گاڑی کا موڑ کاٹتے ہوئے کہا۔۔۔

"نہیں منظور تو نکالیں مجھے گاڑی سے" وہ دھمکی آمیز انداز میں بولی۔

"تمہارا دم نکال دوں گا اپنے ہاتھوں سے اگر پھر سے جانے کی بات کی۔۔۔۔

اس بار وہ اس کی گردن دبوچ کر دانت پیستے ہوئے غرایا۔۔۔۔

آن فاطمہ کو اپنی گردن کی رگیں پھولتی ہوئی محسوس ہوئی اس کی سخت گرفت میں۔۔۔۔اور سانسیں رکتی ہوئیں۔۔۔۔

اس کا یہ جنونی انداز آج اس نے پہلی بار دیکھا تھا۔۔۔۔

"آئندہ فضول بولنے سے پہلے سو بار سوچنا۔۔۔وہ تنبیہی انداز میں بول کر اپنا ہاتھ اس کی گردن سے ہٹا گیا۔۔۔۔

آن فاطمہ گہری سانس لینے لگی۔۔۔اور سانس ہموار کرنے لگی۔۔۔۔

"جتنا تمہارا بیٹا میرا ہے اتنا ہی حرعین کا بیٹا بھی میرا ہی تھا۔۔۔۔

تم نے میرے غم کو نہیں سمجھا میں نے ان ہاتھوں سے اس ننھے فرشتے کو دفنایا تھا۔۔۔۔میں اس کی موت کے غم میں ڈوبا ہوا تھا۔۔۔اسے دفنا کر آیا تھا غمگین تھا۔۔۔خود کو ملامت کر رہا تھا کہ میں نے انجانے میں اپنے ہاتھوں سے اپنے نومولود بچے کی جان لے لی۔۔۔

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

اور تم نے مجھے سمجھنے کی بجائے میرا غم بانٹنے کی بجائے مجھے اکیلا چھوڑ دیا۔۔۔۔بتاؤ کس کس کا غم مناتا اکیلے میں۔۔۔۔سب نے اپنا اپنا سوچا کسی نے یہ نہیں سوچا میرے دل پہ کیا گزرتی ہے۔۔۔

میں کیا چاہتا ہوں؟

میرا دل کیا چاہتا ہے۔

ہر انسان نے مجھے اپنی مرضی سے چلانا چاہا۔۔۔۔ جیسے میں ہر انسان کے ہاتھوں کی کٹھ پتلی ہوں۔۔۔ میں بھی انسان ہوں میرا بھی دل ہے۔ میری بھی پسند ہے۔۔۔۔

حرعین نے مجھے پیار کیا۔۔۔۔ میں نے اس کے پیار کو عزت دی۔۔۔۔

"اور تم!!!! تم چاہتی تو جب میں سچ پوچھا تھا مجھے بتا سکتی سب۔۔۔

مگر نہیں تمہیں تو اپنے پیار کا امتحان لینا تھا کہ وہ تم پہ یقین رکھتا ہے یا نہیں۔۔۔۔

لے لیا امتحان؟؟؟؟

ہو گئی تسلی؟؟؟؟

ہمیشہ جو تم دونوں نے چاہا میں نے وہی کیا۔۔۔۔۔

"مگر اب سے جو میں کہوں گا تم دونوں وہی کروگی۔۔۔ بہت ڈھیل دی تم دونوں کو اور بہت اٹھالیا ناجائزہ فائدہ تم دونوں نے میرا۔۔۔ اب سے وہی ہوگا جو میں کہوں گا" سمجھی تم"؟

"نہیں پیار مجھے تم دونوں میں سے کسی سے"

وہ تلخ لہجے میں دھاڑا۔۔۔

"کیوں کیا کوئی تیسری ڈھونڈھ لی ہے ؟؟؟؟

"کہیں وہ پر کٹی کبوتری تانیہ تو نہیں ؟؟؟

آن فاطمہ نے گھمبیر ماحول میں چھائی ہوئی تلخی کو دور کرنے کے لیے شرارت بھرے انداز میں کہا۔

"اگر یہ جوک تھا تو بہت ہی واہیات تھا" وہ سرد مہری سے بولا۔

آن اس کا بدلتا ہوا روپ دیکھ کر رہ گئی۔۔۔۔۔

اکبر آن فاطمہ کو گھر واپس لایا تو سب اس سے اچھے سے ملے۔۔۔۔

جنت گیلانی شبنم گیلانی نے اسے خوب پیار کیا۔۔۔انیقہ گیلانی جو اسے پہلے ناروا سلوک روا رکھے ہوئی رہتی تھی جب سے اس نے حرعین کو اپنا بیٹا سونپا تھا۔۔۔انیقہ گیلانی کی نظروں میں اس کی قدر و منزلت بڑھ گئی تھی۔۔اب انہوں نے بھی اسے نارمل انداز میں بلانا شروع کر دیا تھا۔۔۔

جبکہ حرعین بھی آن فاطمہ سے اچھے سے ملی اور اس سے اظہار افسوس کیا۔۔۔اسے لگا تھا کہ اس حادثے میں آن فاطمہ کا بچہ اللہ کو پیارا ہو گیا تھا اس لیے۔۔۔۔۔

بس تب سے اکبر ہمہ وقت سنجیدہ رہنے لگا۔۔۔اور اپنے من کی کرتا۔۔۔۔۔

بیس سال گزار دیئے ہیں۔ حرعین کے بچے علی اکبر اور قرت العین ہیں۔ جبکہ آن فاطمہ کے دو جڑواں بچے حیدر اور عائشہ ہیں۔

آرزو کی ماں ثوبیہ فوت ہو چکی ہے اس لیے وہ بھی گیلانی ہاؤس میں رہتی ہے۔۔

"بابا" اکبر کو گھر میں داخل ہوتے دیکھ عائشہ اور قرت العین دونوں بھاگ کر اس کے گلے لگیں۔۔۔۔

"کیسی ہیں میری پرنسس؟؟؟" اکبر نے اپنے بازوؤں کے گھیرے میں ان دونوں کو لیتے ہوئے خوشی سے لبریز لہجے میں پوچھا۔

"ہمارے بابا آ گئے ہیں اب تو ایک دم فٹ ہو جائیں گے" عائشہ نے اکبر کے ساتھ ساتھ چلتے ہوئے اندر آ رہی تھی۔

www.urdunovelsmania.com

"بابا آپ کو پتہ ہے مما مجھے ڈانٹتی ہیں جب آپ چلے جاتے ہیں" عائشہ اسے آن فاطمہ کی شکایت لگا رہی تھی۔۔۔۔

"بابا یہ غلط فرمائش کرے گی تو بڑی مما سے ڈانٹ ہی پڑے گی نا اسے "

آپ اس کی وجہ سے بڑی مما کو کچھ مت کہنا "قرت العین نے آن فاطمہ کی طرف داری کی۔

"بابا یہ تو میری مما کی چمچی ہے اس کی بات مت سنیے گا "اور مجھے بھی علی بھائی جیسی کار لے کر دیں"

وہ اکبر کا ہاتھ پکڑ کر لاڈ سے بولی۔

"لو جی ہو گئی اس کی الٹی سیدھی فرمائشیں شروع "قرت العین نے برا سا منہ بنا کر کہا

۔۔۔۔

urdu novels mania www.urdunovelsmania.com

"ابھی ہماری پرنس کالج میں ہے تھوڑی اور بڑی ہو جائے اپنی بی۔ایس۔سی کمپلیٹ کر لے پھر پرامس لے دوں گا"

"بابا پکا والا پرامس"؟

"جی بالکل پکا والا"

بابا آپ کے لیے پانی لاؤں؟"قرت العین نے پوچھا۔

"ہماری بیٹی لائے گی تو ضرور پیئیں گے"

اکبر نے پیار بھرے انداز میں کہا۔۔۔

"ابھی لائی وہ بھاگتی ہوئی کچن کی طرف گئی۔۔۔۔

"اسلام و علیکم!

"یہ پانی"آن فاطمہ نے اس کے آگے پانی کا گلاس کیا اور سلام کیا۔۔۔

"و علیکم السلام!

"ہماری بیٹی پانی لینے گئی ہے۔۔وہی پیوں گا اسے رکھ دو"،وہ ہمیشہ کی طرح بے اعتنائی برت رہا تھا۔۔۔۔ایسا آن کو محسوس ہوا۔۔۔۔۔

"آپ کب آئے؟کیسے ہیں آپ؟؟؟

حرعین نے اکبر کو صوفے پر بیٹھے ہوئے دیکھا تو حیرت انگیز لہجے میں کہا۔۔۔

"ابھی آیا ہوں" اس نے سپاٹ انداز میں جواب دیا۔۔۔اور یونیفارم کی شرٹ کے اوپری دو بٹن کھول رہا تھا۔۔۔۔

اتنی عمر گزرنے کے بعد بھی اس کی وجاہت میں کمی نہیں آئی تھی بلکہ وقت نے اسے مزید سوبر اور جاذب نظر بنا دیا تھا۔۔۔اور آرمی یونیفارم میں ہمیشہ کی طرح وہ اپنی دونوں شریک حیات کے دلوں کو دھڑکانے کا سبب بنا ہوا تھا۔۔۔۔

وہ دونوں اسے اتنے ماہ بعد ترسی ہوئی نگاہوں سے دیکھ رہی تھیں اور پیاسی نظروں کو سیراب کر رہی تھی مگر وہ بے نیاز بنا اپنی بیٹیوں کے لاڈ اٹھانے میں مصروف تھا۔۔۔۔

"ہیلو ڈیڈ!حیدر نے کتابوں والا بیگ صوفے کے ایک طرف اچھالتے ہوئے اکبر کو دیکھ کر کہا۔۔۔

"ہیلو ینگ مین کیسے ہو"؟

"ڈیڈ فٹ اینڈ فائن "

"مسڈیو آلاٹ "حیدر آکر اکبر کے ساتھ بیٹھتا ہوا اس کے گلے لگا۔۔۔۔

"مجھے بھی تم سب کی بہت یاد آتی ہے۔۔۔

Butyouknowdutyisduty....

اکبر نے لب بھینچ کر کہا۔

"Yeah!Dadweknow....

حیدر نے یاسیت بھرے انداز میں کہا۔۔۔

سٹڈیز کیسی جا رہی ہیں "اکبر نے حیدر سے پوچھا۔

"سب ٹھیک چل رہا ہے۔۔۔۔بی۔کام کا تو سٹارٹ ہی ہے ابھی۔۔۔۔

"Heylittlebro....

علی نے اندر آتے ہی حیدر کے بال بگاڑے۔۔۔۔

"کیا یار برو کتنی مرتبہ کہا ہے میرے بالوں کو مت چھیڑا کرو۔۔۔۔

www.urdunovelsmania.com

حیدر نے غصہ دکھاتے ہوئے کہا۔۔۔وہ جب بھی اپنے بال جیل سے سیٹ کرتا علی جان بوجھ کر بگاڑ دیتا۔۔۔

"اسلام و علیکم مائی ہینڈسم ڈیڈ! علی نے اکبر کو دور کھڑے ہوئے ہی دو انگلیاں کنپٹی پہ رکھ کر ایک سٹائل سے سلام کیا۔۔۔۔

"وعلیکم السلام !!!

"کہاں کی تیاریاں ہیں برخوردار!

علی کو نک سک تیار دیکھ کر اکبر نے سوال کیا۔۔۔۔۔

"ڈیڈ کچھ نوٹس تیار کرنے ہیں لاسٹ سمیسٹر کے لیے ایک دوست کی طرف جا رہا ہوں شام تک آجاؤں گا"

"اکبر آپ اسے سمجھاتے کیوں نہیں یہ آدھی آدھی رات تک باہر رہتا ہے اس کے گھر آنے جانے کا کوئی وقت نہیں" حرعین نے اس کی شکایت لگائی۔۔۔۔

urdu novels mania www.urdunovelsmania.com

"اسلام و علیکم چاچو! آرزو نے سیڑھیوں سے نیچے اترتے ہوئے خوشدلی سے کہا۔۔۔

"و علیکم اسلام کیسی ہے میری گڑیا"

"تھوڑی سی اندھی، بونی اور دماغ سے پیدل "علی نے دھیمی آواز میں کہا مگر قریب سے گزرتی ہوئی آرزو سے اس کی یہ فضول گوئی مخفی نارہ سکی۔۔۔وہ تلملا کر رہ گئی مگر اکبر کے سامنے اسے جواب دینے سے گریز کیا۔۔۔۔

"میں ٹھیک ہوں چاچو مگر مجھے آپ کو ایک ضروری بات بتانا تھی۔۔۔

"ہاں بتاؤ کیا بات ہے؟

چاچو مجھے آکسفورڈ یونیورسٹی جانا ہے۔ اس کے لیے گرینڈ مام نے سارے انتظامات مکمل کروا دیئے ہیں میں نے سوچا آپ کو بھی بتا دوں۔

"یہ تو اچھی بات ہے وہ مثال نہیں سنی علم حاصل کرو خواہ تمہیں چین جانا پڑے۔۔۔

میں تو یہی چاہتا ہوں تم زیادہ سے زیادہ پڑھو اور اپنے شہید والد کا نام روشن کرو۔۔۔

اکبر کی بات سنتے ہی آرزو کی چشمے کے پیچھے چھپی ہوئی آنکھیں نم ہوئیں۔۔۔۔

"کب جانا ہے؟ علی نے سوال کیا۔۔

"کل شام کی فلائٹ ہے" آرزو نے اس کی طرف دیکھ کر جواب دینے کی بجائے اکبر کی طرف دیکھ کر کہا۔۔۔۔

🌹🌹🌹🌹🌹🌹

"کمرے میں آنے کا دل نہیں تھا یا جان بوجھ کر دیر سے آئے" حرعین کے لبوں سے شکوہ پھسلا اکبر کو رات گئے کمرے میں آتے ہوئے دیکھ کر۔۔۔۔

اکبر نے پینٹ کی پاکٹ سے موبائل اور والٹ نکال کر ایک طرف رکھا تو حرعین چلتی ہوئی اس کے قریب آئی۔۔۔

"کیوں کسی کو انتظار تھا"؟

اکبر نے سادہ سے انداز میں پوچھا۔

"کیوں شوہر اتنے دنوں بعد لوٹے اور بیوی کو انتظار بھی نا ہو۔۔۔۔

وہ نروٹھے انداز میں بولتے ہوئے اس کی شرٹ کے باقی بٹن کھولنے لگی۔۔۔

"کرلوں گا یار" اس نے حرعین کے ہاتھ پکڑ کر کہا۔۔۔

"کیوں میرا قریب آنا آپ کو کھٹکنے لگا ہے؟ برا لگتا ہے؟؟؟ وہ سوالیہ نظروں سے پوچھ رہی تھی۔

"بچے بڑے ہو گئے ہیں اس عمر میں بھی آپ کو میری اٹینشن چاہیے؟؟؟؟

اکبر نے ابھی بھی اس کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں مضبوطی سے تھام رکھے تھے کہیں وہ ناراض ہو کر چھڑوا نا لے۔۔۔۔

"جی بالکل ہم اتنے بڈھے ہوجائیں گے کہ لاٹھی کے سہارے چلنے لگے تب بھی مجھے آپ کی اٹینشن چاہیے۔۔۔

بلکہ اگر میں آپ سے پہلے مر گئی تو مرنے کے بعد بھی آپ کا پیچھا نہیں چھوڑوں گی۔۔۔روز آپ کو دیکھنے کرنے آیا کرے گی یہ کنیز۔۔۔۔مغل بادشاہ سلامت اکبر!وہ کھکھلا کر بولی۔۔۔۔

اکبر اسے ساتھ لیے بستر پر آیا۔۔

"چلیں اب بتائیں کتنی اٹینشن چاہیے؟؟؟؟وہ اس کے گال پہ لب رکھے پوچھ رہا تھا۔۔۔۔

"ظل الٰہی اس سے کچھ زیادہ"
وہ خود میں سمٹتی ہوئی بولی۔۔۔

"بندہ خاکسار حاضر ہے اپنی ملکہ عالیہ کے دربار میں"
اکبر کی گھمبیر آواز اس کے کانوں میں سنائی دی۔۔۔۔

www.urdunovelsmania.com
UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania

❤️❤️❤️❤️❤️❤️

"کہاں سے آرہے ہو تم اس وقت؟"

وہ جو دبے پاؤں اپنے کمرے کی طرف بڑھ رہا تھا آرزو کی تلخ آواز سن کر تیزی سے پلٹا وہ سامنے ہی ہاتھ میں مگ لیے کھڑی خونخوار تیور لئے اسی کی طرف دیکھ رہی تھی۔

"اے چشمش چوہیا آہستہ بولو۔۔۔۔۔کوئی سُن لے گا اور خبردار جو کسی کو بھی بتایا کہ میں رات لیٹ آیا۔۔۔ہاں اور اب اگر کچھ اور پوچھنا ہو میرے تو میرے روم میں آکر پوچھنا۔"

وہ آہستہ آواز میں بولا اور سرد نگاہ اس پہ ڈال کر اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔وہ تیزی سے اس کے پیچھے پیچھے ہولی۔۔۔کیونکہ آرزو اس کی بازو سے رستا ہوا خون دیکھ چکی تھی۔

UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania

"یہ خون کیسا ہے؟ کیا ہوا؟ دیکھو علی سچ سچ بتانا مجھے۔۔۔ورنہ میں ابھی جا کر بتادوں گی چاچو کو آج وہ گھر پہ ہی ہیں" وہ دھمکی آمیز انداز میں بولی۔۔۔

علی نے اپنی کلائی میں بندھی رسٹ واچ اتار کر ایک طرف رکھی۔۔۔اور دوسرے ہاتھ پر موجود بندھے مختلف رنگوں کے بینڈز اتارے۔۔۔ایک ہاتھ کی انگلی میں چھلا تھا جس پر شیر بنا ہوا تھا۔۔۔اسے بھی اتارا۔۔۔
وہ خشمگیں نگاہوں سے اس کی سرگرمیاں دیکھ رہی تھی۔

"چشمش چوہیا اب کیا تم میرا ایکسرے کرنے کھڑی ہو؟؟ کچھ دیر کے لئے میری جان چھوڑ دو ابھی مجھے اپنی بینڈیج کرنی ہے تم بعد میں آکر انویسٹیگیشن کرلینا۔"

وہ اسے ہاتھ سے باہر جانے کا اشارہ کر رہا تھا۔۔۔
آرزو کو اب کی بار اس کے چہرے پہ تکلیف کے آثار دکھائی دیئے تھے اس نے محسوس کیا کہ وہ آج سیریس تھا ورنہ ہر وقت شرارتی موڈ میں رہتا تھا۔۔۔

"ایسے کیسے تمہیں اس حال میں چھوڑ کر چلی جاؤں؟؟؟ پہلے تم مجھے بتاؤ کہ آخر ہوا کیا ہے اور تم تھے کہاں اور تمہیں چوٹ کیسے لگی؟۔

"کچھ نہیں دوست کے ساتھ راستے میں بس ایک چھوٹا سا ایکسیڈینٹ ہو گیا تھا تم گھر پہ کسی کو مت بتانا پلیز سب پریشان ہو جائیں گے میں ٹھیک ہوں۔"

اس نے آرزو کو تسلی دینا چاہی جواب بھی شک بھری نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

"تو ڈاکٹر کے پاس کیوں نہیں گئے تم خود کیسے کرو گے بینڈیج، لاؤ میں کر دیتی ہوں۔"

وہ فرسٹ ایڈ باکس لے کر اس کے پاس آئی تو وہ بدک کر کھڑا ہو گیا۔

"آر یو سیریس تم میری بینڈیج کرو گی مطلب میں تمہارے سامنے شرٹ اتاروں؟؟؟؟ ویسے اگر تمہیں کوئی اعتراض نہیں تو ایز یو وش۔"

www.urdunovelsmania.com

وہ اس کے ہاتھوں سے فرسٹ ایڈ باکس لے کہ ایک طرف رکھا اور پھر اپنی شرٹ کے بٹن کھولنے لگا۔۔۔۔

"تم جیسا واہیات انسان میں کبھی اپنی زندگی میں نہیں دیکھا۔۔۔ صحیح کہتے ہیں نیکی بھی ان سے کرو جو ان کے قابل ہوں۔۔۔۔ مرو جو مرضی کرو میری بلا سے وہ غصے میں آگ بگولہ ہوتی ہوئی تن فن کرتے دروازہ کھٹاک سے بند کرتے باہر نکل گئی
۔۔۔۔

اس کے باہر جاتے ہی علی نے تیزی سے کمرے کا دروازہ بند کیا اور بستر پہ آکر بیٹھ گیا اس کے چہرے پہ اب شدید تکلیف کے آثار تھے جو کچھ دیر پہلے وہ دانستہ آرزو کے سامنے ظاہر نہیں کر رہا تھا۔

اس نے آہستہ سے اپنی شرٹ اتار کر اپنے زخموں کا جائزہ لیا۔ بازو کا زخم کافی گہرا تھا۔۔ گولی ابھی بھی بازو میں پیوست تھی۔ اس نے بازو پہ وقتی طور پر بندھا ہوا رومال کھولا تو خون فوارے کی مانند پھوٹ پڑا۔۔۔۔۔

وہ یہ سب آرزو کو نہیں دکھا سکتا تھا۔ آرزو تو کیا وہ گھر میں بھی یہ کسی کو بھی نہیں دکھا سکتا تھا کیونکہ پھر اسے بتانا پڑتا کہ وہ رات بھر کہاں تھا اور وہ نہیں چاہتا تھا کہ کوئی بھی یہ بات جانے۔۔۔۔۔

کچھ دیر بعد وہ ہمت کیے خود کے درد سے جونجتے ہوئے بالآخر گولی نکالنے میں کامیاب ہوا۔۔۔اب وہ لب باہم پیوست کیے اپنے زخموں پر پائیوڈین لگا رہا تھا تکلیف کی شدت سے اس کا چہرہ سرخ پڑ گیا تھا مگر وہ تکلیف برداشت کر رہا تھا۔

اسے اپنے انٹری ٹیسٹ کی تیاری کرنا تھی۔۔۔اسی لیے وہ ابھی تک جاگ رہی تھی تیاری کرتے ہوئے اسے کافی کی طلب ہوئی تھی سب اپنے اپنے کمروں میں سو چکے تھے اسی لیے اس نے اپنے لیے کافی بنانے کا سوچا اور وہ کچن کی طرف ہی آ رہی تھی کہ راستے میں علی سے مڈبھیڑ ہو گئی اب وہ اس کے کمرے سے نکل کر کچن میں آئی اور مگ اٹھایا اس میں کافی پاؤڈر ڈالا اور کافی بیٹ کرنے لگی وائٹ شارٹ شرٹ اور بلیک کیپری میں اس کی گوری رنگت دمک رہی تھی۔۔

urdu novels mania www.urdunovelsmania.com

گلے میں بے توجہی سے پڑا سفید اور سیاہ امتزاج کا دوپٹہ جھول رہا تھا۔۔۔اور اپنے گھنگھریالے بالوں کو کیچر میں مقید کیا ہوا تھا اس کے باوجود کچھ آوارہ لٹیں چہرے کو بوسہ کر رہی تھیں۔۔

وہ جو سمجھ رہا تھا کہ آرزو بھی واپس جا کر سو گئی ہو گی مگر کچن سے آتی آوازوں سے فوراً متوجہ ہوتا کچن کی طرف آیا تو آرزو کو بہت مگن انداز میں کافی بیٹ کرتے ہوئے دیکھا لبوں پر مسکراہٹ آکر معدوم ہوئی تھی وہ فریج کھولے کچھ ڈھونڈ رہی تھی اس نے ہلکے سے کچن کا ڈور ناک کیا وہ جو فریج میں دودھ ڈھونڈھ رہی تھی فوراً پلٹی ایک لمحے کے لئے دل خوف سے دھڑکا تھا پھر سامنے کھڑے علی کو دیکھ کر ایک ہاتھ دل پہ رکھے سکون کا سانس بھرا۔۔۔

"شاید میں نے تمہیں ڈرا دیا" اس کے ہونٹوں پر مچلتی مسکراہٹ بتا رہی تھی کہ وہ اس کے ڈرنے پر کافی محفوظ ہوا ہے.

""تمہاری شکل ہی ڈراونی ہے تو بندہ ڈرے گا ہی نا" وہ بے اعتنائی سے کہہ گئی۔۔۔۔

"ہا۔۔ہا۔۔۔ہا۔۔۔وہ ہلکا سا قہقہ لگا گیا۔۔۔

"انگور کھٹے ہیں"

اتنا ہینڈسم بندہ نا ملنے کا یقین ہو تو ایساری ایکشن تو بنتا ہے تمہارا"

"چچچچچچ۔۔۔۔ بہت دکھ ہے تمہارے لیے۔۔۔۔۔ مگر کیا کیا جا سکتا ہے؟

ناٹ انٹرسڈ!

"شٹ اپ یو چھچھوندر تمہیں گھاس ڈالتی ہے میری جوتی"

"شرم نہیں آتی اپنی بڑی بہن سے فضول کی ہانکتے ہوئے "وہ دانت پیس کر بولی۔۔۔۔

"فی الحال رات کے اس پہر مجھے شرم کھانے میں کوئی انٹرسٹ نہیں ایسا کرو کھانے کھلانے کی بجائے مجھے کچھ پلا دو۔۔۔۔۔۔

"ایسا کرو ایک کپ کافی میرے لیے بھی بنا دو۔۔۔۔

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

"اور یہ تم ابھی تک جاگ کس خوشی میں رہی تھی؟

"مجھے اپنے ٹیسٹ کی تیاری کرنی تھی "اس نے مصروف سے انداز میں کافی بیٹ کرتے ہوئے جواب دیا

"جب یہ کافی بن جائے تو میرے روم میں دے جانا" اس کی کافی کی طرف اشارہ کرتا مسکراتا ہوا باہر نکل گیا

"نوکر نہیں ہوں تمہاری جسے چاہیے اپنے لیے خود بنا لے" وہ غصے سے بڑبڑاتی کپ میں اور کافی ایڈ کرنے لگی...اسے پتہ تھا اگر نا بنا کر دی تو صبح ہوتے ہی سب کے سامنے اسے زلیل کرے گا۔۔۔۔

اس نے کمرے میں آکر فیس واش کیا اور ٹاول سے چہرہ صاف کرتے ہوئے واش روم سے باہر نکل کر ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑا بال بنانے لگا۔۔

اس وقت وہ ٹی شرٹ اور ایڈیڈاس کا ٹراؤزر پہنے کیجول ڈریسنگ میں تھا شیشے میں نظر بیڈ کی سائیڈ ٹیبل پر موجود کافی کے مگ پر پڑی تو طبیعت پر خوشگوار اثر پڑا اس وقت اسے کافی کی اشد طلب تھی، پہلا سپ لیتے ہی وہ دل میں اس کے ذائقے پر اسے داد دیے بغیر نہ رہ سکا کافی پی کر بیڈ پہ دراز ہوا اور تھوڑی دیر میں ہی نیند کی وادیوں میں محو سفر ہوا..

💖💖💖💖

آرزو نے کمرے میں آکر کافی کا مگ ایک طرف رکھا خود بستر پر بیٹھی اور موبائل اٹھایا

۔۔۔۔

فیس بک آن کی تو سامنے ہی اس کا پیج تھا۔۔۔آرزو نے اس کا پیج فیورٹ میں ڈالا ہوا تھا اس لیے سب سے پہلے اسے نوٹیفکیشن موصول ہو جاتی تھی اور پوسٹ اس کے پاس خود بخود آجاتی۔۔۔۔

آج Sid کی برتھ ڈے تھی۔۔۔ہزاروں لوگ اسے رات بارہ بجے سے ہی وش کر چکے تھے۔۔۔ابھی بھی اس کے پیج پر میسجز آرہے تھے۔۔۔۔

"اتنے لوگوں نے اسے وش کیا ہے اس نے کسی کو بھی ریپلائے نہیں کیا۔۔۔

میرا میسج بھی تو عام لوگوں کی طرح نظر انداز کر دے گا۔۔۔آخر میں بھی تو اس کی عام سی فالوور رہی ہوں۔۔۔میں نے آج تک کبھی اسے میسج نہیں کیا۔۔۔آج بھی نہیں کروں گی "وہ خودی سے مخاطب آہستہ آواز میں بول رہی تھی۔۔۔

"مگر میرا بہت دل ہے کہ اس کی سالگرہ پہ میں اسے وشز بھیجوں۔۔۔

اممممم۔۔۔۔۔۔مگر کیا کروں کہ وہ میرا میسج بھی دیکھے اور پڑھے بھی"" وہ گال پہ انگلی رکھ کر سوچنے کے انداز میں بولی۔

"آئیڈیا" وہ چٹکی بجا کر بولی۔۔۔

"میں اس کی آئی ڈی کے ٹائم لائن پہ میسج کرتی ہوں۔۔۔۔

"آپ کو سالگرہ کا دن بہت بہت مبارک ہو، اللہ تعالیٰ آپ کو دنیا کی ہر خوشی دے۔۔۔امید ہے آج کا دن آپ نے خوشی سے گزارہ ہوگا اپنی اس خوشی کے پلوں میں سے کچھ پل اگر کسی عام انسان کی نظر کردیں گے تو وہ بھی خوش ہوجائے گا، آپ کی خوشیوں کا صدقہ نکل جائے گا، اگر آپ نے مجھے ریپلائے کیا تو۔۔۔۔فرام آرزو ❤️

لکھ کر اس نے سینڈ کا آپشن پریس کیا۔۔۔۔

اور جواب کا انتظار کرنے لگی۔۔۔۔۔۔

"تھینکس"

اس کے کمینٹس پہ جھٹ ریپلائے آیا۔۔۔

اس کا ریپلائے دیکھ آرزو تو خوشی سے جھوم اٹھی۔۔۔۔۔۔

وہ سیدھی ہوکہ بیٹھی اور بار بار یہ لفظ منہ میں دہرانے لگی۔۔۔

"تھینکس.... تھینکس".......

"سچ میں اس نے مجھے ریپلائے کیا؟؟؟؟ اسے اپنی آنکھوں پر یقین کرنا مشکل لگا۔۔۔۔

اس نے جھٹ آئی بی جا کر میسج کیا۔

""اتنا چھوٹا سا تھینکس؟؟؟"

دوسری طرف سے اس کا میسج سین ہوچکا تھا مگر کوئی ریپلائے نہیں آیا۔۔۔۔

"آپ کو پتہ ہے۔ کتنا برا لگتا ہے جب کوئی مسیج سین کر کہ ریپلائے نا کرے" آرزو نے ناراضگی والے ایموجی کے ساتھ یہ میسج سینڈ کیا۔۔۔۔۔

دو منٹ یونہی گزر گئے۔۔۔وہ آن لائن نظر آ رہا تھا۔۔۔۔۔

"آپ چاہتی کیا ہیں"؟

دوسری طرف سے روکھا سا ریپلائے آیا۔

"آپ کو" پہلے ٹائپ کیا پھر خود ہی سر پہ چپت لگا کر اپنی جلد بازی پہ خود کو ڈپٹا۔۔۔۔۔

"آپ کو دیکھنا چاہتی ہوں ایک بار"

آرزو نے لکھ کر سینڈ کیا۔۔۔۔۔

"آمنے سامنے ملاقات ہوگی" دوسری طرف سے جواب موصول ہوا۔۔۔

"کیا؟؟؟؟آپ سچ میں مجھ سے ملیں گے؟؟"اس نے بے یقینی سے میسج ٹائپ کر کہ بھیجا

۔۔۔۔

"کوئی شک "؟

مقابل نے سینڈ کیا۔۔۔

"پھر کب اور کہاں ملیں گے "؟

"وقت آنے پر۔۔۔۔۔۔"

وہ میسج کیے آف لائن ہو چکا تھا۔۔۔۔

آرزو ٹیسٹ کی تیاری بھلائے فون ہاتھ میں لئیے کئی بار اس کے چھوٹے چھوٹے ریپلائے پڑھتی رہی۔۔۔ کافی کا مگ ویسے کا ویسے ہی پڑا رہ گیا۔۔۔۔

اور وہ اس کے بارے میں سوچتے ہوئے میٹھی نیند میں کھو گئی۔۔۔۔۔

"عائشہ اور حیدر کے پیپرز۔۔۔۔۔۔

اکبر نے رات کو اپنے اور آن فاطمہ کے مشترکہ کمرے میں قدم رکھا تو

سامنے کا منظر دیکھتے ھی باقی کے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے۔۔۔۔

آن فاطمہ جو ہر وقت سادہ سے کپڑوں میں سر پہ ہمہ وقت دوپٹہ لیے ہوتی وہ آج نائیٹی میں ملبوس لبوں پہ لپسٹک لگائے آئینے کے سامنے کھڑی اپنے سنہرے بالوں کو سلجھا رہی تھی

۔۔۔۔

"یہ میں کسی غلط کمرے میں تو نہیں آگیا؟؟؟اکبر کی آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی تو آن نے مڑ کر دیکھا مگر اسے دیکھتے ہی اپنی تیاری کے پیش نظر نگاہیں جھکا لیں۔۔۔

"بالکل ٹھیک ہے "وہ آہستگی سے بولی۔

"اگر کمرہ ٹھیک ہے تو اس میں رہنے والے مکین کی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں لگ رہی ۔۔۔۔"اتنا بڑا بدلاؤ کس خوشی میں؟؟؟؟اکبر بستر پہ آکر بیٹھے ہوئے بولا۔۔۔

"کسی کی خاموشی کو توڑنے کے لیے کبھی کبھی انسان کو ایسا قدم اٹھانا پڑ جاتا۔۔۔۔ آن نے ڈریسر سے پڑا ہوا پرفیوم اٹھایا اور خود پہ سپرے کیا۔۔۔ پھر ویسے ہی چلتی ہوئی اکبر کے پاس آئی اور اس پر بھی سپرے کیا۔۔۔ نظریں ملانے سے گریز برتا گیا۔۔۔۔

"لائٹ آف کردو مجھے نیند آرہی ہے "اکبر اس کا ہوشربا سراپا نظرانداز کرتے ہوئے آنکھوں پہ بازو رکھے ہوئے لیٹ گیا۔۔۔۔

آن بے آواز آنسو بہانے لگی۔۔۔ اور جا کر سوئچ بورڈ کا بٹن پریس کیا سارا کمرہ اندھیرے میں ڈوب گیا۔۔۔۔

وہ چلتی ہوئی بستر پہ آئی اور اپنی خالی جگہ پہ کروٹ کے بل لیٹ گئی۔۔۔

اس کا رونا کم ہونے کی بجائے بڑھتا گیا۔۔۔ اب اس کی سسکیاں کمرے میں گونجنے لگیں۔۔۔۔

اکبر نے آنکھوں سے بازو ہٹا کر اسے دیکھا۔۔۔۔

پھر ہاتھ بڑھا کر اسے اپنی طرف کھینچ لیا۔۔۔۔

"کیوں کرتی ہو ایسا جب سہنے کی ہمت نہیں"؟

"آہ۔۔۔آپ مجھ سے بات کریں مجھ پہ غصہ ہوں جو جی میں آئے وہی کہیں مگر پلیز مجھے یوں خاموشی کی مار مت مارا کریں۔۔۔اگر کچھ دیر اور آپ ناراض رہتے تو قسم سے میں نے ختم ہو جانا تھا" وہ رندھی ہوئی آواز میں بولی۔۔۔۔
پھر تھوڑا سا اٹھ کر ہمیشہ کی طرح اس کی تھوڑی پہ لب رکھے۔۔۔

"میڈم تھوڑی کے علاوہ بھی باقی جگہ بھی آپ کی ملکیت میں ہیں کبھی انہیں بھی چھو کر مان بخشیں۔۔۔

"اکبر بہت خراب ہیں آپ" وہ روہانسی آواز میں اس کے سینے پہ ہلکے سے مکا مار کر بولی۔۔۔

"آج تو آپ نے اچھے بھلے شریف آدمی کو بھٹکانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔۔۔" اکبر نے اس کے کان کے قریب جاتے ہوئے خمار زدہ آواز میں کہا۔۔۔

"پتہ ہے مجھے کتنے شریف ہیں آپ۔۔۔
"اچھا جی بتائیں کیا بے شرمی کی میں نے؟؟؟

پتہ نہیں۔۔۔۔ می۔۔۔ میں ابھی چینج کر کہ آ۔۔۔۔
آن نے اس کے پاس سے اٹھنا چاہا۔۔۔۔
"اس کی ضرورت نہیں "اب منایا ہے تو پوری طرح مناؤ۔۔۔۔
اکبر نے کسی قیمتی متاع کی طرح خود میں بھینچ لیا۔۔۔۔

www.urdunovelsmania.com

""عائشہ اٹھ بھی جاؤ یار دیکھو نہ کتنا وقت ہو گیا ہے۔۔۔ روز تمہاری وجہ سے میں کالج سے لیٹ ہو جاتی ہوں۔۔۔۔۔بس بھی کرو یار۔۔۔اتنا سو کیسے لیتی ہو؟؟؟

"قرت العین سوئی ہوئی عائشہ کے پاس جا کر اسکو اٹھاتی ہوئی بولی تھی جو اسکے اتنے بار اٹھانے پہ بھی نہیں اٹھ رہی تھی۔۔

""یار قرت سونے دو نہ تھوڑی دیر اور پلیز ز!!!!!

وہ نیند سے بوجھل آواز میں بولی۔۔۔

"عائشہ تم اٹھ رہی ہو یا نہیں ورنہ میں جواب کروں گی نہ یقیناً تمھیں بلکل اچھا نہیں لگے گا۔یہ پانی سے بھرا ہوا جگ تم پہ انڈیل دوں گی۔۔۔۔

"اس بار قرت العین نے اسکے اوپر سے کمفرٹر ہٹایا اور اسکو وارننگ دینے والے انداز میں بولی تھی۔

""یار کیا پریشانی ہے تمھیں کبھی تو مجھے سکون سے سونے دیا کرو ابھی تو میری آنکھ لگی تھی اور تم شروع ہو گئی اٹھ جاؤ اٹھ جاؤ...

"عائشہ جھنجھلا کر اٹھ بیٹھی تھی اور سخت نظروں سے اسکو گھورا تھا..

"خود تو تمہیں نیند آتی نہیں۔۔۔اور مجھے سونے نہیں دیتی۔۔۔۔

"عائشہ کمر پہ ہاتھ رکھ کر لڑاکا انداز بولی۔۔

"ویسے تمہاری اطلاع کے لیے عرض ہے آج آرزو آپی جا رہی ہیں اور اس وجہ سے ہم آج کالج سے آف کرنے والے ہیں۔۔۔

"میرا آج ایک امپورٹینٹ ٹیسٹ ہے میں چھٹی نہیں کرنے والی "قرت العین نے چلا کر کہا۔۔۔

"ایک دن چھٹی کر لینے سے کوئی فرق نہیں پڑے گا سوکر لو نا یار۔۔۔عائشہ اسے منانے لگی۔۔۔کہیں اس کی وجہ اسے بھی کالج نا جانا پڑ جائے۔۔۔

"اچھا ٹھیک ہے کہہ تو تم ٹھیک رہی ہو چھٹی کر لیتے ہیں کہیں آرزو آپی ناراض نا ہو جائیں کہ ہم نے انہیں ٹھیک سے الوداع بھی نہیں کیا۔۔۔۔

urdu novels mania www.urdunovelsmania.com

قرت العین نے کہا تو عائشہ کی چھٹی کے نام پہ باچھیں کھل گئیں۔۔۔۔

قرت میں فریش ہو کر آتی ہوں پلیز میرے بال بنا دو نا" وہ لاڈ سے بولی۔۔۔

"اچھا بنا دیتی ہوں مگر جلدی آنا واش روم میں کہیں سو مت جانا" قرت العین نے اسے پیچھے سے ہانک لگائی۔۔۔۔

عائشہ اور قرت العین ایک ہی روم شئیر کرتی تھیں اور ایک ہی کالج میں پڑھتی تھیں۔۔۔قرت العین اس سے ایک سال بڑی تھی اس لیے اس سے ایک سمیسٹر آگے تھی۔۔۔۔۔

سوتیلی بہنیں ہونے کے باوجود بھی ان میں سگی بہنوں سے بھی بڑھ کر پیار تھا۔۔۔۔۔۔

❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️

"گڈ مارننگ !آرزو نے صبح اٹھتے ہی اپنے موبائل سے اسے میسج ٹائپ کیے بھیجا پھر کوئی ریپلائے نا پا کر مایوسی سے وہ تیار ہونے چل دی

جب تیار ہو کہ باہر آئی تو موبائل پر نظر ڈالی کوئی نوٹیفکیشن آیا ہوا تھا اس کی آنکھوں میں چمک آئی۔۔۔

"اوہ شٹ واچ تو اندر ہی بھول آئی وہ واپس واش روم میں گئی واچ لینے۔

علی جو اسے جلدی آنے کا کہنے کے لیے اس کے روم میں آیا تھا سامنے پڑے ہوئے موبائل کی سکرین روشن دیکھی تو نا چاہتے ہوئے بھی اس نے یہ غیر اخلاقی حرکت کر دی ہی دی۔۔۔۔

اس نے موبائل اٹھا کر دیکھا تو کوئی بھی لاک نہیں لگا۔۔۔نوٹیفکیشن اوپن کی ۔۔۔۔۔۔۔کتنی دیر وہ یوں ہی دیکھتا رہا۔۔۔۔۔جب وہ یکدم ٹھٹھکا تھا۔ایک عجیب سا تاثر اسکی آنکھوں سمیت دل میں ابھرا تھا اور جیسے جیسے اس نے پوری چیٹنگ پڑھی علی اکبر کا دماغ چکرا کر رہ گیا۔۔۔۔۔

اس کی سرخ انگارہ آنکھیں لہو چھلکا رہی تھیں۔۔۔۔۔۔ واشروم سے نکلتی ہوئی آرزو اسے اپنے موبائل کو پکڑے دیکھ کر ایک پل کے لیے اس کا چہرہ زرد پڑ گیا۔۔۔۔۔ وہ تیر کی تیزی سے اسکی جانب لپکی۔۔۔۔ مگر اسے پہنچنے میں بہت دیر ہو چکی تھی۔

علی نے لال بھبھوکا چہرے لیے اس کی طرف دیکھا۔۔۔۔ اس سے پہلے کہ وہ اپنا ضبط کھو دیتا۔۔۔۔ اس نے اپنی مٹھیاں بھینچ کر خود کو نارمل کیا۔۔۔ جاتے وقت وہ کوئی بھی بدمزگی پیدا نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔

اس سے اس ٹاپک پر پھر کبھی بات کرنے کا سوچتے ہوئے وہ اس کا موبائل بستر پہ اچھال گیا۔۔۔۔

آرزو خاموش کھڑی اس کے چہرے کے اتار چڑھاؤ دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

"جلدی نیچے آؤ تمہیں ائیر پورٹ چھوڑ کر مجھے بھی ضروری کام سے جانا ہے۔" اس کی برف سی سرد آواز نے اسے چونک جانے پہ مجبور کیا۔۔۔۔

"ہنہہ۔۔۔آیا بڑا۔۔۔۔اپنا غصہ اپنے پاس رکھو" وہ ناک سکوڑ کر بولی۔۔۔

وہ جو باہر نکل رہا تھا اس کی بات سن کر پلٹا۔۔۔۔

"وقت رہتے ہی سنبھل جاؤ"

علی نے ایک تفصیلی نظر اس پر ڈالی جو جینز اور شارٹ شرٹ پہن کر گلے میں سکارف لیے ہوئے تھی۔۔۔۔

"بیرون ملک ابھی پہنچی نہیں وہاں کے چال چلن ابھی سے اپنا لیے۔۔۔صد افسوس!!!!

"تم جیسے لوگ ہوتے ہیں غدار جو اپنے ملک کو باہر ریپرزینٹ کرنے کی بجائے ان کے رنگ میں ڈھل جاتے ہیں۔۔۔

"گھر والوں کو تو میری اس ڈریسنگ سے کوئی مسلہ نہیں تو تمہیں کیا تکلیف ہے؟"

"فاریور کائنڈ انفارمیشن !میں بھی اسی گھر کا فرد ہوں۔۔۔۔

Anywaydowhatyouwanttodo.....

وہ بے نیازی سے کہتے ہوئے باہر نکل گیا۔۔۔۔آرزو اپنا بیگ لیے باہر نکلی جہاں سب اس کے منتظر تھے۔۔۔۔۔۔۔

سب سے پہلے جنت گیلانی اور انیقہ نے اس کے سر پر دست شفقت رکھا پھر عیسی اور موسی گیلانی نے۔۔۔حرعین اور آن فاطمہ سے ملنے کے بعد وہ اکبر کے پاس آئی تو اکبر نے بھی اسے پیار دیا۔۔۔۔

"آپ میرے لیے آپ باہر سے کیا لائیں گی"؟ عائشہ نے گرمائش کی۔

"جو تم کہو"....

آپی ایسا کرنا آپ میرے لیے ناوہاں سے میک اپ کِٹ لانا وہ جس میں بلیک سموکی میک اپ ہوتا ہے۔۔۔مجھے وہ کرنا ہے آپ کی شادی پہ"

میک اپ والی بات تو ٹھیک ہے مگر شادی والی بات کی تو میک اپ کینسل۔۔۔۔آرزو مسکرا کر بولی۔۔۔۔

"حیدر تمہیں کچھ چاہیے؟

وہ جو خاموشی سے کھڑا تھا آرزو نے اس سے پوچھا "نو آپی آپ بس اپنا خیال رکھیے گا۔

Haveasafejourney....

تھینکس حیدر۔۔۔۔

"ائیر پورٹ وقت پر پہنچنا ہے یا میں جاؤں؟؟ علی نے اپنی رسٹ واچ کو دیکھ کر سخت آواز میں کہا۔۔۔

آرزو نے اس چشمے کی اوٹ سے گھور کر دیکھا۔۔۔اور سب کو خدا حافظ کہتے ہوئے اس کے پیچھے باہر آئی۔۔۔۔

علی نے گاڑی سٹارٹ کی اور پھر وہ دونوں ائیر پورٹ کی طرف روانہ ہوئے۔۔۔۔سارا راستہ خاموشی سے گزر گیا۔۔۔

علی اس کا بیگ اٹھائے اندر آیا۔۔۔

آرزو کا سامان چیکنگ کے لیے چلا گیا۔۔۔

"اے چشمش یہ لو" اس نے ایک چین اس کی طرف بڑھائی۔۔۔

"یہ کیا ہے؟؟؟

آرزو نے جانچتی ہوئی نظروں سے دیکھا۔۔۔۔

"یہ گرینڈ مام نے دی تھی کہ تمہیں دے دوں"

اگر انہوں نے دینی تھی تو خود مجھے دیتی تمہیں کیوں دی مجھے دینے کو؟؟؟ وہ ابرو اچکا کر پوچھ رہی تھی۔

"لینی ہے تو لو ورنہ تمہاری مرضی" اس نے لاپرواہی سے کہا اور چین واپس پاکٹ میں رکھنے ہی لگا تھا کہ۔۔۔

"اچھا لاؤ دو" اس نے ہاتھ آگے کیا۔۔۔

"یہ میرا کلچ پکڑو۔۔۔ آرزو نے اس کے ہاتھ میں اپنا کلچ پکڑایا۔۔۔۔

اور خود اس کے ہاتھ سے چین کر گلے میں پہننے لگی۔۔۔

"اے چشمش اب تم کچھ زیادہ ہی اوور ہو گئی ہو یہ کیا بیہودگی ہے کلچ میرے ہاتھ میں پکڑانے کی سو لڑکیاں میری طرف دیکھ رہی ہیں۔۔۔ایک تو تمہیں ساتھ دیکھ کر منہ پھیر کر چلی اور باقی تمہارا کلچ پکڑے کر مجھے جورو کا غلام سمجھ رہی ہیں۔۔۔

"پکڑا و مرو۔۔۔ تم اور تمہاری فضول لڑکیاں جن کے پاس تم جیسے وجیھہ لوفر کو دیکھنے کے علاوہ اور کوئی کام نہیں" وہ جل کر بولی۔۔۔۔

اس کے نام کی اناؤنسمنٹ ہونے لگی تو وہ جاتے ہوئے ایک نظر علی پر ڈال کر اندر کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔۔

پھر علی اکبر اسے چھوڑ کر باہر آگیا۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤

urdu novels mania www.urdunovelsmania.com

تمہیں کیا ضرورت پڑی تھی ان سے فرمائشیں کرنے کی ہاں" وہ روم میں آئی تو عائشہ کتابوں میں سر دیئے بیٹھی تھی۔۔۔

"میں کچھ پوچھ رہی ہوں جواب دو" اس نے سر اٹھا کر قرت العین کو دیکھا تھا جو کافی غصے سے اسے دیکھ رہی تھی

"وہ جب بھی سب باہر جاتے ہیں تو اپنے گھر والوں کے وہاں سے کچھ نا کچھ لے کر آتے ہیں ایسا میں ڈراموں میں دیکھا ہے۔۔۔ میں نے انہیں کہہ دیا تو کیا برا کیا؟؟؟

"بس فرمائشیں ہی کرنا کبھی پڑھائی پر بھی توجہ دے دیا کرو لاؤ دکھاؤ کیا پڑھ رہی ہو؟؟؟؟ قرت العین نے اس کے ہاتھ میں موجود کتاب لینی چاہی۔۔۔

ارے قرت کیا کر رہی ہو چھوڑو میں خود ہی پڑھ لوں گی مجھے تمہاری ہیلپ کی ضرورت نہیں اس نے سینے میں کتاب چھپاتے ہوئے کہا۔۔۔

"تم اور وہ بھی پڑھائی۔۔۔ یہ سورج کہاں سے نکلا۔۔۔

www.urdunovelsmania.com

اچانک اس کی کتاب میں چھپا ہوا ڈائجسٹ کتاب سے نکل کر اس کی گود میں گرا۔۔۔۔

"اچھا تو یہ تھی تمہاری پڑھائی؟؟؟ وہ اسے خشمگیں نگاہوں سے گھور کر پوچھ رہی تھی۔۔۔۔

"قرت بس ناول کا اینڈ ہے پلیز پڑھنے دے ناں ما کو نا بتانا۔۔۔۔ پلیز ناں وہ اسے منتیں کرنے لگی۔۔۔۔

"تم تو نشئیوں کی طرح منتیں کر رہی ہو جیسے تمہارا نشہ ٹوٹ رہا ہے۔۔۔

قرت تمہیں کیا پتہ ناولز کا نشہ۔۔۔۔۔۔

وہ بستر پر اوندھے منہ گرے اب کی بار بے دھڑک ہو کر ناول پڑھنے لگی۔۔۔۔

💖💖💖💖💖💖

رات کا دوسرا پہر شروع ہو چکا تھا۔ یونائیٹڈ کنگڈم کا گرلز ہاسٹل پورا اس وقت اندھیرے اور نیند میں ڈوبا ہوا تھا اسی وقت کسی کی پر اسرار آنکھیں چاروں طرف گھوم کر اس ہاسٹل کا جائزہ لے رہی تھیں۔

سیاہ لباس جس میں بلیک جینز اور بلیک ہڈی پہنے ہوئے اس کا کسرتی جسم خاصا نمایاں ہو رہا تھا۔۔۔ گرلز ہاسٹل کی پچھلی سائیڈ پہ رک کر اس نے ایک نظر فرسٹ فلور کی بند کھڑکی پہ ڈالی اور اگلے ہی پل بنا کوئی چاپ پیدا کیئے وہ اس دیوار پہ چڑھ رہا تھا۔۔۔ تیزی اور مہارت سے۔

کھڑکی کے اوپر بنی شیڈ کے سہارے ہوا میں معلق ہو کر اس نے مہارت سے بند کھڑکی کا لاک کھولا اور بنا کسی بھی قسم کی آہٹ پیدا کیئے کمرے میں کود گیا۔۔۔۔

جس طرح باہر موسم سرد تھا اندر بھی خنکی تھی۔۔۔۔ اور سامنے ہی وہ بستر میں کمفرٹر اوڑھے دنیا جہان سے بے خبر محو استراحت تھی۔

نائٹ بلب کی روشنی میں اس کا چہرہ واضح تھا۔ گھنگھریالے بال تکیے پہ بکھرے ہوئے تھے۔ وہ ہاتھوں میں کتاب لیے شاید پڑھتے ہوئے وہیں سو چکی تھی۔۔۔۔ اسی لیے گلاسز اس کی بند آنکھوں پر تھے۔۔۔۔

UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania

وہ آہستہ سے چلتا ہوا اس کے قریب آ رکا، وہ بلکل اس کی آنکھوں کے سامنے تھی جس کے لئے وہ آیا تھا۔۔۔۔ایک چین اس کی صراحی دار گردن میں جگمگا رہی تھی۔۔۔

وہ جھکا اور آہستہ سے اس کے پاس نیچے زمین پہ پنجوں کے بل بیٹھ گیا۔
پھر اس کی آنکھوں پر موجود گلاسز اتار کر ایک طرف رکھے۔۔۔۔
اب اس کا چہرہ پوری طرح اپنی جھب دکھلا رہا۔۔۔۔کوئی روکاوٹ نہیں تھی۔۔۔

novels mania
www.urdunovelsmania.com

اس کے سرخ و سفید نرم و ملائم گال، اس کی بڑی بڑی غزالی آنکھیں جو اس وقت بند تھیں۔۔کٹاؤ دار بارک ہونٹ۔شہ رگ پہ بنا تل اس کی توجہ کا مرکز بنا۔۔۔۔۔

تم بے حد حسین ہو مگر چھہہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔افسوس بہت بد قسمت بھی۔۔۔آہ
۔۔۔۔۔

اس نے ہاتھ میں موجود تیز دھار چاقو کی نوک سے اس کی پیشانی پہ بکھری گھنگھریالی زلفیں ہٹائیں تو ایسا لگا کہ جیسے بادلوں کی اوٹ سے چاند نکل آیا ہو۔۔۔۔

ایسا نہیں تھا کہ اس نے کبھی کوئی حسین چہرہ نہیں دیکھا تھا اس نے ایک سے بڑھ کر ایک حسین صورت دیکھی تھی مگر یہ معصومیت کہیں نہیں دیکھی تھی۔۔۔۔۔

یہ روشن شفاف چہرہ دیکھ کر اسے پیار بھی آیا اور پھر دل نفرت کی آخری حدود کو بھی چھو گیا ۔۔۔۔

"تم یہاں صرف میرے لیے آئی ہو میری ہو تم صرف میری اب تمھیں کوئی بھی مجھ سے الگ نہیں کر سکتا کوئی بھی نہیں""""""

اس کے کان کے قریب جھک کر مدھم سرگوشی نما آواز میں کہا۔۔۔۔

آرزو جو ابھی کچھ دیر پہلے ہی سوئی تھی اپنے قریب کسی کی موجودگی محسوس کیے جاگ چکی تھی مگر کسی کی گھمبیر اور جان لیوا آواز سن کر اپنی آنکھیں کھولنے کی ہمت نہیں پا رہی تھی ۔۔۔۔کسی کی پر حدت سانسیں خود کے بہت قریب محسوس کر رہی تھی ۔۔۔۔اس نے دونوں ہاتھوں کی مٹھیوں سے بیڈ شیٹ کو جکڑا ۔۔۔۔

آنکھیں ہنوز بند تھیں ڈر کے باعث ۔۔۔۔

"ک ۔ک ۔کون ۔۔ہو ۔۔تم ؟اس کے خشک گلے سے ٹوٹی پھوٹی آواز بمشکل نکلی ۔۔۔

"یمراج "(جان نکالنے والا).

پہلے کی نسبت اونچی آواز میں بولتا ایک الوداعی نظر اس پہ ڈال کر وہ کھڑکی سے باہر نکل گیا اور جس تیزی سے آیا تھا اسی تیزی کے ساتھ اندھیرے کا حصہ اندھیرے میں غائب ہو گیا۔

جیسے ہی وہ وہاں سے باہر نکلا۔۔ آرزو ایک جھٹکے سے اٹھ بیٹھی اس کا حلق پیاس سے خشک ہو رہا تھا اس نے سائیڈ ٹیبل پہ رکھا پانی کا گلاس اٹھایا اور ایک ہی سانس میں ختم کر گئی۔۔۔۔

"کون تھا یہ اور کیا کہہ کر گیا؟؟؟ وہ خود سے سوال کر رہی تھی۔۔۔۔

آج پہلا دن تھا اسے آکسفورڈ یونیورسٹی میں آئے کچھ لیکچرز اٹینڈ کیے اب وہ وہاں کے گراؤنڈ میں بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔ابھی شروعات تھی تو کسی سے جان پہچان نہیں تھی۔۔۔اسی لیے اکیلی ہے بیٹھی اردگرد کا جائزہ لے رہی تھی۔ یہاں کے رہنے والوں کے علاوہ مختلف ممالک سے آئے ہوئے بھانت بھانت کے سٹوڈنٹس وہاں دکھائی دے رہی تھے جس میں زیادہ تر ویسٹرن ہی تھے۔۔۔

اس نے اکتا کر اپنے قریب رکھے بیگ میں سے موبائل نکالا اور آئی۔بی چیک کیا وہاں کوئی میسج نہیں تھا۔۔۔۔

اس نے پاکستان کال ملائی اور جنت گیلانی کو اپنی وہاں بخیر و عافیت پہنچ جانے کی اطلاع دی۔

پھر فیس بک لاگ ان کیا۔۔۔۔۔

SidArt.

کا پیج اوپن کیا۔۔۔اسے سد کے لائیو آنے کی نوٹیفیکیشن بھی ملی ہوئی تھی مگر موبائل سائلنٹ پہ ہونے کی وجہ سے پتہ نہیں تھا۔۔۔۔

وہ ہاتھوں میں برش پکڑے کسی ویسٹرن لڑکی کی تصویر بنا رہا تھا اس کی صرف پشت دکھائی دے رہی تھی اور ہاتھ جو کینوس پر تیزی سے چل رہے تھے۔۔۔وہ اس کی مہارت پہ دنگ رہ گئی۔۔۔۔

"یہ جگہ تو کچھ دیکھی دیکھی لگ رہی ہے" اس کا دھیان سد پر سے ہٹا تو اس نے اس کے آس پاس کا جائزہ لیتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"اوہ یہ تو اسی یونی ورسٹی کی بیک سائیڈ ہے جہاں سے گزر کر میں ہوسٹل سے صبح آئی تھی۔۔۔۔

www.urdunovelsmania.com

"کیا سچ میں وہ یہاں ہے ؟؟؟ اس نے حیرت زدہ آواز میں خود سے کہا۔۔۔

اپنی بکس بیگ میں ڈالیں اور موبائل بھی۔ پھر گروانڈ کی بیک سائیڈ کی طرف دوڑ لگا دی معا کہیں وہ گم نا ہو جائے اس کے پہنچنے تک۔۔۔۔

وہ تیز سانس لیتے ہوئے تقریباً ہانپتی ہوئی وہاں پہنچی ایک انگریز لڑکی سامنے موجود بینچ پر بیٹھی ہوئی مسکرا رہی تھی اور وہ اس کی پینٹنگ بنا نا رہا تھا۔۔۔

آرزو دھڑکتے دل کے ساتھ چلتے ہوئے اس کی پشت سے ہوتے ہوئے سامنے آئی ۔۔۔۔

دراز قد، ورزشی جسامت، گندمی رنگت، ستواں ناک، باریک سختی سے بھینچے ہوئے لب، ایک برش کان پر لگائے دوسرا ہاتھ میں پکڑے وہ اپنے کام میں بالکل محو تھا۔

ٹال، ڈارک اینڈ ہینڈسم کی مثال پہ وہ پورا اترتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔۔۔۔

اس کے دل کی رفتار نے زور پکڑا۔۔۔۔

"ہیلو ڈاکٹر سد!

آرزو نے اس کے قریب آتے کہا۔۔۔۔

"ہیلو! اس نے بنا اس کی طرف دیکھے جواب دیا۔۔۔

"آپ نے مجھے پہچانا نہیں؟ آرزو نے حیرت سے کہا۔

"آپ کون؟" اس بار سد نے تیزی سے چلتے ہوئے ہاتھ کو روکے نظر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔

پل بھر میں اس کے دل کی دنیا کو زیر و زبر کر گیا۔۔۔۔

"دل چھین کر کہتے ہیں آپ کون؟ آرزو نے دل میں کہا۔۔۔کیونکہ اس کے سامنے بولنے کی ہمت کہاں تھی۔۔۔

"آپ کی پینٹنگ کی فین اور اب آپکی بھی....."

"جی "اس نے حیرت سے اپنی بڑی بڑی سیاہ آنکھوں کو اور بڑا کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"آپ تو ڈاکٹر ہیں نا تو پھر آپ یہاں کیسے ؟ کیا پھر سے پڑھنے کا شوق چرایا ہے ؟ وہ لبوں پر دھیمی سی مسکان لیے پوچھ رہی تھی۔

"کیوں ڈاکٹر بننے کے بعد پڑھنا منع ہو جاتا ہے۔ تو پھر سپیشلائزیشن کس مرض کی دوا ہے ؟ وہ اسے لاجواب کر گیا۔۔۔

"یہ بات بھی ٹھیک ہے آپکی "

جتنی سحر انگیز شخصیت ہے اس سے بھی زیادہ سحر کن آواز۔۔۔اس نے دل میں سوچا۔۔۔

www.urdunovelsmania.com

بلیو جینز پر لائٹ پنک شارٹ فراک اور گلے میں موجود سکارف پہننے، گھنگھریالے بالوں کا میسی سا جوڑا بنائے اس میں کلپ لگائے۔ اور جوڑے میں بال پوائنٹ پھنسائے، آنکھوں پہ نظر کا چشمہ لگائے اتنی بڑی ہیلز میں بھی وہ اس دیو ہیکل وجود کے سامنے بالکل چھوٹی سی گڑیا لگ رہی تھی۔۔۔۔

(اپنے سے بڑوں سے پنگے از ناٹ چنگے۔ یہ میں نے کہا) 😁

"Ilikeyourboldness...."

سد نے سپاٹ لہجے میں کہا۔۔۔

"آپ کو میں کہاں سے بولڈ لگی؟ وہ اپنے اوپر تفصیلی نگاہ ڈال کر بولی۔۔۔

"ضروری نہیں انسان کی ڈریسنگ دیکھ کر ہی اسے بولڈ کہا جائے۔۔۔ حاضر جوابی بھی بولڈنس کی ہی ایک قسم ہے۔"

وہ کہہ کر دوبارہ اپنے کام میں مشغول ہو گیا۔۔۔

"آپ ہر جگہ اپنی پینٹنگ کا سامان ساتھ لیے گھومتے ہیں؟؟؟
"برش سٹروک اور کینوس یا کاغذ کی ساخت کے لئے میری ترجیح ہر جگہ میرے ساتھ میرے ساتھ رہتی ہے،

"آپ کی پینٹنگز میں اک عجب سا درد محسوس ہوتا ہے ۔۔۔ یہ کیسے کر لیتے ہیں آپ؟؟ آرزو نے من میں آیا ایک اور سوال پوچھا۔۔۔۔

"یہ میری غیر متوقع صلاحیت ہے. بہت سارے ایسے حادثات ہیں جو روایتی پینٹنگ کو ایک روح دیتے ہیں.
میرے ہر برش کے ٹپ سے بنی ہوئی پینٹنگ میرے اندرونی احساسات کی نمائندگی کرتی ہے۔۔۔۔

میرے خیال میں ایک آرٹسٹ عام لوگوں کے برعکس زیادہ حساس ہوتا ہے۔ فطری حسن اسے متاثر کرتا ہے۔ اُسے بارشوں میں سرگوشیاں سنائی دیتی ہیں۔ بانسری کی دُھن پکارتی

ہے۔ ندی کچھ کہتی ہے۔ یہی بے چینی خود شناسی کی جوت جگاتی ہے، انجان راہوں پر لے جاتی ہے۔ اسے وہ سب دکھائی دیتا ہے اور محسوس ہوتا ہے جسے عام انسان محسوس نہیں کرسکتا۔۔۔وہ اپنے کام پر توجہ دیتے ہوئے اس کے سوالوں کا شائستگی سے جواب دے رہا تھا۔۔۔۔

"آپ آج میرا انٹرویو لینے آئیں ہیں؟ سد نے بنا اسے دیکھے پوچھا۔۔۔

"یہی سمجھ لیں"

"آپ کے بارے میں زیادہ سے زیادہ جاننے کا موقع کون گنوائے گا؟؟؟

"ہممم۔۔۔کبھی کبھی جاننے کے لیے اک لمحہ بھی کافی ہوتا ہے اور کبھی کبھی ہم صدیاں بھی ساتھ گزار لیں تو ایک دوسرے کو پہچان نہیں پاتے کے اس کے دل میں کیا چھپا ہے"

"آپ بہت گہری باتیں کرتے ہیں"

"یہ کمپلیمینٹ تھا یا کچھ اور؟؟؟ سد نے ابرو اچکا کر سپاٹ انداز میں پوچھا۔۔۔

"آپ جو بھی سمجھ لیں۔

"اچھا یہ بتائیں آپ نے پینٹنگ کب سے شروع کی؟؟؟

"پینسل اسکیچز پر تو گرفت بچپن سے ہی تھی، مگر استاد کی راہ نمائی میں رنگوں سے آشنا ہونے کے بعد کتنے ہی قدرتی نظارے خود بخود کینوس پر اترنے لگے۔ گاؤں میں جہاں میں بیٹھ کر تعلیم حاصل کی اس فطری منظر میں رنگ بھر ے۔ ریگستان کو اِس مہارت سے پینٹ کیا کہ دیکھنے والے عش عش کر اٹھے۔۔۔اور خود ہی میرے گرویدہ ہو گئے۔۔۔

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

"آپ کے حساب سے خوبصورتی کیا ہے؟؟؟؟

"میری پینٹنگ میں کمرشل ازم نہیں ملے گا۔ میں احساسات کو پینٹ کرتا ہوں۔ بے شمار لوگ ہیں جو کہتے ہو کہ جی فلاں جگہ خوب صورت ہے۔ فلاں لڑکی خوبصورت ہے اس کی

پینٹنگ بناؤ۔۔۔لیکن خوب صورتی تو انسان کے اپنے اندر ہوتی ہے، جن گلیوں، علاقوں، میں اپنے اٹھا بیٹھا میرے لیے تو وہی سب سے خوب صورت ہے۔آپ کی محبوبہ چاہے دنیا کی بد صورت عورت ہو لیکن آپ کے لیے وہ دنیا کی حسین ترین عورت ہوگی، کیوں کہ یہ احساس یہ کیفیت اس نے آپ کو دی ہے۔

خوبصورتی دیکھنے والے کی نظر میں ہوتی ہے میرے حساب سے۔۔۔اس نے جواب دینے کے ساتھ ساتھ اس لڑکی کی پینٹنگ بھی مکمل کر دی۔۔۔

"ڈن" اس نے برش ایک طرف رکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

“Wowthat’swonderful…..

وہ انگریز لڑکی اپنی شاندار پینٹنگ دیکھ کر خوشی سے اس کے گلے لگی۔۔۔۔

آرزو کی آنکھوں میں عجیب سا تاثر ابھرا۔۔۔۔

وہ اس کا شکریہ ادا کیے اپنی پینٹنگ لیے وہاں سے چلی گئی مگر آرزو ابھی بھی وہیں کھڑی تھی
۔ اور سدا اپنا سامان سمیٹ رہا تھا۔۔۔

"آپ نے اس کی پینٹنگ کیوں بنائی" انداز میں حسد واضح دکھائی دے رہا تھا۔

"یہ میری بہت پرانی فالورر ہیں میں نے ان سے پرامس کیا تھا جب بھی یہاں آیا ان کی پینٹنگ ضرور بناؤں گا۔۔۔

"صرف پرانی فالورر کی ہی پینٹنگ بناتے ہیں یا کسی نیو فالورر کو بھی ایسا شرف بخشتے ہیں
؟؟؟

"اوہ۔۔۔ تو آپ چاہتی ہیں کہ میں آپ کی بھی پینٹنگ بناؤں؟"
آرزو نے اس کی بات پہ اثبات میں سر ہلایا۔۔۔
"ٹھیک ہے ضرور بنا دوں گا"

اس کے حامی بھرنے پہ اس کے لبوں پہ تبسم بکھرا۔۔۔۔

وہ دونوں ساتھ ساتھ چلنے لگے اچانک چلتے ہوئے آرزو کا پاؤں مڑا اور وہ درد سے بلبلاتی ہوئی زمین پر گرنے کے انداز میں بیٹھی۔۔۔۔

"آہ۔۔۔۔منہ سے ہلکی سی کراہ نکلی۔۔۔۔

"کیا ہوا؟؟؟وہ جلدی سے گھٹنوں کے بل اس کے پاس نیچے بیٹھ کر فکرمندی سے بولا۔

"لگتا ہے پاؤں میں موچ آگئی ہے "اس کے چہرے پہ درد کے آثار نمایاں ہو رہے تھے۔

"آؤ تمہیں ڈاکٹر کے پاس لے چلوں"

"نہیں۔۔۔نہیں اس کی کوئی ضرورت نہیں۔ میں تھوڑی دیر آرام کروں گی تو ٹھیک ہو جاوں گی"وہ اسے کہہ کر اٹھنے ہی لگی تھی کہ پھر سے لڑکھڑائی۔۔۔۔

آپ تو خود ڈاکٹر ہیں ویسے۔۔۔۔آرزو نے سوال کیا۔۔۔

مگر اس چیز کا نہیں ہارٹ کا۔۔۔۔دلوں کو توڑنا جوڑنا۔۔۔۔وہ مبہم سا مسکرایا۔۔۔۔۔

سد نے اپنا ہاتھ اس کے آگے کیا اسے سہارا دینے کے لیے۔۔۔۔

آرزو نے اپنا ہاتھ اس کی چوڑی ہتھیلی پہ رکھ دیا۔۔۔۔

اس نے اسے سہارا دئیے اٹھایا۔۔۔۔

"کہاں رہتی ہیں آپ؟؟؟

یہیں گرلز ہاسٹل میں "اور آپ؟؟؟

"میں بھی اسی دنیا میں ہی رہتا ہوں"۔وہ کہہ کر پہلی بار تھوڑا سا مسکرایا۔۔۔۔

"آپ سے ایک بات پوچھوں؟؟؟آرزو نے اس کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دیکھ کر کہا۔۔۔۔جو پوری طرح اس کی ہتھیلی میں چھپ چکا تھا۔۔۔۔

اس کے لمس میں عجب حدت تھی۔۔۔اسے اپنا دل پہلے سے زیادہ زوروں سے دھڑکتا ہوا لگا۔۔۔

"ہمممم۔۔۔پوچھیں۔۔۔۔"

آپ کے نزدیک حسن کیا ہے۔۔۔مطلب آپ کو کس قسم کی لڑکیاں پسند ہیں؟؟؟ بالاخر اس نے دل میں آیا سوال زبان پہ لایا۔۔۔۔

"اُس نے حسن کی تعریف مانگی تھی مجھ سے،

میں نے اسے آئینہ دکھا دیا۔۔۔۔

وہ شاعرانہ انداز میں روانگی سے بولا۔۔۔

آرزو اس کے شعر پہ حق دق رہ گئی۔۔۔

"یہ صرف شعر تھا یا سچ میں میری تعریف؟؟؟؟

"کچھ باتیں بتائی نہیں جاتیں محسوس کیں جاتی ہیں۔۔۔۔

"ہو نا جائے حسن کی شان میں گستاخی کہیں،

تم چلے جاؤ کہ تمہیں دیکھ کر پیار آنے لگا ہے،

"آپ کا ہاسٹل "اس نے شعر مکمل کیے سامنے موجود بلڈنگ کی طرف اشارہ کیا۔۔۔۔

وہ جو ابھی تک اس کے سحر کن آواز میں ڈوبی ہوئی تھی چونک کر سامنے دیکھا۔۔۔۔

"اوکے ٹیک کئیر "وہ اسے چھوڑے آگے بڑھنے لگا۔۔۔۔
"آپ میری پینٹنگ کب بنائیں گے یہ تو بتایا ہی نہیں "؟آرزو نے اسے پیچھے سے ہانک لگائی۔۔۔۔

"کل "وہ یک لفظی جواب دیئے وہاں سے نکل گیا۔۔۔۔
وہ وہیں کھڑی رہی جب تک وہ نظروں سے اوجھل نہیں ہو گیا۔۔۔پھر آہستہ آہستہ دیوار کا سہارا لیے اوپری منزل پہ جانے کے لیے سیڑھیاں چڑھنے لگی۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤

www.urdunovelsmania.com
UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania

"آرزو کی کوئی خیر خبر آئی ؟" عیسی گیلانی نے جنت گیلانی سے پوچھا۔۔۔

"جی اس کا فون آگیا تھا بتا رہی تھی کہ سب ٹھیک ہے وہاں....

وہ سب ڈنر کے لیے ڈائننگ ٹیبل پر جمع تھے۔۔۔۔

"علی بیٹا تم کب سے آفس جوائن کر رہے ہو؟؟؟ اب ان بوڑھی ہڈیوں میں اور ہمت نہیں اتنے بڑے بزنس کو سنبھالنے کے لیے۔۔۔ موسی گیلانی نے کہا۔

"گرینڈ پاپس !!!! یہ آپ اتنے ہینڈسم بندے کو آفس کی فائلوں میں الجھانا چاہتے ہیں۔۔۔۔؟ وہ حیرت سے بولا۔۔۔

"تمہارا باپ تو ملک کی خدمت کر رہا ہے۔۔ اب تم تو ہماری مدد کرو۔۔۔۔

"اوہ نو ڈیڈ دیکھیں گرینڈ پاپس کیا کہہ رہے ہیں؟؟؟؟

پاپا ابھی علی پڑھ رہا ہے اس کو ابھی کچھ اور وقت دیں۔۔۔۔ آپ پلیز کسی قابل اعتماد بندے کو آفس کی رسپانسبیلٹی دے دیں۔۔۔ اکبر نے علی کی سائیڈ لیتے ہوئے انہیں مشورہ دیا۔۔۔

www.urdunovelsmania.com

"یہ حیدر کو لے جائیں اپنے ساتھ اسے سکھائیں کچھ" علی نے مشورہ دیا۔۔۔

"شاباش "خود کی پڑھائی ضروری ہے۔۔اور وہ تو ابھی بی۔ کام میں ہے۔۔۔ عیسی گیلانی نے تھوڑا سا غصہ دکھاتے ہوئے کہا۔

"دادا جان اگر آپ برا نا منائیں تو میں کچھ کہنا چاہتی ہوں "قرت العین نے ان سے ادب سے کہا۔۔۔

"ہاں بولو بیٹا کیا بات ہے"؟

دادا جان میرا بی۔ کام کا لاسٹ پارٹ ہے میں چاہتی ہوں کہ میں آپ کے ساتھ آفس ورک کروں "اس نے جھجھکتے ہوئے اپنی بات کہی۔۔۔۔

اس بات پہ تھوڑی دیر کے لئے خاموشی چھا گئی۔۔۔ سب ایک دوسرے کے چہرے دیکھنے لگے۔۔۔

قرت العین نے سب کو خاموش دیکھا تو زور سے اپنی آنکھیں میچ لیں۔۔۔بعزتی کے ڈر سے۔۔۔۔

کچھ دیر میں سب کے ہنسنے کی آوازیں اسے اپنے کانوں میں سنائی دی تو اس نے آنکھیں کھول کر دیکھا۔۔۔سب واقعی ہنس رہے تھے۔۔۔

"ہمیں کیا اعتراض ہو سکتا ہے بھلا۔۔۔جتنے ہمارے لیے بیٹے اہم ہیں ان کی خواہشات اہم ہیں اسی طرح بیٹیوں کی خواہش بھی ہمارے لیے اتنی ہی اہم ہیں۔۔۔آپ تیار ہو جائیے گا پھر کل سے آفس جوائن کرنے کے لیے۔۔۔عیسی گیلانی نے پیار بھرے انداز میں کہا۔۔۔۔

"مگر تمہاری کالج ٹائمنگ"؟

حرعین نے قرت العین سے پوچھا۔۔۔

"مما میں کالج سے فری ہوتے ہی آفس کے لیے نکل جایا کروں گی۔۔۔۔

"لیکن قرت میں کالج میں اکیلی ہو جاؤں گی۔۔۔عائشہ نے یاسیت سے کہا۔۔۔

"کالج کے بعد جاؤں گی آفس۔۔ کالج میں ساتھ ہی ہوں گے۔ تم سیدھا گھر آجانا کالج سے اور میں آفس چلی جاؤں گی۔۔قرت العین نے اسے پیار سے سمجھایا۔۔۔۔

"گھر میں بھی بوریت ہوگی تمہارے بنا۔۔۔وہ افسوسناک آواز میں بولی۔۔۔

"عاشو۔۔۔۔بس کرو ڈرامے بازیاں۔۔۔ علی نے اسے گُھر کا۔۔۔۔

"اللہ کرے آپ کی شادی دنیا کی سب سے بدصورت لڑکی سے ہو وہ روز آپ کے یہ سلکی بال نوچ کر آپ کو گنجا کردے۔۔آپ سے سارے گھر کے کام کروائے۔۔۔وہ اسے ہاتھ اٹھا کر بدعائیں دینے لگیں۔۔۔۔

"رک ابھی بتاتا ہوں تجھے" وہ علی کو جارہانہ تیوروں سے اپنی طرف بڑھتا ہوا دیکھ وہاں سے بھاگی۔۔۔

www.urdunovelsmania.com

عائشہ آ گے آ گے اور علی اس کے پیچھے۔۔۔۔۔

علی نے دوسرے ہی پل اسے جالیا۔۔۔

مگر پھر اسے ساتھ لگائے مسکرانے لگا۔۔۔ سب ان دونوں کے آپسی نوک جھوک اور پیار کو دیکھ کر مسکرا دیئے۔۔۔۔

حرعین اور آن نے مسکرا کر ایک دوسرے کو دیکھا۔۔۔

ان کے بچے آپس میں سگے بہن بھائیوں کی طرح رہتے تھے کسی نے بھی ایک دوسرے میں فرق نہیں کیا۔۔۔ اور یہ دونوں کی ہی اچھی تربیت تھی کہ وہ لوگ اس طرح رہتے تھے۔۔۔۔

www.urdunovelsmania.com

مٹی کا گھڑا جو پانی سے بھرا ہوا تھا وہ اپنے سر پہ رکھے۔۔۔ تیزی سے قدم اٹھاتی ہوئی اکیلی واپس گھر آ رہی تھی سورج کی تپش سے اس کا نازک بدن پسینے سے شرابور ہو چکا تھا ایک ہاتھ گھڑے پر تھا اور دوسرا کمر پر۔۔۔۔ کبھی وہ سورج کی تپش سے بچنے کے لیے دوسرا ہاتھ چہرے پر چھاؤں کرنے کے لیے آ گے کرتی۔۔۔ پاؤں بار بار نرم ریت میں دھنس

رہے تھے۔ ننگے پاؤں بھی گرم ریت میں جھلس رہے تھے۔۔۔۔ جیسے ابھی اس گرم ریت سے کوئلے بن جائیں گے۔۔۔اسی لیے کسی بھی طرح جلدی واپس پہنچنے کی تگ و دو میں تھی۔۔

وہ پانی کا گھڑا سر سے اتار کر ریت پہ رکھا اور گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر سانس لینے کے لیے ایک لمحے کو رکی۔۔۔ ریگستان میں چلتی ہوئی گرم لُو سے اسے اپنے حلق میں کانٹے اگتے ہوئے محسوس ہوئے۔۔۔ مگر میٹھے پانی میں سے زرا سا بھی کم ہوا تو وہ ضرور اس کی درگت بنا دے یہ سوچتی ہوئی اس نے پانی پینے سے گریز برتا اور واپس گھڑا سر پر رکھنے کی بجائے اب کی بار کمر پر رکھا۔

سورج سوا نیزے پر تھا، اس پہلے کے اسے دیر ہوتی وہ گھر کی طرف بھاگنے لگی۔۔۔۔۔

گرم ریت پہ مسلسل چلنے کے باعث پیروں میں چھالے پڑ گئے۔۔۔اور اب تو اتنی گرم ریت تھی کہ پاؤں چھالوں میں سے خون رسنے لگا تھا۔۔۔اس نے اپنے سوکھے لبوں پہ زبان پھیر کر اسے تر کیا۔۔۔ مگر پیروں میں سے اٹھتی درد حد سے سوا تھی۔

اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔۔۔۔

وہ سسکیوں سے زار و قطار آنسو بہا رہی تھی اور درد سے تڑپ رہی تھی۔۔۔۔

سامنے کھڑا وہ اس کی تڑپ اور درد سے سکون محسوس کر رہا تھا۔۔۔

جیسے جیسے اس کے پیروں میں سے خون رس رہا تھا اس کے دل میں سکون سرائیت کرتا جا رہا تھا۔۔۔۔۔

رات کی سیاہی ہر سو اپنے پر پھیلا چکی تھی۔۔۔آسمان پہ چمکتے ہوئے ستارے اس کی خوبصورتی میں اضافہ کر رہی تھے۔

مدھم مدھم چلتی ہوئی ہوا سے ہاسٹل کے اوپری منزل کے ایک کمرے کی کھلی ہوئی کھڑکی کے پردے ہوا کے دوش پر پھڑپھڑا رہے تھے۔۔۔۔۔

وہ اپنے مخصوص سیاہ لباس بلیک جینز اور بلیک ہڈی میں ملبوس اس کے پیروں کی طرف کھڑا وہ وہاں حقیقیت میں موجود مگر خیالوں کا سفر طے کر آیا تھا۔۔۔۔۔

مستقبل میں وہ کیا کرنے والا تھا اس کے ساتھ۔۔۔۔

اس کی نظر سوئی ہوئی آرزو کے شفاف بے داغ پاؤں پر تھی جو اس وقت کمفرٹر سے باہر تھے۔۔۔۔۔

"کتنے بے داغ ہیں نا یہ پاؤں انہیں آبلوں اور خون سے نا بھر دیا تو کہنا"

وہ آنے والے وقت کا سوچ کر پر اسرار ہنسی ہنسا۔۔۔۔

UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania

اور ایک نظر اس پہ ڈالتے ہوئے اسی کھڑکی سے باہر نکل گیا جہاں سے وہ کچھ دیر پہلے اندر آیا تھا۔۔۔۔۔۔

💔💔💔💔💔💔

ایک ہفتہ یونہی ہی خاموشی کی نظر ہو گیا۔۔۔۔ نا تو وہ خود سامنے آیا اور نا ہی آن لائن ہوا۔۔۔۔

وہ اسے ڈھیروں میسجز کر چکی تھی مگر کوئی ریپلائے نہیں تھا۔۔۔۔
اس نے تھک ہار کر موبائل ایک طرف رکھ دیا۔۔۔۔
کچھ ہی دیر میں نوٹیفکیشن موصول ہونے کی آواز سنی تو جھٹ سے موبائل واپس اٹھایا۔۔۔۔

"سوری بزی تھا کچھ"
"میں ناراض ہوں آپ سے"
"ناراضگی کیسے دور ہو گی؟"
"آپ کے سامنے آنے سے"

www.urdunovelsmania.com

"تو پھر جلد ہی ملاقات ہوگی"

"اس بار پکا نا پچھلی بار بھی وعدہ کر کے بھول گئے" اس نے شکوہ بھرا میسج کیا۔

"اس بار نہیں بھولوں گا"

"میری پینٹنگ بھی نہیں بنائی اب تک"

"اس بار ضرور بناؤں گا"

"کب ملیں گے؟

"کل صبح"

"کہاں ملیں گے؟ اپنا پتہ تو بتاتے نہیں آپ"

"وہ ضروری نہیں تمہارے لیے"

"آپ ہمیشہ مجھے کچھ بھی نہیں بتاتے اپنے بارے میں"

"تم جان کر کیا کرو گی؟"

"آپ کو نہیں پتہ"؟

"ہمممم۔۔۔۔کچھ کچھ اندازہ تو ہے مگر تم سے سننا چاہتا ہوں"

"میں بھی اتنی جلدی نہیں بتانے والی کچھ بھی"

"تمہاری مرضی"

www.urdunovelsmania.com

"آپ اتنا روڈ کیوں ہیں"؟

"میں ایسا ہی ہوں"

"مگر مجھے ایسے لوگ نہیں پسند اکڑو سے مجھے تو۔۔۔۔۔

اس نے آدھا ادھورا میسج سینڈ کیا۔۔۔

"پوری بات بتاؤ رک کیوں گئی؟

"آپ جاننا چاہتے ہیں مجھے کیا پسند ہے؟

"تم نے میرے بارے میں پہلی ہی ملاقات میں اتنا کچھ جان لیا تھا تو میں بھی تو کچھ جاننے کا حق رکھتا ہوں"

"رکیے ابھی بتاتی ہوں"

پھر تھوڑی دیر کے لیے دونوں طرف خاموشی چھا گئی۔۔۔وہ دونوں آنلائن تھے۔۔۔۔

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

نہ وہ فرشتہ ہو، نا فرشتوں جیسا ہو،

مجھے تلاش ہے اسکی جو میرے جیسا ہو،

میرے خلوص کو پہچانتا ہو بس کافی ہے،

وہ کوئی بھی ہو، کہیں بھی ہو، کیسا بھی ہو،

جو خواب دینے کو قادر ہو میری آنکھوں کو،

میری محبت کو پہچان سکے وہ ایسا ہو،

میری خاطر مرنے کا حوصلہ بھی رکھتا ہو،

اگر کبھی میں روٹھ جاؤں اس سے تو،

مسکرا کے منائے وہ ایسا ہو،

جو بات بھی کرے تو نبھا بھی سکے،

ارادوں میں وہ اپنے چاہتوں جیسا ہو،

دکھوں میں ہنسنے کا ہنر جانتا ہو،

اک ایسا ہمسفر جو سمندر کی طرح گہرا ہو،

اس کے پیار کی ٹھنڈک ہو میرے لیے ایسی،

کہ وہ بالکل آسمان کے چاند جیسا ہو،

وہ صرف میرا ہو، جو نگاہوں میں حیا رکھتا ہو،

عمر بھر ساتھ چلنے کا حوصلہ رکھتا ہو،

آرزو نے اسے شاعری کے ذریعے اپنے دل کی بات کہہ دی۔۔۔۔

دوسری طرف سے میسج سین ہو چکا تھا مگر کوئی ریپلائے نہیں آیا۔۔۔۔

www.urdunovelsmania.com

وہ کافی دیر تک انتظار کرتی رہی پھر موبائل بستر پہ رکھے اپنی کتاب اٹھالی اور دھیان لگا کر پڑھنے لگی۔۔۔۔۔

❤️❤️❤️❤️❤️

"اسلام و علیکم گرینڈ پا!

قرت العین نے کالج سے واپسی پہ پہلے عائشہ کو گھر ڈراپ کیا پھر ڈرائیور کے ساتھ آفس آگئی۔۔۔۔

"و علیکم اسلام!

"آگیا میرا بچہ"

"جی گرینڈ پا"

"گرینڈ پا میں تو فرسٹ ٹائم آفس آئی ہوں سچ میں بہت شاندار ہے" وہ توصیفی نگاہیں سارے آفس میں ڈال کر بولی۔۔۔۔

"تمہیں پسند آیا؟؟؟؟

"جی گرینڈ پا بہت زیادہ"

وہ خوشی سے لبریز لہجے میں بولی۔

"بیٹا جی آپ کو اب روز یہاں کام کرنا ہے"

"جی گرینڈ پا میں بہت ایکسائیٹڈ ہوں اس کے لیے"

"مگر بیٹا پہلے آپ کو کچھ کام سیکھ لینا چاہیے۔۔۔کیوں ٹھیک کہہ رہا ہوں نا میں" موسی گیلانی نے پیار بھرے انداز میں کہا۔۔۔

"جی گرینڈ پا آپ نے بالکل ٹھیک کہا مجھے آفس ورک کے بارے میں ابھی کچھ بھی نہیں پتہ"

"بیٹا جی تو پھر کس ڈیپارٹمنٹ میں کام کرنے کی خواہش رکھتی ہیں؟

"گرینڈ پا مجھے اکاؤنٹس ڈیپارٹمنٹ دیکھنا ہے۔کیونکہ اکاؤنٹس میرا فیورٹ سبجیکٹ ہے۔

"چلیں ٹھیک ہیں تو پھر آپ کو کسی کی رہنمائی میں دیتے ہیں۔۔۔ہمارے اکاؤنٹس ڈیپارٹمنٹ کے ہیڈ ہیں مسٹر سلطان آفندی وہ بہت ہی قابل انسان ہیں کم وقت میں انہوں نے اپنی محنت سے ہمارے گیلانی کنسٹرکشنز میں اپنا نام بنا لیا ہے۔۔۔

انہوں نے ٹیبل پر موجود فون اٹھا کر ریسیپشن پر کال ملا کر کسی کو بلایا تو کچھ ہی دیر میں ایک ٹپ ٹاپ سی لڑکی اندر آئی۔۔۔

"یس سر"!

اس نے ڈور ناک کرتے ہوئے پوچھا۔

"مس صالحہ انہیں مسٹر سلطان آفندی کے کیبن میں لے جائیں۔۔۔۔

"جی سر" اس نے مؤدب انداز میں کہا۔

"قرت العین تم ان کے ساتھ جاؤ میں سلطان سے کال پہ بات کرکہ اسے تمہارے بارے میں بتا دیتا ہوں۔"

"جی گرینڈپا" وہ اپنی جگہ سے اٹھی اور صالحہ کے پیچھے پیچھے باہر چل دی۔۔۔۔

کچھ راہداریوں اور کیبنز کے قریب سے گزرتے ہوئے وہ دونوں ایک شاندار کیبن کے پاس آئے۔۔۔کیبن کے باہر سلطان آفندی کے نام کی نیم پلیٹ کنندہ تھی۔۔۔

"میم دس روم" صالحہ اسے اشارہ کرتے ہوئے وہاں چھوڑ کر واپس چلی گئی۔۔۔۔

اس نے گہرا سانس لے کر خود کو نارمل کیا اور تھوڑا سا دروازہ کھول کر ناک کیا۔۔۔۔

"مے آئی کم ان سر"!؟

"یس" اندر سے بھاری گھمبیر آواز سنائی دی۔۔۔۔

قرت العین چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے ہوئے اندر آئی اور وہیں رک گئی۔۔۔۔

سامنے ہی ریوالنگ چئیر پر ایک خوبرو شخص براجمان تھا۔

بلیک پینٹ پر گرے شرٹ گلے میں گرے اور بلیک دھاریوں والی ٹائی لگائے۔۔۔شرٹ کے کف فولڈ کیے ہوئے کلائی میں بندھی ہوئی بلیک لیدر کے پٹے والی واچ، حلیے سے ہوتی ہوئی نظر چہرے پر گئی۔۔۔صاف رنگت جاذب نظر نقوش مگر

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

چہرے پر کوئی تاثر نا تھا وہ نظریں جھکائے ہوئے لیپ ٹاپ پر کچھ ٹائپنگ کرنے میں مصروف تھا۔۔۔۔

اس کی ماہرانہ انداز میں کی بورڈ پر چلتی ہوئی انگلیاں لمحہ بھر کو رکیں۔۔۔۔اور اس نے سر اٹھا کر اوپر دیکھا۔۔۔۔

"جی فرمائیں"

"وہ۔۔۔۔مجھے۔۔۔وہ۔۔میں قرت۔۔۔۔میں وہ۔۔۔گرینڈپا۔۔۔نے۔ میرا مطلب مجھے موسی گیلانی نے۔۔۔۔اس نے سامنے موجود شخصیت کے رعب کے زیر اثر لڑکھڑاتی ہوئی آواز میں کہا۔۔۔۔اسے خود بھی سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا بول رہی ہے۔۔۔۔

شاید پہلی بار کسی انجان مرد کے سامنے اس کی گھگھی بندھ گئی تھی وہ دونوں ہاتھوں کی انگلیاں باہم پیوست کیے کنفیوژن کا شکار تھی۔۔۔

"اوہ تو آپ ہیں مس قرت العین"

"جی"

"تو آپ کھڑی کیوں ہیں آئیے بیٹھیے نا پلیز" وہ اپنی جگہ سے اٹھا اور جگہ خالی کی.....

وہ مخمصے کا شکار تھی کہ وہ اسے اپنی سیٹ پر بیٹھنے کے لیے کہہ رہا ہے یا سامنے موجود ویزیٹر کی سیٹ پر بیٹھنے کے لیے۔۔۔۔

www.urdunovelsmania.com

وہ کچھ سوچتی ہوئی چل کر اس کی خالی کردہ نشست پر بیٹھ گئی۔۔۔۔

وہ دونوں ہاتھ سینے پر باندھے اس کے عمل کو دیکھ رہا تھا پھر ایک ہاتھ نکال کر اپنا تھوڑی پر پھیرا۔۔۔۔۔

"تو آپ اکاؤنٹس کے بارے میں کیا جانتی ہیں؟"

"میں ابھی کچھ نہیں جانتی" وہ سرے سے ہی مکر گئی۔۔۔۔کہیں وہ اس سے کچھ ایسا نا پوچھ لے جس سے اس کی سبکی ہو۔۔۔۔۔

وہ اس کے جواب نا دینے پر چلتے ہوئے اس کے قریب آیا۔۔۔۔

قرت العین کا اوپر کا سانس اوپر اور نیچے کا نیچے رہ گیا۔۔۔۔۔

وہ دونوں ہاتھ اس کی ریوالنگ چئیر کی پشت پر جمائے اس کی طرف جھکا۔۔۔آ۔آپ مجھے ہراساں کر رہے ہیں۔۔۔۔وہ لڑکھڑاتی ہوئی آواز میں سہمے ہوئے بولی۔۔۔

Oh.....Really....

اسے ہراساں کرنا کہتے ہیں؟؟؟؟وہ تھوڑا اور جھک کر گھمبیر آواز میں بولا۔۔۔

یہ میرے داداجان کا آفس ہے اور اگر آپ کو پتہ نا ہو تو میں آپ کی اطلاع کے لیے بتا دوں میرے بابا فوج میں ہیں۔۔۔اس بار وہ تھوڑا سنبھل کر اعتماد سے بولی۔۔۔۔

"اوہ۔۔۔تو آپ مجھے ان سے ڈرانا چاہتی ہیں۔۔۔۔سٹرینج۔۔۔۔

ہنہہہ۔۔۔۔وہ ہنکارا بھر کر بولا۔۔۔

"جو بھی جو مرضی رتبہ رکھتا ہو

“Idon’tcare......

بس آپ یہ یاد رکھیں فی الحال میں آپ کا استاد ہوں اور آپ میری سٹوڈنٹ۔"

Bytheway....

میری چئیر سے اٹھنا پسند کریں گی؟؟؟

وہ ابرو اچکا کر تیکھے چتونوں سے گھورتے ہوئے بولا۔۔۔

اپنی بعزتی پہ وہ دانت پیس کر رہ گئی۔۔۔۔

پہلے بیٹھنے کو کہتا ہے پھر خود ہی اٹھاتا ہے۔۔۔وہ دل میں اسے لتاڑ کر رہ گئی۔۔۔۔

مگر مرتی کیا نا کرتی کے مصداق وہ وہاں سے اٹھ گئی۔۔۔۔

میں تو صرف آپ میں موجود گٹس چیک کر رہا تھا۔۔۔۔بہت محنت کی ضرورت ہے آپ پر

۔۔۔۔

خیر ہمدانی کنسٹرکشن کی فائل لائیں ابھی سے کام شروع کرتے ہیں"

"جی۔۔ی۔۔۔حیرت کی زیادتی سے اس کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں۔۔۔۔

جبکہ وہ مسٹر لوفر پلس کھڑوس ٹیبل پر موجود لیپ ٹاپ میں گھس چکا تھا۔۔۔۔

❣❣❣❣❣❣

اگلی صبح کی آمد نہایت خوبصورت انداز میں ہوئی۔۔۔اس نے کھلی ہوئی کھڑکی کے پردے ہٹائے جہاں سے آسمان پر اڑتے ہوئے پرندوں کی چہچہاہٹیں کانوں کو سکون دے رہیں تھیں۔۔وہیں ٹھنڈی ہوا اور اس دلکش موسم کی وجہ سے ہاسٹلز کی بیک سائیڈ پر بنے اس چھوٹے سے پارک میں انگریز اس حسین موسم کے پیش نظر انجوائے کر رہے تھے کچھ یوگا کر رہے تھے تو کچھ کانوں میں ہینڈ فری لگائے پارک کے چاروں اطراف میں تیزی سے واک کرتے نظر آرہے تھے۔۔۔۔وہ انہیں دیکھ محذوذ ہو رہی تھی کہ۔۔۔۔

موبائل پر آنے والے نوٹیفیکیشن نے اسے اپنی جانب متوجہ کیا۔۔۔وہ واپس پلٹ کر اپنے بستر کے پاس آئی اور اپنا موبائل اٹھا کر اس نے آنے والی نئی نوٹیفیکیشن کو چیک کیا۔۔اور جانے اس میں ایسا کیا تھا کہ اس کی آنکھوں میں چمک ابھری کٹاؤ دار لب مسکانے لگے۔۔۔۔۔

وہ تیزی سے اپنے کپڑے لیے واش روم گھس گئی۔۔۔۔۔

واپس آکر اس نے اپنے گیلے بال سلجھائے اور انہیں رفلی جوڑے میں باندھ لیا۔۔۔۔

جینز اور ٹاپ پر سکارف لیے وہ اپنے تئیں بالکل تیار تھی آئینے میں دیکھ کر خود پہ ایک نا قدانہ نگاہ ڈال ہی رہی تھی کہ ڈور ناک ہوا۔۔۔۔

اس نے کمرے کا رو دوازہ کھولا تو سامنے ہی سد کھڑا تھا۔۔۔۔

"ہیلو"

"ہیلو" آئیے نا اندر پلیز...اس نے اسے اندر آنے کا راستہ دیا۔۔۔

"کیسے ہیں آپ؟

"ٹھیک"

"آپ بولتے کم ہیں یا مجھے ہی ایسا لگتا ہے؟"

"ایسی تو کوئی بات نہیں"

"تم کہتی ہو گی فون پہ تو اتنی چیٹنگ کرتا ہے اور سامنے بولتا نہیں" اسی لیے شاید یہ سوچا۔۔۔۔

"آپ کو کیسے پتہ چل جاتا ہے کہ میں کیا سوچ رہی ہوں؟؟؟ وہ حیرت انگیز لہجے میں استفسار کرنے لگی۔

"یہ بھی ایک سیکرٹ ہے پھر بتاؤں گا کبھی"

"آپ آج بزی نہیں تھے؟ آرزو نے پوچھا۔

"نہیں آج سنڈے ہے۔ اور اسی لیے تو آپ بھی یونی ورسٹی کی بجائے ہاسٹل کے روم میں دکھائی دے رہی ہیں"

اس نے ہلکے پھلکے انداز میں کہا۔

"چلیں تو پھر شروعات کریں"

"جی میں ریڈی ہوں"

اسطرح پینٹنگ بنوائیں گی؟؟؟

"کیوں کیا ہوا؟؟؟

"آپ کے پاس کچھ ٹریڈیشنل نہیں ہے پہننے کو؟؟؟

"میرے پاس شلوار قمیض ہے میں وہ پہن کر آجاتی ہوں۔۔۔۔۔وہ کہہ کر پلٹنے لگی تھی

۔۔۔

"نہیں میرا مطلب وہ نہیں کچھ اور تھا۔۔۔۔۔

وہ اچنبھے سے اس کی طرف دیکھنے لگی۔۔۔۔

"ویٹ آ منٹ"

سد نے اپنا پینٹنگ کی اشیاء سیٹ کیں پھر بیگ ایک طرف رکھا کر اس میں برشز اور پینٹ باہر نکالے پھر اسی بیگ میں سے ایک پیکٹ بر آمد کیا۔۔۔

"یہ لیں "اس نے وہ آرزو کی طرف بڑھایا۔۔۔

"یہ کیا ہے "؟

اس نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

"جب پہلی بار کسی کے گھر جاتے ہیں تو کچھ نا کچھ گفٹ لے کر جاتے ہیں۔۔۔ گھر نا سہی ہاسٹل ہی سہی۔۔۔ رسماً لیا ہے یہ گفٹ امید ہے آپ کو پسند آئے گا۔

"اس کی کیا ضرورت تھی"

"منع مت کریئے گا پلیز"۔

"اوکے تھینکس"

"اگر آپ کو برا نا لگے تو میں چاہوں گا کہ آپ اسے پہن کر پینٹنگ بنوائیں'

"جی ٹھیک ہے ایک آرٹسٹ زیادہ بہتر جانتا ہے کہ کیا اچھا لگے گا"

"تھینکس فار دا کمپلیمینٹ"وہ دھیمے سے مسکرا کر بولا۔

آرزو روم سے ملحقہ واش روم میں چلی گئی اور ڈریس پہن لیا مگر اسے یہ ڈریس قابل اعتراض لگا۔۔۔۔

وہ کوئی کلچرل ڈریس تھا شاید اس نے سوچا۔۔۔۔ام۔ مممم شاید راجستھان سائیڈ کا ہوگا۔۔۔

وہ رنگ برنگی لہنگا چولی تھی اور اسی کا ہم رنگ دوپٹہ مگر یہ ڈریس پہننے سے اس کی کمر برہنہ ہو رہی تھی۔۔۔اس نے دوپٹے کو آگے سے آگے پیچھے لے جا کر ساری کمر کو کور کیا ۔۔۔۔اور باہر آئی۔۔۔۔

"اب ٹھیک ہے"؟

آرزو نے آ کر سد سے پوچھا جو مختلف پینٹ کو مکس کر کہ کوئی الگ رنگ بنا رہا تھا۔۔۔۔

سد نے اسے اپنے لائے ہوئے ڈریس میں دیکھا تو اس کی گہری آنکھوں میں عجب سا تاثر ابھرا۔۔۔۔اور آرزو کو لگا کہ وہ اسے ستائش بھری نگاہوں سے دیکھ رہا ہے۔۔۔۔

"پرفیکٹ"اس نے ایک ابرو اچکا کر سپاٹ انداز میں کہا۔

آرزو کھڑی رہی اور وہ ماہرانہ انداز میں تیزی سے اس کی پینٹنگ بناتا رہا۔۔۔۔

آرزو یک ٹک اس کی سحر زدہ چہرے کے نقوش میں کھو چکی تھی۔۔۔۔

سد اس کی محویت محسوس کر چکا تھا مگر بے نیاز بنا رہا۔۔۔۔۔

آرزو اسے دیکھنے میں اس قدر محو تھی کہ اسے اپنے ڈریس کی بھی خبر نا ہوئی۔۔۔۔اس کی کمر میں پھنسا ہوا دوپٹہ کمر سے سرک گیا اور کمر واضح ہونے لگی۔۔۔۔۔

www.urdunovelsmania.com

سدکہ نظر اس کی برہنہ کمر پہ پڑی۔۔۔آرزو جو اسے دیکھنے میں گم تھی اس کی یکدم بدلی ہوئی نگاہیں دیکھ ٹھٹھکی۔۔۔۔۔اور اس کی نظروں کا ارتکاز محسوس کیے فوراً اپنی کمر پہ ہاتھ رکھا جہاں سے دوپٹہ سرکا ہوا تھا۔۔۔اس نے فوراً اسے سمیٹ کر خود کو ڈھانپ لیا۔۔۔۔

ایک عورت میں یہ حس ہمیشہ سے خداداد ہے کہ وہ خود پر اٹھنے والی اچھی اور بری نظر میں پہچان کر سکتی ہے۔۔۔

اس کے کانوں میں علی کے کہے گئے الفاظ گونجنے لگے اس کے ڈریس کو لے کر مگر وہ نظر انداز کر گئی۔۔۔۔۔

"آپ ٹھیک تو ہیں"؟

"ج۔جی۔۔۔میں ٹھیک ہوں"

"سوسوری میں نے آپ کو کھانے کے لیے تو کچھ پوچھا ہی نہیں"

"نہیں اس کی ضرورت نہیں"

"ارے ایسے کیسے ضرورت نہیں آپ پہلی بار آئے اور اتنا پیارا گفٹ لائے اور میں آپ کو پہلی یہاں آ کر بنا کھائے پیئے جانے دوں گی بھلا۔۔۔۔

اس نے کچھ کھانے پینے کی اشیاء ڈھونڈھنے کے لیے ارد گرد نگاہ دوڑائی۔۔۔

www.urdunovelsmania.com

اس وقت صرف ایپل ہی availableہیں۔۔۔۔" اس نے معزرت خواہانہ انداز میں کہا۔

"اٹس اوکے"

آرزو نے ایپل کا چھلکا اتارنا شروع کیا۔۔۔

"لائیں دیں اسے میں کٹ کرتا ہوں آپ یہ پینٹنگ دیکھیں کیسی بنی؟

اس نے آرزو سے کہا اور اس کے ہاتھ سے نائف پکڑی۔۔۔۔

آرزو نے پینٹنگ کی طرف دیکھا جہاں وہ اسی کلچرل ڈریس میں ملبوس کھڑی تھی مگر اس کے ساتھ کوئی اور بھی تھا وہ کسی شخص کی پشت تھی۔۔۔۔ جو پینٹ شرٹ میں ملبوس تھا مگر اس کا چہرہ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔۔۔ وہ اس کے بالکل قریب کھڑا اس کی برہنہ کمر پر ہاتھ رکھے ہوئے تھا۔۔۔۔۔

پل بھر کے لیے اس کا دل ڈوب کر ابھرا۔۔۔۔

اس کے گلے کی گلٹی ابھر کر معدوم ہوئی۔۔۔۔

"یہ میری پینٹنگ تو ب۔۔۔ بہت اچھی بنی ہے مگر یہ ساتھ کون ہے؟ اس نے لبوں پہ مچلتا ہوا سوال زبان تک لایا۔۔۔۔

UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania

"جسے آپ اپنے اتنے قریب دیکھنا چاہتی ہیں وہی ہے" اس نے مبہم سا جواب دیا

۔۔۔۔

مزید کچھ پوچھنے کی ہمت اس نے خود میں مفقود پائی۔

"آپ نے بتایا نہیں آپ کو پینٹنگ پسند آئی یا نہیں؟؟؟؟

"پرفیکٹ ہے" آرزو نے اسی کے انداز میں جواب دیا۔

سد جو ایپل کاٹ رہا تھا اسے کاٹتے ہوئے چھری ہاتھ پہ لگی۔۔۔ درد کے باعث اس نے چھری نیچے پھینکی اور ہاتھ کو جھٹکا۔۔۔۔۔

اس کی انگلی سے رستا ہوا خون جھٹکنے کے باعث پینٹنگ پہ گرا۔۔۔۔

آرزو نے پہلے اس کا ہاتھ دیکھا پھر پینٹنگ کی طرف۔۔۔۔ جہاں اس کے ماتھے کے درمیان میں خون کی دھاری گر کر اسے سرخ کر گئی تھی۔۔۔۔۔

"اب ہوئی نا پرفیکٹ" سد نے دل میں کہا۔۔۔۔ جیسے ہندو شادی شدہ عورت کی مانگ میں سیندور۔۔۔۔

اب یہ تو خدا بہتر جانتا تھا کہ سد اپنے عزائم میں کامیاب ہوتا ہے یا ناکام۔۔۔۔۔

"بڑی مما میرے بالوں میں بھی آئلنگ کر دیں"

آن فاطمہ جو صوفے پہ بیٹھی ہوئی تھی۔ علی نے وہاں آ کر کہا۔۔۔

"مام کو تو اس چڑیل کی آئلنگ ہی کرنی ہوتی ہے"

حرعین سامنے والے صوفے پر بیٹھے ہوئے قرت العین کے بالوں میں ناریل کے تیل کا مساج کر رہی تھی۔۔۔۔

"ادھر دو بوتل "علی نے قرت العین کی طرف ہاتھ بڑھایا۔۔۔۔

"یہ لیں بھائی "اس نے بوتل علی کی طرف بڑھائی۔۔۔ تو علی وہ لے کر آن فاطمہ کے پاس نیچے کارپٹ پر بیٹھ گیا۔۔۔۔

"بھائی آپ بہت کئیر کرتے ہیں اپنے بالوں کی خیر تو ہے ؟؟؟ قرت العین نے مسکرا کر پوچھا۔۔۔

"لڑکیاں انہیں سلکی بالوں پہ تو مرتی ہیں۔ کئیر تو کرنا پڑتی ہے"

"لو ہو گئی تمہارے بالوں کی تو آئلنگ۔۔۔ حرعین نے قرت العین کے لمبے بالوں کو جوڑے میں باندھا۔۔۔۔

"کیسا جا رہا ہے تمہارا آفس ورک؟ علی نے قرت العین سے پوچھا۔۔۔

"ٹھیک ہے ابھی تو سیکھ رہی ہوں گرینڈ پا نے مجھے ایک جلاد کے حوالے کر دیا ہے صبح سے لے کر شام تک کام کرواتا رہتا ہے"

"کام سیکھنے گئی ہو تو کام ہی کروائے گا"

"میں تو ہاتھ دھو کر سونے جا رہی ہوں" حرعین نے کہا۔
"اوکے مام گڈ نائٹ! علی اور قرت العین نے اسے بیک وقت کہا۔۔۔

"گڈ نائٹ" وہ کہتے ہی اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔۔۔ قرت العین بھی اپنے روم میں چلی گئی۔۔۔۔

UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania

آن فاطمہ علی کے بالوں کا مساج کرنے لگی۔۔۔۔

"بڑی ماما اگر آپ کو نیند آئی ہے تو بس کر دیں اتنا ہی کافی ہے" علی نے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیے اسے روکتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"نہیں مجھے اچھا لگ رہا ہے اپنے بیٹے کے بالوں میں مساج کرنا"
وہ پیار بھرے انداز میں بولی۔

اور پھر سے مساج کرنے لگی علی آنکھیں بند کیے فاطمہ کے نرم ہاتھوں سے مساج کرواتے ہوئے سکون محسوس کر رہا تھا۔۔۔۔

جبکہ علی کو اپنے پاس دیکھ آن فاطمہ کی آنکھوں سے چند موتی ٹوٹ کر اس کے بالوں میں آئل کے ساتھ ہی جذب ہونے لگے۔۔۔

www.urdunovelsmania.com

علی اس سب سے بے پرواہ سکون محسوس کر رہا تھا۔۔۔جبکہ فاطمہ اسے قریب دیکھ برسوں کی تشنگی مٹا رہی تھی مگر اپنے لبوں کو تا عمر سئیے رکھنے کا وہ خود سے عہد کر چکی تھی۔۔۔۔

❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️

رسروسز پبلک ریلیشنز (آئی ایس پی آر) کے مطابق لوئر دیر میں دہشتگردوں نے پاک فوج کی چیک پوسٹ پر فائرنگ کی جس کے نتیجے میں کیپٹن اکبر گیلانی زخمی ہو گئے۔

آئی ایس پی آر کا کہنا ہے کہ پاک فوج نے دہشتگردوں کی فائرنگ کا بھرپور جواب دیا، پاک فوجی کی جوابی کارروائی میں ایک دہشت گرد ہلاک اور 3 زخمی ہو گئے۔

urdu novels mania www.urdunovelsmania.com

آئی ایس پی آر کے مطابق دہشتگردوں کی فائرنگ سے کیپٹن اکبر شدید زخمی ہوئے

دہشت گردوں نے شمالی وزیرستان کے ضلع دتوئی میں سرحدی چیک پوسٹ کو نشانہ بنایا، جس کے جواب میں پاک فوج نے بھرپور جوابی کارروائی کی۔ بیان میں کہا گیا کہ فائرنگ کے تبادلے میں 2 فوجی شہید ہو گئے۔

آئی ایس پی آر کے مطابق شہید ہونے والے جوانوں کی شناخت 43 سالہ حوالدار سلیم عمر اور 35 سالہ لارنس نائیک پرویز عمر کے نام سے ہوئی۔

فوج کے محکمہ تعلقات عامہ آئی ایس پی آر کا کہنا تھا کہ پاکستان مستقل طور پر افغانستان سے مطالبہ کرتا رہا ہے کہ وہ اپنی طرف سے مؤثر بارڈر کنٹرول کو یقینی بنائے۔

پاک فوج نے جاری بیان میں کہا کہ پاکستان کے خلاف دہشت گردی کی کارروائیوں کے لیے افغان سرزمین کے استعمال کی مذمت کرتے ہیں۔

علاوہ ازیں جنوبی وزیرستان کے قبائلی ضلع تحصیل تیزارہ کے علاقے نیوکلا میں دہشت گردوں نے سیکیورٹی فورسز پر حملہ کیا جس کے نتیجے میں 3 فوجی شہید جبکہ متعدد زخمی ہو گئے۔

وانا میں پولیس ذرائع نے بتایا کہ حملہ آوروں نے حملے میں راکٹ اور لائٹ مشین گنوں کا استعمال کیا۔ واضح رہے کہ اس طرح کے حملے حال ہی میں تواتر سے ہونے لگے ہیں۔

ٹی۔وی پہ چلتی ہوئی نیوز دیکھ کر سب کی جان پہ بن آئی۔۔۔
جنت گیلانی کے تو ہاتھ پاؤں پھول گئے اپنے بیٹے اکبر کے زخمی ہونے کی خبر سن کر حرعین نے جلدی سے اکبر کے نمبر پہ کال ملائی۔۔۔

جبکہ آن فاطمہ جنت گیلانی کی طبیعت کے زیر اثر فورا پانی لینے کچن کی طرف بھاگی۔۔۔۔

عیسی گیلانی اور موسی گیلانی اس وقت آفس میں تھے۔۔۔جبکہ علی ابھی گھر آیا تو جنت گیلانی کی خراب طبیعت دیکھ انہیں اٹھائے فورا گاڑی میں ڈالا۔۔۔
انیقہ گیلانی اس کے ساتھ بیٹھیں تو وہ سب ہاسپٹل روانہ ہوئے۔۔۔۔
حرعین کی کال چوتھی بیل پہ ریسو کرلی گئی۔۔۔۔
"اسلام و علیکم اکبر آپ ٹھیک تو ہیں"؟
اس نے فورا سے بیشتر سوال کیا۔
"اب ٹھیک ہوں" اکبر کی تھوڑی درد بھری آواز سپیکر سے ابھری۔
"آپ نے تو ہمیں پریشان ہی کردیا تھا" وہ فکرمندی سے بولی۔۔۔
"یہ آن سے بھی بات کریں" اس نے فون روتی ہوئی آن فاطمہ کی طرف بڑھایا۔

"اکبر آپ ٹھیک ہیں نا؟ "اس کے نم لہجے میں چھپا کرب وہ پہچان گیا تھا۔۔۔

"میں ٹھیک ہوں آن فاطمہ تم اپنا اور حرعین کا خیال رکھنا میں جلد آنے کی کوشش کروں گا
"

ٹھیک ہے آپ بھی اپنا بہت سا خیال رکھیے گا پلیز ہم سب کے لیے"
حرعین نے اس سے فون لیا کیونکہ اس کے رونے میں شدت آگئی تھی۔۔۔
"آن بس کرو وہ اور پریشان ہو جائیں گے تمہیں یوں روتا دیکھ۔۔۔۔
اس نے مائیک پہ ہاتھ رکھے کہا۔۔۔۔۔

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

پیشنٹ کی شوگر لیول شوٹ کر گئی تھی اور بی۔پی بھی ہائی تھا۔۔۔
ہم نے ٹریٹمینٹ کر دی ہے پلیز آپ ان کا زیادہ سے زیادہ خیال رکھیں۔۔۔
میں نے یہ کچھ میڈیسن لکھ دیں ہیں ان کا باقاعدگی سے استعمال کروائیے گا۔۔۔ڈاکٹر نے
اپنے پیشہ ورانہ انداز میں کہا اور پریسکرپشن علی اکبر کی طرف بڑھائی۔۔۔۔

"جی ٹھیک ہے "اس نے وہ پریسکرپشن لی اور ہاسپٹل کی فاریمسی کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔

انیقہ، جنت گیلانی کے پاس تھیں اب ان کی حالت قدرے بہتر محسوس ہو رہی تھی۔۔۔۔

"آپ نے تو ہمیں ڈرا ہی دیا تھا جیٹھانی جی"

"اب اس عمر میں ایسی بیماریاں تو لگی ہی رہتی ہیں۔۔۔

تم بتاؤ اکبر کی کوئی اور خیر خبر آئی۔۔۔۔

جی حرعین بتا رہی تھی کہ اب اکبر ٹھیک ہے۔ پریشانی والی کوئی بات نہیں"

چلو شکر ہے اس پاک ذات کا جس نے میرے بیٹے کو سلامت رکھا۔۔۔

اس کے علاوہ مکھے آرزو کی فکر ہے۔ مرنے سے پہلے اس کے فرض سے سبکدوش ہو جاؤں"

ارے یہ کیسی باتیں کر رہی ہیں ابھی تو آپ کو بہت سا جینا ہے اپنے پوتے پوتیوں کی شادی کروانی ہے۔۔۔ "ہم تو ایسے ہی منصوبے بنا لیتے ہیں۔۔۔

ہمیں تو یہ اوپر والا ہی جانتا ہے کہ اگلا سانس لینے کی مہلت بھی ملے گی یا نہیں "
کہہ تو آپ ٹھیک رہی ہیں مگر ایسی مایوسی والی باتیں نا کریں میرے سامنے بس جلدی سے ٹھیک ہو جائیں تاکہ ہم گھر چل سکیں۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤

وقت گزرنے لگا اور ان کی دوستی کب محبت میں تبدیل ہوئی انہیں خود بھی پتہ نا چلا۔۔۔۔۔

روز فون پر جب رات گئے تک چیٹنگ نا کر لیتے انہیں چین نہیں آتا۔۔۔۔

اک بات کہوں گر سنتے ہو۔
تم مجھ کو اچھے لگتے ہو۔

urdu novels mania www.urdunovelsmania.com

کچھ چنچل سے کچھ چپ چپ سے
کچھ پاگل پاگل لگتے ہو۔
ہیں چاہنے والے اور بہت
پر تم میں ہے اک بات بہت۔
تم اپنے اپنے لگتے ہو۔
یہ بات بات پہ کھو جانا
یہ کہتے کہتے رک جانا۔
یہ کس الجھن میں لگتے ہو؟
جو بات ہے ہم سے کہہ ڈالو۔
اک بات کہوں گر سنتے ہو۔
تم مجھکو اچھے لگتے ہو۔

آرزو نے یہ شاعری ٹائپ کیے اسے سینڈ کی۔۔۔۔

آگے سے ہارٹ والے ڈھیر سارے ایموجیز وصول ہوئے۔۔۔

www.urdunovelsmania.com

اس کے لب مسکراہٹ میں ڈھلے۔۔۔۔

وہ سد کے ریپلائے کا انتظار کرنے لگی۔۔۔۔

چہرے پہ میرے زلف کو پھیلاؤ کسی دن
کیا روز گرجتے ہو برس جاؤ کسی دن
رازوں کی طرح اترو میرے دل میں کسی شب،
دستک پہ میرے ہاتھ کی کھل جاؤ کسی دن۔
پیڑوں کی طرح حسن کی بارش میں نہا لوں۔
بادلوں کی طرح جھوم کے گھر آؤ کسی دن۔
خوشبو کی طرح گزرو میرے دل کی گلی سے
پھولوں کی طرح مجھ پہ بکھر جاؤ کسی دن۔
گزریں جو میرے گھر سے تو رک جائیں ستارے۔
اس طرح میری رات کو چمکاؤ کسی دن۔
میں اپنی ہر اک سانس اس رات کو دے دوں۔

www.urdunovelsmania.com

سر رکھ کہ میرے سینے پہ سو جاؤ کسی دن،

سد نے اسے پوئٹری بھیجی۔۔۔۔جس کے ایک ایک لفظ کو وہ دل سے محسوس کرتے خود کو ہواؤں میں اڑتا ہوا محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔

"آرزو!!!!

"جی" وہ جو ابھی تک اسی شاعری کے سحر میں تھی اس کے آرزو والے مسیج پر ریپلائے کیا۔۔۔

"کہیں باہر ملیں"؟

"وہ کیوں؟"

"اتنی معصوم ہو نہیں جتنا بننے کی کوشش کر رہی ہو۔۔۔تم جانتی ہو میں کیوں ملنا چاہتا ہوں"

"اونہہہہ ہوں۔۔۔میں نہیں جانتی آپ کیوں ملنا چاہتے ہیں؟۔

UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania

"چلو ٹھیک ہے پھر صاف صاف بتاتا ہوں تمہیں دیکھنے کا تمہیں ملنے کا دل کر رہا ہے

۔۔۔۔

اب ٹھیک یا اور ڈیٹیل سے بتاؤں ؟

"اوکے سوچتے ہیں اس بارے میں"

"یہ تم اتنا بھاؤ کیوں کھا رہی ہو" ؟

وہ تو مجھے کھانا چاہیے """"

"اب آپ سلیبرٹی نہیں رہے میرے وہ جو بن گئے ہیں.... بھاؤ کھانا تو بنتا ہے۔۔۔۔

"یہ "وہ"کیا ہے اب ؟؟؟؟

"وہ کا مطلب آپ نہیں سمجھے ؟"

"نہیں بالکل بھی نہیں"

"ارے وہ کا مطلب میرے دوست بن گئے ہیں نا "آپ کیا سمجھے ؟؟؟؟

"سمجھا تو ٹھیک تھا مگر جواب تم نے غلط دیا"

آرزو نے اس کے میسج پہ صرف ہنسنے والے ایموجی سینڈ کیے۔۔۔۔

تو پھر کب مل رہی ہو" ؟

"جب آپ کہیں"

"تو پھر کل"؟

"او کے مگر آفٹر یونی ورسٹی ٹائم"

"میرا امپورٹینٹ ٹیسٹ ہے کل"

"او کے ڈن"

"کوئی ہیلپ چاہیے؟"

"نو۔۔۔۔آپ سے ہیلپ لی تو باتوں میں لیسن بھول کر بس آپ کو پڑھوں گی۔۔۔

“”Isittrue???

سد نے سوال کیا۔

Idon'tknow.....

اس نے شرما کر فون ایک طرف رکھ دیا۔۔۔۔

"میں نے اپنا سکھ چین سب لُٹا کر کے خود بے چینیاں مول لیں۔ صرف آپکے لیے

سد۔۔۔۔۔

اپنی نیندوں کا بھی ہوش نہیں۔۔۔نیندیں لُٹا کہ میں صرف آپ سے وفائیں کرنے کا سوچتی رہتی ہوں۔۔۔۔"

وہ تکیے پہ سر رکھے ہوئے خودی سے مخاطب تھی۔۔۔۔۔

کہ موبائل پہ میسج نوٹیفکیشن دیکھ پھر سے اسے آن کیا۔۔۔۔

"کچھ مبہم اشاروں میں تم نے آج مجھے جو کہا ہے۔۔اب تو مجھے بھی یقین ہونے لگا ہے کہ جو میرے دل میں ہے تمہارے لیے وہی تمہارے دل میں بھی ہے میرے لیے۔۔۔"

"جواب دو؟؟؟؟؟"

کیوں تم کو دیکھتے ہی دل دھڑکنے لگتا ہے۔۔۔کیوں دل تمہیں ہی سوچنے لگا ہے؟؟؟؟ اس کا جواب ہے تمہارے پاس؟؟؟؟سد کا ایک اور میسج موصول ہوا۔۔۔۔

گھما پھرا کر بات کرنا تو اور تھی آج اس نے جب ڈائیریکٹ پوچھا تو وہ چکرا کر رہ گئی۔۔۔۔۔

UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania

جواب دینے کی ہمت خود میں مفقود پائی۔۔۔۔۔

"جو محبت کا طوفان میرے دل میں اٹھ رہا ہے کیا تمہارے دل میں بھی وہی طوفان برپا ہے ؟؟؟؟"

"سدگڈ نائٹ کل ملاقات ہوگی تو بتاؤں گی سب"

اس نے لاسٹ میسج کیے فون ایک طرف رکھا اور ٹیسٹ کی تیاری کرنے کے لیے کتاب اٹھائی۔۔۔۔وہ بے توجہیسے صفحوں کی ورق گردانی کرنے لگی۔۔۔

ساری سطریں گڈمڈ ہونے لگیں کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا۔۔۔۔

دماغ ابھی بھی سد کے سوالات پہ الجھا ہوا تھا۔۔۔۔

www.urdunovelsmania.com

جتنا پڑھنے کی کوشش کرتی کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا۔۔۔۔دل و دماغ عجب سی کیفیت میں مبتلا تھا۔۔۔۔

اس نے کتاب اور فون دونوں تکیے کے نیچے ڈال دئیے اور پھر خود کو ریلیکس کرنے کے لیے لیٹ گئی۔۔۔۔

سوچیں ابھی بھی سد کے متلق تانے بانے بُن رہی تھیں۔۔۔۔
اسی کے بارے میں سوچتے ہوئے وہ کب نیند کی وادیوں میں کھو گئی اسے خود بھی پتہ نا چلا۔۔۔۔

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

"ہائے!
"ہیلو"
وہ یونیورسٹی کے گیٹ کے باہر کھڑی ہوئی تھی کہ سد اسے وہاں سے پک کرنے آیا۔۔۔۔

"چلیں؟؟؟؟

"جی بالکل"

وہ دوسری طرف سے آکر فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گئی تو سد نے گاڑی پھر سے سٹارٹ کی اور اپنی منزل کی طرف بڑھا دی۔۔۔۔۔

"ہم کہاں جا رہے ہیں"؟

"مجھ پہ یقین نہیں؟ وہ ابرو اچکا کر سرد ترین لہجے میں بولا۔۔۔

"ن۔۔۔نہ۔۔۔نہیں۔۔۔ایسی تو کوئی بات نہیں" وہ جلد ہی خود کو سنبھال گئی کہیں وہ اس سے ناراض نا ہو جائے۔۔۔

"پھر کتنا اعتبار ہے مجھ پہ؟اس کی گھمبیر آواز خاموش ماحول میں گونجی۔۔۔۔

"خود سے بھی زیادہ "اس نے دل سے کہا۔۔۔

"سچ؟"سد نے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیے جوش سے پوچھا۔۔۔

آرزو نے پہلے اس کی گرفت میں موجود اپنے ہاتھ کو دیکھا پھر اس کے وجیہہ چہرے کو ۔۔۔۔پھر اثبات میں سر ہلایا۔۔۔۔

"سد آپ کو نہیں لگتا یہ سب کچھ زیادہ جلدی جلدی سے ہو گیا؟؟؟

سد نے حیران کن نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔۔

"مطلب ؟"

"میری بات کا کچھ غلط مطلب نا لیجیے گا۔۔ پلیز میں بس یہ کہنا چاہتی ہوں کہ ہمیں اسطرح اکیلے میں باہر نہیں ملنا چاہیے۔۔۔۔

"Oh...comeonArzoo.

"میں کونسا تمہیں کسی ہوٹل کے روم میں تنہا لے کر جانے والا ہوں سب کے سامنے کھلے میں جا رہے ہیں۔۔۔۔

اور ویسے بھی اگر تمہیں اکیلے روم میں بھی لے کر جاؤں تو اپنی حدود اچھے سے جانتا ہوں میں"

اس نے آخری بات زرا سپاٹ انداز میں کہی۔۔۔

"میں نے آپ کو پہلے بھی کہا تھا کہ آپ ناراض نہیں ہوں گے"

www.urdunovelsmania.com

"میں بالکل بھی ناراض نہیں مگر تمہیں بھی بات کرنے سے پہلے سوچنا چاہیے۔۔۔اس دن بھی ہم دونوں تمہارے ہاسٹل کے روم میں تنہا تھے میں نے کچھ ایسا ویسا کیا؟؟؟؟

"جواب کروں گا" ویسے اگر کروں بھی تو۔۔۔۔۔۔؟

آرزو اس کی بات پر سٹپٹا کر باہر ونڈو کی طرف دیکھنے لگی۔۔۔۔

چہرے پر سرخیاں گھلنے لگیں تھیں۔۔۔

"آؤ باہر" سد نے اس کی سائیڈ کا ڈور کھول کر اپنا ہاتھ آگے کیا تو آرزو نے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں دیا۔۔۔

وہ دوسرے ہاتھ سے ڈور بند کیے ہوئے اسے اپنے ساتھ چلنے لگا۔۔۔۔

"واؤ سد۔۔۔۔۔"ہاؤ بیوٹیفل! آرزو کی آنکھیں حیرت سے کھلی کی کھلی رہ گئیں۔۔۔۔

"یہ میں نے پہلی بار دیکھا ہے "بہت حسین ہے یہ سب "وہ حیرت اور خوشی کے ملے جلے تاثرات لیے بولی۔

"انگلینڈ آکر بھی میں یہ سمندر دیکھنے سے محروم رہ جاتی بہت پیاری جگہ ہے یہ" تھینکس مجھے یہاں لانے کے لیے۔۔۔

"آؤ تمہیں اسے اور بھی قریب سے دکھاتے ہیں" تاکہ تمہیں کوئی حسرت نا رہ جائے

۔۔۔۔

وہ اسے ساتھ لیے ایک کروز کی طرف آیا جو چلنے کے لیے بالکل تیار تھا۔۔۔۔

سب لوگوں کے ساتھ وہ دونوں بھی اس پر آ گئے۔۔۔۔۔

وہ بہت بڑا تھا۔۔۔ سب لوگ اندر کی طرف جانے لگے جبکہ سدا اسے ساتھ لیے کروز کے بیرونی حصے میں آیا جہاں سے سارا سمندر صاف دکھائی دے رہا تھا۔۔۔ہلکے سبز اور نیلے رنگ کا ملا جلا اجلا شفاف پانی آنکھوں کو خیرہ کر رہا تھا۔۔۔ دور دور تک صرف پانی ہی پانی تھا کوئی ذی روح دکھائی نہیں دے رہا تھا۔۔۔۔

urdu novels mania www.urdunovelsmania.com

ٹھنڈی ٹھنڈی چلتی ہوئی ہوا سے اس کے گھنگھریالی گیسو بار بار اس کے دلکش چہرے کا طواف کر رہے تھے۔۔۔

سد نے ہاتھ بڑھا کر اس کے بالوں کی آوارہ لٹیں اس کے کان کے پیچھے اڑسیں۔۔۔۔

"آرزو!!!؟

"جی" وہ جو قدرتی نظارہ دیکھنے میں محو تھی اس کی آواز پہ چونک کر اس کی طرف مڑی۔۔۔۔

"پیار کرتی ہو"؟

"کس سے؟" وہ گلے میں موجود سکارف کو ٹھیک کرتے ہوئے بولی جو ہوا سے بار بار اڑ کر اسے تنگ کر رہا تھا۔۔۔

"انجان مت بنو" وہ اس کی کلائی تھام کر اپنی طرف کھینچتے ہوئے بولا۔۔۔۔

"میں کب بنی؟ دونوں کا چہرہ اس وقت ایک دوسرے کے بہت قریب تھے۔۔۔۔

"کتنا پیار دو گی"؟

"یہ کیسا عجیب سا سوال ہے؟"

UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania

وہ اس کی گرفت سے اپنا ہاتھ چھڑوانے کی تگ و دو میں تھی۔۔۔

"جواب دو "سد کے چہرے کے تیکھے نقوش بلا کے سرد تھے۔۔۔۔

"می۔۔۔میں۔۔۔آپ کو اتنا پیار دوں گی کہ آپ کو دیوانہ بنا دوں گی۔۔۔۔

اس نے بمشکل الفاظ ادا کیے۔۔۔۔

"ہنہہ۔۔۔۔۔۔۔دیوانی تو تم واقعی بن جاؤ گی میرے پیار میں"

وہ پراسرار سا مسکرایا۔۔۔اور اسے اپنی گرفت سے آزاد کیا۔۔۔۔۔

اور خود گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھا۔۔۔اور ایک ہاتھ پاکٹ میں ڈال کر اس میں سے ایک نفیس سی رنگ نکالی۔۔۔۔

"Willyoumarrywithme.....

اور اپنا ہاتھ اس کے آگے پھیلایا۔۔۔۔

www.urdunovelsmania.com

وہ اس کی جلدبازی پہ دنگ رہ گئی۔۔۔ مگر پھر کھلکھلاتے ہوئے سر اثبات میں ہلایا اور اپنا نازک سا ہاتھ اس کی چوڑی ہتھیلی پہ دھر دیا۔۔۔۔

سد نے اس کی مخروطی انگلی میں وہ نفیس سی رنگ پہنا کر اس پہ نرمی سے اپنے لب رکھے۔۔۔

وہ اس کے عمل پر سمٹنے لگی۔۔۔ گال دہک کر گلابی سے اناری ہوئے۔۔۔۔ دل دوسو کی سپیڈ سے دھڑکنے لگا۔۔۔۔

"Thanksforgivingmethishonor....

وہ ممنون انداز میں بولا۔۔۔۔

سد وہ دیکھیں نا کتنی پیاری جگہ ہے بالکل کارنر ہے کروز کا۔۔۔۔ ٹائٹینک موی میں ہیرو اور ہیروئن ویسے ہی کارنر پر کھڑے ایک یادگار پوز بناتے ہیں مجھے بھی بنانا ہے۔۔۔۔ وہ اس سے فرمائشی انداز میں بولی۔

"اوکے" وہ دونوں کارنر کی طرف آئے۔۔۔

آرزو آگے کھڑی ہوئی اور سد اس کے پیچھے۔۔۔

آرزو نے اپنی دونوں بانہیں پھیلائیں تو سد نے بھی اس کی طرح دونوں بانہیں پھیلا دیں

۔۔۔۔

پھر اس کے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو اپنے ہاتھوں کی انگلیوں میں پیوست کیا۔۔۔۔۔

"یہ کیا سد ایسا تو نہیں تھا۔۔۔۔وہ سد کو اپنی پشت پہ اتنے قریب دیکھ جھپٹا کر بولی

۔۔۔۔

"آرزو اور سد کا کچھ تو نیا پن ہونا چاہیے۔۔۔۔۔

آرزو نے مسکرا کر اپنا چہرہ دوسری طرف پھیرا جہاں سورج غروب ہو رہا تھا۔۔۔دور سے ایسا لگ رہا تھا سورج آدھا سمندر سے باہر ہے اور آدھا سمندر کی لہروں میں ڈوب رہا ہے

۔۔۔۔وہ یہ منظر دیکھتے مبہوت ہوئی۔۔۔۔

سد نے اسے مسلسل مسکراتا ہوا دیکھا تو اس کے ضبط کی طنابیں ٹوٹنے لگیں۔۔ وہ جو اسے ہر وقت روتا ہوا دیکھنے کا خواہاں تھا اسے یوں مسکراتا دیکھ اسے برداشت نا ہوا۔۔۔۔ اسے کہاں گوارہ تھا کہ وہ اس کے سامنے مسکرائے۔۔۔۔۔

اس کی آنکھوں کے سامنے اپنے باپ کا مرا ہوا وجود دکھائی دیا۔۔۔ جو ترنگے میں لپٹا ہوا اس کے گھر آیا تھا مردہ حالت میں۔۔۔ اپنی دادی کی حالت یاد آئی جو اس کے باپ کی موت کا صدمہ برداشت نا کر پائی اور اپنے جوان بیٹے کی لاش دیکھ وہ بھی اسی کے ساتھ مر گئی۔۔۔۔

اپنی ماں کی حالت یاد آئی جو بھری جوانی میں ودھوا ہو چکی تھی اسے سفید ساڑھی پہنا دی گئی تھی اس کے سہاگ کی چوڑیاں توڑ دی گئیں تھیں۔۔۔ دنیا والوں نے اس پر رنگ حرام کر دئیے تھے۔۔۔۔ اس نے انہیں کی بے رنگ زندگی کو دیکھ کر کینوس پر رنگ اتارنے شروع کر دئیے۔۔۔ وہ کیسے بھول جاتا یہ سب۔۔۔۔ اس کے دماغ نے اسے اس کے یہاں آنے کا مقصد یاد دلایا۔۔۔۔ وہ پل بھر میں صدیوں کا سفر طے کیے حال میں لوٹا۔۔۔۔۔

اس نے گہرا سانس لیے خود کو نارمل کیا۔۔۔۔

"کیا کر سکتی ہو میرے لیے؟؟ "Sid.

"جان دے سکتی ہوں "آرزو۔

"پھر جان ہی تو مانگ رہا ہوں"

"دے دو!

اس کے لبوں پہ رینگتی ہوئی پراسرار مسکراہٹ پل بھر میں وحشت زدہ آواز میں بدلی۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ خود کو سنبھال پاتی کسی نے اسے چلتے ہوئے کروز سے گہرے سمندر میں دھکا دیا۔۔۔۔

چند لمحوں کا کھیل تھا وہ ہوا میں معلق لہراتی ہوئی سمندر کی گہرائیوں میں ڈوبنے لگی۔۔۔۔

وہ سمندر کی لہروں میں ادھر سے ادھر ڈولنے لگی۔۔۔ہاتھ پاؤں چلانے لگی خود کو بچانے کے لیے مگر سمندر کی تیز لہریں اسے اپنے ساتھ بہا کر لیے جا رہی تھیں۔۔۔اس کے

ناک، کان اور منہ میں پانی بھرنے لگا۔۔۔ سوئمنگ کے ساتھ اس کا دور دور تک کوئی واسطہ نا تھا۔۔۔۔

زیادہ دیر تک وہ ان تیز لہروں کا سامنا نہیں کر پائی اور خود کو بے حال ہوتے ہوئے ان لہروں کے سپرد کر دیا۔۔۔۔۔

سلطان آفندی کسی شپ مینٹ کی ساری ڈیٹیل لیپ ٹاپ میں سیو کر رہا تھا۔۔۔

لیپ ٹاپ پر کچھ امپورٹینٹ پوائنٹس سیو کرنے کے بعد فوراً فون اٹھایا اور نمبر ملایا۔۔۔۔

"قرت العین فوراً میرے کیبن میں آئیں جلدی۔۔۔۔۔"

سلطان آفندی نے کہتے ساتھ ہی فون رکھا اور واپس اپنے لیپ ٹاپ پر متوجہ ہوا۔۔۔۔

جبکہ قرت العین جس کی آج صبح سے ہی اچھی خاصی دوڑ لگ چکی تھی پھر ہانپتے ہوئے اس کے کمرے میں داخل ہوئی۔۔۔۔

www.urdunovelsmania.com

"جی سر!!!!

آپ نے بلایا مجھے؟؟؟"

"ہاں میں تمہیں ایک پیپر میل کررہا ہو۔۔۔۔

اس پیپر کا پرنٹ نکالنے کے بعد ان پر موسی سر کے سائن لینے ہیں۔۔۔

اور یہ کام آج ہی یاد سے ہوجانا چاہیے۔۔۔۔"

سلطان آفندی لیپ ٹاپ پر نظریں جمائے ہوئے بولا۔۔۔۔

"جی ٹھیک ہے سر میں سائن کرواکر پیپرز آپ کے پاس واپس لے آؤں گی۔۔۔"

اوکے۔۔۔ سلطان آفندی نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔۔

اور واپس باہر کی جانب چلی گئ۔۔۔۔

سامنے رکھے ہوئے فون پر بیل ہوئی تو سلطان آفندی نے فوراسے بیشتر ریسو کی۔۔۔۔

"یس"!

"سلطان آج کچھ انٹرویوز ہیں تم زرا انہیں دیکھ لو کچھ نیو سٹاف کی ضرورت ہے تم ریکوائیر مینٹ کے حساب سے ہائیر کر لو۔۔۔۔۔ عیسی گیلانی نے اسے کہا۔۔۔

"جی ٹھیک ہے میں دیکھ لوں گا"

کہتے ہی اس نے فون رکھا۔۔۔۔

"لائبہ میں کہہ رہی ہو یار۔۔۔۔

ایک بار پھر سوچ لے۔۔۔۔

پتہ نہیں میرا دل کیوں گھبرا رہا ہے۔۔۔۔۔۔

مجھے یہ سب ٹھیک نہیں لگ رہا ہے یار!!!!" تم گھر والوں سے زیادہ دیر چھپ اس جاب کو جاری نہیں رکھ سکتی۔۔۔

"ثانیہ تم چپ رہو میں نے دیکھا ہے یونہی شاندار آفس میں آکر وہاں کے باس کو پھنسا کر لڑکیاں شادی کرتی ہیں اور رات و رات امیر ہو جاتی ہیں میں بھی یہاں کے باس کو پھانس لوں گی" لائبہ اس نہایت مکارانہ انداز میں بولی۔۔۔۔

UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania

قرت العین جوان کے پیچھے چل رہی تھی ان کی باتیں سن کر دنگ رہ گئی۔۔۔۔

"مجھے تو ڈر لگ رہا ہے لائبہ" ثانیہ نے ڈرے ہوئے انداز میں کہا۔۔

"بس بھی کردو کچھ نہیں ہوتا۔۔۔۔

میں ہوں ناں تمہارے ساتھ۔۔۔۔

"تمہیں پتہ نہیں ہے لائبہ یہ ایک مشہور کمپنی ہے تم انجانے میں پنگا لینے چلی ہو۔۔۔۔

تو پلیز اپنے وہم اور ڈرا اپنے دل و دماغ میں رکھوں۔۔۔

میرا ارادہ پکا ہے مجھے مت بتاؤ کچھ بھی۔۔۔۔"

ثانیہ گہرا سانس لیتے ہوئے سیدھا ریسپشن کی جانب چلی گئی اور کچھ پوچھنے کے بعد واپس لائبہ کی طرف آئی۔۔۔

"اوپر تھرڈ فلور پر انٹرویو ہو رہے ہیں۔۔۔۔۔

چلو تو پھر چلتے ہیں دیر کس بات کی۔۔۔۔

آگے ہی بہت دیر ہو گئی ہے۔۔۔۔"

لائبہ، ثانیہ کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے ساتھ گھسیٹتے ہوئے آگے کو بڑھی۔۔۔۔

www.urdunovelsmania.com

لفٹ کے ذریعے دونوں تھرڈ فلور پر پہنچی اور پھر وہی موجود سامنے ایک اور ریسپشن کی جانب چلنے لگیں۔۔۔۔

"جی بتائیے آپ کی کیسے مدد کر سکتی ہوں "ریسپشنسٹ نے پوچھا۔۔۔
"ہم یہاں انٹرویو کے لئے آئے ہیں۔ "
"اوہ۔۔۔سوسوری میم مگر انٹرویو کا وقت تو ختم ہو چکا ہے اور سر انٹرویو لے بھی چکے ہیں۔۔۔۔

"ارے ایسے کیسے میرا انٹرویو لیے بنا ہی وقت ختم ہو گیا"؟
لائبہ اونچی آواز میں لڑاکا انداز میں بولی۔۔۔
دروازہ کھلا اور سامنے والے کیبن میں سے ایک خوبرو شخص پینٹ شرٹ پہ ٹائی لگائے ہوئے بالوں کو جیل سے سیٹ کیے سیدھا ان کی جانب تیز قدموں سے چلتا ہوا آیا اور ان کے روبرو کھڑا ہو گیا۔۔۔

"آپ کوئی ملکہ الزبتھ ہیں جن کا انٹرویو لیے بنا وقت ختم نہیں ہوسکتا تھا؟؟؟
ویسے کافی وقت کی پابند معلوم ہوئی ہیں آپ انٹرویو والے دن ہی!!!!"
سلطان آفندی اپنی کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی کو دیکھتے ہوئے طنزیہ انداز میں بولا۔۔۔

لائبہ کے تو سر پہ لگی تلووں پر بجھی۔۔۔۔
"کیا ہوا سلطان"؟
"کچھ نہیں سر انٹرویو کا وقت ختم ہوچکا ہے پھر یہاں آکر بدمزگی پھیلا رہی ہیں اور فضول میں بحث کررہی ہیں۔۔۔۔۔
"اچھا چلو لے ان کا بھی انٹرویو" وہ ٹھہرے صدا کے رحم دل انسان۔۔۔۔
سلطان ان کے حکم پر تعمیل کرنا اپنا فرض سمجھتا تھا اسی لیے وہ سر اثبات میں ہلایا اور واپس اپنے کیبن میں چلا گیا۔۔۔۔

وہ دونوں اس کے پیچھے کیبن میں آئیں۔۔۔۔
"وقت پہلے ہی کافی ضائع ہوگیا ہے تو میرے خیال سے انٹرویو کا آغاز ہونا چاہیے۔۔۔۔

www.urdunovelsmania.com

"کچھ دیر میں ہی وہ ان دونوں سے انٹرویو لے چکا تھا۔۔۔

"آپ کو کال کر کہ بتا دیا جائے گا کہ آپ اس انٹرویو میں سلیکٹ ہوئیں ہیں یا نہیں

"سلطان آفندی نے ان دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے سپاٹ انداز میں کہا۔۔۔۔

تو وہ دونوں باہر نکل گئیں۔۔۔

قرت العین ہاتھ میں فائل تھامے تیز قدموں سے سلطان آفندی کے کیبن میں داخل ہوئی

۔۔۔

"مے آئی کم ان سر!"

"یہ پیپرز جن پر آپ نے سائن کا کہا تھا۔۔۔۔"

قرت العین نے فائل سلطان کے سامنے رکھی۔۔۔

"اوکے "لیپ ٹاپ پر جھکے ہوئے سلطان آفندی کی آواز آئی تو وہ واپس مڑی۔۔۔اس سے پہلے کہ وہ تھوڑا اور دور جاتی اسے اپنے سر سے دوپٹہ سرکتا ہوا محسوس ہوا۔۔۔وہ رکی مگر اتنی دیر دوپٹہ اتر کر نیچے فرش پر گر چکا تھا۔۔۔۔

www.urdunovelsmania.com
UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania

وہ جارہانہ تیوروں سے پلٹی اور ریوالنگ چئیر پر موجود سلطان آفندی کے چہرے پر ایک جاندار طمانچہ جڑدیا۔۔۔۔۔

"اپنے یہ گندے حربے اپنی جیسی ان غلیظ سوچ کی حامل لڑکی پہ آزماؤ مجھے ہاتھ بھی لگایا تو تمہارا ایسے ہی منہ توڑدوں گی۔۔۔" وہ اسے حقارت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے چلائی۔۔۔

میرے گرینڈپا اور سارے سٹاف کے سامنے جو تم اچھائی کا ڈھونگ رچاتے ہو سب کا پردہ چاک کرکہ تمہاری اصلی شکل دکھاوں گی گھٹیا انسان۔۔۔۔"

قرت العین اسے انگلی دکھاتے ہوئے وارن کرنے کے انداز میں اس پہ برس پڑی۔۔۔۔
سلطان آفندی سرخ چہرہ لیے کسی آتش فشاں لاوے کی مانند اپنے گال پر ہاتھ رکھے ہوئے تھا۔۔۔۔

وہ اس کی اِس ناقابل برداشت حرکت کو دیکھتے ہوئے اپنی جگہ سے اٹھا۔۔۔۔۔

"چلانا چاہتی ہو۔۔۔۔

چلاؤ۔۔۔۔

لگاؤ تماشہ۔۔۔۔

کرو جمع لوگوں کو۔۔۔۔

مگر لوگوں کو اکٹھا کر کہ میری اصلیت دکھانے سے پہلے اپنی آنکھوں کا علاج کرواؤ اور اس سے بھی پہلے اپنے دماغ کا جس میں غلاظت بھری ہوئی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بدنامی اگر میری ہوگی تو نام تمہارا بھی میرے نام کے ساتھ آئے گا مائنڈ اٹ!!!!!وہ دھاڑا۔۔۔اور اسے اپنے ہاتھ کا اشارہ دیا۔۔۔۔

قرت العین نے اس کے ہاتھ کے تعاقب میں دیکھا جہاں اس کے دوپٹے کا ایک کونا ٹیبل پر موجود ایک بلڈنگ سیمپل کے کارنر کے ساتھ الجھا ہوا تھا۔۔۔۔

اس کا چہرہ خفت کا شکار ہوا۔۔۔۔۔

جس کمپنی کی کنسٹرکشن کرنی تھی یہ اس کی بلڈنگ کا ایک سیمپل تھا۔۔۔

دوپٹہ ابھی بھی اسی سے اٹکا ہوا تھا اور باقی کا زمین کو سلامی پیش کر رہا تھا۔۔۔

قرت العین نے اپنی حالت کے پیش نظر لپک کر دوپٹہ اٹھانا چاہا۔۔۔مگر

سلطان آفندی جارہانہ تیوروں سے قدم بڑھاتے ہوئے سے خون خوار مسکراہٹ لیے قرت العین کی طرف بڑھ رہا تھا۔۔۔

"وہ دوپٹے کے بنا اپنے سینے پہ دونوں ہاتھ باندھے الٹے قدم لیتے ہوئے پیچھے چلنے لگی۔۔۔۔

"دیکھو دور رہو مجھ سے" وہ تنبیہی انداز میں بولی۔۔۔

"ورنہ کیا؟؟؟؟؟

کیا ورنہ!!!!!

"بولو!!!!

"تم نے مجھے۔۔۔۔۔ یعنی سلطان آفندی کو تھپڑ مارا۔۔۔۔۔ وہ بھی بنا کسی وجہ!!!!!

سلطان آفندی اپنے گال پر ہاتھ جمائے غرایا۔

وہ کسی سہمی ہوئی ہرنی کی مانند ساکت کھڑی تھی۔۔۔

سلطان نے اسے دونوں بازوؤں سے دھکا دیئیے دیوار سے لگایا۔۔۔۔اور اس کے گرد اپنی دونوں بازوؤں کا حصار بنایا۔۔۔

اس کی بھیگی ہوئی آنکھوں میں اپنی خون آشام نظریں گاڑھیں۔۔۔۔

"سو۔۔۔سور۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ معزرت مانگتی۔۔۔۔

"خاموش!!!!!

ششششششش!!!

ایک لفظ بھی اور نہیں جتنا بولنا تھا تم بول چکی۔۔۔۔۔

"میں کسی کا کہا ٹالتا نہیں۔۔۔جو الزام تم نے مجھ پہ لگایا ہے اسے پورا کرنا تو اب میرا فرض ہے۔۔۔۔کیوں مس ورلڈ۔۔۔۔۔۔۔؟؟؟؟

"یہی سمجھتی ہو نا اپنے آپ کو؟؟؟؟؟

کیوں؟؟؟؟؟

"جیسے کہ تمہیں چھونے کو دیکھنے کو مرا جا رہا ہوں میں۔۔۔""""

سلطان آفندی کی وحشت زدہ نگاہوں سے اسے اب اور بھی خوف آنے لگا۔۔۔

سلطان کو اپنے اتنے قریب دیکھ کر اس کی آنکھوں سے سیال کی لڑیاں ٹوٹ کر سلطان آفندی کی بازو پر گریں جس سے اس نے قرت العین کو جکڑ رکھا تھا۔۔

قرت العین کا رونا اب ہچکیوں کی صورت اختیار کر گیا۔۔۔۔

سلطان آفندی نے اسے جھٹکا دے کر چھوڑا۔۔۔

قرت العین سے مزید برداشت نا ہوا تو وہ اپنا گرا ہوا دوپٹہ اٹھا کر وہاں سے فوراً باہر کی طرف بھاگی۔۔۔

قرت العین کے وہاں سے نکلتے ہی سلطان آفندی نے ایک پنچ دیوار پر مارا۔۔۔ پھر آنکھیں بند کیے وہی ہاتھ کی انگلیاں اپنے بالوں میں پھیرنے لگا۔۔۔۔

www.urdunovelsmania.com

کسی فرشتہ صفت نے اسے سمندر میں گرتے ہوئے دیکھا تو گہرائی کی پرواہ کیے بنا وہ لمحے میں اس میں کود گیا۔۔۔ اور مہارت سے سوئمنگ کرتے ہوئے سمندر کی من موجی لہروں سے لڑتا ہوا سمندر کی گہرائی میں جانے لگا جس طرف ابھی آرزو ڈوب رہی تھی۔۔۔۔ وہ چند منٹوں کا سفر طے کیے اسے سمندر کی گہرائی سے سطح پر لے آیا اور اس کی کمر میں ہاتھ ڈالے اسے باہر خشکی تک لایا۔۔۔

زمین پہ اس کے وجود کو لٹائے۔۔۔ وہ اسے دیکھنے لگا جس کا سانس نا ہونے کے برابر تھا۔۔۔۔

اس نے ماہرانہ انداز میں اس کا پیٹ دبایا تو منہ میں سے پانی باہر نکلا مگر ابھی بھی اسے ٹھیک سے سانس نہیں آ رہا تھا۔۔۔۔

اس نے آرزو کے گال تھپتھپا کر کر اسے اٹھانا چاہا مگر وہ ہوش و حواس سے بیگانہ تھی ۔۔۔۔

" شِٹ "

Sheneedtobreath......

Damnit۔

ناچاہتے ہوئے بھی اس نے اسے مصنوعی سانس دینے کا فیصلہ لیا۔۔۔

گھری سانس لے کر آنکھیں بند کیں اور اپنے عنابی لب اس کے گلابی لبوں پہ رکھے اس میں اپنی سانسیں منتقل کرنے لگا۔۔۔۔

وہ پیچھے ہٹا بنا کوئی پیش رفت دیکھ کر۔۔۔

پھر سے ایک بار کوشش کی۔۔۔۔

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

اس کا چہرہ اپنے قریب کیے اس بار شدت سے سانسیں انڈیلیں۔۔۔۔

اس نے نیم واہ آنکھوں سے اسے دیکھنا چاہا۔۔۔۔

مگر آنکھوں کے سامنے سب دھندلا رہا تھا کچھ بھی سمجھ نہیں آرہا تھا۔۔۔ بہت قریب سے مونچھوں کی چبھن محسوس کیے وہ زور سے کھانسنے لگی۔۔۔

"یہ سد تو نہیں۔۔۔۔۔اسکی مونچھیں نہیں۔۔۔۔وہ تو کلین شیو ہے۔۔۔پھر کون؟؟؟؟؟

وہ اس کی سانسوں سے بھی قریب تھا مگر وہ اسے اپنی پھر سے بند ہوتی ہوئی آنکھوں سے دیکھ نہیں پائی تھی۔۔۔۔۔

اور ایک بار پھر سے اپنے حواس کھو گئی۔۔۔۔

اس نے اسے نارمل سانس لیتے دیکھا تو اسے باہوں میں بھر کر واپسی کے راستے پر گامزن ہوا۔۔۔۔

رات گئے وہ اسے اس کے ہاسٹل کے روم میں چھوڑنے آیا۔۔۔۔

اس پر کمفرٹر کھول کر ڈالا پھر روم کا ہیٹر آن کیا تاکہ اس کے نم کپڑے سوکھ جائیں۔۔۔۔اور آہستگی سے وہاں سے نکل گیا۔۔۔۔۔

www.urdunovelsmania.com

وہ آفس سے واپس آئی تو پورچ میں گاڑی کھڑی تھی جسے وہ پہچان نہیں پائی تھی بھلا یہ کس کی گاڑی ہوگی۔۔۔وہ سوچتے ہوئے اندر آئی۔۔۔اس کے ساتھ ساتھ عیسی اور موسی گیلانی دونوں بھی اندر آئے۔۔۔۔

لاونج میں ہی سب موجود تھے ایک صوفے پہ اکبر اور جنت گیلانی بیٹھے ہوئے تھے۔۔اکبر آج دوپہر میں ہی لوٹا تھا اسی لیے قرت العین اس کی واپس سے بے خبر تھی۔۔۔جبکہ دوسرے تھری سیٹر صوفے پہ انیقہ گیلانی، حرعین اور فاطمہ بیٹھی ہوئی تھیں۔

ٹو سیٹر صوفے پر دو انجان لوگ تھے۔۔۔جن میں ایک مرد تھا اور دوسری عورت، دیکھنے میں وہ کسی اچھے گھرانے کے معلوم ہو رہے تھے۔۔۔۔

عیسی اور موسی گیلانی کے بیٹھنے کے لیے جگہ بناتے ہوئے حرعین اور فاطمہ وہاں سے اٹھ گئیں۔۔۔۔

اسلامُ علیکُم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔قرت العین نے سب کو مشترکہ سلام کیا۔۔۔

www.urdunovelsmania.com

جس کا سب نے اکٹھے ہی جواب بھی دیا۔۔۔۔

وہ دونوں بھی اس کے سلام کا جواب دیتے ہوئے عیسی اور موسی گیلانی سے ملے۔۔۔۔

"تو یہ ہے ہماری بیٹی؟ عورت نے مسکرا کر قرت العین کی طرف دیکھا اور اس کے آگے اپنا ہاتھ کیا۔۔۔

وہ اچنبھے سے اپنی ماں حرعین کی طرف دیکھنے لگی جیسے پوچھ رہی ہو کہ یہ کون ہے۔۔۔۔

حرعین نے اسے آنکھوں ہی آنکھوں میں اسے ان کے پاس بیٹھنے کا عندیہ دیا۔۔۔۔

"سلطان کو تو آپ اچھے سے جانتے ہی ہیں عیسی صاحب ہمارا خود کا اتنا بڑا بزنس ہے مگر جناب کو اپنے باپ کا بنا بنایا بزنس نہیں سنبھالنا اسے اپنے بل پر خود کچھ کر دکھانے کی چاہ تھی اسی لیے وہ آپ کے پاس جاب کر رہا ہے۔۔۔اپنی خواہش کے لیے۔۔۔۔

"آج ہم اسی کا رشتہ لے کر حاضر ہوئے ہیں آپ کے پاس بس آپ کی حامی کے منتظر ہیں ہمیں مایوس مت کیجیے گا۔۔۔۔ ہم ابھی مثبت جواب لے کر ہی جائیں گے۔۔۔۔
سلطان آفندی کے والد ابراہیم آفندی نے کہا۔۔۔۔

"اس میں کوئی شک نہیں کہ سلطان آفندی ایک نہایت ہی قابل لڑکا ہے اس نے بہت جلد اپنی صلاحیتوں کو منوایا ہے۔۔۔۔۔مجھے تو کوئی اعتراض نہیں۔۔۔ باقی سب کیا کہتے ہیں ؟؟؟ عیسیٰ گیلانی نے باقی موجود افراد پر نظر ڈالی جیسے ان سے مشورہ لینا چاہتے ہوں۔۔۔

"مجھے بھی رشتہ بہت مناسب لگا۔۔۔ موسیٰ گیلانی نے کہا۔۔۔۔۔
"کیوں اکبر تم کیا کہتے ہو آخر کو قرت العین تم تمہاری بیٹی ہے"؟
"اکبر نے حرعین کی طرف دیکھا جس نے اثبات میں سر ہلا کر اپنی رضامندی ظاہر کی۔۔۔۔

"آپ سب بڑوں کا فیصلہ ہے مجھے بھلا کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔۔۔۔ اور اپنی بیٹی پر پورا بھروسہ ہے اسے اپنے بڑوں کے فیصلے پر کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔۔۔۔ اکبر نے مان

UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania

بھرے انداز میں ابراہیم آفندی اور عابدہ آفندی کے درمیان گم سم بیٹھی ہوئی قرت العین کی طرف دیکھ کر کہا۔۔۔۔

آج تازہ ہی ہوئے واقعہ کے بارے میں سوچ سوچ کر پہلے ہی اس کا دماغ شل ہو چکا تھا اب یکدم نئی افتاد پر وہ بوکھلا کر رہ گئی۔۔۔۔

"ضرور سلطان آفندی اس تھپڑ کا بدلہ لینے کے لیے میری ساری زندگی اجیرن بنانے کا سوچ رہا ہو گا۔۔۔۔

میں ایسا نہیں ہونے دوں گی۔ جو بھی ہوا بس ایک غلط فہمی کی بنا پر ہوا۔۔۔ میں ان سے شادی ہر گز نہیں کروں گی اس نے دل میں سوچا۔۔۔ نظریں اٹھا کر اپنے گھر کے مکینوں کی طرف دیکھا جو مان بھری نگاہوں سے اسے دیکھ رہے تھے۔۔۔۔

اس کی آنکھوں میں بے بسی کے آنسو امڈنے لگے مگر اس نے پوری کوشش کیے انہیں پیچھے دھکیلا۔۔۔۔

اور بھاگتی ہوئی اپنے کمرے کی طرف چلی گئی۔۔۔۔

www.urdunovelsmania.com

"بچی شرما گئی ہے۔۔۔اس طرح کے موقعوں پہ لڑکیاں ایسے ہی شرما جاتی ہیں" انیقہ گیلانی نے کہا۔۔۔۔۔

"تو پھر ہم رشتہ پکا سمجھیں"؟

ابراہیم آفندی نے کہا۔

"جی "اکبر نے کہا۔۔۔۔

تو سب اپنی جگہ سے اٹھے اور ایک دوسرے کو مبارکباد دینے لگے۔۔۔۔

جاؤ عائشہ کچن سے مٹھائی لاؤ آن فاطمہ نے اسے کہا۔۔۔

"جی مما ابھی لائی "کہتے ہی وہ خوشی سے تقریبا بھاگتے ہوئے کچن کی طرف چلی گئی اور مٹھائی ٹرے میں سجائے باہر آئی اور سب کے آگے پیش کی۔۔۔۔

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

"تو پھر اسی ہفتے ہی اس فرض سے فارغ ہو جائیں "ابراہیم آفندی نے خوشی سے لبریز لہجے میں کہا۔

"ابراہیم صاحب آپ تو ہتھیلی پہ سرسوں جمائے ہوئے ہیں، اتنی جلدی کیسے ممکن ہے یہ سب ہمیں تھوڑا وقت دیں ابھی تو قرت العین کی تعلیم بھی مکمل نہیں ہوئی۔۔۔۔

"ہمیں ہماری بیٹی کے آگے پڑھنے سے کوئی اختلاف نہیں۔۔۔ وہ جتنا چاہے پڑھے ہمیں کوئی اعتراض نہیں۔۔۔۔"

پھر بھی ابراہیم صاحب لڑکی کی شادی کی پر سوتیاریاں کرنی پڑتیں ہیں۔۔۔۔ موسی گیلانی نے کہا۔

"ہمیں ہماری بیٹی کے علاوہ ایک چیز بھی نہیں چاہیے اللہ پاک کا دیا سب کچھ ہے ہمارے پاس"

"پھر بھی بھائی صاحب یہ کچھ زیادہ جلدی نہیں؟ جنت گیلانی نے کہا۔۔۔۔

"زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں اس سے جتنی خوشیاں سمیٹی جا سکتی ہیں اتنی جلد سے جلد سمیٹ لینی چاہیے۔۔۔ عابدہ آفندی نے کہا۔۔۔۔

"وہ تو ٹھیک کہا آپ نے عیسی گیلانی نے کہا۔۔۔۔

"ٹھیک ہے تو پھر اسی ہفتے کی کوئی تاریخ دے دیں تاکہ ہم جلد سے جلد اپنی بیٹی کو اپنے گھر لے جائیں۔۔۔۔

"بتاؤ اکبر پھر کیا کہتے ہو؟ آخری فیصلہ تو تمہارا ہی ہوگا۔۔۔انیقہ گیلانی نے کہا۔۔۔۔

"اس جمعہ کو نکاح کا فریضہ انجام دے دیتے ہیں "اکبر نے باوقار انداز میں کہا۔۔۔۔

"جی یہ تو بہت مناسب دن ہے "عابدہ آفندی بولیں۔۔۔۔

پھر آگے کے مراحل پر سب آپس میں گفتگو کرنے لگے۔۔۔

حرعین اور آن فاطمہ دونوں کھانے کی تیاری کے لیے کچن کی طرف بڑھ گئیں۔۔۔۔۔

"سد کیسے ہیں آپ "؟

سد نے اپنے موبائل پر آنے والا میسج دیکھا تو حیرت زدہ رہ گیا۔۔۔۔

"یہ ذندہ ہے ؟؟؟

"بچ کیسے گئی "؟؟؟؟

وہ منہ میں بڑبڑایا۔۔۔

"میں ٹھیک ہوں۔۔۔تم کیسی ہو؟؟؟؟

"اب میں ٹھیک ہوں "اس نے تسلی دی۔۔۔

"سد کل کیا ہوا تھا مجھے کچھ بھی یاد نہیں "

"آرزو کل کروز میں اچانک پانی جمع ہو جانے کی وجہ سے تمہارا پاؤں پھسلا اور تم سمندر میں گر گئی۔۔۔۔

میں نے تمہیں بچانے کی بہت کوشش کی تمہارے پیچھے پانی میں بھی کود گیا تمہیں بچانے کے لیے مگر تم مجھے کہیں نہیں ملیں۔۔۔۔

تم وہاں سے کیسے نکلیں؟؟؟

"مجھے تو خود بھی نہیں یاد کچھ بھی پتہ نہیں میں واپس ہاسٹل بھی کیسے پہنچی۔۔۔۔

اس نے میسج سینڈ کیا۔۔۔۔

"آرزو یہ ضرور کوئی ہمارا دشمن ہے جو ہمیں ایک ساتھ نہیں دیکھ سکتا۔۔۔۔

"سد ہمارا دشمن بھلا کون ہو گا یہاں؟؟؟

"یہ تو میں بھی نہیں جانتا مگر اب میں مزید ایک لمحہ بھی ضائع نہیں کرنا چاہتا میں چاہتا ہوں کہ ہم اپنے رشتے کو ایک نام دے دیں اسے مضبوط بنا لیں تاکہ کوئی بھی دشمن ہمیں الگ نہیں کر سکے۔۔۔۔

www.urdunovelsmania.com
UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania

"سد یہ سب ممکن نہیں اتنی جلدی"

"کیا تم مجھ سے شادی کرنے سے انکار کررہی ہو؟؟؟

"سد میں اپنے گھر والوں کے بغیر اپنی زندگی کا اتنا بڑا قدم کیسے اٹھا لوں؟

"مجھ سے پیار کرتے وقت اپنے گھر والوں سے اجازت لی تھی جو تمہیں شادی کرتے وقت ان کی اجازت درکار ہے؟؟؟؟

"سد تم مجھ سے ایسے بات نہیں کرسکتے"

"تو پھر کیا کروں؟

"تم بتاؤ مجھے؟

"نہیں کرنی مجھ سے شادی تو صاف صاف بتاؤ؟

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

سد کے میسجز آرہے تھے وہ صرف انہیں پڑھ رہی تھی۔۔۔

"سد میں تم سے شادی کرنا چاہتی ہوں مگر ایسے نہیں" اس نے سوچ سمجھ کر جواب دیا۔

"ٹھیک ہے تو پھر بھول جاؤ مجھے۔۔۔

میں آج ہی واپس جا رہا ہوں یہاں سے اب کبھی واپس نہیں آؤں نا یہاں نا تمہاری لائف میں "سد نے اسے دھمکی آمیز میسج بھیجا۔۔۔۔

"سدا ایسا نا کہو میں تمہارے بغیر نہیں رہ سکتی"

"تو پھر ٹھیک ہے تھوڑی دیر میں تیار ہو کر مجھے ہاسٹل کے گیٹ پر ملو۔۔۔ میں وہیں تمہارا انتظار کروں گا"

سد کی طرف سے ملا ہوا میسج پڑھ کر وہ اپنے بستر سے اٹھی اور تیار ہونے چل دی۔۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤

سد یہ ہم کہاں آئے ہیں؟؟؟؟

"یہ چرچ ہے "سد نے اسے جواب دیا۔۔۔

"مگر سد یہاں کیوں"؟

"ہم مسلم ہیں تو نکاح مسجد میں کریں گے"

"مسجد یہاں سے بہت دور ہے دوسرے شہر میں ہے وہاں کیسے جائیں اتنی جلدی؟

"مگر سد جلدی کیا ہے"؟

"تم نہیں سمجھو گی"

"تم یہ بتاؤ مجھ سے شادی کرنی ہے یا نہیں"

"اگر نا کرنی ہوتی تو یہاں تک نہیں آتی"

"ٹھیک ہے تو پھر یہیں رکو میں پادری سے بات کر کہ آتا ہوں"

وہ چرچ کی سیڑھیوں کے پاس کھڑی ہوئی اس کی واپسی کی راہ تک رہی تھی۔۔۔۔

"میں ہندو تم مسلم شادی ہم کرسچنز کی طرح کریں گے۔۔۔

"Wowwhatafantasticdeed!

(عمل)

"کیوں پادری"؟

اس نے اپنی تھوڑی کو سہلاتے ہوئے پر اسرار ہنسی ہنستے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

سامنے کھڑا ہوا پادری حیرت انگیز نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

کیونکہ وہ انگریز پادری اس کی بات سمجھنے سے قاصر تھا۔۔۔۔

پھر سد نے پادری سے اپنی اور آرزو کی شادی کی بات انگلش لب ولہجے میں کی۔۔۔۔

www.urdunovelsmania.com
UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania

تھوڑی دیر بعد سدو واپس آیا اور آرزو کو لیے۔۔۔

سدو ہیں آتے ہوئے دولوگوں کو وٹینس بننے کے لئیے آمادہ کر چکا تھا۔۔۔۔
اس سے پہلے کہ کرسچن رسم ورواج کے مطابق ان کی شادی شروع ہوتی وہ دونوں ایک ساتھ ایک اونچے میز کے سامنے کھڑے ہوئے تھے.جس پر کپڑا بچھا کر موم بتیاں جلائی گئی تھیں۔۔۔

کسی نے آرزو کے قریب آتے اسے بازو سے گھسیٹ کر اس کا رخ اپنی طرف موڑتے ہوئے ایک زوردار تھپڑ اس کے منہ پہ رسید کیا کہ وہ لہراتی ہوئی ایک بینچ پر گری۔۔۔۔

وہ فق نگاہوں سے اپنے گال پہ ہاتھ رکھے تھپڑ مارنے والے کو دیکھنے لگی۔۔۔۔
"تف ہے تم پر"
"شرم نہیں آئی تمہیں اپنے اندھے عشق کے نام پہ مذہب کو بھلا کر ایسا کارنامہ انجام دیتے ہوئے"
اس کے لہجے میں اژدھوں کی سی پھنکار تھی۔۔۔۔

"یہ۔۔۔۔ یہ ہے تمہاری پسند اس نے سد کا گلہ دبوچ کر سامنے پڑے کینڈلز کے ٹیبل پر لگایا۔۔۔

سد اس کے لیے تیار نہیں تھا۔۔۔

اس کا منہ چلتی ہوئی موم بتیوں سے جھلستا ہوا محسوس ہوا تو وہ فوراً اس میں لوٹا اور پلٹ کر مقابل کو دھکا دے کر اپنا آپ چھڑوایا۔۔۔۔

اس نے سد کے پیٹ میں پنچ مارا تو وہ پیٹ پر ہاتھ رکھے اس سے دو قدم پیچھے ہوا۔۔۔۔

"جانتی ہو کون ہے یہ؟؟؟

جانتی ہو؟؟؟؟ وہ آرزو کی طرف دیکھے سد کو کالر سے پکڑ کر جھٹکا دیتے ہوئے غرایا۔۔۔۔

"یہ ہے سد ھانت اگروال ایک ہندو آرمی ڈاکٹر۔۔۔۔

"بول یہی ہے نا تیری اصلیت؟؟؟؟

اس نے سد کے پیٹ میں کک ماری۔۔۔

وہ آرزو کے پاس گرا۔۔۔۔

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

پادری اور وہاں موجود افراد ان کی آپسی لڑائی دیکھ تھوڑا دور ہو گئے۔۔۔۔

آرزو پھٹی ہوئی نگاہوں سے سد کی طرف دیکھنے لگی۔۔۔۔

"یہ۔۔۔انسان جھوٹ بول رہا ہے آرزو میرا یقین کرو میرا نام سادات ہے میں مسلم ہوں۔۔۔۔

تم کہو تو میں تمہیں کلمہ بھی سنا سکتا ہوں"

"میں تم سے پیار کرتا ہوں میرا یقین کرو آرزو یہ جھوٹ بول رہا ہے""

اس نے آرزو کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنا یقین کروانا چاہا۔۔۔۔

"یہاں کی پولیس کو کال کی ہے کسی بھی وقت آتی ہی ہوگی" وہ اسے وارن کرتے ہوئے بولا۔

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

سد کے تو وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ ایسا کچھ ہو جائے گا اس بارے میں تو اس نے کوئی پلاننگ نہیں کی تھی فی الحال اس نے یہاں سے کھسک جانے میں ہی عافیت جانی۔۔۔۔ آگے کا لائحہ عمل طے کرنے کے لیے فی الوقت اس کا یہاں سے چلے جانا ہی بہتر تھا۔۔۔

وہ پادری کو اس پر دھکا دیئیے وہاں سے بھاگ گیا۔۔۔۔

آرزو جو ابھی تک سکتے کی حالت میں گری ہوئی تھی ہمت کیے وہاں سے اٹھی۔۔۔۔

"دیکھ لی اپنی محبت؟؟؟؟ وہ آرزو کے سر پر پہنچ کر غرایا۔۔۔

آرزو نے چرچ میں نظر دوڑائی جہاں اسے سد کہیں دکھائی نہیں دے رہا تھا۔۔۔۔

وہ شکستہ وجود لیے تہی داماں وہیں ڈھ سی گئی۔۔۔۔۔

مہمانوں کے گھر سے چلے جانے کے بعد عائشہ جب اپنے اور قرت العین کے مشترکہ کمرے میں داخل ہوئی تو اس نے جیسے ہی اندر قدم رکھا سسکیوں کی آوازوں نے اسے اپنی جانب متوجہ کیا۔۔۔وہ قرت العین کو بستر پر گرے سسکیاں بھرتے ہوئے دیکھ چند ثانئے کو اپنی جگہ ساکت کھڑی رہ گئی۔۔۔۔

کمرے کی کھڑکی سے آتی چھن چھن کرتی چاندنی میں نہایا وجود شدت سے گریہ وزاری کرنے کے باعث ہچکولے کھا رہا تھا۔۔۔قرت العین نے کسی کی کمرے میں موجودگی کو محسوس کیا تو اپنی بھیگی نظریں اٹھا کر دیکھا۔۔وہ اور کوئی نہیں اس کی بچپن کی ساتھی۔۔۔

گھر میں سب سے قریبی تعلق رکھنے والی اس کی بہن عائشہ تھی جس سے وہ اپنے دل کی ہر بات بے دھڑک شئیر کر لیا کرتی تھی۔۔ اپنی ماں سے بھی زیادہ قرت العین عائشہ کے نزدیک تھی وہ چوبیس گھنٹے ایک دوسرے کے ساتھ جو گزارتی تھیں اسی لیے

"یہ تم نے اتنی سی دیر میں اپنی کیا حالت بنا لی ہے"؟

عائشہ نے بے یقینی سے اسے دیکھتے حیرت زدہ آواز میں کہا۔

قرت العین کی آنکھیں مسلسل رونے کے باعث سوجی ہوئی تھیں۔۔ پپوٹے بھی، آنکھیں اور ناک سرخی مائل اور چہرہ بھی زرد رنگ دکھائی دے رہا تھا۔۔۔ اتنی سی دیر میں ایسا لگ رہا تھا کہ وہ صدیوں کا سفر طے کر آئی۔۔۔ اور کسی ڈر کے باعث اپنے آپ سے اندر ہی اندر جونج رہی ہو۔۔۔

قرت العین نے ہاتھ میں پکڑی ڈائری اور بال پوائنٹ دونوں کو تکیے کے نیچے چھپایا۔۔۔

عائشہ کی نظروں سے اس کی یہ حرکت مخفی نا رہ سکی۔۔۔

"آپی یار۔۔۔ ادھر دیکھو۔۔۔ وہ قرت العین کو منہ چھپاتے ہوئے دیکھ کر بولی۔

"قرت العین مجھے بھی نہیں بتاؤ گی کہ کیا بات ہے؟؟؟؟؟

urdu novels mania www.urdunovelsmania.com

وہ زمین پر گھٹنوں کے بل بیٹھتے ہوئے اس کے لاغر وجود کو جھنجھوڑنے لگی۔۔۔
اس کی حالت کہاں اس سے برداشت ہوتی۔۔۔وہ اسے یوں روتا دیکھ خود رونے لگی

۔۔۔۔۔۔

"قرت میرا دل بند ہو جائے گا بتاؤ مجھے کیا بات ہے؟؟؟؟

خود پر بے تحاشہ ضبط کرتے ہوئے اس نے قرت العین سے پوچھا۔۔۔۔
قرت العین اپنی جگہ سے اٹھی پھر بے ساختہ اس کے گلے لگتے ہوئے پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی۔

urdu novels mania www.urdunovelsmania.com

"قرت العین تم اس شادی سے ناخوش ہو؟؟؟؟؟...."
"اگر ایسا کچھ ہے تو سب سے بات کروں گی منع کردوں گی کہ تم یہ شادی نہیں کرنا چاہتی!!!
وہ مضبوط لہجے میں اس کی ہمت بندھاتے ہوئے بولی تو قرت اپنی نم آنکھوں اسے دیکھنے لگی۔۔۔۔۔
"ن۔۔۔۔نہ۔۔۔نہیں۔۔۔۔عاشو۔۔۔۔تم۔۔۔تم کسی سے کچھ نہیں کہوگی۔۔۔۔۔

اس کی آنکھوں کی پتلیاں سکڑ کر پھیلیں۔۔۔۔

عا۔۔۔۔شو۔۔۔۔وہ۔۔۔وہ۔۔۔مجھ۔۔۔سے بدلہ۔۔۔۔۔۔لے۔۔۔گا۔۔۔۔۔

اس نے کپکپاتے ہوئے ہونٹوں سے کہا آنکھوں میں ڈر کے سائے لہرارہے تھے

۔۔۔۔آپی کون آپ سے بدلہ لینا چاہتا ہے؟؟؟؟مجھے بتائیں۔۔۔پلیز یوں خود کو اذیت مت دیں۔۔۔۔جو بھی آپ کے اندر غبار ہے اسے باہر نکال دیں۔۔۔میں آپ کے ساتھ ہوں۔۔۔اور ہمیشہ آپ کے ساتھ رہوں گی۔۔آپ کو کسی سے بھی ڈرنے کی ضرورت نہیں!

عائشہ نے اپنائیت سے اس کا ہاتھ تھپتھپاتے ہوئے کہا تو بے اختیار قرت العین کی پتھرائی ہوئی آنکھوں سے آنسوؤں کی لڑیاں بہنے لگیں۔

""مجھے اکیلا چھوڑدو ابھی پلیز!!وہ اذیت سے گھٹ گھٹ کر روتے ہوئے لرزتی ہوئی آواز سے بولی۔۔۔۔۔

"قرت العین!!!!

تم نے کچھ کھایا؟۔۔۔۔۔"۔

عائشہ نے اپنے ہاتھوں سے اس آنسو صاف کرتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

وہ نظریں جھکا گئی۔۔۔۔"میں ابھی آتی ہوں "وہ کہہ کر باہر نکلی۔۔۔۔اور کچن میں جا کر اس کے لیے کھانا نکال کر اوون میں گرم کیا پھر ٹرے میں رکھے اس کے لیے اندر آئی

۔۔۔۔۔

وہ بستر پر چت لیٹی کسی غیر مرئی نقطے پر نظریں جمائے ہوئے تھی۔۔۔۔

"قرت کھانا کھا لو "اس نے لقمہ بنا کر اس کے منہ میں ڈالنے کی کوشش کی۔۔۔"

قرت العین نے اس کا ہاتھ پیچھے جھٹک دیا اور اوندھے منہ لیٹے ہوئے پھر سے رونے لگی

۔۔۔

"قرت اب تم نے واقعی مجھے پریشان کر دیا ہے جب تک مجھے وجہ بتاؤ گی نہیں مجھے پتہ کیسے چلے گا۔۔۔۔؟

"سو جاؤ عاشو "اس کی کرب سے ڈوبی آواز اس کے کانوں میں سنائی دی تو عائشہ فی الحال اسے آرام کرنے کے لیے وقت دیتے ہوئے کھانے والا ٹرے اٹھا کر ایک طرف رکھا۔۔پھر لائٹ آف کیے آکر اپنی جگہ پہ لیٹ گئی۔۔۔۔

www.urdunovelsmania.com

❤❤❤❤❤❤

رات کے تقریباً دو بجنے کو تھے، جب وہ اپنے بستر سے نکلی۔۔۔
"اکبر ابھی تک روم میں نہیں آئے۔۔کہیں حرعین کے پاس تو نہیں چلے گئے۔۔۔؟
اس نے دل میں سوچا۔۔۔
"مگر حرعین کے تو سر میں درد تھا وہ تو کافی دیر پہلے ہی ٹیبلٹ لے کر سو گئی تھی۔۔۔"کیا کروں اٹھ کر دیکھوں اکبر کو کہاں ہیں؟؟؟؟آن فاطمہ سوچتے ہوئے کمرے سے باہر آئی اور حرعین کے روم کی طرف گئی۔۔۔

"نہیں رات کے اس پہر کسی کے بھی روم میں دستک دینا مناسب نہیں"،وہ خودی سے ہمکلام ہوئی۔۔۔۔

www.urdunovelsmania.com

پھر سیڑھیوں کے دوسری طرف کی راہداری میں بنی لائبریری روم کی لائٹ جلتی ہوئی دیکھی تو حیرت سے دیکھا۔۔۔
"اس وقت لائبریری میں کون موجود ہوگا؟؟؟؟وہ اسی طرف بڑھنے لگی۔۔۔۔۔

وہ ہینڈل گھمائے اندر داخل ہوئی تو سامنے کا منظر دیکھ کر آن فاطمہ کی آنکھوں میں سکون سرائیت کرنے لگا۔۔۔۔

اکبر راکنگ چئیر پر جھولتا سینے پر ایک کتاب رکھے ہوئے کسی گہری سوچ میں ڈوبا ہوا تھا۔۔۔۔۔

آن فاطمہ حیرت سے اکبر کو دیکھنے لگی۔۔۔۔۔
اکبر نے اس کی مخصوص مہک محسوس کیے فوراً اپنی آنکھیں کھولیں۔۔۔۔
"تم ابھی تک سوئی نہیں؟؟؟
"آپ بھی تو جاگ رہے ہیں۔۔پھر مجھے نیند کیسے آتی؟؟؟وہ دھیرے دھیرے چلتی ہوئی اس کے قریب آرکی۔۔۔۔اور یک ٹک اس کے چہرے کو دیکھنے لگی۔۔۔۔
"تمہارا جی نہیں بھرتا مجھے دیکھ کر؟؟؟

اکبر نے اسے محویت سے خود کو تکتا ہوا پا کر مسکراہٹ ضبط کرتے ہوئے گلہ کھنکھارا تو وہ جو اسے تکنے میں دنیا جہاں بھلائے بیٹھی تھی۔چونکی۔۔۔۔

"آپ پریشان دکھائی دے رہے ہیں سب خیریت تو ہے نا؟؟؟
"تم کیسے جان لیتی ہو؟؟؟اکبر نے اپنی ہتھیلی آگے کی تو آن نے اس پر اپنا ہاتھ رکھ دیا
۔۔۔۔

اکبر نے جذب سے اس کے ہاتھ پر اپنے لب رکھ دیئے۔
"تم آگئی ہو تو میری پریشانیاں بانٹ لوگی۔۔۔۔

آن نے اثبات میں سر ہلا کر اسے اپنے ساتھ کا احساس دلایا۔۔۔۔اکبر کو اپنے رگ و پے میں سا سکون سا اترتا ہوا محسوس ہوا۔۔۔۔

novels mania
www.urdunovelsmania.com

"نبی پاک نے فرمایا ہے!!!!
"دین دیکھو، اخلاق دیکھو، اور رشتہ کردو، اگر بچہ اپنی پسند کا اظہار کرے تو اسے نافرمانی نا سمجھو، اور اگر بچی اپنی پسند کا اظہار کردے کہ میری یہاں شادی کردو، تو بے قدر، بے حیا نا سمجھو"

"میں نے ایک بار بھی اپنی بیٹی سے اس کی مرضی جاننے کی کوشش نہیں کی۔۔۔اور اب کچھ اتنی جلدی طے کردیا مجھے خود بھی بہت عجیب لگ رہا ہے۔۔۔مجھے پہلے ایک بار خود قرت العین کی مرضی جان لینی چاہیے تھی۔۔۔

میں صبح ہوتے ہی اس سے اکیلے میں بات کروں گا۔۔۔اگر وہ اس رشتے پر دل سے راضی ہوگی تو ہی یہ نکاح ہوگا اور اگر وہ ایسا نہیں چاہتی تو میں انہیں کل ہی انکار کردوں گا۔۔۔

"یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ؟؟؟اکبر آپ انہیں نکاح کے لیے جمعہ کا دن دے چکے ہیں"
آن نے حیرانگی سموئے ہوئے انداز میں کہا۔
"مجھے میری بیٹی سے بڑھ کر اور کچھ نہیں'
"میری زبان بھی نہیں"
"جب سے میں نے اسے جاتے ہوئے دیکھا ہے جانے کیوں میرے میں دل کچھ غلط ہونے کا اندیشہ پھن پھیلائے ہوئے ہے۔مجھے ایک پل بھی چین نہیں۔۔۔اب تو وہ سو

چکی ہوگی ابھی اسے ڈسٹرب کرنا مناسب نہیں میں کل صبح اس سے اس ٹاپک پر بات کروں گا"

اکبر نے اس سے اپنی پریشانی شئیر کی۔۔۔۔

"ٹھیک ہے اکبر آپ کی بات بھی میں متفق ہوں آپ سے۔۔۔ آپ ضرور پوچھ لیجیے قرت العین سے "آن نے بھی حامی بھری۔۔۔۔

چلیں اب آپ بھی روم میں چل کر آرام کریں صبح کی بات صبح ہوگی۔۔۔ آن نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے اٹھایا۔۔۔۔

اکبر نے اٹھ کر آن کو خود بھینچ لیا۔۔۔۔

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

آن کا نرم و گداز سراپا اسے سکون بخشنے لگا۔۔۔

اس سے بات کر کہ وہ خود بہت ہلکا پھلکا سا محسوس کرنے لگا تھا۔۔۔۔ اس کی پیشانی پر اپنے لب رکھتے ہوئے اسے خود سے علیحدہ کیا تو آن نے آسودگی سے اپنے شریک حیات پر پیار

بھری نگاہ ڈالی۔۔۔پھر دونوں ایک دوسرے کی ہمراہی میں اپنے کمرے کی طرف چلنے لگے۔۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤

آج صبح عائشہ جلدی اُٹھ گئی تھی کیونکہ آج اُس کی امپورٹنٹ اسائنمنٹ سبمٹ کروانی تھی۔۔وہ فریش ہو کے باہر آئی تو ہمیشہ جلدی اٹھنے والی قرت العین آج بستر پر ہی سوئی ہوئی تھی۔۔۔اس نے آج قرت العین کو کالج جانے کے لیے نہیں اٹھایا۔۔۔اس کی حالت کے پیش نظر۔۔۔۔تاکہ وہ آرام کر لے۔۔۔مگر کمرے سے نکلنے سے پہلے ایک آخری نظر اس پر ڈالنا نا بھولی۔۔۔۔

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

عائشہ کی نظر اس کے تکیے کی اوٹ سے جھانکتی ہوئی ڈائری پر پڑی جو رات قرت العین اس سے چھپا رہی تھی۔

عائشہ دبے پاؤں اس کے قریب آئی اور ہاتھ بڑھا کر وہ ڈائری اچک لی۔۔۔پھر بنا آواز کیے اپنے بیگ میں ڈال لی اس نیت سے کہ کالج جا کر آرام سے پڑھوں گی اور جان لوں گی کے اس میں رات کو قرت العین نے کیا لکھا تھا۔۔۔

وہ باہر آئی تو تقریباً سبھی ڈائننگ ٹیبل کے گرد جمع تھے وہ سر پہ دوپٹہ سلیقے سے جمائے گھری بڑی بڑی گرے آنکھیں بالکل اپنی ماں آن فاطمہ کی طرح۔۔۔جن میں کاجل کی ہلکی سی لکیر لگا کر انہیں مزید حسین بنایا گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔پتلی سی باریک ستواں ناک اور باریک لب، کانوں میں سونے کے چھوٹے چھوٹے ٹاپس پہنے چہرے پر ہمیشہ کی طرح معصومیت کے ساتھ ساتھ شرارتی انداز نمایاں تھا۔۔۔۔۔

"قرت العین کہاں ہے وہ نہیں آئی ابھی تک اسے کالج نہیں جانا؟ حرعین نے اسے نا دیکھ عائشہ سے سوال کیا۔۔۔۔

"ارے اب اس ہفتے اس کا نکاح ہے اچھی بات ہے اسے مت جانے دو کالج آج سے تو شادی کی خریداری شروع ہو جائے گی۔۔۔انیقہ گیلانی نے حرعین سے کہا۔۔۔۔

UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania

"وہ قرت العین۔۔۔ میرا مطلب آپی کی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں" عائشہ نے سب کو اس کی طبیعت سے آگاہ کرنا مناسب سمجھا۔

"کیا ہوا قرت العین کو اکبر اپنا ناشتہ چھوڑ کر اٹھنے ہی لگا تھا کہ۔۔۔۔

"آپ ناشتہ کیجیے میں دیکھ کر آتی ہوں حرعین نے اسے منع کیا اور خود اٹھ کر اس کے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔

عائشہ جلدی جلدی ناشتہ کرنے لگی۔۔۔۔

آرام سے کھاو عائشہ کس بات کی جلدی ہے آن نے اسے ٹوکا۔۔۔۔

ماما آج جلدی جانا ہے ایک بہت ضروری اسائنمینٹ سبمٹ کروانی ہے۔۔۔۔۔ وہ جوس کا گلاس ایک ہی بار میں ختم کرکے ڈائننگ پر رکھتے ہوئے اپنی جگہ سے اٹھی اور خدا حافظ کہتے ہوئے باہر نکل گئی۔۔۔۔

UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania

سلطان آفندی اپنے مخصوص وقت پر آفس پہنچا چکا تھا۔۔۔ مختلف فائلز کھولے کبھی کچھ دیکھ رہا تھا کبھی کچھ۔۔۔ کبھی لیپ ٹاپ کھولتا کبھی بند کر دیتا۔۔۔ کسی بھی کام میں دل ہی نہیں لگ رہا تھا۔۔۔۔ دماغ بس ایک ہی بات میں اٹکا پڑا تھا۔۔۔۔

"نجانے اس نئے رشتے پر اس کا ری ایکشن کیسا ہوگا؟؟؟؟؟؟

"پتہ نہیں وہ کیا سوچ رہی ہوگی میرے بارے میں؟؟؟؟

وہ یہ سب اچانک سے دیکھ ٹھیک بھی ہوگی یا نہیں؟؟؟؟؟

"کہیں وہ میرے اسطرح رشتہ بھیجنے کا الٹا مطلب نا نکالے۔۔۔۔۔اس نے خود کلامی کرتے ہوئے لب بھینچے۔۔۔۔

"اگر ایسا ہوا تو؟؟؟ اُس کے زہن میں یہ بات آتے ہی وہ اضطراب میں بتلا ہوا۔۔۔۔۔

"نہیں ایسا کچھ نہیں ہوگا۔۔۔ وہ میرے بارے میں کچھ برا نہیں سوچ سکتی میں نے اسے ایسا تو کچھ نہیں کہا۔۔۔۔۔میں کچھ زیادہ ہی سوچ رہا ہوں۔"

"کب آؤ گی آفس؟" وہ اپنی کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی کو دیکھ کر کہنے لگا۔۔۔۔

"آج تو ایک ایک پل کٹنا مشکل لگ رہا ہے۔۔۔ آگے تو ایک بجے تک آفس آجاتی ہے

۔۔۔۔"کیوں نا آج میں خود اسے کالج سے پک کر کہ اسے سرپرائز دوں؟؟؟

اس نے سوچتے ہی ٹیبل سے اپنی گاڑی کی کیز اٹھائیں موبائل پاکٹ میں ڈالا اور باہر نکل گیا

۔۔۔۔

"آصف!!!!سنو۔۔۔۔۔

"جی سر!!!

"کوئی بھی میرا پوچھے تو بتا دینا کہ ضروری کام سے گئے ہیں تھوڑی دیر میں آجائیں گے"

"جی سر ٹھیک ہے میں بتا دوں گا"

سلطان آفندی آفس سے باہر نکل گیا اور گاڑی کا رخ قرت العین کے کالج کی طرف کیا

۔۔۔۔۔۔

www.urdunovelsmania.com

UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania

کالج کا وقت ختم ہونے کے بعد عائشہ ڈرائیور کے انتظار میں کالج کے گیٹ کے باہر کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

"ڈرائیور انکل آپ کب آئیں گے کب سے آپ کا انتظار کر رہی ہوں"؟؟؟ عائشہ کو دھوپ میں وہاں مزید کھڑا ہونا دوبھر لگا تو اس نے ڈرائیور کو کال کر کہ اس سے پوچھا۔۔۔

"بی بی جی راستے میں آتے ہوئے گاڑی کا ٹائر پنکچر ہو گیا ہے۔۔۔ کچھ وقت لگ جائے گا" اس نے اپنے لیٹ ہو جانے کی وجہ سے آگاہ کیا۔۔۔۔

عائشہ نے بے دلی سے فون بیگ میں ڈالا ہی تھا کہ اس نے اپنے پاس کسی گاڑی کی چرچراہٹ کی آواز سنی تو بدک کر پیچھے ہوئی۔۔۔

بلیک کلر کی چمچماتی ہوئی گاڑی کا شیڈ نیچے کیے وہ اور کوئی نہیں سلطان آفندی ہی تھا

۔۔۔۔۔

"کالج میں چھٹی کا وقت ہوگیا؟؟؟اس نے عائشہ سے پوچھا۔۔۔

"جی چھٹی تو کب کی ہوچکی" عائشہ نے اسے بتایا۔۔۔

سلطان باہر نکلی ہوئی لڑکیوں میں سے اسے تلاش کرنے لگا۔۔۔۔

پھر ڈرائیور کے آنے کا انتظار کرنے لگی اور وقت گزاری کے لیے یاد آنے پر قرت العین کی ڈائری نکال کر ابھی کھولی ہی تھی کہ اس کی نظر اس خوبرو انسان پر پڑی جو لڑکیوں کی بھیڑ میں کسی کی تلاش میں تھا۔۔۔

"سنیں بھائی!!!! آپ کسی کو ڈھونڈھ رہے ہیں"؟

"جی ایکچولی مجھے کسی کی تلاش ہی ہے "سلطان نے اس پر کشش چہرے والی لڑکی کو دیکھ کر جواب دیا۔۔۔

"مجھے بتائیں شاید میں آپ کی کچھ مدد کرسکوں"

"قرت العین نام ہے اس کا بی۔ کام شاید ڈیپارٹمنٹ۔۔۔اس نے کان کھجاتے ہوئے آئیڈیئے سے کہا۔۔۔۔

"اوہ آپ کہیں قرت العین اکبر گیلانی کی بات تو نہیں کر رہے ؟؟؟

"آپ جانتی ہیں اسے "

"ارے بغل میں بچہ اور شہر میں ڈھنڈورا یہ تو وہی بات ہوئی ۔۔۔وہ مسکرا کر بولی ۔۔۔

"آپ یقینا سلطان بھائی ہیں جن کے ساتھ آپی کی شادی طے ہوئی ہے "

"اوہ تو آپ اسے جانتی ہیں "

"جی بالکل مابدولت کو ان کی سب سے پیاری بہن ہونے کا شرف حاصل ہے "

وہ اترا کر بولی ۔۔۔

"لیکن افسوس کے ساتھ مجھے یہ کہنا پڑ رہا ہے کہ آپ کی قرت العین کے ساتھ فی الحال ملاقات نا ممکن ہے """"

"ایسا کیوں "؟اس نے حیرت سے پوچھا ۔۔۔

"کیوں کہ قرت العین کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی اسی لیے آج وہ کالج نہیں آئی اور آفس بھی نہیں آ سکے گی۔۔۔

اس کی بات سن کر سلطان آفندی کے چہرے کی خوشی ایک دم ماند پڑ گئی۔۔۔۔

"چلیں ٹھیک ہے کوئی بات نہیں پھر کبھی سہی....
ویسے آپ یہاں کیوں کھڑی ہیں گھر نہیں جانا کیا؟؟؟

"مجھے کوئی شوق تھوڑی نا ہے دھوپ میں کھڑے ہو کر رنگ کالا کرنے کا۔۔ وہ توڈرائیور انکل کی وجہ سے میں دھوپ میں جل رہی ہوں۔۔۔۔ وہ یاد آنے پر بھنا کر بولی۔۔۔۔

"چلیں آئیں پھر سالی صاحبہ آپ کو میں گھر ڈراپ کر دیتا ہوں" اس نے پیشکش کی۔۔۔

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

"ارے نہیں دلہا بھائی میں چلی جاؤں گی اس نے دلہا بھائی پر زور دیتے ہوئے شرارت سے کہا۔۔۔

"وہ اس کی بات پر مسکرایا۔۔۔۔

"اب دلہا بھائی مان ہی لیا ہے تو اتنا فارمل ہونے کی ضرورت نہیں۔۔۔ آئیں میں چھوڑ دیتا ہوں"

"اچھا چلیں ٹھیک ہے آپ بھی کیا یاد کریں گے کیسی فراخ دل لڑکی سے پالا پڑا تھا۔۔وہ فرضی کالر اچکا کر بولی۔۔۔

وہ دونوں گاڑی میں بیٹھے تو سلطان آفندی نے گاڑی سٹارٹ کی۔۔۔
عائشہ نے ڈرائیور کو فون کر کہ بتا دیا تھا کہ وہ گاڑی ٹھیک کروا کر گھر لے جائے وہ خودی گھر پہنچ جائے گی۔۔۔۔

"اچھا چلیں مجھے کچھ قرت العین کی پسند ناپسند کے بارے میں بتائیں؟؟؟؟سلطان نے اس سے پوچھا۔۔۔

"اممم۔۔۔۔قرت العین بہت اچھی فرمانبردار بچی ہے۔۔۔جبکہ میں تھوڑا بگڑی ہوئی ہوں۔"

UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania

"وہ وقت کی پابند ہے مگر میں ہمیشہ اسے روز صبح اٹھنے پر تنگ کرتی ہوں۔"

"وہ بہت سیدھی سی۔۔اور میں ٹیڑھی کھیر"

"وہ اپنی ہر بات مجھ سے شئیر کرتی ہے۔۔۔۔مگر۔۔۔۔وہ سوچ میں پڑ گئی۔۔۔۔

"مگر کیا؟؟؟اس نے عائشہ سے پوچھا۔۔۔

"مگر کل رات سے وہ بہت اپ سیٹ تھی۔۔۔میں نے پوچھا بھی مگر اس نے کچھ بتایا ہی نہیں۔۔۔۔۔

"کہیں اس نے میرے بارے میں کچھ الٹا سیدھا سوچ کر ناٹینشن لی ہو؟؟؟

UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania

میں اسے یہی تو آج مل کر بتانا چاہتا تھا کہ میں اسے پہلے دن سے پسند کرنے لگا تھا۔۔۔مجھے ایسے ہی مضبوط کردار کی لڑکیاں پسند ہیں۔۔۔مجھے اس کی سادگی اٹریکٹ کر گئی تھی۔۔۔۔اس کا مجھ سے ڈر جانا، اس کا لرز جانا ہی تو بھا گیا۔۔۔۔میں اسے اپنی پسند سے آگاہ کرنے ہی والا تھا کہ کل کا واقعہ پیش آگیا۔۔۔اور غصے میں اسے میں نجانے کیا کیا کہہ گیا

۔۔۔

میں اسی سلسلے میں اس سے معزرت کرنا چاہتا تھا مگر آج وہ مجھے ملی ہی نہیں وہ اپنی توجہ ڈرائیونگ پر مرکوز کیے یہ سب دل میں سوچ رہا تھا۔۔۔۔۔

عائشہ نے اسے گائیڈ کیا تو سلطان نے اسے گھر کے باہر اتارا۔۔۔

"آئیے نا دلہا بھائی گھر چائے پی کر جائیے گا ساتھ ہی قرت العین سے مل لیجیے گا۔۔۔

"کیوں شادی سے پہلے اپنے گھر والوں سے پٹوانے کا ارادہ ہے جو یہ پیشکش کی جا رہی ہے۔۔"سلطان نے بھی اسی کے شرارتی انداز میں جواب دیا۔۔۔۔

"چلیں ٹھیک ہے جیسے آپ کی مرضی۔۔۔اور بہت بہت شکریہ۔۔۔۔

"Mypleasure....

اس نے خوشدلی سے کہا اور گاڑی کا رخ موڑ لیا۔۔۔۔۔

ابھی وہ کچھ دور ہی گیا تھا کہ ساتھ والی سیٹ پر ایک ڈائری پڑی ہوئی نظر آئی۔۔۔۔

سلطان آفندی نے گاڑی کی رفتار کو سلو کیا اور ڈائری اٹھائی جس کے پہلے صفحے پر قرت العین کا نام لکھا تھا۔۔۔۔۔

اس کے لبوں پر مسکراہٹ بکھری۔۔۔

"اوہ تو یہ آپ کی ڈائری ہے۔۔۔دیکھتے ہیں کیا لکھا ہے میڈم نے؟؟؟؟

جیسے جیسے وہ پڑھتا گیا اس کی آنکھیں حیرت سے کُھلتیں گئیں۔۔۔۔۔

UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania

HelloEveryone......

علی اکبر کی آواز سن کر سب اس کی طرف متوجہ ہوئے۔۔۔۔

دروازے کی دہلیز پر علی اکبر اور آرزو کو ایک ساتھ کھڑے دیکھ سب اپنی جگہ سے اٹھے ۔۔۔۔

"آرزو تم اتنی جلدی واپس کیسے آگئی؟؟؟؟؟جنت گیلانی نے پوچھا اور چل کر اس کی طرف آئی۔۔۔

"دراصل گرینڈ مام اسے قرت العین کی شادی کا پتہ چلا تو اس نے کہا کہ مجھے بھی اس شادی میں شریک ہونا ہے۔۔۔یہ ائیر پورٹ پر پہنچ چکی تھی تو اس نے مجھے کال کر کہ بلایا تو میں اسے لیے سیدھا یہاں آگیا۔۔۔۔

علی نے سادہ سے انداز میں جواب دیا۔

www.urdunovelsmania.com

جبکہ آرزو خاموشی سے سر جھکائے ہوئے کھڑی تھی۔۔۔۔۔

"اکبر قرت العین کو بہت تیز بخار تھا۔ میں صبح سے اسے ٹھنڈے پانی کی پٹیاں کر رہی تھی مگر اب تو وہ بالکل ہوش و حواس سے بیگانہ ہو گئی ہے بالکل بھی حرکت نہیں کر رہی آپ جلدی دیکھیں آکر اسے کیا ہوا ہے۔۔۔ حرعین نے وہیں قرت العین کے دروازے پر کھڑے ہوئے زور سے چلا کر کہا۔۔۔۔

علی تو سب سے پہلے اس کے کمرے کی طرف بھاگا۔۔۔

اس کے پیچھے پیچھے اکبر اور پھر باقی گھر کے افراد بھی۔۔۔۔

علی نے قرت العین کو بستر پر بے سدھ پڑے دیکھا تو فوراً اسے بازوؤں میں اٹھائے باہر کی طرف دوڑ لگا دی۔۔۔

اکبر بھی اس کے ساتھ تھا قرت العین کا گال تھپتھپا کر اسے ہوش میں لانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔

اکبر نے ڈرائیور کو ہٹا کر خود ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی اور قرت العین کو لیے وہ سب فورا سے بیشتر ہسپتال کی طرف روانہ ہوئے۔۔۔۔

سلطان آفندی جب گاڑی سے اتر کر اندر داخل ہونے لگا اسی وقت عیسی اور موسی گیلانی آفس کی بلڈنگ سے باہر نکل رہے تھے۔۔۔

"کیا ہوا سر؟؟؟ سب خیریت تو ہے؟ سلطان نے ان دونوں کو تیز رفتاری سے باہر نکلتے ہوئے دیکھ پریشان ہو کر پوچھا۔۔۔

"وہ قرت العین کی طبیعت ٹھیک نہیں اسے ہاسپٹل لے کر گئے ہیں بس وہیں جا رہے ہیں۔" عیسی گیلانی نے جواب دیا۔

"کیا میں بھی آپ کے ساتھ چل سکتا ہوں؟ اس نے جھجھکتے ہوئے مدعا بیان کیا۔۔۔۔

"ہاں ٹھیک ہے آجاؤ تم بھی" موسی گیلانی نے کہا تو وہ ان دونوں کے ساتھ ہاسپٹل کی طرف روانہ ہو گئے۔۔۔۔

urdu novels mania www.urdunovelsmania.com

قرت العین اس وقت آئی سی یو میں تھی جہاں ڈاکٹر اسے اٹینڈ کر رہے تھے اور ابھی تک ان کی خیریت کی کوئی خبر نہیں آئی تھی۔۔۔۔ایک گھنٹہ ہو گیا تھا ڈاکٹرز کو اندر گئے ہوئے، مگر اس کی کنڈیشن سٹیبل ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی۔۔۔۔

دو گھنٹے بعد ڈاکٹرز باہر آئے تھے۔۔۔۔

ڈاکٹر میری بچی کیسی ہے ؟؟ وہ ٹھیک ہے نا ؟؟؟ اکبر نے بے تابی سے ڈاکٹر کے پاس جا کر پوچھا۔۔

نہیں پیشنٹ کی کنڈیشن کچھ ٹھیک نہیں ہے نہ ہی ان کی کنڈیشن سٹیبل ہونے میں آ رہی ہے ہم نے پوری کوشش کی مگر۔۔۔۔۔

"مگر کیا ڈاکٹر ؟؟؟؟ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں" ؟ اکبر کے لہجے میں تڑپ تھی۔۔۔۔

"بچی نے کوئی مینٹل اسٹریس لی ہے جس کی وجہ سے اس کی یہ کنڈیشن ہوئی ہے۔۔۔ مگر اب وہ پہلے سے بہتر ہیں آپ مل سکتے ہیں ان سے مگر پلیز ان سے زیادہ بات مت کریئے گا۔۔۔۔

ڈاکٹر کی پوری بات سن کر اکبر نے سکون کا سانس لیا۔۔۔۔۔

www.urdunovelsmania.com

"بابا میں آپی سے ملوں گی پہلے "

عائشہ جو ابھی کچھ دیر پہلے ڈرائیور کے ساتھ دوسری گاڑی میں حرعین اور آن کے ساتھ آئی تھی جھٹ بولی۔۔۔

"ٹھیک ہے جاؤ مل لو۔۔۔۔۔

"علی تم جا کر فارمیسی سے یہ دوائیاں لے آؤ۔۔۔اکبر نے اسے ڈاکٹر کی دی ہوئی پریسکرپشن پکڑائی۔۔۔

"جی ابھی لے آتا ہوں "

اکبر، عیسی اور موسی گیلانی کو قرت العین کی طبیعت کے بارے میں آگاہ کرنے لگا۔۔۔۔

"سر اگر آپ کی اجازت ہو تو میں قرت العین سے ملنا چاہتا ہوں "سلطان آفندی نے سیدھا اکبر سے اجازت طلب کی۔۔۔۔

اکبر نے اپنے بابا موسی گیلانی کی طرف دیکھا تو انہوں نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔۔

"ٹھیک ہے مل لو"اکبر نے سپاٹ انداز میں کہا۔۔۔۔۔

اندر داخل ہو کے اس کی نظر سامنے ہسپتال کے بستر پہ لیٹے اپنے جان سے پیاری بہن قرت العین پہ پڑی اور وہ روتے ہوئے اس سے لپٹ گئی۔۔۔۔

اچانک اس کے وجود میں حرکت سی ہوئی اور اس نے آہستہ آہستہ اپنی آنکھیں کھولنی شروع کیں۔۔۔۔عائشہ نے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے لیا اس کی آنکھیں نم تھیں

۔۔۔۔

رو کیوں رہی ہو دیکھو بلکل ٹھیک ہوں میں۔۔۔۔

قرت العین نے دھیرے سے آنکھیں کھول لیں۔۔۔۔اور روتی ہوئی عائشہ کو دیکھ کے اس کے گال پر ہاتھ رکھا۔۔۔عائشہ نے سر اُٹھا کے اس کے چہرے کو چھوا۔۔۔۔۔

"عاشو میں ٹھیک ہوں"قرت العین نے اسے تسلی دینی چاہی۔۔۔

میں بہت ڈر گئی تھی، اگر تمہیں کچھ ہو جاتا تو میں اکیلی رہ جاتی کیوں ستاتی ہو مجھے کیوں پریشان کرتی ہو۔؟؟؟میرے بارے میں ایک بار بھی نہیں سوچا۔۔۔کہ آپ کے پیچھے میرا کیا حال ہوتا؟؟؟؟

پلیز جلدی سے ٹھیک ہو جاو نا۔۔۔

پہلے کی طرح جیسے مجھے ڈانٹ کر اٹھاتی تھی۔۔۔مجھے سدھارتی ہوئی ہی اچھی لگتی ہو

۔۔۔۔"وہ نمناک آنکھوں سے بولی۔۔۔۔

"اتنی جلدی تمہارا پیچھا نہیں چھوڑنے والی "اس نے زبردستی لبوں پر مسکراہٹ سجائے ہوئے کہا تاکہ عائشہ اس کی وجہ سے پریشان نا ہو۔۔۔۔

"میں بھی تمیارا پیچھا نہیں چھوڑنے والی۔۔۔جہاں تم جاؤگی میں بھی تمہارے پیچھے پیچھے وہیں چلی آؤں گی۔۔۔۔

"فضول باتیں مت کرو"قرت العین نے اسے گُھرکا۔۔۔

"فضول باتیں میں کرتی ہوں یا تم ؟؟؟

"خبردار جو آئندہ مجھ سے کوئی بھی بات چھپائی۔۔۔۔

"کیا میں اندر آسکتا ہوں"؟

دروازے کے باہر دستک ہوئی تو شناسا آواز سن کر عائشہ اور قرت العین نے دونوں نے بیک وقت پیچھے مڑ کر دیکھا۔۔۔۔

جس وارڈ میں قرت العین کو حال ہی میں منتقل کیا گیا تھا سلطان آفندی اس دروازے کے بیچ و بیچ ایستادہ کھڑا ہوا تھا۔۔۔۔

UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania

"قرت العین میں ابھی آتی ہوں۔۔۔عائشہ نے وہاں سے جانے کا سوچا۔۔۔

"ن۔۔۔نہیں۔۔۔عاشوت۔۔۔تم یہیں رہو میرے پاس۔۔۔۔قرت العین نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے جانے سے روکا۔۔۔۔

"قرت العین بچی مت بنو دولہا بھائی تم سے اکیلے میں بات کرنا چاہتے ہوں گے میں خواہ مخواہ کباب میں ہڈی کیوں بنوں؟؟؟

"ن۔نہیں۔۔۔پلیز اس نے منت بھرے انداز میں کہا۔

قرت۔۔۔۔!!!!!

عائشہ نے اسے گھورا۔۔۔۔

اور باہر نکل گئی۔۔۔۔

سلطان آفندی کو سامنے دیکھ قرت العین نے نظریں پھیریں۔۔۔۔

وہ دھیرے دھیرے چلتا ہوا اس کے بیڈ کے قریب آیا۔۔۔

"کیسی ہیں؟"اس کی گھمبیر آواز نے خاموشی کو توڑا۔۔۔

مگر جواب ندارد......

"خفا ہیں ابھی تک؟؟؟؟

اس نے ایک اور سوال پوچھا۔۔۔قرت العین نے زور سے آنکھیں میچ لیں۔۔۔۔
سلطان قریب رکھے ہوئے وزیٹر بینچ پر بیٹھا۔۔۔۔
اور اس کے دوپٹے کے سرے کو پکڑا۔۔۔

قرت العین نے آنکھیں کھول کر دیکھا تو اس کا دوپٹہ اس کے ہاتھ میں موجود تھا۔۔۔اس نے نظریں اٹھا کر سلطان کو دیکھا تو ساکت رہ گئی۔۔۔۔
اس کی آنکھوں میں تو کوئی اور ہی جہاں آباد تھا۔۔۔اس کی رومانوی نظروں کی تپش سہارنا دوبھر لگا۔۔۔وہ دھڑکتے ہوئے دل سے نظریں چرا گئی۔۔۔
"جو بات دل میں ہو اسے زباں تک لانے میں کیسی عار؟؟؟؟؟؟
سلطان آواز میں موجود بوجھل پن محسوس کیے اس کے دل نے تیزی پکڑی۔۔۔۔
"کس چیز کی سٹریس لی تھی آپ نے؟؟؟سلطان نے سادہ سے الفاظ میں پوچھا۔۔۔
قرت العین نے اس کے سوال پر شکوہ کناں نگاہوں سے اسے دیکھا۔۔۔
"اوہ کہیں آپ کو یہ تو نہیں لگا کہ میں آپ سے ابھی تک غصہ ہوں؟؟؟
یا ناراض ہوں؟؟؟

www.urdunovelsmania.com

اور آپ سے یہ سب بدلہ لینے کے لیے کر رہا ہوں؟؟؟؟

"آپ کو کیسے پتہ چلا"؟ وہ اتنی دیر میں پہلی بار بولی۔۔۔

سلطان ہولے سے مسکرایا۔۔۔اس کی بات پر۔۔۔

"یعنی کہ میرا اندازہ بالکل ٹھیک تھا۔۔۔آپ میرے آنے والے رویئے کو لے کر پریشان تھیں۔۔۔۔

"یہی بات ہے نا"؟

اس نے کنفرم کرنا چاہا۔۔۔

قرت العین نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

"ویسے آپ کو پریشان ہونا بھی چاہیے بدلہ تو میں لوں گا آپ سے مگر اپنے سٹائل میں ۔۔۔۔

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

قرت العین نے حیرت زدہ نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔

"آپکی یہ بڑی بڑی آنکھیں جب حیرت سے اور بھی پھیل جاتیں ہیں سچ میں اور بھی حسین لگتی ہیں" وہ توصیفی نگاہیں اسکی آنکھوں پہ جمائے بول رہا تھا۔۔۔۔

قرت العین نے اس کی ڈائیریکٹ تعریف کرنے پر سٹپٹا کر ادھر ادھر دیکھا۔۔۔۔

"گھبرائیں مت کوئی نہیں آنے والا۔۔۔میں سب کی اجازت سے ہی آپ سے ملنے آیا ہوں"

"ویسے ہم کہاں پر تھے"؟

"اوہ۔۔۔۔یاد آیا بدلہ۔۔۔۔اس نے کنپٹی پر انگلی رکھ کر سوچنے کے انداز میں کہا۔۔۔۔

"بدلہ تو میں بھولنے والا نہیں مگر اسے لینے کے لیے پہلے ہم آپ کو اپنا پابند کر لیں پھر لیں گے۔"وہ ذو معنی انداز میں بولا۔۔۔۔

"آپ تو پہلے دن سے ہی ہمیں پسند کرنے لگی تھیں چھپ چھپ کر۔۔۔

قرت العین اس کی بات پر حیرت زدہ رہ گئی۔۔۔۔

Urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

سلطان اس کی فاختائیں اڑتی ہوئی دیکھ کر حظ اٹھا رہا تھا۔۔۔۔

"آ۔۔۔آ۔۔۔۔آپ کیسے؟؟؟؟وہ بمشکل لڑکھڑاتی ہوئی آواز میں بولی۔۔۔

سلطان نے کوٹ کے اندر ہاتھ ڈال کر اسی کی ڈائری اس کے آگے لہرائی۔۔۔

"یہ۔۔۔یہ آپ کے پاس کیسے۔۔۔۔؟

"بس بائے لک یہ میرے پاس آگئی اور ہم پر آپ کے اندر چھپے ہوئے رازوں کا انکشاف ہوا۔۔۔۔

خفت کے باعث قرت العین کا چہرہ سرخی مائل ہوا۔۔۔۔۔
وہ تھوڑا سا اس کے کان کے قریب جھکا اور سرگوشی نما آواز میں بولا۔۔۔
""""""دل چاہتا ہے تجھے سانس بنا کر """""""رکھ لوں ایسے اپنے سینے میں """""""
""""""""تم رک جاؤ تو میں نہیں """"""""""
""""""""""میں رک جاؤں تو تم نہیں """"""""""
اس کی خمار آلود آواز قرت العین کی جان نکالنے کو کافی تھا۔۔۔۔۔
اس کی پلکیں بارِ حیا سے لرزنے لگیں۔۔۔۔۔
سلطان اس دلفریب منظر سے نگاہیں نا ہٹا سکا۔۔۔۔۔۔

وہ وہ۔۔۔۔۔۔۔۔ سلطان کی اس قدر قربت پر اس سے تو بولا بھی نہیں جا رہا تھا۔۔۔
پہلی بار تو وہ اس کے اتنا قریب آیا تھا فطری شرم اور گھبراہٹ سے وہ ہکلا کے رہ گئی۔

www.urdunovelsmania.com

"کیا کہنا چاہتی ہیں ؟ ؟ ؟ ؟ ؟ ؟ ؟ ؟ ؟ اس کی سانسوں کی تپش قرت العین کو اپنے چہرے پہ پڑتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی ۔ ۔ ۔ اسے لگ رہا تھا اس کا چہرہ جھلس جائے گا ۔ ۔

" نن نہیں ... م ۔ ۔ مم ۔ ۔ میں نے ن ۔ ۔ نہیں کی کوئی بھی ۔ ۔ بات ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ وہ اٹک اٹک کر بولنے لگی ۔ ۔ ۔ ۔

"چلیں باقی کا اظہار محبت اب ہم مضبوط بندھن جڑ جانے کے بعد عملاً کر کہ دکھائیں گے """"

وہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ وہ اس کی صاف گوئی والے رومینس پہ سٹپٹا سی گئی ۔ ۔ ۔ شرم کے باعث اس کا چہرہ لال ٹماٹر سا ہو گیا

ہاں تم کیا ؟ ؟ ؟ ؟ ؟ وہ پھر سے سوالیہ ہوا

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

۔ وہ بے اختیار ہی اس کا ہاتھ میں ابھی تک پکڑا ہوا پلو عقیدت سے چوم گیا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ابھی اسی تک محدود ہیں جب سارے جملہ حقوق اپنے نام کر لیں گے تب آگے کا سفر طے ہو گا "وہ آنکھوں میں شوریدہ جذبات لیے اسے اپنے دلی جذبات سے آگاہ کر گیا ۔ ۔ ۔ ۔

ایک دم ساکت سی رہ گئی اس کی یوں عزت دینے پر اور پھر محبت کا اظہار اتنے خوبصورت انداز میں دیکھ کر۔۔۔۔۔۔

"بس ایک بات یاد رکھنا آپ صرف میری ہو صرف سلطان آفندی کی۔۔۔۔
"کسی اور کو نا آپ کو دیکھنے کی اجازت ہے نا چھونے کی۔۔۔۔۔۔۔
"صرف ایک بار مجھے بھی اپنے پیار کا مان بخش دو کہہ دو کہ قرت العین صرف سلطان آفندی کی ہے"
وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے مان بھرے انداز میں بولا۔۔۔۔۔
"اس بات کے جواب کے لیے آپ کو انتظار کرنا ہوگا"
وہ شرماتے ہوئے چہرے کا رخ پھیر گئی۔۔۔۔
"آہ۔۔۔۔۔وہ آہ بھر کر رہ گیا۔۔۔۔
"چلیں کر لیں ظلم کرنے کرنے اپنے ہزبینڈ ٹو بی پر۔۔۔۔ہمارا دور بھی آئے گا۔۔۔اور مجھے امید ہے وہ دن بھی زیادہ دور نہیں۔۔۔۔
دونوں طرف سے کھلے انداز میں اظہار محبت نہیں ہوا تھا مگر دونوں کے دل ایک ہی لے پہ دھڑک رہے تھے۔۔۔۔

"اپنا خیال رکھنا میرے لیے کیونکہ تم صرف میری ہو، اگر زرا سی بھی کوتاہی کی تو بہت برا پیش آؤں گا" وہ پیار بھری دھونس جما رہا تھا۔۔۔اوع قرت العین کو اس کی پیار بھری دھونس بہت بھلی لگ رہی تھی۔۔۔

"اللہ حافظ" کہہ کر وہ وہاں سے جا چکا تھا مگر اپنا سحر چھوڑے۔۔۔۔

قرت العین نے فوراًا اپنے دل پہ ہاتھ رکھا جس کی دھڑکن معمول سے تیز تھی۔۔۔۔

وہ ابھی سارے گزرنے والے پلوں کو سوچتے ہوئے شرما گئی اور منہ ہاتھوں میں چھپا لیا۔۔۔۔

وہ خود کو ہواؤں میں اڑتا ہوا محسوس کرنے لگی۔۔۔سچ میں ایسا ہوا ہے کیا؟؟؟؟وہ خود سے مخاطب تھی۔۔۔۔میں اکیلی اس راہ کی مسافر نہیں تھی۔۔۔وہ۔۔۔وہ بھی مجھے چاہتا ہے۔۔۔۔میری پسند یکطرفہ نہیں تھی۔۔۔

urdu novels mania www.urdunovelsmania.com

بہت بہت شکریہ اللہ تعالیٰ جی آپ کا۔۔۔آپ نے بن مانگے مجھے وہ عطا کر دیا جس کی چاہت کو میں نے خود سے بھی چھپا رکھا تھا۔۔۔وہ دعائیہ انداز میں ہاتھ اٹھا کر جذب سے بولی۔۔۔

"کیسی ہے میری پرنسس "اکبر نے سلطان کے باہر جاتے ہی اندر آکر قرت العین سے پوچھا۔۔۔

"میں ٹھیک ہوں"

"سوری بابا میری وجہ سے آپ کو پریشانی اٹھانی پڑی۔۔۔

"پریشان تو میں ہوں۔۔۔اپنی پرنسس کو لے کر۔۔۔کیا بات پریشان کر رہی ہے آپکو مجھے نہیں بتائیں گی؟

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

"کوئی بات نہیں بابا۔۔۔بس ویسے ہی پیپرز کو لے کر ٹینشن تھی میں آفس کے ساتھ سٹڈیز کو مینج نہیں کر پا رہی تھی شاید اسی وجہ سے "اسنے بہانہ گھڑا۔۔۔انہیں تسلی دینے کے لیے۔۔۔۔

"چلیں آج سے آپ کا آفس جانا بند صرف سٹڈیز پر توجہ دیں"

"مگر بابا"اس نے کچھ کہنا چاہا مگر خاموش ہوئی۔۔۔

"آپ اس رشتے کو لے کر راضی ہیں یا نہیں؟ دیکھو قرت العین مجھے صاف صاف بتانا ۔۔۔مجھے بالکل بھی برا نہیں لگے گا۔۔۔۔اگر تمہیں زرا سا بھی اعتراض ہے تو میں ابھی انکار کر دوں گا۔۔۔۔

"نہیں۔۔۔نہیں بابا ایسی کوئی بات نہیں مجھے آپ کا کیا ہوا ہر فیصلہ قبول ہے۔۔۔آپ میرے لیے اچھا ہی کریں۔۔ جیسے آپ کو اپنی بیٹی پر ہے ویسے ہی۔مجھے بھی اپنے بابا پر اعتماد ہے۔۔۔۔وہ اکبر کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ کر تسلی آمیز انداز میں بولی۔۔۔۔

"تم نے میرے دل سے ایک بہت بڑا بوجھ اتار دیا۔۔۔اب میں خود کو بہت پر سکون محسوس کر رہا ہوں۔۔مجھے لگ رہا تھا کہیں میں انجانے میں اپنی بیٹی کے ساتھ زیادتی نا کر جاؤں۔۔۔۔

"نہیں بابا آپ کبھی بھی کسی کے بھی ساتھ زیادتی نہیں کر سکتے۔۔۔مجھے مان ہے اپنے پیارے بابا پر۔۔۔

Iloveyousomuchmyhandsomebaba…..

وہ مسکرا کر بولی۔۔۔۔

Babalovesyoutoo.....

اکبر نے بھی جواباً کہا۔۔۔۔۔

حرعین اور آن فاطمہ بھی وہاں آئیں اور اسے پیار کرتے ہوئے اس کی خیریت دریافت کی۔۔۔۔۔

شام تک ڈاکٹر نے اسے ڈسچارج کر دیا تو سب اسے ساتھ لیے واپس آئے۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤

"علی مجھ سے آ کر لائبریری میں ملو"

اکبر علی کو کہتے ہوئے خود لائبریری کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔

سب لاونج میں موجود تھے اور شادی کی تیاریوں کے بارے میں بات چیت کر رہے تھے۔۔۔کہ اکبر ان سب کے درمیان میں سے علی کو کہتے ہوئے خود اٹھ کر چلا گیا۔

"جی ڈیڈ" وہ اکبر کے پیچھے پیچھے لائبریری میں داخل ہوا۔۔۔۔

"دروازہ بند کردو" اکبر نے سپاٹ انداز میں کہا۔۔۔

علی نے اس کے کہنے پر ویسا ہی کیا۔

"یہ سب کیا تھا؟"

"کیا ڈیڈ؟"

"تم جانتے ہو میں کس بارے میں پوچھ رہا ہوں"؟

"ڈیڈ میں نے آپ کو کال پر سب بتا تو دیا تھا کہ میں نے آرزو کی چین میں ڈیوائس لگا دی تھی میں اس ڈیوائس سے ساری باتیں سن رہا تھا۔۔۔

"مگر کچھ باتیں جو وہ لوگ میسجز پر کرتے تھے اس سے نابلد تھا۔۔۔۔
آپ کے کہنے پر میں نے یہ سب کیا۔۔۔کیونکہ آپ ایسا چاہتے تھے۔۔۔۔

"آرزو میرے اکلوتے مرحوم بھائی کی نشانی ہے۔ حسن بھائی اس سے بہت پیار کرتے تھے ان کے جانے کے بعد آرزو کے دیکھ ریکھ میری ذمہ داری ہے۔ میں نہیں چاہتا کہ اس پر کوئی بھی آنچ آئے۔۔۔میں اسے مزید تعلیم حاصل کرنے سے منع تو نہیں کر سکتا مگر اس کی حفاظت تو کر سکتا ہوں نا"

"ڈیڈ یہاں پاکستان کے ادارے کیا کم ہیں کسی سے؟؟؟؟

UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania

"مجھے تو آج تک یہ سمجھ نہیں آئی لوگ اپنے ملک کو چھوڑ کر دیار غیر میں کیوں تعلیم حاصل کرنے جاتے ہیں۔؟ جس ملک نے انہیں اپنا نام دیا۔

اسے ہی چھوڑ جاتے ہیں۔۔۔۔۔

آخر ایسے کون سے لعل لگ جاتے ہیں آکسفورڈ کی ڈگری حاصل کرنے پر؟؟؟؟

"علی زیادہ غصہ مت کیا کرو،،، جانتا ہوں جوان خون جوش مارتا ہے مگر وہ میری بیٹی کی طرح ہے، میں اس کی ہر خواہش پوری کرنا چاہتا ہوں"

"تو پھر اس کی شادی ہو لینے دیتے اس سدھانت اگروال سے۔۔۔۔کیوں کہا مجھے کہ روک دو اسے جا کر؟"

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

"دل تو کر رہا تھا کی آپ کی اس بے وقوف بچی کو ایک تھپڑ کی بجائے اتنے تھپڑ مارتا ناکہ اس کا منہ ٹوٹ کر گر جاتا۔۔۔مگر آپ نے مجھے اس سے بھی عین وقت پر روک دیا۔۔۔

اچھا ہوتا اس وقت میں کان سے وہ ڈیوائس اتار دیتا جس سے آپ رابطے میں تھے۔۔۔۔

"علی!!!! میں اس کے بارے میں کوئی بھی بات نہیں سنوں گا۔۔۔ابھی بچی ہے وہ نادان ہے آہستہ آہستہ سمجھ جائے گی۔۔۔۔۔

اکبر نے اس کے شانے پر ہاتھ رکھ کر کہا۔۔۔۔

حرعین اور آن فاطمہ جو باہر بیٹھیں ہوئی تھیں اکبر کو یوں اچانک علی کو علیحدگی میں لے جاتے ہوئے دیکھ حیرانگی سے ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگیں۔۔۔

"انہیں کیا ہوا"؟

حرعین نے آن فاطمہ سے اشارے میں پوچھا۔۔۔

"پتہ نہیں" اسنے شانے اچکا کر کہا۔۔۔۔۔

"چلو پھر" حرعین آن کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کرتے ہوئے چل پڑی۔۔۔۔

وہ دونوں لائبریری کے دروازے سے کان لگائے ہوئے کھڑی اندر ہونے والی گفتگو کی سُن گُن لے رہی تھیں۔۔۔۔

"علی میں تم سے اگر کچھ مانگوں تو انکار تو نہیں کروگے" اکبر نے علی کا رخ اپنی جانب موڑتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"ڈیڈ آپ کو مانگنے کی کیا ضرورت آپ حکم کریں بس"

وہ اکبر کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیے بولا۔۔۔

"علی میں چاہتا ہوں میرے بھائی کی نشانی ہمیشہ میری آنکھوں کے سامنے رہے۔۔۔۔

"تو ڈیڈ میں اس میں بھلا آپ کی کیا مدد کر سکتا ہوں؟" وہ حیران کن نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا۔

"تم آرزو سے شادی کر لو اس طرح وہ ہمیشہ میری نظروں کے سامنے ہمارے ساتھ رہے گی۔۔۔۔

"ڈیڈ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں" وہ بدک کر پیچھے ہوئے جیسے اسے اکبر کی بات سن کر کرنٹ لگا ہو۔

"Sheisnotmytypedad.

"اور وہ مجھ سے کتنی بڑی ہے"

"علی بیٹا لگتی تو نہیں نا تم سے بڑی"

"مگر ڈیڈ وہ چشمش چوہیا ہی رہ گئی تھی پوری دنیا میں میرے لیے؟؟؟

"ہزاروں لڑکیاں مجھ پہ اپنے دل ہارے وارے بیٹھی ہیں اُن کا کیا؟؟؟؟

اس نے ایک اور توجیہہ پیش کی۔۔۔

"ان ہزاروں کو بھیجو بھاڑ میں جو میں کہہ رہا ہوں اس پر توجہ دو"

"ڈیڈیہ سراسر ناانصافی ہے میرے ساتھ میرے اپنے بھی کچھ خواب ہیں اپنے ہمسفر کو لے کر جن پر وہ چشمش کسی بھی طور پوری نہیں اترتی"

"آخر میری ساری زندگی کا سوال ہے میں اتنا بڑا کمپرومائز نہیں کر سکتا۔۔۔۔

"اور سب سے اہم بات میں شراکت داری بالکل بھی پسند نہیں کرتا۔۔۔

میں کیسے کسی ایسی لڑکی سے رشتہ جوڑ لوں جو پہلے ہی اپنے دلی جذبات کسی اور کے نام کر چکی ہے۔۔۔

No.....No.....dad....

مجھ سے ایسی توقع مت رکھیے گا۔۔۔

پلیز میں ایسا کچھ نہیں کرنے والا"

حرعین اور آن فاطمہ جو کب سے باہر کھڑی ان کی گفتگو سن رہی تھیں ان کے صبر کا پیمانہ لبریز ہوا تو وہ دونوں ایک ساتھ دروازہ کھول کر اندر آئیں۔۔۔۔

"تم دونوں یہاں کیا کر رہی ہو"؟

اکبر کی جاندار غراہٹ نے ان کے چھکے چھڑا دیئے۔۔۔۔

وہ دونوں سہمے ہوئے اپنی جگہ پر کھڑی ہوئی۔۔۔وہ تو علی کے حق میں بولنے آئیں تھیں مگر یہاں تو ان کے اپنی جان کے لالے پڑ گئے۔۔۔۔

"وہ علی ٹھیک کہہ رہا ہے اس کی ساری زندگی کا سوال ہے آپ میرے بیٹے کے ساتھ زیادتی کر رہے ہیں۔۔۔میں بھی علی کی بات سے متفق ہوں۔"

حرعین نے بالآخر ہمت کیے کہہ ہی دیا۔

"اگر علی آرزو سے شادی نہیں کرنا چاہتا تو آپ کو اس پر دباؤ نہیں ڈالنا چاہیے۔۔۔آخر کب تک چلے گا یہ زبردستی کا جوڑا گیا بندھن؟؟؟زور زبردستی سے جوڑے گئے رشتے کبھی کامیاب نہیں ہوتے" آن فاطمہ نے بھی بات میں اپنا حصہ ڈالا۔

"پہلی بات تو یہ کہ تم دونوں سے کسی نے رائے نہیں مانگی۔۔۔دوسری بات یہ میرے اور میرے بیٹے کی آپسی بات ہے۔میں نہیں چاہتا ہمارے بیچ تم دونوں بولو۔۔۔۔

"ہاں علی میں تم سے آخری بار جاننا چاہتا ہوں تمہارا کیا فیصلہ ہے؟؟؟؟

علی نے حرعین اور آن فاطمہ کی طرف دیکھا دونوں نفی میں سر ہلا رہی تھیں کہ وہ انکار کر دے اگر وہ ایسا نہیں چاہتا تو۔۔۔۔

"علی یہ یاد رکھنا تمہارے باپ نے پہلی بار تم سے کچھ مانگا ہے" اکبر نے اسے یاد دلایا۔۔۔۔

"ڈیڈ آپ مجھے ایموشنل بلیک میل کر رہے ہیں اب۔۔۔"

"اُف خدایا کیا کروں میں"؟

وہ اپنی پیشانی پر بکھرے سلکی بالوں کو مٹھیوں میں جکڑ کر بولا۔۔۔۔

"ڈیڈ میں نکاح کرنے کو تیار ہوں مگر میری کچھ شرائط ہیں آپکی لاڈلی کو انہیں شرائط پر چلنا ہو گا۔۔۔اگر تو وہ میری بات مانے گی تو ٹھیک ہے ورنہ یہ بات یہیں ختم" بالآخر اس نے اکبر کی جزباتی باتوں میں آکر اس کے حق میں فیصلہ دے ہی دیا۔

"Heyyoungman...

تم نے تو دل خوش کر دیا اپنے ڈیڈ کا"

اکبر نے فرط مسرت سے لبریز انداز میں اسے اپنے گلے سے لگایا۔۔۔۔

"مگر ڈیڈ میری شرائط تو سن لیں"

"ابے یار مجھے کیوں سنانے لگے شرطیں تم میں دم ہوگا تو خود پوری کروالینا شرطیں جو بھی ہوں"

اکبر نے اس کے شانے پر ہاتھ رکھے مسکرا کر کہا۔۔۔۔

"تم دونوں کیا منہ اٹھا کر کھڑی ہو آکر اپنے بیٹے کو مبارکباد دو اس کا رشتہ طے ہوگیا ہے"

اکبر نے ساکت کھڑی ہوئی آن اور حرعین کی طرف دیکھ کر کہا۔۔۔۔

"مبارک ہو علی "آن نے دھیمے سے کہا۔

"ہاں مبارک ہو "حرعین نے بھی پھیکے سے انداز میں کہا۔۔۔۔

"ڈیڈ سنبھالیں اپنی دونوں شریک حیات کو۔۔ لگتا ہے دونوں کو ناراض کردیا آپ نے چلیں اب شروع ہوجائیں معافیوں تلافیوں پر۔۔میں تو چلا "وہ مسکرا کر شرارت سے کہتے ہوئے وہاں سے نکلا۔۔۔

علی باہر نکلا تو آن اور حرعین بھی اکبر سے بنا بات کیے باہر نکلنے لگیں۔۔۔

"تم دونوں کدھر جارہی ہو؟؟؟اکبر کی درشت آواز سن کروہ دونوں کوناراضگی دکھائے باہر جارہی تھیں واپس پلٹیں۔۔۔۔

"وہ م۔۔۔میں باہر سب کواس رشتے کے بارے میں بتانے جارہی تھی آن نے ہکلا کر کہا۔۔۔۔اوراپنی جان چھڑوانی چاہی۔۔۔۔

"میں نے سوچا قرت العین کے ساتھ اب علی کی شادی کی بھی تیاری شروع کردوں

"حرعین بھی اکبر کے غصے سے خائف ہوتے ڈرتے ہوئے بولی۔۔۔۔

"چلو یہ بھی ٹھیک ہے جاؤپھر دونوں اپنے اپنے کام پر لگو وہی جو ابھی مجھے بتائے ہیں انہیں پر۔۔۔۔

"جی"وہ کہہ کروہاں سے باہر نکلیں۔۔۔

اکبر ان دونوں کی پُھرتی دیکھ مسکرایا۔۔۔

"اگر میں یہاں زرا بھی ڈھیلا پڑتا تو دونوں نے مجھے خوب سنانی تھیں"وہ دل ہی دل میں خود کی ہمت کو داد دیئیے بنا نہ رہ سکا۔۔۔۔

وہ دنیا جہاں بھلائے اکیلی لان کی سیڑھیوں میں بیٹھی موبائل پر کینڈی کرش ساگا کھیل رہی تھی۔۔۔اچانک کسی نے اس کے ہاتھ سے موبائل اُچک لیا۔۔۔۔

"دوبارہ فون میں نے تمہارے ہاتھوں میں دیکھا نا تو قسم ہے خدا کی تمہارے ان ہاتھوں کو آگ نا لگا دی تو کہنا" وہ اس کے سر پر چڑھ کر دھاڑا۔۔۔۔

آرزو اس کی بات سن کر غصے میں آنے کی بجائے خود کو پشیمانی کی دلدل میں دھنستا ہوا محسوس کرنے لگی۔۔۔۔
وہ جان چکی تھی کہ علی اس کی اور سدھانت اگروال کی فونک گفتگو کو لے کر خائف ہے۔

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

علی نے غصے میں آ کر فون زور سے لان کی راہداری پر دے مارا جو ماربل سے بنی تھی۔۔۔۔
فون ٹوٹ کر دو حصوں میں منقسم ہوا سکرین بھی بری طرح متاثر ہوئی تھی۔۔۔۔
آرزو نے اپنے اتنے مہنگے ایپل فون کی ایسی حالت دیکھی تو چپ نا رہ سکی۔۔۔اسے بھی اپنا خاندانی غصہ عود کر آیا۔۔۔۔

"تم ہوتے کون ہو میرا فون توڑنے والے "؟ وہ اس کا کالر پکڑے زخمی ناگن کی طرح پھنکاری۔۔۔۔

"بہت جلد پتہ چل جائے گا۔۔۔۔وہ اس کے ہاتھ سے اپنا کالر آزاد کرواتے ہوئے دانت پیس کر بولا

اور ایک نظر اس کے ٹوٹے ہوئے فون پر ڈالنے کے بعد تمسخرانہ انداز سے اسے دیکھتے ہوئے گیٹ سے باہر نکل گیا۔۔۔

شادی کی تیاریاں عروج پر تھیں۔آرزو نے علی کے رشتے کو لے کر خوب واویلا مچایا مگر جنت گیلانی نے اس کی ایک نہیں سنی اسے سمجھانے کی بہت کوشش کی۔ان کی تو برسوں کی خواہش جو پوری ہونے جارہی تھی کہ ان کے دونوں پوتی اور پوتا ان کے سامنے رہیں گے۔بے شک ان کی عمر میں کافی فرق تھا۔مگر انہیں اس میں کوئی مسلہ نہیں تھا وہ تو بہت خوش تھیں اکبر کے اس فیصلے پر۔۔۔انیقہ گیلانی نے بھی اسے سمجھایا۔۔۔آرزو بہت چیخی چلائی اپنے حق میں مگر اس کی کسی نے نہیں سنی۔۔۔بالاخر اس نے تھک ہار کر خاموشی سادھ لی۔۔۔۔

وہ شادی کے کسی بھی کام میں کوئی دلچسپی نہیں لے رہی تھی بس سب سے الگ تھلگ کمرے کی ہو کر رہ گئی تھی۔

جبکہ عائشہ تو قرت العین کی ہر کام اور خریداری میں پیش پیش تھی۔۔۔

قرت العین بھی بہت خوش دکھائی دے رہی تھی۔

علی اکثر راتوں گھر سے باہر نکل جاتا اور صبح گئے لوٹتا۔۔۔۔

نا نا کرتے ہوئے بھی اکبر نے شادی کی ارینجمینٹس میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔

موسی گیلانی اور عیسی گیلانی بھی اس کا بھرپور ساتھ دے رہے تھے۔

وہ تو اکبر اس بار ایک ہفتے کی چھٹی پر آیا تھا اسی لیے سب کام خوش اسلوبی سے انجام دے رہا تھا۔

آخر کو گھر میں دو دو شادیاں اکٹھی ہونا انجام پائیں تھیں۔۔۔

"آن!!!! اکبر نے اسے آواز دی جو ابھی تک کچن میں موجود ملازمین سے ان کے کواٹر میں جانے سے پہلے سارا چیزیں ان کی جگہ پر رکھوا رہی تھی۔

"جی" اس نے پلٹ کر اکبر کی آواز سن کر کہا۔۔۔

"حیدر ابھی تک نہیں آیا؟"

"اوہ میرا دھیان ہی نہیں گیا۔۔۔ وہ اپنے سر پر چپت لگا کر بولی۔

"وقت کیا ہوا ہے"؟

"رات کے گیارہ بج گئے ہیں "اکبر نے اسے وقت بتایا۔

"مگر وہ تو روز نو بجے تک کوچنگ سے واپس آ جاتا ہے۔۔۔آج پھر اتنی دیر کیوں؟؟؟وہ منہ میں بڑبڑائی۔۔۔

"کبھی گھر کے کاموں سے فرصت مل جائے تو بچوں پر بھی توجہ دے دیا کرو"

"اکبر یہ آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں وہ میرا بیٹا ہے میں دھیان نہیں رکھوں گی تو اور کون رکھے گا؟؟؟وہ تھوڑا سا تلخ لہجے میں بولی۔

"دیکھ ہی رہا ہوں گھر رہ کر تماری بچوں پر کوئی توجہ نہیں۔۔۔

"ایسا کب ہوا؟؟؟میں تو عائشہ اور حیدر پر برابر توجہ دیتی ہوں۔

"فی الحال میں بحث کے موڈ میں نہیں حیدر کو کال کرو اور پوچھو کدھر ہے وہ "اکبر نے سرد مہری سے کہا۔۔۔۔

فاطمہ اس کے انداز پر پہلو بدل کر رہ گئی۔۔۔۔

"جتنا بیٹا میرا ہے اتنا آپ کا بھی ہے۔آپ گھر ہیں تو آپ کیوں نہیں توجہ دے لیتے اس پر "وہ غصے میں آکر پاؤں پٹختی ہوئی اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔۔۔۔اسے اکبر کے بات کرنے کا انداز زرا نا بھایا۔۔۔کبھی کبھی تو جان وارنے کو تیار رہوتے ہیں اور اپنی مرضی نا ہو

www.urdunovelsmania.com

توکاٹ کھانے کو دوڑتے ہیں۔۔۔ ہنہہ۔۔۔۔ وہ ہنکارا بھر کر اپنے روم میں آئی اور اپنا موبائل اٹھا کر حیدر کو کال ملانے لگی۔۔۔۔

مگر ہر بار ان ریچ ایبل آرہا تھا۔۔۔۔۔

جوں جوں وقت گزرتا جا رہا تھا اس کی پریشانی میں مزید اضافہ ہوتا چلا جا رہا تھا۔

کالج میں اس وقت کافی اندھیرا تھا۔۔۔ جب وہ دونوں گیٹ سے اندر آنے کی بجائے بیک سائیڈ سے دیوار پھیلانگ کر اندر آئے حیدر کے ہاتھ میں ٹارچ تھی۔ توفہد سائے کی طرح اس کے پیچھے پیچھے چل رہا تھا۔۔۔ وہ دونوں خالی کالج میں پرنسپل کے آفس کی طرف بڑھ رہے تھے رات کے اس پہر سارے کالج میں ہو کا عالم تھا۔

چاروں طرف اندھیرا اور سناٹے کا راج تھا۔۔۔

حیدر پڑھائی میں بہت اچھا تھا مگر اس کا دوست فہد پڑھائی میں بہت کمزور تھا۔۔۔

فہد اس سے منتیں کرنے لگا کہ حیدر اس کی مدد کرے۔۔ حیدر نے اسے پڑھائی میں مدد کی پیشکش کی مگر دو دن بعد سے پیپرز شروع ہو جانے تھے۔۔۔۔ یہ خبر سن کر فہد کے ہاتھوں کے طوطے اڑ گئے۔۔۔۔

www.urdunovelsmania.com

اس نے حیدر سے پرنسپل کے آفس سے پیپرز چوری کرنے کے لیے کہا۔ مگر حیدر کو یہ ناجائز کام کرنا کسی طور گوارا نہ تھا۔ اس نے پہلے تو منع کر دیا مگر جس طرح فہد نے اس کے آگے ہاتھ پاؤں جوڑے اسے ماننا ہی پڑا۔

اب وہ دونوں پرنسپل کے آفس کے سامنے آ رکے۔۔۔

"حیدر تم اندر جا کر پیپرز نکال کر لاؤ میں باہر کھڑے ہو کر پہرہ دیتا ہوں" فہد نے آہستہ آواز میں کہا۔

حیدر ڈرتے ہوئے اندر داخل ہوا اور ٹارچ کا رخ الماری کی طرف کیے اسے کھولنے لگا

۔۔۔۔۔

پن لگا کر لاک کھولا تو وہ تھوڑی سی تگ و دو کے بعد کُھل گیا۔

حیدر نے پیپرز ہاتھ میں پکڑے مگر آنکھیں بند کر لیں۔۔۔

چوکیدار جو کالج کے گیٹ کے باہر پہرا دے رہا تھا اسے پرنسپل کے آفس میں سے آتی ہلکی سی روشنی دکھائی دی تو وہ بنا آواز کیے دبے پاؤں چلتے ہوئے اندر گیا۔۔۔۔

وہ دونوں آفس سے باہر نکل رہے تھے کہ انہیں اس نے رنگے ہاتھوں پکڑ لیا۔۔۔ اور پہلے پرنسپل کو کال ملائی پھر پرنسپل کے کہنے پر پولیس کو۔

پولیس ان دونوں کو پکڑ کر پولیس اسٹیشن لے جا چکی تھی۔۔۔۔

وہیں سے انسپکٹر کا فون علی کو آیا تو علی معاملہ جاننے کے لیے فوراً وہاں پہنچ گیا۔۔۔۔

سارا معاملہ جاننے کے بعد وہ حیدر کی حرکت پر ششدر رہ گیا۔۔۔ مگر گھر میں وہ کسی کو بھی اس بارے میں بھنک نہیں پڑنے دینا چاہتا تھا۔۔۔۔

اسی لیے اپنی سورسز کے ذریعے حیدر کی بیل کروائی اور اسے گھر لے آیا۔۔۔۔۔

"علی بھائی!!!!" وہ دونوں اس وقت گاڑی میں موجود تھے اور گھر واپس آ رہے تھے کہ حیدر نے اسے مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

علی خاموش رہا۔۔۔ یہ اس کی خفگی کا اظہار تھا۔۔۔۔

"میرا کوئی قصور نہیں میں بے گناہ ہوں"

"میں فہد کے کہنے پر وہ پیپرز چوری کرنے گیا تھا۔۔۔ مگر میں نے ان پیپرز کو ایک بار بھی کھول کر نہیں دیکھا۔ اور واپس وہیں رکھ دیئے۔۔۔ مجھے لگا کہ میں غلط کر رہا ہوں۔۔۔ میں نے کچھ نہیں کیا بھائی میرا یقین کریں۔۔۔ میں وہاں گیا ضرور تھا مگر میں نے وہاں سے پیپرز چوری نہیں کیے۔۔۔۔ وہ نم لہجے میں تڑپ کر اپنی صفائی پیش کرنے لگا۔۔۔۔۔

"اپنا منہ صاف کرو گھر میں کسی کو شک نا ہو تم پر باقی کا معاملہ میں خود دیکھ لوں گا۔۔۔۔

"اگر تم کہہ رہے ہو کہ تم بے قصور ہو تم نے وہ پیپرز نہیں چرائے تو وہ پیپرز وہاں سے گئے کہاں؟؟؟

"بھائی میں نہیں جانتا پیپر زوہاں سے کہاں گئے؟ اگر میں چراتا تو وہ میرے پاس ہوتے نا ؟؟؟

"ہمممم یہ بھی پوائنٹ ہے۔ چلو تم پریشان مت ہو میں خود اسے ہینڈل کرلوں گا۔ مجھے یقین ہے تم پہ۔۔۔ علی نے اپنی خفگی بھلائے اس کے شانے پر ہاتھ رکھا۔۔۔۔ توحید نے اتنے عرصے میں پہلی بار سکون کا سانس لیا۔۔۔۔

آج مہندی تھی اور ایک دن بعد نکاح مہندی کی تھیم کے مطابق سارے گھر کو گیندے کے پیلے قدرتی پھولوں سے سجایا گیا تھا دیواروں پر لڑیوں کی صورت میں اور سیڑھیوں کی ریلنگ پر بھی گول گھما کر لڑیوں کی صورت میں پھولوں کی سجاوٹ عجب بہار دکھلا رہی تھی ۔۔۔ سارے گھر کے باہر اور راہداری پر برقی قمقمے روشن تھے ۔۔۔ ہر طرف روشنیوں کی چکا چوند تھی ۔۔۔۔

باہر لان میں بڑا سا سٹیج بنوا کر دو جھولوں کا انتظام کیا گیا تھا ۔۔۔۔

جھولوں کو بھی قدرتی پھولوں سے سجایا گیا تھا ۔۔۔

ایک طرف لان میں گدے بچھا کر ان پر بیٹھنے کے لیے بڑے بڑے کشن رکھے گئے تھے ۔۔۔۔جبکہ دوسری طرف مہندی پر آئے جینٹس مہمانوں کے لیے الگ سے صوفے لگائے گئے تھے۔۔۔۔

اطراف میں پیلے اور سبز امتزاج کے ریشمی پردے لگائے تھے۔

آفندیز نے بھی یہیں آنا تھا۔۔۔سب نے مشترکہ فیصلہ کیا تھا کہ مہندی کی رسم اکٹھا مل کر گیلانی ہاؤس میں کی جائے گی۔۔۔۔

"حرعین دیکھو قرت العین تیار ہوئی یا نہیں "؟انیقہ نے عجلت میں اسے پکار کر کہا۔۔۔۔

"جی ماما دیکھتی ہوں "حرعین جلدی سے سیڑھیاں چڑھ کر قرت العین کے کمرے کی طرف اسے دیکھنے گئی۔۔۔

"ارے کوئی آرزو کو بھی دیکھ لو اس نے بھی کپڑے بدلے ہیں کہ نہیں میری بوڑھی ہڈیوں میں دم نہیں یہ بار بار موئی سیڑھیاں چڑھنے کا "جنت گیلانی اپنے گھٹنوں پر ہاتھ رکھے دہائی دیتے ہوئے بولیں۔۔۔

"میں دیکھتی ہوں اسے "آن فاطمہ نے ان کے شانے پر ہاتھ رکھے انہیں تسلی آمیز انداز میں کہا۔۔۔۔

"عائشہ تمھاری اپنی تیاریاں نہیں ختم ہو رہی باہر مہمان آ گئے ہیں جلدی ان کے لیے کولڈ ڈرنکس لے کر آؤ"

علی نے اس کے کمرے کا دروازہ کھول کر اندر جھانکتے ہوئے کہا۔۔۔

"یہ کیا علی بھائی شادی والے دن بھی مجھ سے کام کروائیں گے؟؟؟"

وہ روہانسی آواز میں بولی۔

"کونسا تمھاری شادی ہے؟؟؟جب تمھاری ہوگی سچی تم سے ایک بھی کام نہیں کرواؤں گا۔۔۔۔چلو جلدی نیچے اور یہ پاؤڈر تو کم لگانا بالکل چڑیل لگ رہی ہو"

وہ جاتے ہوئے بھی اسے چھیڑنا نا بھولا۔۔۔

اس نے ساری تیاری کو پس پشت ڈال کے اپنا لہنگا اٹھا کر علی کے پیچھے دوڑ لگائی۔۔۔۔

"چڑیل ہوگی وہ آپ کی ہوتی سوتی آرزو" وہ اس کے قریب سے بھاگ کر گزرتے ہوئے اپنا بدلہ چکا گئی۔۔۔۔

"پہلی بار سچ بولا ہے" علی نے اس بات سن کر پیچھے سے ہانک لگائی۔۔۔۔

عائشہ ٹرے میں گلاس اچھے سے سجائے باہر آئی تو لڑکے والے آ چکے تھے۔۔۔۔

علی نے اسے اشارہ کیا مسز عابدہ آفندی اور ابراہیم آفندی کی فیملی کو کولڈ ڈرنکس پیش کرنے کے لیے۔۔۔

اس نے اثبات میں سر ہلایا اور ریشمی لہنگے کی وجہ سے سہج سہج کر قدم اٹھاتے ہوئے ان کے قریب آرہی تھی معاً کہیں لہنگے میں پاؤں نا اٹک جائے اور سب کے سامنے اس کی درگت نا بن جائے۔۔۔۔۔

اس کا یہی سہج سہج کر چلنا ہی کسی کے دل کا قرار لوٹنے کا سبب بن رہا تھا۔۔۔۔

وہ یک ٹک اسے دیکھے گیا۔۔۔۔

لائٹ پنک اور لائٹ گرین کلر کے ریشمی لہنگا چولی زیب تن کیے، نازک سے ٹاپس کانوں میں صراحی دار گردن میں باریک سی چین، درمیان کی مانگ نکال کر اس میں چھوٹی سی بندیا لگائی گئی تھی اور لمبے گیسوؤں کو رنگ برنگے پراندے میں مقید کیے شانے کی ایک طرف رکھا گیا تھا۔۔۔

اس کا چہرہ شگفتگی اور تروتازگی کی زندہ مثال لگ رہا تھا۔۔۔۔

لائٹ پنک نیچرل میک اس کے حسن کو مزید سحر انگیز بنا رہا تھا۔ اوپر سے جان لیوا گرے آنکھیں تو اس کے دل کی دھڑکنوں کو بڑھانے کا سبب بن رہی تھیں۔۔۔۔

"اسلام و علیکم"

urdu novels mania www.urdunovelsmania.com

کیسی ہیں آنٹی آپ؟ اس نے عابدہ آفندی کے قریب آتے انہیں سلام کیا اور پھر کولڈ ڈرنکس والا ٹرے ان کے آگے کیا تو انہوں نے اسکے سلام کا جواب دیتے ہوئے ایک گلاس اٹھا لیا۔۔۔۔

پھر اس نے ایسے ہی ابراہیم آفندی اور سلطان آفندی کو بھی کولڈ ڈرنک پیش کی۔۔۔۔

سلطان آفندی کے ساتھ ہی ایک خوبرو نوجوان بیٹھا ہوا تھا۔۔۔۔اس نے رسما اس کے آگے بھی ٹرے کر دیا۔۔۔۔

"عائشہ بیٹا یہ بھی میرا ہی بیٹا ہے۔ سلطان کا چھوٹا بھائی ارمان آفندی آج ہی واپس آیا ہے"

"اسلام و علیکم !عائشہ آداب واخلاق کے تقاضوں کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے اسے بھی سلام کیا۔۔۔۔

اور کولڈ ڈرنکس والا ٹرے اس کے آگے کیا۔۔۔۔

ارمان آفندی اسے دیکھنے میں اتنا محو تھا کہ گلاس کی بجائے محترمہ عائشہ صاحبہ کی کلائی پکڑ لی ۔۔۔۔

وہ جو اس کی دلفریب آنکھوں میں کھو چکا تھا۔۔اس کے گھورنے پر ہوش میں آیا۔۔۔

اور اپنے ہاتھ میں اس کی کلائی دیکھی تو خجالت سے مسکرا کر اسے چھوڑا۔۔۔۔۔

"اوہ۔۔۔سوری۔۔۔وہ ایک ہاتھ سے بال کھجاتے ہوئے دوسرے ہاتھ سے گلاس اٹھا گیا۔۔۔۔

وہ تیکھے چتونوں سے گھورتے ہوئے واپس پلٹ گئی مگر جاتے جاتے اس کا دل چرا لے گئی۔۔۔۔

سلطان آفندی نے بلیک کرتا اور شلوار پر چنری پٹکا گردن میں گول گھما کر پہن رکھا تھا۔۔ ہلکی سی بئیرڈ میں وہ بہت وجیہہ لگ رہا تھا۔۔۔جبکہ ارمان آفندی نے بھی اسی جیسا بلیک کرتے کے ساتھ بلیک ہی جینز پہن رکھی تھی۔

علی اکبر بھی بلیک کرتا اور شلوار میں اپنے دراز قد اور سحر کن انداز میں پیشانی پر لاپرواہی سے بکھرے ہوئے سلکی بالوں سمیت سب کے دلوں پر چھا رہا تھا۔۔۔ ہمیشہ شرارتی انداز اپنائے رہنا والے علی کے انداز میں آج عجب خاموشی اور متانت جھلک رہی تھی۔

حیدر نے بھی بلیک کلر کی شلوار قمیض پہن کر اس پہ ملٹی کلر کی واسکٹ پہن رکھی تھی۔۔۔۔

سب لڑکیوں اور خواتین نے پیلے اور سبز امتزاج کے دیدہ زیب ڈریس زیب تن کر رکھے تھے۔۔۔

حرعین اور آن فاطمہ دونوں ہی ایک جیسے پیلے اور ہلکے سبز رنگ کے پروقار شلوار قمیض پہنے ہوئے سر پر اچھے سے دوپٹہ جمائے ہوئے تھیں آخر کو اب وہ دونوں ساس کے رتبے پر فائز ہونے جا رہی تھیں۔۔۔۔

"بھئی اب دیر کس چیز کی سب مہمان آ چکے ہیں دلہنوں کو بھی لے آئیں تاکہ رسم شروع کی جا سکے۔۔۔

عابدہ آفندی نے حلاوت و شیرینی سموئے ہوئے لہجے میں جنت گیلانی سے کہا۔۔۔

"حرعین!!!!! آن فاطمہ!!!! جاؤ بھئی بچیوں کو لے کر آؤ۔۔۔۔جنت گیلانی نے انہیں آواز دے کر کہا۔

"جی ٹھیک ہے" حرعین نے جواب دیا۔۔۔

"عائشہ جاؤ مہندی اور ابٹن والا تھال لاؤ" حرعین نے اسے آواز دی۔

"جی ابھی لائی"، وہ کہتے ہوئے اندر لاونج میں گئی جہاں تھال پڑا تھا۔۔۔

ارے اس میں تیل تو ہے ہی نہیں وہ تیل ڈھونڈھ کر اس میں ڈالتے ہوئے باہر لائی تو آرزو اور قرت العین درمیان میں تھیں اور آن فاطمہ اور حرعین سائیڈوں پر انہیں ساتھ لیے باہر آ رہی تھیں۔۔۔۔

UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania

قرت العین نے زرد رنگ کا لانگ فراک اور شاکنگ پنک کلر کا چوڑی دار پاجامہ زیب تن کیے ہاتھوں میں زرد اور شاکنگ رنگ کی کانچ کی چوڑیاں بھر بھر کر ڈال رکھی تھیں۔ بالوں میں گجرے لگائے کانوں میں بڑے بڑے موتیے کے بالے پہنے ہوئے لائٹ پنک کلر کے میک اپ میں بہت دلکش دکھائی دے رہی تھی۔

جبکہ آرزو نے بھی بالکل قرت العین کی طرح لانگ فراک اور چوڑی دار پاجامہ زیب تن کیے لائٹ پنک میک اپ میں موتیے کے گجرے اور اور موتے کے ہی بالے کانوں میں ڈال رکھے تھے۔۔۔

آرزو اپنے گھنگھریالے بالوں کی ڈھیلی سے چٹیا جس میں موتیے کی ہی کلیاں پروئی ہوئی تھی اسے شانے کی ایک طرف رکھے نظریں جھکائے ہوئے سب کی ہمراہی میں باہر آرہی تھی ۔۔۔

دونوں نے پاؤں میں نازک سی پائلیں اور کھسے پہن رکھے تھے۔۔۔

دونوں کو سٹیج پر لا کر جھولے پر بٹھایا گیا۔۔۔

قرت العین کے پہلو میں سلطان آفندی بیٹھا تو آرزو کے ساتھ والی خالی جگہ پر اکبر کے اشارہ کرنے پہ علی بھی سنجیدگی سے وہاں جا کر بیٹھا۔۔۔

کیمرہ کی لائٹس دونوں کپلز پر تھیں۔۔۔

سب سے پہلے جنت گیلانی۔ انیقہ گیلانی اور دوسری طرف سے عابدہ آفندی نے آکر انہیں گال پر ابٹن لگایا اور ہاتھ پر پان کے پتے رکھ کر اس پر مہندی لگائی پھر بالوں میں تیل لگانے کی رسم ادا کرتے ہوئے انہیں مٹھائی کھلا کر ان کا منہ میٹھا کروایا۔۔۔۔

ان کے بعد حرعین اور آن فاطمہ نے سٹیج پر آکر مہندی کی رسمیں نبھائیں۔۔۔۔سب مہمان بھی باری باری رسم ادا کر رہے تھے۔۔۔۔۔

سب سے آخر میں عائشہ نے پہلے علی اور آرزو کے ساتھ رسم نبھائی پھر آکر قرت العین اور سلطان کے ساتھ بیٹھی ہی تھی کہ ارمان بھی ایک ہی جست لگا کر سٹیج پر آیا۔۔۔۔

"بہت بہت مبارک ہو بھابھی جی !ارمان نے قرت العین کو خوشدلی سے کہا اور اس کے منہ میں چاکلیٹ کا ٹکڑا ڈالا۔۔۔۔

"بھائی اکیلے اکیلے ہی شادی کر رہے ہیں بندہ کسی اور کے بارے میں بھی سوچ لیتا ہے

۔۔۔

ارمان نے سلطان سے کہا۔

سلطان نے اس کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا تو وہ عائشہ کو نظروں میں لیے ہوئے تھا مگر بات اس سے کر رہا تھا۔

www.urdunovelsmania.com

"کنٹرول ارمان !!!! کیوں اپنے ساتھ مجھے بھی بھرے مجمعے میں ذلیل کروانا ہے" پہلے میری ہو جانے دے پھر تیری بھابھی سے کہہ کر تیری بھی بات کروا دیں گے"

سلطان نے اسے تسلی دی۔

"مجھ سے اتنا صبر نہیں ہونا۔۔۔ رہنے دیں آپ سے بھی کچھ نہیں ہونا میں خود ہی کچھ کرتا ہوں، وہ کہہ کر سٹیج سے اترنے لگا تو نظروں کا زاویہ ابھی بھی عائشہ پر تھا۔

وہ سٹیج سے اترتے ہوئے بے دھیانی میں زرا سا لڑکھڑا گیا۔۔۔۔

اسے گرتے دیکھ عائشہ کی اچانک ہنسی چھوٹ گئی اور کھکھلا کر ہنسی۔۔۔۔

اس کی نقرئی ہنسی سن کر ایسا لگا جیسے چہار سو جلترنگ بج اٹھی ہو۔۔۔۔

وہ جلدی سے خود کو سنبھال گیا اور نیچے اترا۔۔۔۔۔۔

اپنی مما کے پاس موجود اپنا کیمرہ لیے وہاں سٹیج کے پاس واپس آیا اور سب کی تصویریں کھینچنے لگا۔۔۔

عائشہ جو اپنے موبائل سے قرت العین کی کچھ یادگار تصویریں بنا کر اپنے پاس سیو کر رہی تھی

۔

"ایکسکیوز می !!!!

عائشہ نے پلٹ کر دیکھا تو وہ قریب ہی کھڑا تھا۔۔۔

www.urdunovelsmania.com

"جی "اس نے سپاٹ انداز میں کہا۔

"پلیز مجھے آپ سے ایک فیور چاہیے۔۔وہ ممنون لہجے میں بولا۔

"جی بتائیے!!!!

"دراصل جو آپ نے تصویر لی ہے بھابھی کی وہ بہت اچھی آئی ہے۔

"تو پھر؟؟؟وہ سوالیہ انداز میں بولی۔

"وہ میں یہ پک بھائی کو سینڈ کرنا چاہتا گفٹ کے طور پر آپ ایسا کریں آپ بھائی کا نمبر سیو کرلیں پھر انہیں خود ہی یہ پک سینڈ کردیجئے گا۔۔۔

"ٹھیک ہے میں کردوں گی"

"ویسے آپ کے پاس سلطان بھائی کا نمبر تو ہوگا ہی...."

"نہیں میرے پاس نہیں ہے"

"اوآئی سی۔۔۔آپ سیو کرلیں میں آپ کو لکھوا دیتا ہوں۔۔۔

عائشہ اس کا بتایا گیا نمبر اپنے موبائل میں سیو کرنے لگی۔۔۔

ابھی نمبر سیو ہوا ہی تھا کہ ارمان نے اس کے ہاتھ سے موبائل اچک لیا۔۔۔

"یہ کیا بدتمیزی ہے؟؟؟لائیں ادھر دیں میرا فون؟؟؟اس نے غصے سے کہتے ہوئے اپنا ہاتھ آگے کیا۔۔۔۔

www.urdunovelsmania.com

اتنی دیر ارمان اس کے فون سے اس سیو کیے گئے نمبر پر بیل کر چکا تھا۔۔۔

اس کی پاکٹ میں موجود فون رنگ کرنے لگا۔۔۔۔

"یہ لیں میرا کام تو ہوگیا" اس نے عائشہ کا فون اس کے ہاتھ پر واپس رکھا۔۔۔۔

"سوری یہ میرا نمبر تھا اب آپ کے پاس آگیا اور میرے پاس بھی جب بھی دل کیا بات ضرور کیجیے گا۔"

"نہایت ہی کوئی فضول قسم کے انسان ہیں آپ" وہ اس کی گھٹیا حرکت پر تلملا کر رہ گئی۔۔۔ گھر میں شادی کا ماحول تھا وہ کسی کو بھی یہ بات بتا کر ماحول خراب نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔۔۔

اسی لیے خاموشی سے واپس سٹیج کی طرف متوجہ ہوگئی۔۔۔۔

رسمیں ختم ہوئیں تو سب خواتین اور لڑکیاں ڈھولک لے کر بیٹھ گئیں۔۔۔

"کیوں نا لڑکے والوں سے مقابلہ ہوجائے"؟ ارمان آفندی نے انہیں مقابلے کے لیے اُکسایا۔۔۔

"کیوں نہیں ہم لڑکی والے کسی سے کم ہیں کیا انیقہ گیلانی نے جواباً کہا۔۔۔

www.urdunovelsmania.com

"آؤ بھئی عاشو میدان میں۔۔۔۔۔قرت اور آرزو تو دلہن ہیں یہ کام تمہیں ہی کرنا ہے

۔۔۔۔

عائشہ آکر خواتین کے درمیان میں بیٹھ گئی۔۔۔۔

دوسری طرف کچھ لوگوں کے درمیان عائشہ کی بالکل سیدھ میں ارمان بیٹھ گیا۔۔۔۔

"مقابلے میں گانا گانا ہے یا ٹپے؟؟؟اور

شروعات لڑکے والوں سے کسی ایک منچلے نے کہا۔۔۔۔

"چلو ٹھیک ہے تم لوگ ہی کرواور ٹپوں کا مقابلہ ہوگا ہم بھی دیکھیں کس میں کتنا ہے دم

"ایک خاتون نے کہا۔۔۔۔تو ارمان نے ٹپہ شروع کیا۔۔۔۔

چھلا میرا جی ڈھولا

باغاں وچ لائے ڈیرے

صدقے اوس رب توں

جنے نین بنائے تیرے۔۔۔

ارمان نے عائشہ کی گہری آنکھوں کو اپنی نظروں کے حصار میں لیتے ہوئے پہلا ٹپہ بڑے

جذب سے گایا۔۔۔۔

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

چھلا میرا جی ڈھولا۔

کوئی چاولاں دی پِچھ ماہیا

میں کڑی ریشم جئی تو جنگلاں دا رُیچھ ماہیا۔

عائشہ ٹپہ گاتے ہی کھکھلا کر ہنسنے لگی۔۔۔اور باقیوں نے بھی اس کی اسے دیکھا دیکھی مذاق اڑایا۔۔۔۔

چھلا میرا جی ڈھولا۔

کوئی چٹی چھل کانے دی

اک توں مل ماہیا نئیں لوڑ زمانے دی۔

ارمان نے ایک اور ٹپہ گایا۔۔۔

چھلا میرا جی ڈھولا۔

مینوں حُسناں دی تھوڑ نئیں۔۔

اوئے ایویں نا توبل کھاویں۔۔تیرا میرا کوئی جوڑ نئیں۔۔۔۔

UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania

عائشہ نے جواباً اترا کر ٹپہ گایا۔۔۔

چھلا میرا جی ڈھولا

کوئی سونے دی چین ہوے نی۔

سانوں تے مار سُٹیا تیرے سلے سلے نیناں نیں۔۔۔۔

ارمان آنکھ ونگ کیے ہوئے بولا۔۔۔

وہ سب کے سامنے اس کی بیہودہ حرکت پر صبر کے گھونٹ پی کر رہ گئی۔۔۔

چھلا میرا جی ڈھولا۔

اگ بلدی میں سیکاں گی۔

ایویں نا تو بن سوھنیا پہلاں مل کہ میں ویکھاں گی۔۔۔

عائشہ خاموش ہوئی تو ایک اور لڑکی نے یہ ٹپہ گایا۔۔۔۔

چھلا میرا جی ڈھولا۔

تیری تھوڈی اتے تل سوھنیے۔

UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania

آپے ہی تو رکھ دینا ساڈی تلی اتے دل سوھینے۔۔۔انہیں منچلوں میں سے ایک نے ٹپہ گایا

۔۔۔۔۔

چھلا میرا جی ڈھولا۔۔۔

گنا گوڈے نال پنیا کر

اپنی منانا اے کدی ساڈی وی منیا کر

حیدر نے اپنی باری پر یہ ٹپہ اپنی گایا۔۔۔۔

چھلا میرا جی ڈھولا۔

کوئی بوتل کھل گئی اے۔

تیرے جھوٹھے لاریاں پچھے جند میری رُل گئی اے۔ایک لڑکے نے گایا تو ارمان نے

اسے روکے خود یہ ٹپہ گانا شروع کیا۔۔۔

چھلا میرا جی ڈھولا

کہندا ارمان اے۔۔۔

کول میرے رہ سوھنیا وے، پیار وچ اے ضروری اے

ہو گئی دکھاں دی اخیر سوھنیے نی۔۔۔

تینوں گل لا کے رکھاں گا کہندا اے ارمان سوھنیے۔۔۔

اس کے بے تکے ٹپے پر سب نے ہوٹنگ شروع کر دی۔۔۔۔

نا تو لڑکی والے ہار ماننے کو تیار تھے نا لڑکے والے خوب ہلہ گلہ ہو رہا تھا۔۔۔

اسی شور شرابے میں دو لوگ تھے جو اپنی ہی دنیا میں گم تھے۔۔۔۔

سب کی نظریں ڈھولک پر تھیں اسی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے سلطان نے قرت العین کا نازک سا مہندی سے بھرا ہوا ہاتھ اپنے قبضے میں کیا۔۔۔۔

"کیا کر رہے ہیں کوئی دیکھ لے گا؟؟ قرت العین اس کی مضبوط گرفت میں سے اپنا ہاتھ چھڑوانے کی پوری کوشش کر رہی تھی۔۔۔ مگر سلطان نے اس کی زور آزمائی کو ناکام بنا دیا۔۔۔

"ان ہاتھوں کی مہندی میرے لیے ہے تو اسے چھو کر دیکھنے کا حق بھی تو میرا ہے" سلطان نے اس کے ہاتھ کو اپنے لبوں تک لے جاتے ہوئے ایک چھوٹی سی جسارت کر دی

۔۔۔۔

قرت العین نے سٹپٹا کر ادھر ادھر دیکھا۔۔ کہیں کوئی انہیں دیکھ تو نہیں رہا۔۔۔

"ارے مسز ٹوبی!!!! آپ اتنا ڈرتی کیوں ہیں؟؟؟

"ابھی توڈرانے والا میں نے کچھ کیا بھی نہیں۔۔۔وہ ذو معنی انداز میں بولا تو قرت العین نے شرمگیں مسکان لیے فوراً سے سر جھکایا۔۔۔

دوسرے جھولے پر آرزو اور علی ایک ساتھ بیٹھے تھے۔۔۔

آرزو نے نظر اٹھا کر اپنے ساتھ بیٹھے ہوئے علی کی طرف دیکھا۔۔۔جس نے ایک بار بھی اس کی طرف دیکھنا گوارا نہیں کیا تھا۔۔۔۔

آرزو نے دیکھا کہ اس کا دوپٹہ علی کے اس کے ساتھ بیٹھنے پر تھوڑا سا نیچ دب گیا ہوا تھا تو اس نے اپنا دوپٹہ نکالنے کی کوشش کی۔۔۔اس کاروائی کے دوران آرزو کا ہاتھ ہلکا سا علی کے ہاتھ سے چھو گیا۔۔۔

تو علی نے قہر آلود نظر اس پہ ڈالتے ہوئے اس کا ہاتھ پیچھے جھٹکا۔۔۔اور وہاں سے اٹھ کر دور جا کھڑا ہوا۔۔۔۔

عائشہ نے مڑ کر دیکھا وہ ہاتھ میں کیمرہ لیے کھٹا کھٹ تصویریں کھینچ رہا تھا۔۔۔

بار بار کیمرے کا فلیش اسے چونکنے پر مجبور کر دیتا۔۔۔

بالآخر اس کے صبر کا دامن چھلکا اور وہ ساری دید لحاظ بُھلائے چل اس کی طرف آئی۔۔۔۔

"کیا ارادے ہیں مسٹر؟" وہ کمر پہ ہاتھ رکھے کڑے تیوروں سے ایک تیکھی اس پہ ڈال کر پوچھنے لگی۔

www.urdunovelsmania.com

"ارادوں کا مت پوچھیے وہ بڑے بے ایمان ہوئے چاہتے ہیں آپ جیسی حسینہ کو دیکھ" وہ شوخ نظریں اس کے سراپے پر جمائے سٹائل سے بولا۔

"بڑے ہی کوئی دل پھینک واقع ہوئے ہیں آپ تو" پر افسوس یہاں آپ کی دال نہیں گلنے والی

"ویسے آپ شروع سے شوخے ہیں یا ابھی تازہ تازہ کوئی بیماری لاحق ہوئی ہے۔۔۔وہ گال پر انگلی رکھے سوچنے کے انداز میں بولی۔

"آپ ہنستی ہیں تو یوں لگتا ہے جیسے موتی برس رہے ہوں،

"آپ کی باتیں ہیں یا گویا منہ سے پھول جھڑتے ہوئے۔ قسم سے۔۔۔" وہ توصیفی انداز میں بولا۔۔۔۔

"قسمیں کھانے والے اکثر جھوٹے ہوا کرتے ہیں"

جانے کیوں وہ بھی اس کی بے پر کی باتوں کا جواب دینے لگی تھی۔

"آپ نے کبھی پہلی نظر کی محبت کے بارے میں سنا ہے"؟ وہ اس کی آنکھوں میں کھوئے سوال پوچھ رہا تھا۔۔۔

"سنا ہے مگر میں یہ پیار رویا روالی باتوں پر یقین نہیں رکھتی کجا کہ پہلی نظر کی محبت ۔۔۔ میرے خیال سے یہ سٹوپڈٹی کے علاوہ اور کچھ نہیں" وہ بے نیازی سے بولی ۔۔۔۔

"مگر مجھے تو لگتا ہے میرے دل پہ پہلی نظر کی محبت کی واردات ہوئی چاہتی ہے "

وہ جذب سے بولا۔

"اندازہ نہیں تھا آپ کو پہلی بار دیکھتے ہی یہ دل دھوکا دہی کر دے گا۔

"آپ کا دماغ خراب لگتا ہے مجھے تو" وہ کہہ کر مڑنے ہی لگی تھی کہ پیچھے سے اس کی آواز آئی ۔۔۔۔

"تو رنگ شربتوں کا میں میٹھے گھاٹ کا پانی۔

مجھے خود میں گھول دے تو میرے یار بات بن جائے ۔۔۔

وہ شاعرانہ انداز میں پورے سروں سے گایا ۔۔۔

"شربت میں زہر نا گھول دوں ؟؟؟ وہ کاٹ دار لہجے میں بولی اور اپنے شانے پر رکھا پراندہ جھٹک کر مڑی ۔۔۔

پراندہ اس کے چہرے کو ہلکے سے چھو گیا ۔۔۔

"واللہ ۔۔۔۔۔ ہ ۔۔۔۔ غضب ۔۔۔ ب ۔۔۔ وہ دل پھینک ادا سے بولا ۔۔۔۔

www.urdunovelsmania.com

عائشہ مہندی کی بچی ہوئی چیزوں کو سمیٹنے لگی۔۔۔

علی اکبر جو کب سے ارمان کو عائشہ کے گرد منڈلاتے ہوئے دیکھ رہا تھا اسکے پاس آکر اسکی گردن دبوچ لی۔۔۔

"کیوں بے سالے تجھے میرا ہی گھر ملا تھا گھات لگانے کو۔۔ ڈائن بھی سات گھر چھوڑ کروار کرتی ہے۔۔ تو تُو ڈائن سے بھی بدتر نکلا.... علی نے طیش زدہ لہجے میں کہا۔۔۔

"پہلی بات تو میں تیرا سالا نہیں۔۔۔پر مستقبل میں تجھے بنانے کا ارادہ رکھتا ہوں" وہ اس کی گرفت سے اپنی گردن آزاد کرواتے ہوئے مسکرا کر بولا۔۔۔

"دانت مت نکال ورنہ توڑ دوں گا" علی نے اسے ہنستے ہوئے دیکھ کر خفگی سے کہا۔۔۔۔

"خود تو یہاں شادی رچا رہا تھا یاروں کے بنا"

"اور مجھ پہ پابندیاں؟؟؟ ارمان نے کہا۔

"بابا نے پھنسا دیا یار"

وہ افسردہ انداز میں بولا۔۔۔۔

"اتنا تو رہ گیا شریف؟؟؟ ان کی باتوں میں آکر پھنسنے والا!!!! تو سو کو پھنسا کر آئے۔۔۔ میرے ساتھ زیادہ ہوشیاری کرنے کا نہیں" وہ علی کے شانے پر ہاتھ مار کر بولا۔۔۔

www.urdunovelsmania.com

"یار تو ایک جگہ ٹِک کر کھڑے کیوں نہیں ہوتا؟؟؟ تجھے یہ ٹچنگ کرنے کی اتنی بیماری کیوں ہے؟ میں کوئی لڑکی تھوڑی نا ہوں جسے بار بار ہاتھ لگا تا ہے۔۔۔ ہزار دفعہ منع کیا ہے مجھے ہاتھ مت لگایا کر۔۔۔ علی بیزاری سے منہ بگاڑ کر بولا۔

"نا بھئی تجھے ٹچ کرنے سے پہلے کوئی ٹکٹ خریدنی پڑتی ہے یا تجھے کوئی اچھوت کی بیماری ہے جسے ٹچ نا کیا جائے؟؟؟ وہ بھی کہاں کم تھا علی کے لب ولہجے میں ہی بولا۔۔۔۔

"زیادہ بکواس نا کر" علی دانت پیس کر بولا۔

"نیکسٹ مشن پر تو قسم سے میرے ساتھ نہیں ہوگا۔۔۔ اگر کمانڈر نے ایسا کیا نا تو یا تو نہیں یا میں نہیں" علی نے کڑے تیوروں سے کہا۔۔۔۔

"Let'sseebro….

وہ اپنے مخصوص انداز میں آنکھ ونک کیے بولا اور اسے ایک بار پھر سے غصہ دلا گیا۔۔۔۔

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

"چلیں بھائی کھانا لگ گیا ہے۔۔۔ حیدر جو اکبر کے ساتھ مل کر کھانے کے انتظامات دیکھ رہا تھا آکر باری باری سب کو اطلاع دی تو سب کھانے والی ٹیبلز کی طرف بڑھ گئے۔ وہاں سب نے پر تکلف کھانا تناول فرمایا۔۔۔۔

اس طرح ایک یادگار مہندی کی تقریب کا اختتام ہوا۔۔۔۔اور سب مہمان آہستہ آہستہ اپنے اپنے گھروں کو روانہ ہوئے۔۔۔۔

آج بارات تھی سب اپنی اپنی تیاریوں میں مصروف تھے، قرت العین، آرزو پارلر جانے لگی۔ عائشہ بھی ضد کیے ان کے ساتھ تیار ہونے کے لیے پارلر چلی گئی۔۔۔

اس سے پہلے کہ گھر میں حیدر کے بارے میں کسی کو پتہ چلتا علی وقت رہتے ہی حیدر کے کالج کے پرنسپل کے پاس پہنچ چکا تھا۔

اس رات کی ساری ریکارڈنگ پرنسپل کے روم میں لگے ہائیڈ کیمرہ میں ہو چکی تھی جس میں واضح طور پر حیدر ان کی الماری میں سے پیپر زنکالتے ہوئے دکھائی دے رہا تھا۔۔۔۔۔

"مسٹر علی آپ اور کتنی بار اس ایک ہی ویڈیو کو دیکھیں گے؟؟؟ پرنسپل نے بیزاری سے کہا۔

"سر پلیز گیو می آون مور چانس "اس نے ویڈیو کو تھوڑا سا فارورڈ کیا۔۔۔۔

جب حیدر پیپرز لینے آیا اس نے پیپرز بے شک نکال کر ہاتھ میں پکڑے تھے مگر اس کی آنکھیں بند تھیں اس نے وہ پیپرز واپس اسی جگہ رکھ دیئے جہاں سے اس نے اٹھائے تھے۔ جیسے ہی وہ پرنسپل کے روم سے باہر نکلا تو کوئی بہت مہارت سے کھڑکی سے کود کر اندر آیا اس کی جسامت کافی ورزشی اور وہ دراز قد تھا۔ بالکل سیاہ لباس میں ملبوس چہرے پر سیاہ ماسک لگائے ہوئے تھا۔۔۔

اس کا ڈیل ڈول دیکھ کر علی اکبر کو کسی کا شائبہ ہوا مگر وہ اپنے خیال کی نفی کرتے ہوئے سر جھٹک گیا۔۔۔

"نہیں ایسا نہیں ہو سکتا۔۔۔اس کا بھلا۔ یہاں کیا کام" اس نے دل میں سوچا۔

"سر یہ دیکھیں یہاں کوئی اور تھا جس نے پیپرز چرائے ہیں۔ میں مانتا ہوں حیدر کی غلطی ہے اسے اس غیر اخلاقی کام کے لیے یہاں نہیں آنا چاہیے تھا مگر وہ اپنے دوست کے مجبور کرنے پر یہاں آیا۔۔۔اسے پھنسایا جا رہا ہے۔۔۔

اس کا دوست فہد جو اسے اس کام کے لیے اکسا کر یہاں لایا تھا۔ ضرور وہ کسی کے کہنے پر ایسا کر رہا ہے۔۔۔۔اس سازش کے پیچھے کسی اور کا ہاتھ وہ ضرور حیدر کا فیوچر خراب کرنے کی کوشش کر رہا ہے مگر میں ایسا ہونے نہیں دوں گا

۔پلیز آپ حیدر کے خلاف کمپلینٹ واپس لے لیں۔۔اصل مجرم کو میں خود آپ کے سامنے لاؤں گا"۔علی نے انہیں اصلیت سے آگاہ کیا

"ہممممم۔۔۔۔یہ سب دیکھ کر تو مجھے بھی اندازہ ہو رہا ہے برخوردار۔۔۔ٹھیک ہے میں حیدر کے خلاف لیا ایکشن واپس لے لوں گا اور کالج میں بھی یہ بات پھیلنے سے روک دوں گا ۔ناویوڈونٹ وری ینگ مین" انہوں نے علی کے شانے پر ہاتھ رکھ کر تشفی بخش انداز میں کہا۔۔۔۔

"تھینک یو سو مچ" اس نے تشکرانہ انداز میں کہا اور وہاں سے نکلا۔۔۔۔

گاڑی میں بیٹھا تو اپنے ہاتھ میں بندھی رسٹ واچ پر نظر پڑی جہاں رات کے آٹھ بج چکے تھے۔۔۔اس کا فون گاڑی میں ہی رہ گیا تھا اس نے فون اٹھا جہاں ڈھیروں ڈھیر مسڈ کالز شو ہو رہی تھیں۔۔۔۔

"علی نے جنت گیلانی کی مسڈ کالز دیکھیں تو انہیں کال بیک کی۔

"اسلام و علیکم گرینڈ مام!

"و علیکم اسلام!"علی بچے کہاں ہو تم سارے مہمان پہنچ چکے ہیں۔۔۔تم ابھی تک تیار بھی نہیں ہوئے"

"سوری گرینڈ مام ایک بہت ضروری کام نبٹانے گیا تھا۔۔۔بس گھر واپس آ ہی رہا ہوں راستے میں ہوں"اس نے کہا۔

"علی ایسا کرو راستے میں ہو تو پارلر سے تینوں بچیوں کو بھی لے آؤ"

"جی ٹھیک ہے گرینڈ مام"اس نے تابعداری سے کہا۔اور گاڑی کا رخ پارلر جانے والے راستے کی طرف کر دیا۔

www.urdunovelsmania.com

UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania

کچھ ہی دیر میں وہ پارلر کے سامنے کھڑا تھا۔۔۔وہ ایک بڑا سا پلازہ تھا۔۔جہاں مختلف شاپس تھیں جس کے تیسرے فلور پر ایک بیوٹی سیلون موجود تھا جہاں وہ تینوں موجود تھیں۔

علی اکبر گاڑی کو لاک کیے بنا ہی جلدی سے پلازے کے پاس آیا۔۔۔

"سنو یہ زرا گاڑی کا دھیان رکھنا میں بس ابھی آیا" علی وہاں کھڑے ہوئے گارڈ سے بولا اور خود سیڑھیاں چڑھ کر اوپر آیا۔۔۔

اس نے ریسپیشن سے ان تینوں کے بارے میں پوچھا۔۔۔۔

تو تھوڑی دیر بعد ہی عائشہ باہر آئی۔۔۔

"بھائی ابھی آرزو کا میک اپ ہی ہوا ہے۔قرت العین کا بس لاسٹ ٹچ ہے وہ پانچ منٹ تک آجائے گی۔۔۔۔

urdu novels mania www.urdunovelsmania.com

"اور تم ابھی تک ایسے ہی ہو وقت دیکھا ہے؟؟اس نے گھڑی دیکھ کر کوفت سے کہا۔

"اب ان دونوں کے منہ پر پینٹ کرنے میں اتنا وقت لگا تو میرا کیا قصور؟؟؟

آپ ایسا کریں ان دونوں کو لے جائیں میں آدھے گھنٹے میں ریڈی ہو جاؤں گی۔۔آپ ایسا کرنا ڈرائیور کو بھیج دینا تاکہ وہ آکر مجھے لے جائے۔

"اچھا ٹھیک ہے تم جاؤ اور انہیں بھیجو۔۔۔۔
"جی ٹھیک ہے بھائی۔۔ عائشہ اسے کہتے ہوئے واپس اندر چلی گئی۔۔۔۔
"سر ریسپشن پر پیمنٹ جمع کروا دیں ایک ہیلپر نے آکر علی سے کہا۔
"جی ٹھیک ہے "علی ریسپشن کی طرف بڑھ گیا۔

"آرزو تیار ہو کر باہر آئی اسے سامنے کوئی بھی نظر نہیں آیا وہ اپنا بھاری ملبوس بمشکل اٹھائے ہوئے خود ہی باہر نکل گئی۔۔
"شاید باہر گاڑی میں ویٹ کر رہے ہوں گے اس نے اندازہ لگایا۔
رات ہو چکی تھی پلازے کی کافی شاپس بند ہو چکیں تھیں اور کچھ بند ہو رہی تھیں۔۔۔ وہ سیڑھیاں اتر کر باہر روڈ پر آئی تو باہر اکا دکا ہی لائٹ جل رہی تھی۔ باقی بند ہو چکیں تھیں۔

وہ ادھر ادھر دیکھنے لگی کہ سامنے ہی اسے علی کی ریڈ سپورٹس کار کھڑی نظر آئی۔۔۔ اس سے پہلے کہ وہ اس کار کی طرف بڑھتی کسی نے اندھیرے میں اسے اپنی جانب کھینچ لیا

۔۔۔۔۔

عیسی گیلانی اور موسی گیلانی گیٹ کے اینٹرینس پر کھڑے ہوئے تھے اور مہمانوں کا گرمجوشی سے استقبال کر رہے تھے۔ مہمانوں میں ان کے دوپار کے رشتے دار کچھ سوسائٹی کے لوگ اور باقی ان کے بزنس پارٹنرز بھی شامل تھے۔۔۔

اکبر بھی تیار ہو کر سارے انتظامات چیک کر رہا تھا۔

بارات کی آمد کا وقت ہوا تو سلطان آفندی جس نے میرون کلر تھری پیس سوٹ پہنے بالوں کو جیل سے سیٹ کیے چمچماتے جوتے پہنے پہلے سے زیادہ شاندار دکھائی دے رہا تھا۔ اس کے چہرے پر اپنی محبت کو پالینے کی الوہی چمک نمایاں تھی۔

وہاں موجود لڑکیوں نے بارات میں آئے مہمانوں پر پھولوں کی پتیاں نچھاور کیں۔۔۔۔

ارمان جو علی اور آرزو کے لیے گفٹ لینے کے مارکیٹ گیا ہوا تھا بارات کے ساتھ شامل نا ہوسکا اس نے وقت پر پہنچنے کا وعدہ کر لیا تھا عابدہ آفندی سے۔۔۔ اس لیے وہ سب مطمئن تھے۔۔۔۔

سب وہاں آکر اپنی اپنی نشستوں پر براجمان ہوئے۔۔۔۔

"ک۔۔۔کون۔۔۔ہو تم چھوڑو مجھے "آرزو نے اندھیرے میں اس نا معلوم شخص کی گرفت سے اپنا ہاتھ چھڑوا کر کہا۔

"آرزو میں ہوں "

سدھانت نے اس کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لیے ہوئے دھیرے سے کہا۔

"کیوں آئے ہو تم یہاں جھوٹے دغا باز انسان؟ وہ چلائی۔

"آرزو وہ جھوٹ بول رہا ہے میں مسلم ہوں میرا یقین کرو میرا نام سادات ہے۔ دیکھو میں صرف تمہارے لیے یہاں تک آگیا۔۔آو یہاں سے دور چلے جائیں۔۔چلو میرے ساتھ "

دور رہو مجھ سے دھوکے باز انسان۔۔۔مجھے نہیں یقین تم پر

"آرزو مت بھولو تم نے ہی میری آرزو کی تھی.....وہ اسے ساتھ بیتے ہوئے لمحوں کی یاد دلا رہا تھا۔۔۔۔

"آرزو کی سب آرزوؤں کا قتل کر چکے ہو تم۔ چلے جاؤ یہاں سے چھوڑ دو مجھے میرے حال پر۔ میں نہیں جاننا چاہتی کہ کون ہو تم۔۔۔ میری شادی ہو رہی ہے۔ جنہوں نے مجھے پالا مجھے سہارا دیا میں ایک باران کا مان توڑ کر بہت بڑی غلطی کر چکی ہوں اب اور نہیں۔ خدا کے واسطے میرا پیچھا چھوڑ دو۔۔۔ وہ ملتجیانہ انداز میں بولی۔۔۔

"آرزو دیکھو ابھی بھی تمہاری آنکھوں میں صرف میں ہی دکھائی دے رہا ہوں۔۔۔۔۔

وہ زاروقطار رو رہی تھی۔۔۔۔۔۔

"تمہارے آنسو بھی مجھ سے جدائی میں بہہ رہے ہیں۔۔۔ سدھانت نے کہا۔

www.urdunovelsmania.com

"ہاں میرے ان آنسوؤں کی وجہ تم ہو۔۔۔ مگر میری دعا ہے کہ ان آنکھوں سے یہ آنسو کبھی ختم ہی نا ہوں۔ نا یہ ختم ہونگے اور نا ان میں دوبارہ تمہیں کبھی سمانے کی جگہ مل سکے گی۔"

وہ نمناک آنکھوں سے بولی۔۔۔۔

علی جو قرت العین کو اپنے ساتھ لے کر باہر نکل رہا تھا۔ آرزو کو دیکھنے لگا کہ وہ گاڑی میں بیٹھ چکی ہے یا نہیں۔۔۔ گاڑی خالی تھی۔۔۔اس نے قرت العین کو اس کے اندر بٹھایا۔۔۔۔

اور خود اردگرد نگاہ دوڑائی۔۔۔ دور اندھیرے میں اس کا زرق برق لباس دکھائی دیا مگر اسکے ساتھ کون تھا۔ وہ اندھیرے میں دیکھنے سے قاصر تھا۔۔۔۔

اس نے قرت العین کو اندر بٹھا کر کار کا دروازہ زور سے بند کیا۔۔۔جس کی اونچی آواز آرزو کو متوجہ کر گئی۔۔۔
وہ سدھانت سے اپنا ہاتھ چھڑوا کر گاڑی کی طرف بھاگی۔۔۔۔

علی نے اسے واپس آتے دیکھ ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی۔۔۔۔

قرت العین کے سامنے وہ کوئی تماشہ کری ایٹ نہیں کرنا چاہتا تھا آج اس کی بہن کا سپیشل دن جو تھا۔ آرزو سے بعد میں نبٹنے کا سوچتے ہوئے وہ گاڑی کی رفتار غصے میں خطرناک حد تک تیز کر چکا تھا۔۔۔۔

وہ آدھے گھنٹے کا سفر منٹوں میں طے کیے گھر پہنچا۔۔۔۔

"وہ دونوں اتر کر اندر چلی گئیں۔۔۔

"مما ڈرائیور کہاں ہے؟؟؟

علی نے اندر آ کر پوچھا

"بیٹا عائشہ نہیں آئی؟؟؟

"مما وہ ابھی ریڈی نہیں تھی ڈرائیور کو دس منٹ تک بھیج دیں اسے لینے"

"بیٹا مگر ڈرائیور تو نہیں ہے کچھ مہمانوں کو لینے گیا ہے ائیر پورٹ سے۔

"چلیں ٹھیک ہے پھر میں خود ہی لے آتا ہوں عائشہ کو۔"

"علی پھر سے واپس جاؤ گے ابھی تک تم تیار بھی نہیں ہوئے" حرعین نے فکرمندی سے کہا۔

www.urdunovelsmania.com

"ہوں جاؤں گا تیار مما وہ بیزاری سے بولا۔ پھر واپس باہر نکل گیا۔۔۔۔

ابھی اس نے پارلر والے راستے پر کچھ سفر ہی طے کیا تھا کہ راستے میں ایک سارجنٹ نے اسے روک دیا۔۔۔۔

"گاڑی روکو"

"کیوں کیا ہوا؟" علی نے گاڑی کا شیشہ ڈاؤن کیے سر باہر نکال کر کہا۔ اتنے میں پولیس وہاں پہنچ چکی تھی۔۔۔

"آپ کی گاڑی کی تلاشی لینی ہے" پولیس والے نے ہاتھ میں موجود سٹک گاڑی کے بونٹ پر مار کر کہا

"ٹھیک ہے لے لیں اس نے بے دھڑک ہو کر کہا۔۔۔

urdu novels mania www.urdunovelsmania.com

پولیس والے نے اس کی گاڑی کی تلاشی لی اور جب گاڑی کی ڈگی کھولی تو اس میں ڈرگز اور ہتھیار دیکھ اس نے علی اکبر کو گھور کر دیکھا۔۔۔۔

"یہ سب کیسے آیا میری گاڑی میں؟؟؟

"یہ سب میرا نہیں ہے" علی نے بے یقینی سے ان چیزوں کو دیکھ کر کہا۔

"سب چور پکڑے جانے پر یونہی مُکر جاتے ہیں" لگاؤ ہتھکڑی اور لے چلو اسے خاطر مدارت کریں گے تو سب سچ اگل دے گا۔۔۔۔

انسپکٹر نے اپنے ساتھ کھڑے سپاہی سے کہا۔۔۔

"یس سر" اس نے حکم کی تعمیل کی۔۔۔

"علی کی پاکٹ میں پڑا موبائل بجنے لگا۔۔۔۔

"ہا۔۔۔ہا۔۔۔ہا۔۔۔ علی نے موبائل نکال کر کان سے لگایا۔۔۔ تو اس میں سے کسی کی بے ڈھنگے انداز میں ہنسنے کی آواز آئی۔۔۔۔

"کون ہو تم"؟

"بڑا کھلاڑی سمجھتے ہوئے نا اپنے آپ کو۔۔۔ پہلے اپنے بھائی حیدر کو بچا لیا میرے جال سے۔۔۔ پھر آرزو کو بھی بچا کر لے گئے۔۔۔۔۔۔

اب خود کو بچاؤ گے یا اپنی بہن عائشہ کو؟؟؟؟؟ اس کی طنزیہ آواز سپیکر پر گونجی۔

“Whoareyourascal..?

علی اکبر دھاڑا۔۔۔۔

دوسری طرف سے فون کٹ ہوچکا تھا۔۔۔۔

"عائشہ۔۔۔۔میری عاشو خطرے میں ہے۔۔۔پلیز انسپکٹر مجھے جانے دیں۔۔۔فی الحال میرا جانا بہت ضروری ہے وہ منت بھرے انداز میں بولا۔

"اوئے کہاں چل ہمارے ساتھ "

انہوں نے علی کے ہاتھ میں ہتھکڑی لگا دی اور پولیس وین کی طرف اسے کھینچنے لگے۔۔۔۔

"اچھا پلیز مجھے ایک کال کرنے دیں اس کا دماغ فوری کام کیا تو اس نے انسپکٹر سے کہا۔۔۔

"چل بلا لے خود کو بچانے کے لیے جسے مرضی۔۔۔تو نہیں چھوٹنے والا۔ تجھ پہ لمبا کیس بنے گا۔۔۔۔

علی نے اس کی بات کو نظر انداز کیے فوراً سے بیشتر ارمان کو کال ملائی۔۔

"کہاں ہے تو؟؟؟؟

میں۔۔۔۔اس نے اپنی لوکیشن بتائی۔۔۔

"ارمان عائشہ پارلر میں ہے اسے وہاں سے نکال کر بحفاظت گھر پہنچانا تیری ذمے داری ہے"

"کیوں کیا ہوا یار؟اس نے حیرانی سے پوچھا۔

"ابھی یہ بتانے کا وقت نہیں بابا کو فون کر کہ بتا دے کہ میں پولیس اسٹیشن میں ہوں مجھے نکالیں وہاں سے "مجھے دوسری کال نہیں کرنے دیں گے یہ لوگ"

انسپکٹر نے اس کی بات بھی پوری نہیں ہوئی تھی کہ اس کے ہاتھ سے موبائل لے کر اپنے قبضے میں کیا۔۔۔۔

ارمان نے علی کے بتائے ہوئے پارلر کے راستے پر گاڑی ڈالتے ہوئے اکبر کو کال ملائی

۔۔۔۔۔

"اسلام و علیکم انکل!

وعلیکم السلام ؟ آپ کون ؟

"انکل میں ارمان بات کر رہا ہوں علی کو پولیس اپنے ساتھ لے گئی ہے آپ پلیز اسے دیکھیں جا کر"

"ارمان سارا گھر مہمانوں سے بھرا پڑا ہے بارات آچکی ہے ۔ میں ایسے میں کیسے سب چھوڑ کر؟؟؟

"سب پوچھیں گے اس کا "کیا کروں وہ سوچنے لگے ۔

"اچھا ٹھیک ہے میں کچھ کرتا ہوں"

"آپ یہاں سب سنبھال لینا میں بس تھوڑی دیر میں آتا ہوں" اکبر ۔ موسی گیلانی کو کہتے ہوئے تیزی سے گھر سے باہر نکل گیا ۔ ۔ ۔ ۔

"میم آپ کو لینے کوئی باہر آیا ہے" عائشہ سے گارڈ نے آکر کہا ۔ ۔ ۔

عائشہ جو تیار ہو چکی تھی سیڑھیاں اتر کر نیچے آئی ۔ ۔ ۔ ۔

www.urdunovelsmania.com

ابھی وہ باہر آئی ہی تھی کہ کسی نے اس کے منہ پر کلوروفارم والا رومال رکھ دیا۔ وہ اس انجانی قید سے خود کو رہا کرنے کے لیے بہت جھٹپٹائی مگر زیادہ دیر مزاحمت نا کر سکی اور ہوش و حواس سے بیگانہ ہو گئی۔۔۔۔

اسے ہوش آیا اس نے اردگرد نگاہ دوڑائی۔۔۔ وہ شاید کوئی بند شاپ تھی کیونکہ وہاں ہر طرف مختلف بے بی ڈریسز ہینگ کیے گئے تھے۔۔۔ اس نے مندی آنکھوں کو مل کر ٹھیک سے کھولا سامنے ہی ایک نقاب پوش آدمی تھا۔۔۔ جو اسے ہوش میں آتے دیکھ اس کی طرف بڑھ رہا تھا۔۔۔۔

"ک۔ک۔۔۔ کون۔۔ ہو تم۔۔۔ وحشت کے باعث عائشہ کے منہ سے الفاظ ٹوٹ ٹوٹ کر برآمد ہوئے۔۔۔۔۔

آواز حلق سے نکلنے سے انکاری ہوئی۔۔۔

جیسے جیسے وہ قدم اٹھاتے ہوئے اس کے قریب آ رہا تھا اس کی زبان حیرت کے باعث تالو سے چپک گئی۔۔۔۔

“Poorgirl…..

urdu novels mania www.urdunovelsmania.com

چچچچچچچہ۔۔۔۔دراصل تمہاری یہ آنکھیں ہیں نا مجھے کسی بہت اپنے کی یاد دلاتی ہیں "اس کی گھمبیر آواز عائشہ کو اپنے کانوں میں سنائی دی۔

وہ اسے پہچاننے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔۔مگر پہچان نا پائی۔۔۔۔

"کاش میں تمہیں ہمیشہ کے لیے اپنے ساتھ لے جا سکتا"
"پر چلو کوئی نہیں اب میں تمہارے ساتھ وہ کروں گا نا کہ تمہارے گھر والوں کے پاس تمہیں مجھے سونپ دینے کے علاوہ کوئی اور چارہ نہیں ہوگا "وہ اس کی بھاری آواز عائشہ کا دل دہلا رہی تھی اوپر سے اس کی جان لیوا باتیں۔۔۔۔

وہ اس کے ڈر سے جی جان سے کانپنے لگی۔۔۔۔
"پ۔۔۔۔پلیز مجھے جانے دو "وہ منت بھرے انداز میں بولی۔۔۔
"پلیز۔۔۔۔اس سے پہلے کہ وہ اپنی بات مکمل کرتی مقابل کی ایک ہاتھ کی مضبوط گرفت نے اس کی نازک گردن کو اپنی مٹھی میں قید کیا۔۔۔۔۔

www.urdunovelsmania.com

"ششششش۔۔۔بالکل خاموش!!!!!

وہ دوسرے ہاتھ کی ایک انگلی اپنے منہ پر رکھ کر اسے چپ رہنے کا کہہ رہا تھا۔۔۔

عائشہ کی گرے آنکھوں کی پتلیاں درد کے باعث پھیلنے لگیں۔۔۔۔

"چپ چاپ میری بات مان لو ورنہ تمہاری جان لے لوں گا۔۔۔۔

عائشہ اس بار بولنے کی بجائے نفی میں سر ہلانے لگی۔۔۔

"اب بولوگی؟؟؟

عائشہ نے جواباً پھر نفی میں سر ہلایا۔

"ڈیٹس لائک آ گُڈ گرل۔۔۔" جھٹکے سے اسے اپنے شکنجے سے آزاد کرتا وہ خباثت سے ہنسا،

عائشہ اسکے گردن کو چھوڑ دینے پر سینے پر ہاتھ رکھے ہوئے اپنی سانسیں بحال کرنے کی کوشش کر رہی تھی، خوف اور ضبط کے باعث اس کا چہرہ بلکل سرخ ہو چکا تھا۔ اور گرے آنکھوں میں لال ڈورے واضح ہونے لگے،

"ویسے تم پاکستانی لڑکیوں کی ایک بات تو ماننی پڑے گی۔۔۔۔ہوتی تو تم لوگ ہندستانی لڑکیوں سے بھی زیادہ ہاٹ۔

وہ عائشہ کے گال کو چھو کر خباثت بھرے انداز سے بولا، عائشہ نے اس کا گلوز والا ہاتھ پیچھے جھٹکا۔۔۔۔

"مجھے منع کرے گی تو۔ (۔۔۔۔) گالی۔۔۔اس نے عائشہ کے دوپٹے کو نوچ کر دور پھینکا۔۔۔۔۔عائشہ نے اس کا غلیظ ارادہ بھانپ کر اس سے بچنے کے لیے دوڑ لگائی۔۔۔

اس نے عائشہ کو پکڑنے کے لیے ہاتھ بڑھایا تو اس کی شرٹ کا بازو اس کے ہاتھ میں آیا۔۔۔مقابل نے عائشہ کو اسی شرٹ کے بازو سے اپنی طرف کھینچا۔۔۔۔اور عائشہ کی آستین پھٹ کر اس کے ہاتھ میں آگئی۔۔۔۔عائشہ وہاں سے بھاگی مگر اندھیرا ہونے کی وجہ سے فرار کے لیے کوئی راستہ دکھائی نہیں دیا۔۔۔۔اتنی دیر وہ گھٹیا انسان اس کے قریب پہنچ چکا تھا۔۔۔۔

www.urdunovelsmania.com

وہ کمزور لڑکی کہاں اس دیو ہیکل کا مقابلہ کر سکتی تھی وہ خود کا بچاؤ کرنے کے لیے ہاتھ پاؤں چلانے لگی۔۔۔اس کی دلخراش چیخیں گونجنے لگیں

"میں نے تمہیں کہا تھا خاموش رہنا۔۔

یہ کہتے ہوئے مقابل نے ایک جاندار تھپڑ عائشہ کے منہ پر مارا۔۔۔وہ لہراتی ہوئی فرش پر گری۔۔۔اسکے ہونٹ کے کنارے سے خون رسنے لگا۔۔۔۔

۔۔۔ارمان جو اسے ڈھونڈھنے آیا تھا ایک بند شاپ میں۔سے اسے دلخراش چیخوں کی آواز سنائی دی تو اس نے ادھر ادھر دیکھا یہ آواز تو اسے کبھی بھول نہیں سکتی تھی ابھی کل ہی تو وہ اس کی خوبصورتی اور آواز کا دیوانہ ہوا تھا۔

یہ آواز تو وہ لاکھوں میں بھی پہچان سکتا تھا۔۔۔

اس نے شاپ کو دیکھا اس کا شٹر ڈاؤن تھا۔وہ پھر اس کی بیک سائیڈ پر گیا جہاں سے اندر جانے کا خفیہ راستہ بنایا گیا۔۔۔۔

"کب سے اس کا فون پاکٹ میں وائبریٹ ہو رہا تھا۔ جو سدھانت نے سائلنٹ موڈ پر لگا رکھا تھا۔ بے وقت کسی کی کالز پر کالز آتے دیکھ وہ عائشہ کے منہ پر ہاتھ رکھے اس کی چیخوں کو روکتے ہوئے فون کان سے لگایا گیا۔

"ہاں بولو" اس نے اپنی بھاری آواز میں کہا۔

"سدھانت تمھاری ماں پر لوگ سدھار گئی" دوسری طرف سے کسی کی درد سے ڈوبی آواز اور افسوسناک خبر سنتے ہی وہ عائشہ کے منہ سے ہاتھ ہٹائے اسے وہیں چھوڑے وہاں سے فرار ہو گیا۔۔۔۔۔

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

ارمان بنا وقت ضائع کیے بھاگ کر اندر داخل ہوا۔۔۔۔

عائشہ کو یوں بنا دوپٹے کے کسی کی گرفت میں سے آزاد ہوتا دیکھ اس کا فشار خون بلند ہوا۔۔۔۔ وہ تیر کی تیزی سے اس کی طرف بڑھا۔۔۔۔ مگر مقابل بھی شاید چوکنا تھا۔۔۔۔ عائشہ کو چھوڑے وہاں سے بھاگ نکلا۔۔۔۔

عائشہ نے آنکھوں میں آئی نمی کو بے دردی سے رگڑا اور ارمان کو دیکھا جو اس وقت اس کے لیے مسیحا بن کر آیا تھا۔

وہ بھاگ کر اس کے پاس گئی اور اس کے ساتھ لگے بھبھک بھبھک کر رونے لگی۔۔۔۔

"آپ نہیں آتے تو وہ جانور آج میرے ساتھ پتہ نہیں کیا۔۔۔۔۔" وہ بھیگے ہوئے لہجے میں بولی۔۔۔۔

ارمان نے اس کے گرد اپنے بازو حمائل کیے۔۔۔۔

عائشہ کو ایسا لگا جیسے وہ مضبوط پناہوں میں آگئی ہو۔

اپنی بنا سوچ سمجھی کی گئی حرکت پر شرمندہ ہوتے ہوئے وہ اس سے دوری بنا گئی۔۔۔۔

ارمان نے اس کا بکھرا ہوا حلیہ دیکھا۔۔۔ کاجل اور باقی میک اپ پھیل چکا تھا، ہونٹ کے کنارے سے خون رس رہا تھا۔ فراک کی آستین پھٹی ہوئی اور فراک کی بیک سائیڈ بھی بد تر حالت میں بھی۔۔۔

اسے اپنے ضبط کی طنابیں ٹوٹتی ہوئی محسوس ہوئی۔۔۔وہ مٹھیوں کو بھینچ کر خود پر قابو پانے لگا۔

"چلیں سب انتظار کر رہے ہوں گے" اس نے گہرا سانس لے کر خود کو نارمل کیا۔
"کوئی آپ کی اس حالت کے بارے میں پوچھیں تو بتا دیجیے گا کہ پارلر سے نکلتے ہوئے بے دھیانی میں ایک بائیک سے ٹکر کے نتیجے میں حادثہ پیش آیا۔۔۔۔

"جی" وہ فقط اتنا ہی بولی۔
ارمان نے اپنا کوٹ اتار کر اس کے شانوں پر ڈالا۔۔۔۔
وہ خود کو بہت محفوظ تصور کرنے لگی۔۔۔۔

urdu novels mania www.urdunovelsmania.com

ارمان اسے اپنے ساتھ گاڑی تک لایا اور اسے بٹھا کر گاڑی گھر کے راستے پر ڈال دی۔
"آپکا بہت شکریہ ارمان اس نے رندھے لہجے میں کہا۔
"پلیز میں اب دوبارہ یہ الفاظ نا سنوں آپ کے منہ سے۔۔۔۔" وہ سرد لہجے میں بولا
۔۔۔۔

تھوڑی ہی دیر میں وہ لوگ گھر پہنچ چکے تھے۔۔۔

گھر والے اس کی گمشدگی کو لے کر پریشان تھے اور گھر کے باہر ہی سب افراد جمع تھے۔۔۔

ارمان کے ساتھ عائشہ کو گاڑی سے نکلتے ہوئے دیکھ سب کی آنکھیں حیرت سے کھل گئیں۔۔۔۔

"ارے لڑکی کی حالت تو دیکھو!!!

"مجھے تو یہ کوئی دوسرا ہی چکر لگتا ہے"

"بھئی لڑکیاں آج کل یونہی بھاگ کر ایسے کارنامے کرتی ہیں پھر اجڑ کر واپس آجاتی ہیں۔

"مجھے تو اس لڑکے کا ہی کوئی چکر لگتا ہے۔

"ہائے توبہ توبہ کیا زمانہ آگیا ہے لڑکیاں آدھی راتوں کو یوں لُٹی ہوئی حالت میں گھر آئیں تو ماں باپ کو تو شرم سے ڈوب کر مر جانا چاہیے۔۔۔۔

UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania

وہاں بھانت بھانت کے لوگ تھے جو طرح طرح کی بولیاں بول رہے تھے کچھ بلا جھجھک اونچی آواز میں تو کچھ سرگوشی نما آواز میں۔۔۔۔۔

ایک عورت نے تو آگے بڑھ کر گیلانیز کا سرِعام تماشہ بنوانے کے لیے عائشہ کے پاس سے گزرے ہوئے اس کے شانے سے ہاتھ مار کر ارمان کا پہنایا گیا کوٹ اتار دیا۔۔۔۔ عورت ہی عورت کی عزت کی دشمن بن بیٹھی تھی۔

عائشہ جو ابھی ارمان کے دلاسے کچھ سنبھلی تھی اتنے لوگوں کے سامنے بنا دوپٹے کے خود کو برہنہ دیکھ آنکھیں میچ گئی۔۔۔
آن فاطمہ کی تو اپنی بیٹی کی حالت دیکھ کر کرب کی آخری انتہا پر پہنچ چکی تھی۔۔۔اس نے فوراً آگے بڑھ کر عائشہ کے ڈھیلے ہوتے ہوئے وجود کو اپنی چادر میں چھپایا۔۔۔۔

"اکبر جو علی کو ساتھ لے کر ابھی پہنچا ہی تھا۔۔۔۔
وہاں بھیڑ دیکھے معاملے کو سمجھتے ہوئے آن کو تشکر آمیز نظروں سے دیکھا۔۔۔۔

حرعین ان دونوں کو اپنے ساتھ لیے اندر بڑھنے لگی۔۔۔

"ایسی حالت دیکھ کر بھی لڑکی کو گھر میں لے جا رہے ہو اسے یہیں سے رخصت کرو جس کے ساتھ یہ آدھی رات کو منہ کالا کرکہ آئی ہے۔

"خبردار جو میری بیٹی کے کردار پر یا اس کی عزت پر کسی نے انگلی بھی اٹھائی میں اسکی جان لے لوں گا "اکبر گیلانی کی بارعب، گرجدار آواز گونجی تو سب ساکت رہ گئے۔۔۔۔

"کس کس کا منہ بند کرواؤ گے؟؟؟

"سب نے دیکھ لی اس کی اجڑی حالت کس کس کو اپنی بیٹی کی پارسائی کا یقین دلاؤ گے؟؟؟ وہی ایک جا ننے والی عورت جو اکثر محلے میں پھپھے کُٹنیوں کا کردار ادا کرنے والیوں کی فہرست میں شامل ہوتی ہیں وہ پھر سے اونچی آواز میں بولی۔۔۔

"مام پلیز آپ اکبر انکل سے بات کریں میں ابھی کے ابھی عائشہ سے نکاح کرنا چاہتا ہوں "ارمان اٹل انداز میں بولا۔

"مگر ارمان اس طرح۔۔۔اتنی جلدی۔۔۔

اور پھر عائشہ کی حالت ؟؟؟؟کئی سوال عابدہ آفندی کی زبان سے یکلخت نکلے۔۔۔۔

"مام آپ کو اپنے بیٹے پر بھروسہ ہے نا کہ وہ اتنا بڑا قدم ایسے ہی نہیں اٹھا سکتا میں نے یہ فیصلہ بہت سوچ سمجھ کر کیا ہے۔پلیز مام یہی وقت ہے پلیز بات کیجیے"

"ابراہیم صاحب یہ دیکھیں ارمان کیا کہہ رہا ہے؟عابدہ آفندی نے انہیں ایک طرف لے جا کر کہا۔

"میں نے سن لیا ہے میں خود بات کرتا ہوں اکبر سے"وہ کہہ کر اکبر گیلانی کے پاس آئے۔۔۔۔

"اکبر میں چاہتا ہوں ابھی کہ ابھی عائشہ اور ارمان کا نکاح علی اور آرزو کے ساتھ ہو جائے۔۔۔"ابراہیم آفندی نے بلند آواز میں سب کے سامنے اپنا مدعا رکھا۔

"بابا میں نے کچھ غلط نہیں کیا۔۔۔

اورارمان اس سب کے زمہ دار نہیں۔۔۔بابا میرا یقین کریں۔۔۔عائشہ نے یہ بات سنی تو بھاگ کر اکبر کے ساتھ لپٹ کر روتے ہوئے کرب زدہ آواز میں بولی۔

اتنی دیر حرعین اسے اپنا دوپٹہ دئیے خود دوسری شال اوڑھ چکی تھی۔

"علی مجھے ابھی نکاح کرنا ہے عائشہ سے "ارمان نے آکر بنا لگے لپٹے سیدھا علی سے کہا۔جو وقت پر اپنی بہن کی مدد کے لئے نا پہنچ پانے پر پہلے سے خود کو ملامت کر رہا تھا چونک کر ارمان کو دیکھنے لگا۔

Areyouserious?

اس نے حیران کن نظروں سے پوچھا۔

YahIamhundredpercentsure.

ارمان نے پختہ لہجے میں کہا۔

urdu novels mania www.urdunovelsmania.com

"بیسٹ بڈیز کس لیے ہیں ؟؟ آخر دوست ہی تو ایک دوسرے سے کھل کر بات کر سکتے ہیں میں اپنے دوست ہونے کے ناطے یہ بات کر رہا ہوں ۔ میری نیت میں کوئی کھوٹ نہیں ۔میں اسے دل سے اپنانا چاہتا ہوں ۔تجھے کبھی میری طرف سے کوئی شکایت نہیں ہوگی اپنے بابا سے میری سفارش کر دے ۔ ساری عمر تیرا احسان مند رہوں ۔

"کیسی باتیں کر رہا ہے اس وقت تو میں تیرا احسان مند ہوں میری بہن کو باحفاظت واپس لانے پر اور پھر اب ۔۔۔۔وہ بات ادھوری چھوڑ گیا ۔

"تو رک میں بابا سے بات کرتا ہوں ۔

اکبر جوشش و پنج میں بتلا تھا ۔ علی نے ان کے پاس آکر کان میں کچھ کہا تو انہوں نے علی کی طرف دیکھا ۔

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

"بابا ارمان میرے ساتھ کام کرتا ہے اس کی طرف سے میں گارنٹی دیتا ہوں "

وہ کہہ کر پیچھے ہٹ گیا ۔۔۔۔

"مجھے اپنی بیٹی پر خود سے بھی زیادہ یقین ہے ۔ اور مجھے یہ بھی یقین ہے کہ میری بیٹی میری خواہش کو کبھی رد نہیں کرے گی....ہے نا ؟؟؟ اکبر نے مان بھرے انداز میں پوچھا ۔

"جی بابا" اس نے سر اٹھا کر اکبر کی طرف دیکھتے جواب دیا۔

"تو پھر میری یہ خواہش ہے کہ لوگوں کے تمہارا نکاح ارمان سے ہو جائے۔ ارمان بہت اچھا اور سلجھا ہوا بچہ ہے۔"

"اپنے بابا کا فیصلہ منظور ہے یا نہیں؟

اس نے آس بھری نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

وہ پھر سے اکبر سے لپٹ کر رونے لگی۔۔۔۔

"بیٹا کوئی زور زبردستی نہیں اگر تم ایسا نہیں چاہتی تو کوئی بات نہیں دنیا کا تو کام ہے کہنا مجھے دنیا والوں کی باتوں کی کوئی پرواہ نہیں۔۔۔ دنیا والے تو کسی بھی حال میں خوش نہیں ہوتے اور نہ کسی کو رہنے دیتے" اکبر نے اس کے سر پر پیار سے ہاتھ رکھتے ہوئے کہا

۔۔۔۔

"مجھے اپنے بابا کی عزت سے بڑھ کر کچھ نہیں۔۔۔مجھے آپ کی ہر بات منظور ہے بابا"

"بہت شکریہ میری لٹل پرنسس میرا مان رکھنے کے لیے"

حرعین عائشہ کو اپنے ساتھ لے جاؤ اور اسے چینج کرواؤ۔۔۔۔

www.urdunovelsmania.com

مولانا صاحب آپ نکاح کی تیاری کریں۔اکبر نے مولانا صاحب سے کہا تو سب مہمان جو کھڑے ہوئے تھے واپس جا کر اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھ گئے۔۔۔۔

کچھ ہی دیر میں آن اور حرعین دونوں عائشہ کو تیار کیے ہوئے سٹیج تک لائیں۔

عائشہ نے ڈارک بلیو کلر کا شرارہ اور شرٹ زیب تن کیے ہلکے پھلکے سے میک اپ میں نظریں جھکائے ہوئے ان کی ہمراہی میں سٹیج تک آئی۔۔۔

جن کے بارے میں کسی نے سوچا بھی نہیں تھا سب سے پہلے ان دونوں کا نکاح ہوا۔۔۔۔ارمان اور عائشہ کا۔۔۔

مولانا صاحب نے نکاح کے کلمات دہرائے تو دونوں طرف سے ایجاب وقبول کا سلسلہ ختم ہوا۔۔۔تو مبارکباد کا شور اٹھ گیا وہ دونوں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ایک پاکیزہ بندھن میں بندھ گئے تھے۔

UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania

قرت العین جو ڈیپ میرون اور گولڈن ریڈ لہنگے میں ملبوس میرون میک اپ کیے حسین ترین لگ رہی تھی۔۔۔ لڑکیوں کی ہمراہی میں آکر سلطان کے ساتھ بیٹھی تو نکاح خواں نے ان دونوں کا نکاح پڑھانا شروع کیا۔

"قرت العین بنت عیسی گیلانی کیا آپ کو سلطان آفندی ولد ابراہیم آفندی بعوض سکہ رائج الوقت پانچ لاکھ روپے اپنے حق مہر میں قبول ہے"

قرت العین نے ان کے تین بار یہی الفاظ دہرانے پر حامی بھری۔۔۔ تو سلطان نے بھی دل سے اسے اپنی ہمراہی میں قبول کیا۔
علی جو ابھی بھی اس سچویشن کے باعث گھر کے کپڑوں بلیو جینز اور بلیک ٹی شرٹ میں تھا۔ وہ ڈھیٹ بنے ہوئے ویسے ہی بیٹھا رہا۔۔۔

اکبر نے اسے گھور کر دیکھا۔۔ اور تنبیہی انداز میں اشارہ کیا کہ وہ جا کر کپڑے چینج کر آئے مگر وہ نظروں کا زاویہ تبدیل کیے اپنے فیصلے پر باضد رہا۔۔۔

کچھ دیر بعد جنت گیلانی اور انیقہ گیلانی آرزو کو لے کر آئیں۔۔۔

اس نے آف وائٹ اور ڈل گولڈن کلر کے کام والا بھاری لہنگا زیب تن کر رکھا تھا۔ سر پر سرخ اور گولڈن امتزاج کا نیٹ کا دوپٹہ الگ سے گھونگھٹ سٹائل میں اوڑھے ہوئے تھی۔۔۔

پھر مولانا صاحب نے علی اور آرزو کا نکاح شروع کیا۔ پہلے آرزو کی رضامندی لی گئی پھر علی کی۔۔۔ آرزو کا نپتے لبوں اور لرزتے ہوئے ہاتھوں سے خود کو اس کے نام کر گئی۔۔۔ آرزو نے ایک نظر علی پر ڈالی جو چہرے پر سرد تاثرات سجائے ہوئے تھا۔
چہرہ حد درجہ سنجیدہ تھا۔

سب نے ان کے نکاح کے اختتام پر دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے۔۔۔
نکاح کے بعد کھانے کا دور چلا۔۔ سب مہمان کھانے کی طرف متوجہ ہو گئے۔۔۔

عائشہ نے سلطان اور علی کے ساتھ دودھ پلائی کی رسم کرنی تھی مگر وہ اس وقت خود دلہن بنی بیٹھی تھی۔۔۔

UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania

"خوشیوں بھرے ماحول میں ابھی بھی یاسیت چھائی ہوئی تھی۔۔۔۔

کچھ دیر بعد رخصتی کا مرحلہ آیا تو

سب سے پہلے قرت العین کے سر پہ ہاتھ رکھے اکبر نے اسے قرآن پاک کے سائے میں سلطان آفندی کی گاڑی تک رخصت کیا۔۔۔۔

عائشہ اپنی اچانک ہونے والی رخصتی پر ابھی تک حیران و پریشاں تھی، وہ اپنی ماں آن فاطمہ کے گلے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی۔۔۔آن اسے سنبھال رہی تھی۔۔۔حرعین نے آکر اس کے آنسو پونچھے اور اسے حوصلہ دیا۔

اور چاولوں سے بھری ٹرے اس کے آگے کی اس نے دونوں ہاتھوں کو چاولوں سے بھر کر سر پہ سے گزارے ہوئے پیچھے پھینکے۔۔۔۔سب لوگ پیچھے کھڑے تھے ہاتھ پھیلا کر انہوں نے اس کے پھینکے ہوئے چاول اپنے پاس محفوظ کر لیے۔۔۔پھر وہ جاتے ہوئے سب گھر والوں سے ملی اور روتے ہوئے اس گھر سے ارمان کے سنگ اس کی گاڑی میں رخصت ہو گئی۔۔۔۔

www.urdunovelsmania.com

ایک گاڑی میں ڈرائیور کے ساتھ ابراہیم آفندی، عابدہ آفندی اور سلطان کے ساتھ آرزو تھی۔ جبکہ ارمان اپنی گاڑی میں عائشہ کو ساتھ لیے گھر کی طرف روانہ ہوا۔

حرعین آرزو کو اپنے ساتھ لیے علی اکبر کے کمرے تک آئی اور اسے اندر بٹھا دیا۔۔۔۔

جبکہ آن ابھی تک باہر دروازے پر کھڑی تھی ابھی تک عائشہ کے ساتھ ہوئے حادثے کو بھلا نہیں پا رہی تھی پھر اس کی یوں اچانک رخصتی اس کے لیے کسی صدمے سے کم نا تھا۔۔۔۔

"بوا یہ امید نہیں تھی آپ سے!!!

چچچچچچچچچ۔۔۔۔ "بڑی بزدل نکلی آپ تو!!!!

"آپ کا بدلہ اب میں پورا کروں گا!!!!

کسی کی گھمبیر آواز سن کر آن فاطمہ نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو اسے اپنی آنکھوں پر یقین کرنا ناممکن لگا۔۔۔۔

"ت۔۔۔ت۔۔۔ تم۔۔۔۔؟؟؟؟ اس کے منہ سے الفاظ ٹوٹ کر برآمد ہوئے۔۔۔۔

"جی میں!!!! سدھانت اگروال آپ کا بھتیجا"

"میں آپ کو یہ بتانے آیا تھا کہ آپ کی بھابھی اور میری ماں سا اب اس دنیا میں نہیں رہی میں فی الحال تو جا رہا ہوں جلد ہی واپس آؤں گا۔ اپنا ادھورا کام پورا کرنے آپ نے تو سب کچھ بھلا دیا۔ مگر میں کچھ نہیں بھولا۔۔۔۔

"دی۔۔۔ دیکھو راجا تم۔۔۔ ایسا کچھ نہیں کرو گے بھا سا کہ ساتھ جو ہوا وہ ان کی قسمت میں لکھا تھا۔۔۔۔ یہ سب بہت اچھے ہیں۔۔۔۔

"بس۔۔۔ اس نے ہاتھ اٹھا کر آن کو بات کرنے سے روکا۔

"چلو وہ تو ان کی قسمت میں لکھا تھا جو ان کے ساتھ ہوا مگر اس گھر میں رہنے والوں کی قسمت میں اپنے ہاتھوں سے لکھوں گا۔۔۔ وہ قہر بار نظروں سے دیکھتے ہوئے تنفر سے پھنکارا۔

"خود کو خدا مت سمجھو۔ اتنا غرور و تکبر انسان کو لے ڈوبتا ہے" آن نے اسے اپنے تئیں سمجھانے کی کوشش کی۔

urdu novels mania www.urdunovelsmania.com

"اپنی دنیا کا بھگوان میں خود ہوں" وہ گھمنڈ سے بولا۔

آن جب تعلیم حاصل کرنے اپنی بھابھی سا کے میکے والوں کے کینیڈا گئی تھی تو اس کے وہاں جانے اور اسکے بھائی ارجن اگروال کی موت کے بعد سدھانت بھی وہاں چلا گیا۔۔ اور

اب اس کے پاس کینیڈا نیشنلٹی تھی۔ اس نے وہاں کی رہنے والی ایک لڑکی سے پیپر میرج کرر کھی تھی۔ جس بھی ملک میں جانا ہوتا وہ اپنی کینیڈا کی نیشنلٹی ظاہر کرتا اسی لیے اسے کسی بھی ملک میں جانے پر آسانی ہوتی۔

اکبر جو مہمانوں کے چلے جانے کے بعد چینج کرنے کے لیے اپنے روم میں آیا تھا کمرے میں گھٹن اور حبس محسوس کیے کھڑکی کے پردے ہٹائے تو سامنے کا منظر اس کی آنکھوں کو حیرت سے دوچند کر گیا۔

اس نے خونخوار نگاہوں سے سدھانت اگروال کو دیکھا جو گیٹ کے پاس کھڑا آن فاطمہ کے سے باتیں کر رہا تھا۔۔۔۔

اکبر ایک لمحہ بھی ضائع کیے بغیر سیڑھیاں پھلانگتے ہوئے باہر آیا۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ سدھانت کو پکڑ کر اس کی درگت بناتا وہ وہاں سے جا چکا تھا۔۔۔۔۔

اکبر نے گیٹ کے پاس کھڑی آن فاطمہ کو تیغ صفت نظروں سے دیکھا۔

آن سہم کر سراسیماں نظروں سے اکبر کو دیکھنے لگی۔

کیا نا تھا ان آنکھوں میں بیگانگی، غصہ، بداعتمادی، بے یقینی، یا اشتعال انگیزی،

اکبر اسے وہیں چھوڑے غم و غصے کی تصویر بنے دروازہ دھاڑ سے بند کیے واپس اندر چلا گیا

۔۔۔۔

UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania

آن جو ابھی عائشہ کی رخصتی کے غم سے ہی پوری طرح باہر نہیں نکلی تھی اس پر سدھا نت کا رویہ کسی ناگہانی آفت کی طرح ٹوٹا تھا۔

اور رہی سہی کسر اکبر کی کاٹ دار بے یقین نگاہوں نے پوری کردی تھی۔۔۔

آج وہ خود کو بہت اکیلا اور تہی داماں تصور کرنے لگی تھی۔ جہاں سے چلی تھی آج سے تئیس سال پہلے آج بھی وہ خود کو اسی جگہ دیکھ رہی تھی۔

کیا پایا تھا اس نے ان تئیس سالوں میں؟؟؟

جسکی محبت کی خاطر خود کو سر تا پا بدل لیا آج وہی اسے شکی نظروں سے دیکھ کر گیا۔ جیسے اس نے کوئی بہت بڑا جرم کر دیا تھا۔

"کیا اسے جینا کہتے ہیں؟؟؟

اس نے پہلے بھی ایک بار اسے ایسے ہی گھر سے دربدر ہونے پر مجبور کیا تھا اس پر یقین نا کر کہ اس سے بنا صفائی مانگے اسے اپنا فیصلہ سنایا تھا۔

اور آج وہ پھر اسے ایک بار اسی جگہ لا کر چھوڑ گیا۔۔۔۔۔

"آپ نے تو مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ آپ مجھ پر یقین کریں گے"

"کیا یہی تھا آپ کا پیار؟؟؟

"آپ نے کبھی بھی مجھ سے پیار کیا ہی نہیں۔۔۔

وہ سوچتے ہوئے لاپرواہی سے چلتے ہوئے سڑک کے کنارے پہنچ چکی تھی۔۔۔۔

"آپ نے پھر سے مجھے مشکوک نگاہوں سے دیکھا، پھر مجھ سے صفائی مانگے بغیر مجھے میرے پیار کر رسوا کیا۔۔۔۔
"

وہ خودی سے مخاطب ہو کر بول رہی تھی ساتھ ساتھ رات کے اندھیرے میں چلتی جا رہی تھی۔۔۔۔

"اکبر میں اب کبھی بھی واپس نہیں آؤں گی چاہے جتنا مرضی بلائیں مجھے۔۔۔میں آپ سے ہمیشہ کے لیے بہت دور چلی جاؤں گی۔ اتنا دور کہ کبھی بھی واپس نہیں آؤں گی۔۔۔"

سڑک پر رات ہونے کی وجہ سے بھاری ٹریفک کی تعداد زیادہ تھی۔ جن میں اکثریت ٹرک کی تھی جو اس وقت ٹرک میں بھاری سامان لے جا رہے تھے۔۔۔اس کی آنکھوں کے سامنے تیز چلتی ٹریفک اور بدگمانی کے بادل چھانے لگے تو دماغ کچھ بھی سوچنے سے قاصر ہوا۔۔۔

وہ لمحوں میں اک شدت پسند فیصلہ کر گئی اور بھاگتے ہوئے سڑک کے بیچ و بیچ پہنچ کر سامنے سے آتے ہوئے تیز رفتار ٹرک سے ٹکرا گئی۔۔۔زبردست ٹکر کے باعث ایک وہ ایک خطرناک حادثے کا شکار ہو گئی۔

ٹرک نے اچانک سامنے آنے والی ہستی کو اچھال کر دور پھینکا۔

اسکا وجود ہوا میں لہراتا ہوا دور جا گرا۔۔۔

اس کے آس پاس جا بجا خون بکھرا۔۔۔۔

ٹریفک چند پل کو رکی۔۔۔۔لوگوں کا ہجوم جمع ہوا۔۔۔۔

کچھ لوگ اس ترحم بھری نگاہوں سے دیکھ رہے تھے کچھ اس حادثے کو موبائل کے کیمرے میں قید کر رہے تھے۔ اور کچھ رحم دل انسان اسے فوراً ہسپتال لے جانے کی بات کر رہے تھے۔اس کی بند ہوتی آنکھوں کا یہ آخری منظر تھا جو اس نے دیکھا۔۔۔اس کے بعد اس کی آنکھوں کی پتلیاں ساکت ہوئی تو آنکھیں آہستہ آہستہ بند ہونے لگیں۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤

ابراہیم آفندی اور عابدہ آفندی دونوں گاڑی سے نکل کر باہر آئے تب تک ارمان اور عائشہ کی گاڑی بھی پہنچ چکی تھی۔

عابدہ آفندی نے اپنی رشتہ دار خواتین کے ساتھ ملکر اپنی دونوں بہوؤں پر گلاب کی پتیاں نچھاور کیں اور ان کا والہانہ استقبال کیے انہیں گھر کے اندر لائیں۔۔۔

"عائشہ میں پہلے قرت العین کو اس کے روم میں چھوڑ آؤں پھر تمہیں تمہارا روم دکھاؤں گی۔ عابدہ آفندی نے کہا۔

کچھ رسموں کے بعد عابدہ آفندی اسے لے کر سلطان کے کمرے کے دروازے تک چھوڑنے آئیں۔

"بیٹا جی یہ ہے سلطان کا روم اور اب سے آپ کا بھی" انہوں نے اس کی پیشانی پر بوسہ دیتے ہوئے پیار بھرے انداز میں کہا۔

انہوں نے دروازہ کھولا تو وہ اندر آئی۔۔۔

قرت العین جب روم میں داخل ہوئی تو کمرے میں ملگجا سا اندھیرا تھا۔۔۔

اس کی آنکھیں فی الوقت کچھ بھی دیکھنے سے قاصر ہوئیں۔۔۔

اس نے سوئچ بورڈ پر ہاتھ رکھا تو یکدم سارا کمرہ روشنیوں سے نہا گیا۔۔۔۔

اس نے کمرے کا جائزہ لیا۔۔۔۔

کمرے کے وسط میں جہازی سائز کا بیڈ لگا ہوا تھا جس کی اطراف میں تازہ پھولوں سے سجاوٹ کی گئی۔۔ گلابوں کو لڑیوں کی صورت پرویا گیا تھا جو بیڈ کے اطراف میں لٹک رہی

تھی۔ بستر کے درمیان میں پھولوں کی پتیوں سے بڑا سا ہارٹ بنایا گیا تھا۔ قدرتی پھولوں کی دلفریب محسور کن مہک نے سارے کمرے میں پر فسوں ماحول طاری کر رکھا تھا۔۔۔۔ بھینی بھینی خوشبو اسے اپنی سانسوں میں اترتی ہوئی محسوس ہوئی۔۔۔۔

دیواروں پر مختلف پینٹگز اور سلطان آفندی کی انلارج سائز کی تصویر آویزاں تھی۔ ایک طرف ڈریسنگ ٹیبل پر ضرورت کی اشیاء ترتیب وار سیٹ کی گئیں تھیں۔ سائیڈ پر کینڈل سٹینڈز پر کینڈلز لگائی گئی تھیں۔

وہ اپنے پاؤں ہیلز سے آزاد کرتے ہوئے بیڈ پر سیدھی ہو کر بیٹھی ہی تھی کہ دروازہ کھلنے کی آواز پر چونک کر دیکھنے لگی۔۔۔

سلطان آفندی پورے طمطراق سے اندر آیا۔۔۔

سلطان آفندی کی نگاہ قرت العین پر پڑی تو وہ اپنی جگہ مبہوت سا رہ گیا اس کے دو آتشہ حسن کو دیکھ۔۔۔۔

"اسلام و علیکم"

اس نے باوقار انداز میں کہا۔

وہ چپ رہی اور نظریں جھکائے ہوئے تھی۔

"آپ کے ہاں سلام کا جواب دینے کا رواج نہیں"

وہ بظاہر تو سنجیدہ دکھائی دے رہا تھا مگر لہجے میں شرارت کا عنصر نمایاں تھا۔

"۔۔وعلیک۔۔کم۔اسلام۔۔۔۔

وہ بے ربطگی سے بولی۔

سلطان اپنا کوٹ اتار کر ایک طرف رکھتے ہوئے زرا ایزی ہوتا ہوا اس کے پاس آکر بیڈ پر بیٹھا۔

"نکاح مبارک"

سلطان نے اس کی تھوڑی کو اپنی پوروں سے اٹھا کر اس کا جھکا ہوا چہرہ اوپر اٹھاتے ہوئے کہا۔

"آپ کو بھی"

وہ شرمگیں مسکان لیے بولی۔

"ایسے نہیں جیسے سب نے گلے لگا کر نکاح کی مبارکباد دی تھی مجھے ویسے ہی چاہیے۔"

"نکاح ہمارا ہوا ہے اصولاً تو ہمیں ہی ایک دوسرے کو اچھے سے مبارکباد دینی چاہیے"

وہ ذو معنی انداز میں بولا۔

قرت العین نے اپنی نظریں اٹھا کر اسے دیکھا جو وارفتگی سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

اس کی ذو معنی بات سن کر اسکے گال شرم سے تمتمانے لگے۔۔۔۔۔

سلطان آفندی نے اس کے کان میں موجود آویزہ ہلکا سا چھو کر چھوڑا۔۔۔
جواب اس کی صراحی دار گردن کے احاطے میں ہچکولے کھا رہا تھا۔ جیسے جیسے وہ آویزہ ڈول رہا تھا سلطان آفندی کو اسے اتنے قریب سے دیکھتے ہوئے اپنا دل بھی ڈولتا ہوا لگا۔۔۔۔
اسے فیصلہ کرنا کٹھن لگا کہ اس کے گالوں سے پھوٹتی یہ حیا کی سرخی زیادہ سرخ ہے یا اس کا زیب تن کیا عروسی لباس۔۔۔۔
جن شوریدہ جذبات بھری نگاہوں سے وہ اسے دیکھ رہا تھا۔ قرت العین کا وجود لرزنے لگا۔۔۔۔
وہ پاؤں بستر سے نیچے کیے اٹھنے لگی۔۔۔۔۔۔
"کہاں جا رہی ہیں؟ وہ اس کے یوں اٹھنے پر بولا۔
"وہ۔۔۔ وہ میں چینج کرلوں" اس نے جھجکتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔
"ابھی تو ہم نے آپ کو جی بھر کر دیکھا بھی نہیں" وہ سرد سی آہ بھر کر بولا۔۔۔
"پہلے تو حسن کے جلوے بکھیرتی ہیں پھر جب آپ کا دیوانہ خراج تحسین پیش کرنے عشق پہ مائل ہوتا ہے تو جان چھڑواتی ہیں"
قرت العین کو سمجھ نہیں آ رہی تھی اس کے ٹھاٹھیں مارتے ہوئے جذبات کے آگے کیسے بندھ باندھے گی۔۔۔ وہ اپنی جگہ جامد کھڑی تھی۔۔۔

urdu novels mania www.urdunovelsmania.com

"آج کی رات بھی کوئی اپنے ہزبینڈ کو یوں تنہا چھوڑ کر جاتا ہے بھلا۔؟ وہ نروٹھے انداز میں بولا۔

قرت العین نے اس کی بات پر تڑپ کر اسے دیکھا۔

"می۔۔۔میں کہاں جارہی ہوں بس چینج ہی تو کرنے۔۔۔۔آدھی بات اس کے منہ میں ہی رہ گئی۔۔۔سلطان آفندی نے اس کا ہاتھ پکڑے اسے واپس بٹھایا۔۔۔۔

"اس کام میں شاید آپ کو ہماری مدد درکار ہوگی"

"ن۔۔نہیں میں خودی کرلوں گی"اس نے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ لائے کہا۔۔۔مگر ابھی بھی اندر سے ڈر رہی تھی۔۔۔

سلطان نے اس کا بھاری بھرکم دوپٹہ اتار کر ایک طرف رکھا پھر ایک ایک کر کہ اس کی جیولری اتارنے لگا۔۔۔۔جھومر اور مانگ ٹیکا اتارا۔۔۔۔

www.urdunovelsmania.com

کوئی اتنا پیارا کیسے ہو سکتا ہے؟

اور سارے کا سارا کیسے ہو سکتا ہے؟

سلطان نے اس کی کلائی میں سے ایک ایک کر کہ چوڑی آہستگی سے اتارتے ہوئے کہا۔۔۔

وہ خود میں سمٹنے لگی۔۔۔۔

اس کے مرمریں وجود سے پھوٹتی ہوشربا شعاعیں اسے اپنے بس میں کر رہی تھیں۔

سلطان آفندی نے اس کی مخروطی انگلی میں نازک سی ہارٹ شیپڈ ڈائمنڈ رنگ پہنائی۔۔۔۔ "آپ کی منہ دکھائی میں یہ رنگ اور آپ کا شوہر دونوں آپکے کے ہوئے" وہ دلفریب انداز میں بولا۔۔

"تم خوش ہو؟

سلطان نے اس سے پوچھا۔

قرت العین نے اثبات میں سر ہلایا۔

"میرا وعدہ ہے تم سے کبھی تمہاری آنکھوں میں آنسو نہیں آنے دوں گا۔ تمہاری ہر ضرورت کا خیال رکھوں گا۔ تمہیں مان، عزت کے علاوہ سب سے زیادہ پیار دوں گا۔ وہ پیار پر زور دیتے ہوئے بولا۔۔۔۔

"تو پھر اجازت ہے؟ اس نے شرارتی انداز میں ابرو اچکا کر پوچھا۔۔۔

"کس بات کی؟" وہ حیرانی سے بولی۔

"آپ سے پیار کرنے کی" وہ رومانوی نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے مسکرا کر بولا۔۔۔

قرت العین کو اس کی ذو معنی بات پر کہیں چھپنے کی جگہ نا ملی تو اس نے سلطان کے سینے میں اپنا منہ چھپا لیا۔۔۔۔وہ اسے خود سپردگی کے انداز میں اپنے قریب آتے دیکھ جی جان سے مسکرا اٹھا۔۔۔۔۔

اس کا جاندار قہقہہ پورے کمرے میں گونجا۔۔۔۔

قرت العین وہ پہلی لڑکی تھی جو اس کی زندگی کا حصہ بنی تھی، اس کے اتنا قریب ہوئی تھی، جس کی معصومیت اور حیا کا وہ اسیر ہوا تھا۔۔۔آج اس کے چہرے پر پھیلے حیا کے رنگ نے مزید اس کا اسیر بنا دیا تھا..

اس کے جھکے سر کو محبت پاش نظروں سے دیکھتے ہوئے بے اختیار ہو کر سلطان نے اپنا پہلا حق اس پر استعمال کیا..

اپنے بالوں پر اسکے ہونٹوں کا لمس محسوس کر کے قرت العین نے شرم سے آنکھیں میچ لیں، اس کا تیزی سے دھڑکتا دل جیسے باہر نکلنے کو بے تاب تھا،

سلطان نے اس نازک وجود کو پھولوں کی طرح نرمی سے خود میں سمیٹ لیا۔۔۔۔۔

عابدہ آفندی، عائشہ کو لیے ارمان کے روم میں آئیں۔۔۔۔

"عائشہ آپ آرام کرو اب کافی تھک گئی ہوگی۔ ان شا اللہ صبح ملاقات ہوگی۔ اور کسی بھی چیز کی ضرورت ہو تو بلا جھجھک ارمان کو بتا دینا۔۔۔

"جی آنٹی" وہ دھیمے سے بولی۔

"ارے آنٹی نہیں بیٹا ارمان مجھے مام کہتا ہے تم بھی مجھے وہی کہو گی تو مجھے بہت اچھا لگے گا۔

"جی مام" اس نے حد درجہ فرمانبرداری سے کہا۔

"ہمیشہ خوش رہو" انھوں نے اسے ساتھ لگا کر پیار کیا اور پھر دروازہ کھول کر اسے اندر بستر پر بٹھا دیا۔۔۔

"ارمان شاید فریش ہو رہا ہے۔ میں بھی اب چلتی ہوں باہر مہمانوں کے لیے بھی رات گزارنے کے لیے بندوبست کرنا ہے"

وہ کہتے ہی باہر چلی گئیں۔۔۔

ایک ہی دن میں کتنا کچھ بدل گیا۔۔۔

کبھی سوچا بھی نا تھا میری اتنی جلدی شادی ہو جائے گی۔ اوپر سے میری سٹڈی بھی ادھوری رہ گئی۔۔۔

www.urdunovelsmania.com

وہ آج کے ہوئے کرب ناک حادثے کے بارے میں سوچ رہی تھی کہ ارمان بلیک ٹراؤزر اور ٹی شرٹ پہنے بالوں کو ٹاول سے رگڑتے ہوئے باہر آیا۔۔۔اسے اپنے روم میں دیکھ اس کے لبوں پر دلفریب مسکراہٹ آ ٹھہری۔۔۔۔

وہ بظاہر ڈریسر کے سامنے کھڑا اپنے بالوں میں برش پھیر رہا تھا مگر نگاہیں اس مومی مجسمے پر جمی ہوئی تھیں۔

جو کسی سوچ میں ڈوبی ہوئی اپنی انگلیاں چٹخا رہی تھی۔۔۔

"آ۔آ۔۔۔آہم۔۔۔۔اس نے ہلکا سا گلہ کھنکھارا۔۔۔

وہ اس کے ایسا کرنے پر اپنی سوچوں کے بھنور سے باہر نکلی۔۔۔

"میرے خیال میں اب آپ کو یہیں رہنا ہے تو ایزی ہو جائیں اور چینج کر لیں۔

"جی" وہ اپنی جگہ سے اٹھی۔۔۔

مگر پھر کسی سوچ کے تحت رک گئی۔۔۔

"کیا ہوا؟؟

"وہ میرے پاس تو کپڑے ہی نہیں؟

"اوہ۔۔۔شٹ یہ تو میں نے سوچا ہی نہیں"

چلیں کوئی بات نہیں کل نئے لے لیں گے۔۔۔

"نہیں میں کل گھر سے منگوالوں گی۔ سب کچھ اتنی جلدی میں ہوا کہ کچھ لینے کا موقع ہی نہیں ملا۔۔۔۔ وہ نظریں جھکائے ہوئے بول رہی تھی۔

رخصتی سے پہلے حرعین نے اسے تیار کرتے وقت سمجھایا تھا کہ اب اس کی شادی ہو رہی ہے اپنے شوہر کی ہر مانے اور اس کی تابعدار رہے۔ بس وہی باتیں سوچ کر ان پر عمل پیرا کرنے کی کوشش میں تھی۔ مگر دل تو کر رہا تھا کہ پھوٹ پھوٹ کر رو دے۔۔۔ اسے کچھ دیر اکیلا چھوڑ دیا جائے اور وہ تنہا کمرے میں چیخے چلائے دھاڑیں مار مار کر روئے اور اپنے اندر کا سارا غبار نکال دے۔ آخر میری کیا غلطی تھی جو میرے ساتھ یہ سب ہوا؟؟ وہ دل میں سوچ رہی تھی۔ آنکھیں خشک تھیں مگر آنسو دل پر گر رہے تھے۔

"ایک تو آپ کھڑے ہوئے بار بار مراقبے میں کیوں چلی جاتی ہیں۔"؟

اس کی آواز سن کر عائشہ نے چونک کر اسے دیکھا۔۔۔

سرو قد، صاف رنگت، نکھرا نکھرا سا شخص، وجیہہ نین نقوش کا حامل، سب سے بڑی خوبی اس نے بھری محفل میں اسے مان دیا تھا۔ اور تنہائی میں اس کی عزت پامال ہونے سے بچانے والا اس کا مسیحا۔۔۔

"آپ کا ہی ہوں، اور عمر بھر صرف آپ کا ہی رہوں گا 'جی بھر کر دیکھتی رہیے گا۔ ابھی یہ کپڑے تبدیل کر لیں" اس نے کبرڈ سے نکال کر اپنا ٹراؤزر اور شرٹ اس کے آگے کی۔

وہ بنا جواب دئیے اس کے ہاتھ سے کپڑے لیے واش روم میں چلی گئی۔۔

تھوڑی دیر بعد وہ باہر آئی تو ارمان کمرے کی لائٹ آف کیے سائیڈ لیمپ روشن کیے بستر پر نیم دراز سا تھا۔

اس نے اپنا ڈریس ایک طرف رکھا اور پھر اتاری گئی جیولری ڈریسر کے فرسٹ ڈراور کو کھول کر اس میں رکھی۔۔۔

بالوں کو جوڑے سے آزاد کیے اس نے ان میں برش پھیر کر ایک دو بالوں والی پن سے ہی اطراف سے پکڑ کر باندھا تاکہ منہ پر نا پڑیں کیونکہ اسوقت اس کے پاس کیچر وغیرہ نہیں تھا۔۔۔ مگر بال وزنی ہونے کے باعث پن بار بار ڈھیلی ہو رہی تھی۔اس نے جھنجھلا کے پن اتار ڈریسر پر پھینکی اور پھر پیچھے مڑ کر دیکھا۔ارمان اسی کی طرف متوجہ تھا۔

وہ ننھی بچی کی طرح منہ پھلائے ہوئے جا کر صوفے پر لیٹ گئی۔۔۔اور آنکھوں پر بازو رکھ لیا۔۔۔

"شادی شدہ کپل کے روم میں یہ صوفہ سب سے بڑا دشمن ہے"

اسے ارمان کی غصہ بھری آواز سنائی دی۔ مگر وہ ہنوز اپنی جگہ پر خاموشی سے لیٹی رہی۔

"یہ۔۔۔یہ کیا کر رہے ہیں؟؟؟

www.urdunovelsmania.com

"پہلے تم میرے سوال کا جواب دو!!! تم میری کیا لگتی ہو؟؟؟" وہ تیکھے چتونوں سے گھورتے ہوئے بولا۔

عائشہ ابھی بھی اس کی بانہوں میں ہوامیں معلق تھی۔ اور کسمساتے ہوئے اس سے اپنا آپ چھڑوانے کی کوشش میں تھی۔

"یہ ارمان آفندی کی گرفت ہے اتنی آسانی سے نہیں ٹوٹنے والی سوساری کوشش بیکار ہیں۔ ان ننھی سی مزاحمتوں کو چھوڑ کر پہلے میری بات کا جواب دیں۔

وہ گرنے کے ڈر سے بے ساختہ اس کی گردن کے گرد بازو حمائل کر گئی۔۔۔

ارمان اس کے عمل پر دل سے مسکرایا۔۔۔ مگر چہرہ سپاٹ رکھا کہیں وہ اسے ہلکے میں نا لے۔

"می۔۔۔ میں آپ کی ب۔بی۔ بیوی۔۔۔۔ وہ ہکلاتے ہوئے بولی۔۔۔ اس کی پناہوں میں اس کا نازک وجود جی جان سے کانپ رہا تھا۔۔۔۔

"اس کے جواب پر دل کے ساتھ ساتھ روح بھی سرشار ہوئی۔۔ چلو اس نے اسے اپنا شوہر تو تسلیم کرلیا۔۔۔۔ وہ من ہی من ہنسا۔۔۔

"تو بیوی کی جگہ کہاں ہوتی ہے؟

وہ ابرو اچکا کر پھر سے اگلا سوال داغ گیا۔

www.urdunovelsmania.com
UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania

وہ لاجواب ہو کر کبوتر کی طرح آنکھیں میچ گئی۔ اب اس سوال کا کیا جواب دیتی۔

ارمان نے اسے لا کر بستر پر لٹایا۔۔۔

اور پھر اپنی جگہ پر لیٹا۔۔۔۔

لیمپ کی ملگجی سی روشنی میں اس کا نازک سراپا واضح ہونے لگا۔۔۔

اس کی ڈھیلی سی شرٹ اور ٹراؤزر میں وہ بالکل چھپ سی گئی تھی۔۔۔

ارمان کو خود کو تکتا پا وہ رخ موڑ گئی۔۔۔۔

کچھ دیر بعد اسے اپنی پشت پر کسی کی انگلیوں کا احساس ہوا تو لرزنے لگی اور آنکھیں سختی سے میچ لیں۔۔۔ بیڈ شیٹ کو مٹھی میں جکڑے وہ ڈر رہی تھی۔۔۔ آخر وہ کیوں سب جانتے ہوئے بھی اس کا امتحان لینے پر تُلا ہوا تھا۔۔۔۔

ارمان کی انگلی شاید کچھ لکھ رہی تھی۔ اور وہ کچھ اور سمجھی۔۔۔

اس نے گہری سانس لیتے ہوئے خود کو نارمل کیا۔۔۔ پھر محسوس کیا آخر وہ کیا لکھ رہا تھا۔۔۔۔ جب غور سے محسوس کیا تو پتہ چلا کہ موصوف

ArmanLovesAyesha.

لکھ رہے ہیں۔

اس نے پلٹ کر اس کی طرف حیرانگی سے دیکھا۔۔۔۔

وہ ایک ہاتھ سر کے نیچے رکھے ترچھا ہو کر لیٹا ہوا تھا اور نظریں اسی پر تھیں۔۔۔۔

ارمان نے اپنا بازو پھیلایا۔۔۔۔اور آنکھوں سے اشارہ کیا۔

وہ اس کی آنکھوں کا اشارہ سمجھتی ہوئی پانی پانی ہوئی مگر اسکی ناراضگی کے ڈر سے وہ جھجھکتے ہوئے اپنا سر اس کی بازو پر رکھ گئی۔۔

"بہت شکریہ اس مان کا"

وہ دھیرے سے اس کے کان کے پاس لب لے جا کر بولا۔

"میں جانتا ہوں آج آپ کے ساتھ جو بھی ہوا بہت برا ہوا مگر وقت رہتے سب ٹھیک ہوگیا۔ آپ اس حادثے کو برا خواب سمجھ کر بھلا دیجیے۔ کیونکہ آپ کی آنے والی زندگی میں کبھی بھی کسی برے سائے کو بھی آپ کو چھونے کی اجازت نہیں ہوگی۔ میں ہمیشہ سایہ بن کر آپ کے ساتھ رہوں گا۔ آپ کے پاس آنے والے ہر غم کے آگے ڈھال بن کر کھڑا رہوں گا۔ غم آپ کی زندگی میں آنے سے پہلے ہزار بار سوچیں گے۔ اب صرف خوشیاں ہی خوشیاں ہوگی۔ ہمارے درمیاں۔۔۔۔

اس کی تشفی بخش الفاظ سن کر بے اختیار اس کی آنکھوں میں چھپے ہوئے آنسو پلکوں کی باڑ توڑ کر باہر نکلے۔۔۔۔اور اس کے سرخی مائل گال بھگونے لگے۔۔

ارمان خاموش رہا۔ اور اسے رونے دیا۔۔ تاکہ وہ ایک بار سارے درد کو بہا لے۔۔۔

رونے میں شدت آئی تو وہ ہچکیوں سے رونے لگی۔۔۔بس یہی تک تھا اس کے صبر کا پیمانہ، اس نے عائشہ کے گرد اپنے بازوؤں کا حصار بناتے ہوئے اپنے گھیرے میں لیا تو وہ بھی بلا اختیار اس کا سہارا پاتے اسی سے لپٹے رونے لگی۔۔۔۔

"اگر آج آپ نا آتے تو"""""

وہ کچھ کہنے لگی تھی کہ ارمان نے اس کے کٹاؤ دار لبوں پر اپنی انگلی رکھے اسے بولنے سے روکا۔۔۔۔

"اب آپ اور تم ۔ ختم آج سے صرف "ہم"

"جیسے آپ میری ہم قدم، ہم سفر، ہم نفس، ہم۔۔۔۔۔

"بس کریں مجھے سمجھ آگئی۔۔۔۔وہ روتے ہوئے۔۔۔اس کی اتنی ہم۔۔ہم۔۔۔کی تکرار سے الجھ کر بولی۔۔۔

ارمان وہی شوخ سی دکھائی دینے والی عائشہ کی ہی تو واپسی کا متمنی تھا۔اور وہ اپنے رویئے کی وجہ سے اس کھوئی ہوئی عائشہ کو پھر سے واپس لے آنے میں کامیاب ہو گیا تھا۔۔۔

"آپ کو کل جب پہلی بار دیکھا تو دیکھتا ہی رہ گیا۔ سچے دل سے آپ کو پانے کی خواہش کی تھی۔

میں اپنے رب کا بہت شکر گزار ہوں جنہوں نے اتنی جلد میرے دل کی سنی اور آپ کو بن مانگے مجھے عطا کر دیا۔۔۔

آج مجھے اس بات پر یقین آگیا ہے اگر انسان سچے دل سے کوئی خواہش کرے تو وہ مہربان رب ضرور اسکی سنتا ہے۔

آج تو جیسے وہ اسے سب حکایتِ دل سنا دینا چاہتا تھا۔۔۔۔

ارمان نے کہتے ہوئے اس کا چہرہ دیکھا۔۔۔پلکیں ہولے ہولے لرز رہی تھیں۔ مگر وہ دلکش گرے آنکھیں جن کا وہ اسیر تھا ان خوابیدہ لرزتی ہوئی پلکوں تلے چھپی ہوئی تھیں۔۔۔۔

ارمان نے جھک کر اس کی آنکھوں کو اپنے لمس سے چھو کر معتبر کیا۔۔۔۔

اس کے عمل پر وہ سختی سے آنکھیں میچ گئی۔۔۔دل جانے کیوں زوروں سے دھڑکنے لگا۔۔۔۔۔

کیا اس پاکیزہ بندھن کا اثر تھا کہ وہ بھی اسی کے رنگ میں رنگنے لگی تھی۔۔۔ مگر شرم آڑے آرہی تھی۔۔۔۔

مل جاتی اگر مجھے دو دن کی بادشاہی...

www.urdunovelsmania.com

میری ریاست میں تیری تصویر کے سکے ہوتے

اس نے شاعرانہ انداز میں شعر پڑھا۔۔۔

"اچھا جی آپ کو اتنی جلدی مجھ سے اتنی شدید قسم کی محبت بھی ہو گئی؟؟؟ وہ اس کے شعر پر آنکھیں پٹپٹا کر بولی۔

"جی بالکل"

Loveatfirstsight.

نے ہمیں کسی کام کا نہیں چھوڑا۔

"مجھے بھوک لگی ہے" عائشہ تھوڑا سنبھلی تو اسے یاد آیا اس نے صبح سے کچھ نہیں کھایا تھا۔

"رات کے اس وقت میں کھانا کہاں سے لاؤں۔ یہ ویسے غلط بات ہے پہلی ہی رات آپ اپنے شوہر سے کام کروائیں گی۔؟؟؟ وہ اٹھ کر بیٹھتے ہوئے بولا۔

"جی۔۔۔۔ابھی تو آپ اتنے بڑے بڑے دعوے کر رہے تھے محبت کے۔۔۔پہلی ہی فرمائش پر سارے دعوے دھرے کے دھرے رہ گئے!!! وہ لڑاکا انداز میں بولی۔

"کچن میں جا کر دیکھتا ہوں۔ کہہ کر وہ باہر نکل گیا۔۔۔

تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو ہاتھ میں ٹرے تھا جس میں چار بریڈ سلائس سینک کر رکھے گئے تھے ساتھ میں دو ہاف فرائی ایگ تھے۔

اس نے ٹرے لا کر عائشہ کے سامنے رکھا۔

"ہے۔۔۔ یے یے یے۔۔۔ یہ رات کے اس وقت بریڈ اور انڈہ کون کھاتا ہے۔ وہ رکھائی سے منہ بنا کر بولی۔

"ایک تو سب کی نظروں سے چھپ چھپا کر محترمہ کے لیے بریڈ اور ایگ بنا کر لایا ہوں اور آپ کے ناک پر نہیں آ رہے۔!!!

سارا کھانا لگتا ہے مہمان چٹ کر گئے فریج میں کچھ بھی نہیں تھا مجبوراً یہی بنانا پڑا۔۔۔۔

"آپ کی اطلاع کے لیے عرض ہے میں نے کبھی کوئی کام خود نہیں کیا۔ اور آپ کے لیے پہلی بار کچھ بنا کر لایا ہوں اور کوئی تھینک یو نہیں کوئی عزت نہیں میری حد ہو گئی۔۔۔۔

اور اوپر سے جان ہتھیلی پر رکھ کر سب کی نظروں سے چھپ کر آیا تاکہ لوگ مجھے پہلی رات کام کرتا دیکھ جورو کا غلام نا سمجھ لیں۔ اسکی بھی کوئی قدر نہیں۔۔۔ وہ مصنوعی ناراضگی سے منہ پھلا کر بولا۔

"ایک بات کہوں؟؟؟ وہ سلائس کے ساتھ ایگ کی بائٹ لے کر منہ میں رکھتے ہوئے بولی

۔۔۔

وہ جو خفگی سے منہ موڑے ہوئے تھا اس کی بات پر اسے دیکھنے لگا۔۔۔

"آپ روٹھے ہوئے بہت کیوٹ لگ رہے ہیں۔۔۔۔وہ توصیفی انداز میں ہنستے ہوئے بولی۔

"میں کوئی بچہ ہوں جو کیوٹ لگوں گا۔ تم ہینڈسم نہیں بول سکتی تھی۔

"آپ کھائیں گے؟ اسنے ارمان کی بات کو نظرانداز کیے اسے کھانے کی پیشکش کی۔

"بہت جلدی یاد آگیا۔ ختم ہو لینے دیتی"۔اس نے ہاتھ آگے بڑھایا۔۔بھوک تو اسے بھی لگی تھی۔اس سب میں اسنے بھی تو کچھ نہیں کھایا تھا۔۔

"چلیں نہیں تو نا سہی۔۔۔عائشہ نے آخری سلائس منہ میں جلدی سے ٹھونس لیا۔۔۔۔اور ہنسنے لگی۔۔۔۔

ارمان اپنے بڑھے ہوئے ہاتھ کو دیکھنے لگا اور پھر اس کے بھرے ہوئے منہ کو جواب مسکرا کر اسے ٹھینگا دکھا رہی تھی۔۔۔۔

"یہ تو ناانصافی ہوئی میرے ساتھ مجھے کھانے کے لیے کچھ نہیں ملا اب میں تمہیں کھا جاؤں گا "وہ اپنے دونوں ہاتھ اس کی طرف بڑھاتے ہوئے بولا۔۔۔۔

عائشہ اپنی جگہ سے اٹھ کر بھاگی تو وہ اس کے پیچھے پیچھے۔۔۔

کبھی وہ بیڈ پر چڑھتی تو کبھی بھاگ کر صوفے پر۔۔۔۔تھوڑی دیر بھاگنے کے بعد وہ دونوں ہانپتے ہوئے بستر پر گرے اور ایک دوسرے کو دیکھتے ہوئے ہنسنے لگے۔۔۔۔

www.urdunovelsmania.com
UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania

"سو جاؤ بہت وقت ہوگیا ہے" ارمان نے مسکرا کر اس کے گھنے بالوں میں انگلیاں پھیر کر ان کی نرمائی محسوس کرتے ہوئے کہا۔۔۔ تو دونوں اپنی اپنی اطراف میں لیٹ کر تھوڑی ہی دیر میں نیند کی آغوش میں چلے گئے۔۔۔۔۔

علی اپنے روم کا دروازہ کھول کر اندر آیا تو وہ ڈریسر کے سامنے کھڑی تھی۔ ابھی اس نے اپنی جیولری اتارنا شروع ہی کی تھی۔۔۔۔۔

"اس مصیبت کو تو میں بھول ہی گیا تھا کہ آج سے یہ میری زندگی عذاب بنانے میرے ہی کمرے میں میرے سر پر سوار ہونے والی ہیں۔" وہ منہ میں بڑبڑاتے ہوئے اندر آیا اور ڈور لاک کیا۔۔۔

اس نے پلٹ کر دیکھا وہ بالکل سامنے کھڑا تھا۔۔۔۔

آرزو جو ہاتھوں میں پہنی ہوئی سرخ اور گولڈن امتزاج کی چوڑیوں کو اتار رہی تھی۔۔۔۔ اس کے تیور دیکھ کر ٹھٹھکی۔۔۔

علی کی نظر جب اس کے ہاتھ پر پڑی تو وہی گزرے مناظر اس کی آنکھوں کے پردوں پر فلم کی طرح چلنے لگے۔۔۔

سدھانت کا اس کا ہاتھ پکڑنا۔۔۔ پل بھر میں اس کے چہرے کے تاثرات میں سختی در آئی ۔اعصاب تن گئے۔ آنکھوں میں اشتعال امڈ آنے کے باعث سرخی مائل ہوئیں ۔۔۔۔آرزو کو اس کی آنکھوں میں شعلوں کی سی لپک محسوس ہو رہی تھی۔۔۔

وہ اسے ایسے دیکھ رہا تھا جیسے اسے آنکھوں سے ہی نگل لے گا۔ یا ان آنکھوں سے اسے جلا کر بھسم کر دینے کا ارادہ رکھتا ہو۔

"زرا شرم نہیں آئی تمہیں نکاح کسی سے اور عشق و معشوقیاں کسی اور سے لڑاتے ہوئے ؟"

وہ اس کے سر پر پہنچ کر دھاڑا۔۔۔

"انا اور عزت کا تو تم سے دور دور تک کوئی واسطہ نہیں شرم بھی بیچ کھائی ہے یا گھول کر پی گئی ہو؟"

"میں نے کچھ نہیں۔۔۔ وہ زبردستی مجھے۔۔۔۔ وہ علی کی وحشت زدہ آواز سن کر خوفزدہ ہوئی ۔۔۔۔

,"میرا اب اس سے کوئی واسطہ ۔۔۔۔۔اس سے پہلے کہ وہ کچھ بول پاتی ۔

ایک زوردار تھپڑ پڑتے ہی وہ ڈریسر کے ساتھ ٹکرائی ۔۔۔۔

اپنے گال پر ہاتھ رکھے وہ حیران کن نظروں سے اسے دیکھنے لگی ۔۔۔۔

"لگتا ہے تمہیں میرے ہاتھ کا تھپڑ کھانے میں مزہ آنے لگا ہے جو بار بار جان بوجھ کر ایسی اوچھی حرکتیں کرتی ہو۔ وہاں بھی ایسا ہی تھپڑ لگا تھا تو ہوش ٹھکانے آئے تھے ۔ جب میں تمہیں کھینچتا ہوا واپس ہوسٹل لے گیا تھا ۔ اور وہاں سے اسی دن واپسی کروائی ۔ تمہیں با حفاظت یہاں واپس لایا ۔۔۔۔ مگر تم اس قابل تھی ہی نہیں ، جب ایک لڑکی ہو کر تمہیں خود اپنی عزت کی پرواہ نہیں تو دوسروں کی عزت کی کیا خاک ہو گی ۔۔۔"

دلہن بنے منہ دکھائی میں ملنے والے تھپڑ نے اس کے چاروں طبق روشن کر دیئے ۔۔۔۔

گال ابھی بھی اس جگہ سے سُن تھا جہاں تھپڑ پڑا تھا ۔۔۔۔

اس کی آنکھوں میں آنسو بہنے لگے ۔

آج بیوٹیشن نے اس کے چشمے ہٹا کر اسے کانٹیکٹ لینس لگا دیئے تھے ۔۔۔

"میں تم سے تمیز سے بات کر رہی ہوں اور تم ہو کہ میرے سر پر چڑھتے جا رہے ہو ۔۔۔"

تم ہوتے کون ہو مجھے ہاتھ بھی لگانے والے ۔۔۔۔ وہ بپھری ہوئی شیرنی کی طرح اس پر جھپٹ پڑی ۔۔۔ اور اس کی شرٹ کو مٹھیوں میں جھنجھوڑتے ہوئے چلائی ۔۔۔۔

UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania

علی نے اس کے ہاتھ اپنی شرٹ سے جھٹک کر ہٹائے اور اس کے دونوں ہاتھوں سے تھامے اسے گھسیٹتے ہوئے دیوار کے ساتھ لگا گیا۔۔۔۔

"بند کرو چلانا"

"ہمیشہ جھوٹا ہی شور مچا کر اپنی صفائی پیش کرتا ہے۔" وہ اپنے تئیں اسے آئینہ دکھا رہا تھا۔

"بہت بڑی غلطی کر دی سب کی بات مان کے تم سے شادی کر لی" وہ رندھی ہوئی آواز میں جواباً بولی۔۔۔

"میں نے تمہاری اسی غلطی کو تمہارے لے عمر بھر کا پچھتاوا نا بنا دیا تو کہنا۔"

"بہت اکڑ ہے نا تم میں؟؟؟ جو جی میں آیا وہ کرو گی۔۔۔۔ ایسا گمان بھی دل سے نوچ پھینکو۔ اب تم میری پابند ہو میرے اشاروں پر چلو گی"۔ وہ اسے جھنجھوڑتے ہوئے دھاڑا۔۔۔۔۔

urdu novels mania www.urdunovelsmania.com

علی کی انگلیوں کا وحشیانہ دباؤ ناقابل برداشت ہوا۔۔۔۔ اس کی آنکھوں سے بھل بھل آنسو بہنے لگے۔۔۔۔

اگر تم نے مجھے ٹارچر کیا تو۔۔۔ تو میں۔۔۔ میں۔۔۔ خود کشی کر لوں گی۔۔ پھر چلاتے رہنا جس پر مرضی حکم۔

"تم کیا خودکشی کرو گی میں تمہیں خود جان سے مار دوں گا"

علی کی آنکھوں اور آواز کی سفاکیت نے اسے متوحش کر ڈالا۔۔۔۔

"ایک چھوٹی سی مثال ہی لے لو جب انڈیا پاکستان کا میچ لگتا تھا تو کیسا جنگ سا سماں طاری ہو جاتا ہے ہر طرف۔ ایک فوجی کی بیٹی ہو کر اپنے ہی ملک سے بغاوت؟؟؟؟

"اتنی سی بات تمہارے بھوسے بھرے دماغ میں کیوں نہیں گھُسی کہ ایک عزت دارانا پرست مرد کبھی بھی برداشت نہیں کرے گا کسی دشمن ملک کے انسان کو کسی اپنے کے ساتھ۔

"تمہیں ساری دنیا میں ایک وہی ہندو ہی ملا تھا عشق لڑانے کے لیے؟؟؟

"یہی ہاتھ پکڑا تھا نا اس نے"

آرزو کا دایاں بازو اپنے ہاتھ کی گرفت میں لیتے ہوئے غرایا۔۔۔۔

ڈریسنگ ٹیبل پر پڑے کینڈل سٹینڈز میں سے ایک کینڈل اٹھاتے ہوئے اس نے آرزو کا ہاتھ الٹا کیے اس کی ہتھیلی کے قریب جلتی ہوئی کینڈل کی۔۔۔۔ موم بتی کے شعلے سے اس کی ہتھیلی جلنے لگی۔۔۔۔

"اے۔۔۔ اے۔۔۔ چھوڑو میرا ہاتھ مجھے۔۔۔ جلن ہو رہی ہے۔۔۔"

UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania

وہ جھپٹا کر دوسرے ہاتھ سے اس کی سخت گرفت سے اپنا ہاتھ چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

"یہ ہاتھ اب اس قابل ہی نہیں رہے گا کہ کوئی اسے چھو پائے" وہ جارحیت دکھاتے ہوئے قہر برساتی نظروں سے دیکھ کر بولا۔

وہ اس کی مضبوط گرفت سے اپنا ہاتھ ایک انچ بھی نا ہلا پائی۔۔۔۔

"اسے۔اسے۔رحم کرو مجھ پر" وہ درد سے بلبلا کر اس کی گرفت میں مچلتی ہوئی بولی۔

"رحم کروں تم پر!!!!! جس نے ہماری عزت مٹی میں ملانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی" وہ تحقیر آمیز لہجے میں کہتے ہوئے اس کا ہاتھ جھٹک گیا۔۔۔

اور کینڈل دیوار پر ماری۔۔۔۔

ابھی بھی اس کے اندر اٹھتے ہوئے ابال کا خاتمہ نہیں ہو پایا تھا۔اس نے بستر کے گرد لگی پھولوں کی مسہری کو کھینچ کر اتارا۔۔۔اور زمین پر دے مارے۔۔۔۔

پھول اپنی بے قدری پر زمین بوس ہوئے ماتم کناں تھے۔بستر پر سجی پھولوں کی سیج کو ہاتھ مار کر بکھیر دیا۔۔۔۔

سائیڈ ٹیبل پر لگے ہوئے ڈیکوریشن کینڈلز سٹینڈ کو لات مار کر گرا گیا۔۔۔۔

غرض لمحوں نے اس سجے سجائے کمرے کو تہس نہس کر دیا۔

جبکہ وہ اپنی جگہ ساکت کھڑی اس کی جنونیت آمیز انداز کو حیرانگی سے دیکھ رہی تھی۔ اس نے تو کبھی خواب میں بھی نہیں سوچا تھا ہمیشہ اسے چڑانے والا۔ شرارتی کھلنڈرا سا لڑکا اتنا شدت پسند واقع ہوگا۔

وہ بستر پر گرنے کے انداز میں چت لیٹ گیا۔۔۔ اس انداز میں کے اس کا دھڑ بستر پر تھا اور پاؤں نیچے لٹک رہے تھے۔۔۔۔

کچھ دیر گزرنے کے بعد۔۔۔۔

"اٹھاؤ سارا کباڑ اور ایک منٹ میں کمرے کی حالت درست کرو مجھے گند سے سخت نفرت ہے۔۔۔ وہ گند چاہے کسی انسان کے روپ میں ہو یا چیزوں کے" وہ کاٹ دار آواز میں بولا۔

اسے سلگانے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دے رہا تھا۔

آرزو نے سب سے پہلے اپنا بھاری لہنگا ایک ہاتھ سے اکٹھا کیا پھر دوسرے ہاتھ سے بکھرے ہوئے پھولوں کو اکٹھا کیے ایک کونے میں لگایا پھر کینڈل سٹینڈز کو سیدھا کیا۔ موم بتیاں بجھ چکی تھیں۔ رونے کے باعث اسے اپنے گلے میں کانٹے اگتے ہوئے محسوس ہوئے اور حلق خشک سا لگا تو اس نے سائیڈ ٹیبل پر پانی کا بھرا ہوا جگ اور گلاس دیکھا تو پانی پینے کی غرض سے دوسری طرف آئی۔

چلتے ہوئے اس کا اپنا ہی پاؤں لہنگے میں اٹکا ہیلز کے باعث وہ توازن برقرار نا رکھ سکی اور دھڑام سے اس پر گری۔۔۔۔

وہ جو آنکھیں بند کیے خود کو پرسکون کرنے کی جدوجہد میں تھا۔اس افتاد پر بوکھلا کر آنکھیں کھول گیا۔۔۔۔

آرزو نے ڈر سے اپنی تھوڑی سی آنکھیں کھول کر اسے دیکھا معاً کہیں وہ اسے کچا نا چبا جائے۔۔۔

دونوں ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے وقت جیسے تھم سا گیا تھا۔

دونوں کے ہوش لاپتہ ہوئے۔۔۔۔

وہ اس کے اتنا قریب تھی کے اس کے سینے میں تیزی سے دھڑکتے دل کی آواز وہ باآسانی سن سکتا تھا،اس کے گداز سراپے کو محسوس کر رہا تھا۔۔۔

وہ اس کے اتنا قریب تھا کہ اس کی بے ترتیب ہوتی ہوئی سانسوں کے زیر و بم کو بخوبی گن سکتی تھی۔۔۔اس کی گرم سانسوں کی تپش آرزو کو اپنے چہرے پر بخوبی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔ایسے لگ رہا تھا اس کی پرحدت سانسیں اسے جھلسا دیں گی۔۔۔

وہ اس کے اتنی قریب تھی کہ اس کے قرب سے اٹھتی گجروں اور مہندی کی محسور کن مہک اور وجود کی گرمائش وہ اپنے وجود پر محسوس کر سکتا تھا،

اس کے لبوں کو چھوتی ہوئی چھوٹی سی نتھلی جس میں تین موتی جھلملا رہے تھے۔ اس کی توجہ اپنی جانب مبذول کر رہی تھے۔۔۔ اس کے کپکپاتے ہوئے لب جن پر ڈیپ ریڈ لپسٹک سجی اسے مسمرائز کر رہے تھے۔۔۔ اس کی ماتھا پٹی کے لٹکتے موتی ہل ہل کر اسے متوجہ کر رہے تھے۔

اس قدر قربت کی وجہ سے آرزو کے چہرے پر آتے جاتے حیا کے رنگ اس سے چھپے نہ رہ سکے، درزیدہ پلکوں کی لرزش، کٹاؤ دار لبوں کی کپکپاہٹ، رخساروں پر پھوٹتی بارِ حیا کی لالی،،،، دونوں کی دھڑکنیں منتشر ہوئیں۔۔۔۔
وہ اک سحر کن لمحے کے حصار میں مقید ایک دوسرے کو دیکھنے میں مدغم ہو چکے تھے کہ ۔۔۔۔

دھڑ۔۔ دھڑ۔۔۔ دھڑ۔۔۔۔

باہر سے کسی نے زور سے دروازہ پیٹ ڈالا۔۔۔

لمحوں کا فسوں ٹوٹا۔۔۔۔

علی نے اسے جھٹکا دے کر خود سے پیچھے دھکیلا اور بستر کی دوسری طرف کیا۔۔۔

"میں بے خودی میں کیا کرنے چلا تھا؟" اس کے دل نے کہا۔۔۔اس نے دل کی آواز کو سرے سے نظر انداز کر دیا۔۔۔

"بہت ہی گھٹیا کوشش تھی کسی کو اپنی طرف متوجہ کرنے کی"

علی کی طنزیہ اور کاٹ دار لفظ اس کے کانوں سے ٹکرائے۔۔۔

اس کے لفظ اسے نشتر کی طرح خود میں پیوست ہوتے ہوئے لگے۔۔۔۔جو اس کے دل تو کیا روح کو بھی چھلنی کر گئے۔۔۔اپنے وجود کی بے وقعتی پر وہ ہولے ہولے سسکنے لگی۔۔۔

اسکی آنکھوں میں مرچیں سی بھرنے لگی۔۔

آرزو نے اسے نمناک نگاہوں سے دیکھا۔۔۔

اُس کا دل کیا اسکا خوبصورت چہرہ نوچ ڈالے۔۔

علی نے اٹھ کر دروازہ کھولا تو باہر اکبر کو کھڑے دیکھ حیرانگی سے بولا۔

"ڈیڈ آپ؟؟

"خیریت؟؟؟اس نے سوالیہ انداز میں پوچھا۔

"علی آن فاطمہ نہیں مل رہی مجھے لگتا ہے وہ کہیں چلی گئی ہے؟؟

"یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ؟؟؟

وہ روم کا دروازہ بند کرتے ہوئے اس کے ساتھ چلنے لگا۔۔۔۔

"چلیں آئیں باہر چل کر بات کرتے ہیں "وہ اکبر کے ساتھ گھر سے باہر نکل آیا اور لان میں کھڑا اس سے تفصیل پوچھنے لگا۔۔۔۔

"ڈیڈ آپ مجھے ٹھیک سے بتائیں آپ دونوں کے درمیان کوئی جھگڑا تو نہیں ہوا؟؟"

"نہیں علی جھگڑا نہیں ہوا۔۔۔میں نے سدھا نت اگروال کو اس کے ساتھ باہر گیٹ پر باتیں کرتے دیکھا تو مجھے غصہ آگیا۔۔۔جو لڑکا ہمیں برباد کرنے کی کوشش میں یہاں تک پہنچ گیا آن آرام سے کھڑے اس کی باتیں سن رہی تھی.

اسکے ساتھ کھڑی تھی بس یہی دیکھ کر مجھے غصہ آگیا۔مگر میں نے اسے کچھ بھی نہیں کہا۔

www.urdunovelsmania.com

"ڈیڈ بڑی مام کو کیا پتہ کہ وہ گھٹیا انسان کیا کرتا پھر رہا ہے۔ آپ کو ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا"

"وہ بے وقوف میرے وقتی غصے کو جانے کیا سمجھ بیٹھی۔۔۔ میں کب سے اسے ڈھونڈ رہا ہوں مگر گھر میں وہ کہیں نہیں۔۔۔

"ڈیڈ کہیں سدھا نت تو نہیں انہیں اپنے ساتھ؟؟؟؟"

"نہیں وہ یہیں کھڑی تھی جب میں نے دیکھا تھا اسے۔۔۔ تب تک سدھا نت جا چکا تھا۔

"پھر بڑی مام گئی کہاں؟؟؟

"میں سب قریبی رشتہ داروں کے ہاں کالز کر کہ پوچھ چکا ہوں وہ کہیں بھی نہیں""اکبر نے پریشان کن انداز میں کہا۔

"ڈیڈ میں اپنی گاڑی میں ڈھونڈھتا ہوں انہیں آپ بھی دوسری گاڑی میں جائیں۔ جسے بھی پہلے پتہ چلے ان کا وہ دوسرے کو بتا دے۔۔۔

"ٹھیک ہے چلو" وہ دونوں ایک ساتھ اپنی اپنی گاڑی میں بیٹھ کر اسے ڈھونڈھنے نکل گئے

۔۔۔۔

رات کے اس پہر کمرے میں خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ ان کی سانسوں کی مدھم آواز کمرے میں گونجا رہی تھی کہ سائیڈ ٹیبل پر پڑے موبائل فون کی بیل نے اسکی نیند میں خلل ڈالا۔

ارمان جو ابھی کچھ دیر پہلے ہی سویا تھا۔
اپنے موبائل پر اس وقت کسی کی کال آتے دیکھ فوراہاتھ بڑھا کر فون اٹھا گیا۔۔۔

"ہیلو" اس کی نیند میں بوجھل آواز ماوتھ پیس پر ابھری۔
"کہاں ہے تو"؟

"ارمان نے پہلے اپنی آنکھوں پر زور ڈال کر موبائل کی سکرین پر دیکھا جہاں علی کا نام دکھائی دے رہا تھا۔۔۔
پھر اس کے پوچھے گئے سوال پر اپنی بانہوں کے گھیرے میں اپنی نئی نویلی دلہن کو دیکھا جو اس کے سینے میں منہ چھپائے خوابِ خرگوش کے مزے لوٹ رہی تھی۔

"جنت میں "ارمان نے مسکرا کر اسکے سوال کا جواب دیا۔

"تیری اصل جگہ تو دوزخ میں ہے تو کیسے جنت میں پہنچ گیا "علی نے اسکے الٹے جواب پر الٹا ہی وار کیا۔

"قسم سے رات کے اس پہر مجھے کال کرنے والا تو بالکل دوزخ کے باہر کھڑا پہرہ دار لگ رہا ہے، جو پکڑ پکڑ کے دوزخ میں ڈالتا ہے "ارمان نے اپنی نیند خراب ہو جانے پر بیزاری سے کہا۔۔۔

"بتا کیوں فون کیا؟؟؟؟ارمان نے پوچھا۔

"تجھ سے تو بات کرنا ہی فضول ہے دفعہ ہو جا دوبارہ سے اپنی جنت میں "وہ بھڑک کر بولا۔

"زرا تمیز سے بات کر اب تیرا بہنوئی ہوں "ارمان نے اس پر رعب جھاڑنے کی کوشش کی۔

"تجھے خوشی نہیں تیری شادی کی مجھے تو ہے۔ تو شاید بھول گیا میری بھی آج ہی شادی ہوئی ہے۔"

"تو مل دیکھنا کیسے تیری عزت افزائی کرتا ہوں" وہ تلخ لہجے میں کہتے ہوئے فون کاٹ گیا۔۔۔۔

وہ جو آن فاطمہ کو ڈھونڈھنے میں ارمان کی مدد لینے والا تھا اس کی باتیں سن غصے میں کال کاٹ گیا۔۔۔

کئی کلومیٹر تک وہ روڈ کے اطراف میں دیکھتا ہوا گاڑی دوڑاتا رہا۔ پھر راستے میں آنے والے ہسپتال بھی چیک کر چکا تھا کہیں سے بھی اسے آن فاطمہ کے بارے میں پتہ نہیں چلا۔ اسی لیے اس نے تھک ہار کر ارمان سے مدد لینے کے لیے فون کیا۔

"ہیلو ڈیڈ!

"کچھ پتہ چلا؟؟؟؟ علی نے فون پر اکبر سے پوچھا

"نہیں علی ہر جگہ ہر موڑ پر دیکھ چکا ہوں اسکا کوئی سراغ نہیں مل رہا"

UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania

اکبر سے پریشانی سے کہا۔۔۔۔

"ڈیڈ ابھی ایک چھوٹے سے گورنمنٹ ہاسپٹل کے سامنے رکا ہوں۔ اس میں دیکھتا ہوں

۔ وہ اکبر سے بات کرتے ہوئے گاڑی لاک کیے اندر آ رہا تھا۔

ابھی اندر داخل ہی ہوا تھا کہ سامنے سٹریچر پر آن فاطمہ کو خون سے لت پت دیکھ وہ بھاگ کر

اس کے قریب آیا۔

"بڑی ما!!!اس نے حیرانی سے اس کا گال تھپتھپا کر کر کہا۔

"علی بتاؤ مجھے آن ملی ہے؟؟؟ فون پر موجود اکبر نے فون پر اس کی آواز سن کے اندازہ

لگایا۔

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

"جی ڈیڈ بڑی ما مل گئی ہیں۔ میں آپ کو ہاسپٹل کی لوکیشن سینڈ کرتا ہوں آپ جلدی آئیں۔

"ڈاکٹرز آپ ان کو ٹریٹ کیوں نہیں کر رہے؟؟؟ وہ قریب سے گزرتے ہوئے ایک ڈاکٹر

کو روک کر بولا۔

"دیکھیں پیشنٹ کے ساتھ کوئی ہے ہی نہیں۔ کچھ لوگ انہیں یہاں چھوڑیں جا چکے ہیں۔ یہ ایکسیڈینٹ کیس ہے۔ ایسے کیسے؟؟؟؟

اس سے پہلے کہ ڈاکٹر کی بات مکمل ہوتی۔ وہ درمیان میں بولا۔

"ڈاکٹر میں ان کا بیٹا ہوں۔ جو بھی ہاسپٹل کا پر سیجر ہے میں کرنے کو تیار ہوں۔ آپ پلیز انہیں ٹریٹمینٹ دیں۔

"اوکے"

ڈاکٹر کے اشارہ کرنے پر نرس اور وارڈ بوائے ملکر اس کا سٹریچر لیے آئی۔ سی۔ یو کی طرف بڑھ گئے۔۔۔

"کہاں ہے آن؟" اکبر نے وہاں پہنچ کر پوچھا۔

"ڈیڈ وہ اندر ہیں" اس نے آپریشن تھیٹر کی طرف اشارہ کرکہ بتایا۔

"پیشنٹ کا کافی خون بہہ گیا ہے انہیں فوری خون کی ضرورت ہے پلیز ان کے لیے بلڈ ارینج کریں" نرس نے باہر آکر بتایا۔

"آپ میرا خون لے لیں" اکبر نے آگے بڑھ کر کہا۔

UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania

"آ ئیے میرے ساتھ سیمل لے کر چیک کر لیتے ہیں کہ آپ کا بلڈ گروپ پیشنٹ سے میچ کرتا ہے یا نہیں۔ وہ اسے ساتھ لے گئی۔۔۔

سوری سر آپ کا بلڈ گروپ سیم نہیں۔

اکبر کے ذہن میں ایک خیال بجلی کی مانند کوندا۔۔۔۔

اس وقت آن فاطمہ کی جان سے بڑھ کر کوئی راز نہیں کچھ نہیں میرے لیے۔ جسے جو پتہ چلنا ہے چل جائے۔

"علی !!!!

اکبر نے کھوئے ہوئے اس آواز دی۔

"جی ڈیڈ"

"بیٹا اپنا بلڈ گروپ ٹیسٹ کرواؤ"

"جی ڈیڈ" اسنے مؤدب انداز میں کہا اور نرس اس کا بلڈ سیمپل لینے لگی۔۔

کچھ دیر میں رپورٹ کے بعد پتہ چل گیا کہ علی کا بلڈ گروپ اس سے میچ کر گیا ہے۔

علی نے ایک بوتل خون دے دیا۔۔۔۔

اکبر اس سے نظریں چرائے ہوئے تھا۔ جبکہ علی شاکی نگاہوں سے اپنے ڈیڈ کا جائزہ لے رہا تھا۔

"ڈیڈ آپ مجھے بتائیں گے یا میں خود پتہ کرلوں؟ "اس نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

"کیا علی؟"

"وہی جو آپ مجھ سے چھپا رہے ہیں"۔

"تمہیں پتہ ہے میں تم سے کچھ نہیں چھپاتا۔ سب سیکرٹ صرف ہم باپ بیٹے کے درمیان ہی رہتے ہیں۔

"ڈیڈ مگر مجھے ایسا کیوں لگ رہا ہے کہ ابھی بھی ایسا کچھ ہے جو آپ نے مجھ سے چھپایا ہوا ہے"

"علی مجھے مجبور مت کرو۔ میں کسی کے وعدے کا پابند ہوں"

"مگر مجھے جاننا ہے" وہ بضد ہوا۔

'میری ایک شرط ہے۔۔۔

"وہ کیا"

"تم بات جاننے کے بعد میری ایک بات مانو گے۔

"ٹھیک ہے ڈیڈ" اب جلدی بتائیں۔

www.urdunovelsmania.com

"آن فاطمہ ہی تمہاری اصل ماں ہے ۔ اسنے تمہیں پیدا کیا ۔ مگر حرعین اور میرے بیٹے کی موت کی وجہ سے آن نے تمہیں حرعین کی گود میں ڈال دیا ۔

حرعین یہ بات نہیں جانتی کہ تم اس کے بیٹے نہیں ۔ اور اسی بات کو ہمیشہ راز رکھنے کا وعدہ آن فاطمہ مجھ سے لے چکی ہے ۔ میں نہیں چاہتا کہ آن کو پتہ چلے کہ میں نے اس کا وعدہ توڑا ۔ میں اس کی قربانی کو رائگاں نہیں جانے دوں گا ۔

اور نا ہی یہ چاہتا ہوں کہ حرعین کو دُکھ ملے ۔ یہ جان کر کہ تم اس کی سگی اولاد نہیں ۔ تم سمجھ رہے ہو نا میری بات ۔

وہ اپنی جگہ ساکت کھڑا رہ گیا ۔ ۔ ۔

مگر جلد ہی خود کو کمپوز کیے بولا ۔

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

"ڈیڈ اس بارے میں ہم دوبارہ بات نہیں کریں گے ۔ یوں سمجھیے نا آپ نے کچھ کہا اور نا میں نے کچھ سنا ۔

پہلے بھی میری مما اور بڑی مما میرے لیے برابر تھیں اور سچ جاننے کے بعد بھی برابر رہیں گی ۔

“Iamproudofyoumyson.

اکبر نے علی کے شانے پر ہاتھ رکھ کر کہا۔
آن فاطمہ کو وارڈ میں منتقل کر دیا گیا۔
اس کے سر پر سٹیچز لگے تھے خدا کا شکر تھا کہ اندورنی چوٹیں نہیں آئیں تھیں۔ اس کا رائٹ بازو فریکچر ہو گیا۔
باقی جسم پر بھی کئی جگہ چوٹیں اور خراشیں آئیں تھیں۔ وہاں بینڈج کر دی گئی تھی۔
"ابھی انہیں ہوش میں آنے میں چند گھنٹے لگ جائیں گے۔ نرس نے انہیں مطلع کیا۔
علی آکر کر اس کے پاس کھڑا ہوا۔۔ آن فاطمہ غنودگی میں تھی۔ اس کے ایک ہاتھ پر کینولہ لگا ہوا تھا۔ جس میں سے ڈرپ کے قطرے گرتے ہوئے اندر جا رہے تھے۔۔۔
اس نے آن کے پاس آتے ہی اس کی پیشانی پر اپنے لب رکھے۔
“Iloveyoumom.

اس کے لبوں سے سرگوشی نما آواز میں یہ لفظ نکلے۔۔۔۔اگر آن فاطمہ ہوش میں ہوتی تو کتنا خوش ہوتی اس کے منہ سے یہ الفاظ مام سن کر۔

وہ اپنی مام کو پیار بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے پیچھے ہوا۔۔۔۔

"علی بیٹا تم گھر جاؤ ساری رات ہوگئی ہے تمہیں جاگتے ہوئے جا کر آرام کر لو"

"ڈیڈ مجھے عادت ہے اس سب کی آپ جا کر آرام کر لیں۔ میں رکتا ہوں ان کے پاس۔

"نہیں علی تم گھر جاؤ۔مجھے تب تک سکون نہیں آنا جب تک آن کو ٹھیک دیکھ کر اس سے بات نا کر لوں"

"چلیں ٹھیک ہے ڈیڈ جیسے آپ کو ٹھیک لگے۔ بڑی ماما کا خیال رکھیے گا"

وہ کہتے ہوئے وہاں سے نکل گیا۔۔۔اکبر آن فاطمہ کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لیے اسے نہار رہا تھا۔

www.urdunovelsmania.com

اس کے چلے جانے کے بعد آرزو نے اپنا ایک سوٹ لیا اور واش روم میں چلی گئی فریش ہو کر وضو کیا پھر جائے نماز بچھائے اس نے تہجد کی نماز ادا کی۔

"جب انسان اپنے رب سے دور ہو جاتا ہے تو سب سے دور ہو جاتا ہے۔

"اپنے رب کو بھلا کر انسان کبھی خوش نہیں رہ پاتا اس بات کا اندازہ اسے آج ہوا تھا۔

وہ اپنے رب کو بھول چکی تھی۔اس کے احکامات بھول چکی تھی کہ وہ کیوں اس دنیا میں آئی ہے۔ کئی کئی دن نماز نا ادا کرنا اور نا ہی تلاوت کرنا جب سے ہاتھ میں موبائل آیا تھا وہ سوشل میڈیا کی رنگینیوں میں اس قدر ڈوب چکی تھی کہ اپنے اصل کو بھلا بیٹھی۔

اس سوشل میڈیا کو انسان اپنے لیے مثبت طریقے سے بھی استعمال کر سکتا ہے اور منفی بھی۔ یہ استعمال کرنے والے انسان پر ڈیپینڈ کرتا ہے۔اس نے اس کا منفی استعمال کیا۔ سدھارت کا پیج دیکھ کر اس کے لاکھوں فالوورز دیکھ کر،اس کے کمینٹ سیکشن میں آنے والے لاکھوں تعریفوں بھرے میسجز دیکھ کر امپریس ہوئی۔ کوئی نا کوئی بات تو ہو گی اس انسان میں جو لاکھوں لوگ اس کے پیچھے پاگل ہیں۔ وہی عام سی پراگندہ سوچ،اور بس اتنے بڑے آرٹسٹ کو دیکھ کر اسے کی اٹینشن کی چاہ میں وہ کہاں سے کہاں تک پہنچ

www.urdunovelsmania.com

گئی۔۔۔یہاں تک کہ وہ اپنے مذہب کو بھلائے ہوئے اس کی باتوں میں آکر چرچ میں شادی کرنے چلی تھی۔

"پیار کے نام پر ایسے دھوکے دینے والے اور لڑکیوں کی زندگیوں سے کھیلنے والوں سے یہ سوشل میڈیا بھری پڑی ہے۔ یہ تو خود ایک لڑکی پر ہے کہ وہ خود کو کیسے محدود رکھے ان سب سے کیسے اس کا جائزا استعمال کرے۔"

"میں نے خود اپنے ہاتھوں سے اپنی زندگی برباد کی ہے۔
"اللہ تعالیٰ آپ تو دلوں کے بھید خوب جانتے ہیں۔میں صدق دل سے معافی کی طلبگار ہوں۔میں مانتی ہوں مجھ سے گناہ ہوئے۔مگر آپ تو رحمان ورحیم ہیں۔بخشنے والے ہیں۔آپ نے کہا ہے کہ میرے در پر آنے والے گنہگاروں کے لیے توبہ اور معافی کے در ہمیشہ کھلے رہے گے۔مجھے معاف کردیں۔

"میں اپنے شوہر کے دل میں جگہ بناؤں گی۔ اس سے بھی معافی مانگ لوں گی۔ اے باری تعالیٰ میرے شوہر کے دل میں بھی میرے لیے نرمی پیدا فرما دیں۔۔۔۔ وہ دعا کے لیے دونوں ہاتھ اٹھائے رب سے مخاطب تھی۔۔۔۔۔

نماز پڑھ کر فارغ ہوئی تو جا کر بستر پر لیٹ گئی وہ ابھی تک واپس نہیں آیا تھا صبح کی پو پھوٹنے ہی والی تھی۔۔۔ علی کے رات والے سلوک کے بارے میں سوچتے ہوئے اس نے آنکھیں موندلیں۔۔۔۔
علی نے واپس آکر روم کا دروازہ کھولا تو وہ سامنے اسی کے بستر پر نیند کی آغوش میں تھی
۔۔۔۔

ہلکے پنک رنگ کے کپڑوں میں جس پر چھوٹی چھوٹی گلاب کی کلیاں بنی ہوئی تھی۔ لائٹ پنک کلر کا ہی دوپٹہ شانے کے ایک طرف لٹک رہا تھا اور باقی بستر سے نیچے۔۔۔۔

وہ چلتا ہوا اس کے قریب آیا۔ شوز اتار کر ایک طرف رکھے اور بستر پر اس کے برابر میں اپنی جگہ لیٹ گیا۔۔۔۔

چہرے پر گھنگھریالے نم بال بکھرے ہوئے تھے۔اس نے ایک ہاتھ کی انگلی سے انہیں ہٹایا۔۔۔یوں لگا جیسے چاند بدلی کی اوٹ سے نکل آیا ہو۔۔۔اس کے نم بالوں کی ایک لٹ کو انگلی پر لپیٹا پھر چھوڑ دیا۔۔۔۔

"کیوں کرتی ہو ایسے کام جو مجھے غصہ آجاتا ہے اور میں نا چاہتے ہوئے بھی وہ کر بیٹھتا ہوں جو میں تمہارے ساتھ نہیں کرنا چاہتا"

دراز خمیدہ مژگانیں شہابی گالوں پر ساکت تھیں،نگاہیں اس کے ہوشربا سراپے میں الجھ کر رہ گئیں۔۔۔۔

وہ تو اسے اتنے قریب سے دیکھ کر پچھتایا۔۔۔۔

اس کی دراز پلکوں پر آہستگی سے ایک جسارت کر ڈالی۔

اس سے پہلے کے اس کے صبر کا پیمانہ چھلک جاتا وہ اس سے نگاہیں چرائے محو استراحت ہوا۔۔۔۔

مگر گستاخ دل اسے بار بار ایک بار پھر سے دیکھنے پر اکسانے لگا۔۔۔۔

اس نے آرزو کے گرد اپنی بازو کا حصار بنایا۔

وہ جو اس کے قریب آتے ہی جاگ چکی تھی۔ اس کی کلون کی مخصوص مہک اپنے اتنے قریب محسوس کیے۔ جو اس کے رگ و پے میں سرایت کر رہا تھا۔

اوپر سے اس کی بات اور اور پیار بھرا اندازِ سن وہ دنگ رہ گئی۔۔

"تو کیا وہ پہلے سے ہی اس کے لیے اپنے دل میں جذبات رکھتا تھا۔؟

اس نے من میں سوچا۔

اور اب ایک دم سے اسے اپنے حصار میں لینا۔ کہیں میں واقعی میں خواب تو نہیں دیکھ رہی۔؟ آنکھیں ہنوز بند رکھیں۔ کہیں میں آنکھیں کھولوں اور وہ مجھے جاگتے دیکھ اپنے رات والے روپ میں واپس نا لوٹ آئے۔۔۔۔

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

میرا رب بہت غفور و رحیم ہے میری سچے دل سے کی گئی توبہ اتنی جلدی قبول ہو جائے گی۔ میں نے تو سوچا نہیں تھا۔ سچ ہے بلاشبہ وہ مہربان رب ہر چیز پر قادر ہے۔ اس کے خزانوں میں کسی بھی چیز کی کمی نہیں۔ بس صدقِ دل سے ہاتھ اٹھانے کی دیر ہے۔

وہ بے حس و حرکت اس کے قریب رہی۔ مگر اس کی قربت سہارنا بھی دوبھر لگ رہا۔۔۔ تھوڑی ہی دیر میں دونوں ساری رات جاگنے کے باعث نیند کی وادیوں میں کھو گئے۔۔

"اگلا نیا دن طلوع ہوا تو آفندیز کے گھر خوشیوں کا بسیرا تھا۔ صبح صبح گھر میں معمول سے زیادہ چہل پہل تھی۔

آفندی ہاؤس میں عابدہ آفندی صبح جلدی ہی اٹھ چکی تھیں اور ملازمین سے ڈھیر سارے انواع واقسام کے ناشتے کے لوازمات تیار کروا چکی تھیں۔

"بچے ابھی اٹھے نہیں "ابراہیم آفندی نے پوچھا۔

"ابھی کہاں ؟؟؟اٹھ جائیں گے آپ فکر نا کریں"

عابدہ آفندی نے کہا۔

www.urdunovelsmania.com

عیسی گیلانی کا فون آیا تھا بتا رہے تھے کہ عائشہ کی والدہ کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے۔ مگر اب ان کی حالت بہتر ہے۔ جس کی وجہ سے وہ لوگ ناشتے کی رسم کے لیے نہیں آسکیں گے اسی لیے تمہیں کہا ناشتہ بنوانے کو۔

"کوئی بات نہیں بچے اٹھ جائیں گے تو انہیں بتا دیں گے اس طرح اچانک بتایا تو پتہ نہیں کیسے ری ایکٹ کریں۔

"ہممم ٹھیک ہے" بچے اٹھ جائیں تو ملکر ناشتہ کرتے ہیں پھر ان کی عیادت کے لیے جائیں گے سب"

"جی ٹھیک ہے۔ میں دیکھتی ہوں مہمانوں نے ناشتہ کیا یا نہیں" عابدہ آفندی اپنی جگہ سے اٹھ کر اندر بڑھ گئی۔۔۔۔

www.urdunovelsmania.com

اس نے کروٹ بدلنی چاہی تو خود کو کسی کی گرفت میں محسوس کیے اپنی مندی ہوئی آنکھوں کو کھول کر دیکھا۔۔۔
اسے اپنی گردن کے قریب کسی کی گرم سانسوں کی تپش محسوس ہوئی۔

عائشہ نے اپنے بال دیکھے جو کھلے ہوئے آدھے تکیے پر تھے اور آدھے اس کے چہرے کو چھپائے ہوئے تھے۔ میرے اپنے ہی چہرے پر میرے بال آجائیں تو مجھے کتنی کوفت ہوتی ہے اور یہ ہیں۔۔۔
کتنے مزے سے وہ اس کے گیسوؤں تلے سو رہا تھا۔
اس نے اپنے بال سمیٹ کر پیچھے کیے
اور اس کی بازو ایک طرف کرتے ہوئے اٹھ بیٹھی۔۔۔
سب کچھ کتنا بدل گیا ہے نا. اس نے بالوں کو جوڑے میں لپیٹتے ہوئے دل میں سوچا۔
"کبھی کبھار زندگی میں ایسا سب ہو جاتا ہے. جس کا ہمیں گمان بھی نہیں ہوتا۔ اس نے کمرے میں نظر دوڑائی۔۔۔

urdu novels mania www.urdunovelsmania.com

صاف ستھرا سا نفاست سے سجایا گیا تھا۔ کنگ سائز بیڈ جس پر وہ بیٹھی ہوئی تھی سامنے ڈریسر اور ڈریسر کے ساتھ ایک ڈور لگا تھا۔ شاید وہ ڈریسنگ روم تھا۔ دیوار پر ارمان آفندی کی انلارج سائز کی تصویر لگی ہوئی تھی جس میں وہ جینز اور ہڈی پہنے ہمیشہ کی طرح مسکرا رہا تھا ہاتھ میں گٹار تھا۔۔۔

"اُف اب کیا کہوں انہیں؟؟ نام تو نہیں لے سکتی۔۔۔

" سُنیں اٹھیں نا پلیز" اس نے ارمان کا شانہ ہلا کر اسے اٹھانا چاہا۔۔

"سونے دو نا یار" اس کی نیند سے بوجھل آواز سنائی دی۔

"باہر سے سب کی آوازیں آرہی ہیں سب جاگ گئے ہوں گے۔ پلیز باہر چلیں نا۔"

"یار رات کو تمہارا بھائی نہیں سونے دیتا اور صبح تم"

وہ خفگی بھرے انداز میں بولا۔

"میں نے کیا کہا ہے؟ جائیں میں نہیں بولتی آپ سے" وہ خود منہ پھلا کر بستر سے نیچے اترنے لگی۔

"اچھا پہلے مجھے مناؤ اور گڈ مارننگ وش کرو پھر اٹھوں گا۔

www.urdunovelsmania.com

"ایسے ہی خواہ مخواہ۔۔۔۔ناراض میں ہوں آپ کو مجھے منانا چاہیے اور آپ خود ناراضگی دکھا رہے ہیں"

"آپ کس خوشی میں ناراض ہیں"؟

وہ اٹھ کر بیٹھتے ہوئے بولا۔

"ناراض خوشی میں تھوڑا نا ہوا جاتا ہے۔ آپ نے صبح صبح مجھے ڈانٹا۔ اسی لیے ناراض ہوں"

"اچھا اور ایسا کب ہوا؟؟؟ میں نے کہاں ڈانٹا؟؟

"ابھی کہا نہیں کہ تم اور تمہارا بھائی مجھے۔۔۔۔۔

"اوہ اچھا وہ۔۔۔۔۔وہ سر کھجاتے ہوئے خفیف سا مسکرا دیا۔

"میں اپنے بھائی کے بارے میں کوئی بات نہیں سنوں گی۔اس نے انگلی اٹھا کر دھمکی دی۔

"اچھا جی اپنے معصوم سے شوہر پر پہلے دن ہی پابندیاں۔۔۔۔

"بات سنیں نا.....وہ اس کا ہاتھ تھام کر بولی۔۔۔

"جی سنائیں نا۔۔۔۔وہ پیار بھرے انداز میں بولا۔

"میں ان کپڑوں میں باہر نہیں جاؤں گی۔ پلیز آپ آپی سے کپڑے لا دیں۔

"ہاں یہ تو ہے بھابھی سے لے لو"

"میں کیسے باہر جاؤں آپ لا کر دیں۔

"تم تو پکا مجھے جورو کا غلام کہلوا کر رہو گی سب۔"اچھا ایک منٹ رکو یہ موبائل کس بلا کا نام ہے۔ ابھی دیکھو۔

ہیلو!

دوسری طرف سے سلطان کی فریش سی آواز آئی۔

"ہیلو بھائی۔ گڈ مارننگ۔ سوری ٹو ڈسٹرب یو۔ بھابھی سے بات کروا دیں عائشہ نے بات کرنی ہے۔"اس نے ایک ہی سانس میں ساری بات کہہ دی۔

"اچھا رکو"

"قرت!!!!"

"جی"

"عائشہ سے بات کر لو"اس نے فون قرت العین کی طرف بڑھایا۔

اسلام و علیکم! آپی کیسی ہیں آپ؟

"و علیکم اسلام! میں بالکل ٹھیک ہوں تم کیسی ہو؟

"میں بھی ٹھیک ہوں۔ آپی مجھے آپ کا ایک ڈریس چاہیے۔ انہیں بھیج رہی ہوں پلیز انہیں دے دیں۔

"اوووووو۔۔۔۔اُنہیں۔۔۔۔اچھا جی یہ کب سے ہوا؟؟؟ قرت العین نے شرارتی انداز میں اسے چھیڑا۔۔۔۔

"قرت العین!!!!!وہ چیخی۔۔۔میں بھائی کی وجہ سے تمہیں عزت دے رہی تھی آپی کہہ کر اور تم مجھے۔۔۔۔

"اچھا اچھا ٹھیک ہے بھیج دو اپنے اُن کو"

"عاشو ویسے ایک بات تو تم نے سچ کردی"

"وہ کونسی"؟ عائشہ حیرت سے بولی۔

"تم نے کہا تھا نا کہ تم میرا پیچھا نہیں چھوڑنے والی ہمیشہ میرے ساتھ رہو گی، آج وہ بات بھی پوری ہوگئی۔ تم بھی ہمیشہ کے لیے میرے ساتھ اس گھر میں رہنے کے لئیے آگئی۔ واو کتنا مزہ آئے گا نا ہم دونوں ہمیشہ اکٹھی رہیں گی۔ وہ خوشی سے لبریز لہجے میں بولی۔

"یہ تو ٹھیک کہا آپ نے"

"ہمارے دیور صاحب کیسے لگے"؟

"بہت اچھے ہیں وہ" اس نے آہستہ آواز میں کہا معا کہیں ارمان سن نا لے۔

ارمان جو فریش ہونے کے لیے واش روم کی طرف جا رہا تھا۔ اس کی بات سن کر ہلکے سے مسکرایا مگر اسے محسوس نہیں ہونے دیا کہ وہ سن چکا ہے۔

"علی کے جانے کے بعد وہ وہیں بیٹھا دل ہی دل میں آن کے لئے دعا کر رہا تھا۔۔

رات سے صبح ہو گئی تھی مگر اک پل کے لئے بھی اس نے آنکھیں بند نہیں کیں تھیں۔

اس نے آن کو وارڈ سے پرائیویٹ روم میں شفٹ کروا لیا تھا۔

اکبر کی نظریں بس آن کے چہرے پر ہی جمی ہوئی تھی۔۔

وہ اسکے چہرے کو دیکھتا۔۔۔اس کے پاس رکھی ہوئی چیئر پر بیٹھا۔۔۔

""اسکے سر پہ پٹی بندھی ہوئی تھی چہرے پر ایک دو جگہ خراشیں پڑی ہوئی تھیں۔۔

رائٹ بازو پر پلاسٹر چڑھا تھا۔

اسکی چوٹ کو دیکھ کر اکبر کو اپنے دل میں درد سا محسوس ہوا تھا۔۔۔

www.urdunovelsmania.com

آن بس کرو اب اٹھ جاؤ..

بہت ڈرا لیا تم نے مجھے...

""اگر تمہیں کچھ ہو جاتا تو میں کبھی اپنے آپ کو معاف نہیں کر پاتا۔ایک بار مجھے اپنی صفائی پیش کرنے کا موقع تو دو......

"آن تمہارے بغیر اکبر کی زندگی بالکل ادھوری ہے..."

اس نے بہت ہی محبت سے آن کے چہرے پہ ہاتھ رکھا اور نرمی سے اسکی گال پر لگی ہوئی چوٹ کو اپنی پوروں سے سہلا رہا تھا"

"""کچھ سوچ کر وہ تھوڑا سا جھکا ہوئی اور آن کی پیشانی پر لگی چوٹ پر اپنے لب رکھے تھے..

""اسکی آنکھ سے اک آنسو ٹوٹ کر آن کے چہرے پر گرا تھا..

اس وقت اسکے ہر اک انداز سے تفکر اور بے چینی جھلک رہی تھی..

www.urdunovelsmania.com

"یہ کیا ہو گیا تھا اس کے ساتھ؟..

اس نے ایسا تو کبھی نہیں چاہا تھا..

وہ کبھی بھی آن فاطمہ کو اس حال میں نہیں دیکھنا چاہتا تھا...

"میں مانتا ہوں کہ اس وقت میں بہت غصّے میں تھا۔ مگر تم ایسا کیسے کر سکتی ہو؟ کیوں خود کو ہمیشہ مجھ سے دور کر کہ مجھے سزا دیتی ہو۔؟

"آن"

اس نے بہت آہستہ آواز میں اسکے لیفٹ شانے پہ ہاتھ رکھ کر اسکو پکارا۔۔

آن فاطمہ نے کسی کے ہلانے پر اپنی آنکھیں کھولیں پھر سامنے اکبر کو دیکھ کر خفگی سے اپنے چہرے کا رخ موڑ لیا۔

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

اکبر کو اپنے پاس کھڑا دیکھ کر اسکی آنکھوں میں یکدم سے غصّہ اور خفگی ابھر آئی۔۔۔

"چلیں جائیں یہاں سے مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی"....

اس کی نقاہت زدہ آواز سنائی دی۔

"آن میں نے تو تمہیں کچھ کہا بھی نہیں پھر تم ناراض کس بات پر ہو؟
"کبھی کبھی آنکھیں بھی وہ سب بیان کردیتی ہیں جو زباں نہیں کہہ پاتی۔"

"میرا یقین کرو میرے دیکھنے میں صرف غصے کا عنصر تھا اس کے سوا کچھ نہیں۔"
"نہیں کرنا مجھے یقین آپ کی کسی بھی بات کا"
"زندگی میں صرف ایک چیز ایسی ہے جو انسان کو انسان کو جی بھر کر خوار کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے اور وہ ہے محبت،،،، محبت میں انسان کو لگتا ہے کہ وہ اپنی مٹھی میں سمندر کو قید کرسکتا ہے، مگر کبھی وہی محبت انسان کو یقین کی سیڑھیوں سے اتنی زور سے دھکا دیتی ہے کہ انسان خود کے سامنے بھی سر اٹھا کر چلنے کی ہمت بھی نہیں کرپاتا۔

"آن تم نے غلط اندازہ لگایا میری نظروں کا۔میں صرف اس بات پر غصہ تھا کہ تم ابھی بھی اپنے میکے والوں سے رابطے میں ہو اور مجھے بتایا بھی نہیں۔"
"میرا ان میں سے اب کسی سے بھی رابطہ نہیں۔جب میں اس گھر میں دوبارہ واپس آئی تھی تب سے لے کر اب تک میں نے کسی سے کوئی رابطہ نہیں کیا۔۔۔وہ بھی صرف اس

لیے کے آپ کو برا نا لگے ۔ آپ کی خوشی کی خاطر میں نے سب کو بھلا دیا ۔ اور کیا کروں اب کیا جان دے دوں تو یقین آئے گا آپکی کو مجھ پر؟ "

"جان ہی تو دینے جا رہی تھی ۔ مگر اسنے بھی مجھے دھوکا دیا آپ کی طرح "

"دیکھو آن اب یہ تم زیادتی کر رہی ہو میں نے کب تمہیں دھوکا دیا؟؟؟؟۔"میں نے کیا تیسری شادی کر لی ہے جو تمہیں میرا عمل دھوکا لگ رہا؟

"بڑا شوق ہے تیسری شادی کا؟؟؟

"کر کہ تو دیکھیں اس کی جان لے لوں گی میں "

"جب تم کہہ رہی ہو کہ میں چلا جاؤں یہاں سے تو پھر یہاں سے جا کر تیسری شادی کروں یا چوتھی تمہیں کیا فرق پڑتا ہے؟

"مجھے آپ سے کوئی بھی بات ہی نہیں کرنی "

"بلائیں حیدر کو میں اس کے ساتھ یہاں سے کہیں دور چلی جاؤں گی "

"حیدر کو کس خوشی میں ساتھ لے جائیں گی محترمہ!!!! حیدر کو آپ جہیز میں لائیں تھیں؟؟؟

"وہ میرا بیٹا ہے "

"سب آپکے کے اپنے ہیں سوائے میرے "وہ نروٹھے انداز میں آنسو بہاتے ہوئے بولی

----

www.urdunovelsmania.com

"آن کیوں مجھے تنگ کرتی ہو؟

بار بار چھوڑ کر چلی جاتی ہو.... آنسو بہاتی ہو۔۔۔۔

"تم کیا چاہتی ہو تمہارے سامنے رووٴں گڑگڑاوٴں اپنے پیار کی بھیک مانگوں؟؟؟

"یہی چاہتی ہو نا تم تو پھر ٹھیک ہے سنو!!!!

"اپنے خدا اور وطن کی مٹی سے محبت کے بعد جس سے سب سے زیادہ محبت کی ہے وہ تم ہو آن"

"جھوٹے ہیں آپ"

"کبھی کبھی محبت آپ کو ایسے درد سے نوازتی ہے کہ اگر آپ کی آنکھوں کے سامنے آپ کے جسم کے ٹکڑے بھی کر دیئے جائیں تو آپکو وہ درد محسوس نہیں ہوتا جو آپکی محبت کے لہجہ بدلنے سے آپ کو ہوتی ہے۔"

"تمہارا یہ رویہ مجھے تکلیف دے رہا ہے"

"مجھے تم سے محبت ہے اتنی سی بات تمہیں سمجھ کیوں نہیں آتی؟؟

اکبر کی بات درمیان میں ہی رہ گئی۔

ڈاکٹر اس کے معائنے کے لیے وارڈ میں آئے۔۔۔۔اور اس کی رپورٹس چیک کرنے لگے۔۔۔۔

"ڈاکٹر سب ٹھیک ہے رپورٹس میں "اکبر نے تفکر بھرے انداز میں پوچھا

""گھبرانے والی کوئی بات نہیں ہے انکے سر اور بازو پہ چوٹ آئی ہے اور چوٹ بھی زیادہ گہری نہیں ہے۔۔

کچھ وقت لگے گا ٹھیک ہونے میں۔۔۔بازو پر پلاسٹر کر دیا ہے ایک ماہ بعد پلاسٹر کھل جائے گا۔

وہ سو کر اٹھا تو آرزو بھی اسی حالت میں اسکے ساتھ سوئی تھی۔اس نے ایک گہری نظر اس پر ڈالی۔۔۔۔

میں اسے کیوں بتاؤں۔

میں نے اس کو کتنا چاہا ہے۔

بتایا جھوٹ جاتا ہے۔

کہ سچی بات کی خوشبو

تو خود محسوس ہوتی ہے۔

میری باتیں میری سوچیں۔

اسے خود جان جانے دو۔

ابھی کچھ دن مجھے۔

میری محبت آزمانے دو۔

وہ اس کے قریب سے اٹھا اور فریش ہونے واش روم کی طرف بڑھ گیا۔ کچھ دیر بعد تیار ہو کر وہ ہسپتال جانے کے لیے نکل گیا۔۔۔۔

urdu novels mania www.urdunovelsmania.com

وہ سب ڈائننگ ہال میں موجود ناشتہ شروع کر چکے تھے۔

جیسے ہی سب نے ناشتہ ختم کیا ابراہیم آفندی نے عابدہ آفندی کو اشارہ کیا بات بتانے کا۔

"عائشہ مجھے آپ کو کچھ بتانا ہے" عابدہ آفندی نے سنجیدہ انداز میں بات شروع کی۔

"جی مما" اس نے نیپکن سے ہاتھ پونچھتے ہوئے کہا۔

"بیٹا آپکی مما کا چھوٹا سا ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا۔۔۔۔

"یہ بات سنتے ہی عائشہ اور قرت العین دونوں کے چہروں کا رنگ فق ہوا۔۔۔

"لیکن بیٹا پریشانی والی بات نہیں اب وہ ٹھیک ہیں۔ آپ لوگ تیاری کرلیں ہم سب ساتھ چلتے ہیں ان کی خبر لینے۔۔۔

اپنی مما کے بارے میں سن کر عائشہ کے آنکھوں سے آنسو جاری ہوئے۔۔۔

جبکہ قرت العین بھی دلگرفتہ ہو چکی تھی مگر خود کو سنبھال گئی۔۔۔۔

"عاشو چپ کر جاؤ ہم جا رہیے ہیں نا سب تم ان سے مل لینا۔۔۔ایسے مت روؤ پلیز۔ سامنے بیٹھی ہوئی قرت العین نے عائشہ کا ہاتھ پکڑ کر اسے تسلی دی۔

"عائشہ پلیز!!!!ارمان کا ہاتھ اسے اپنے شانے پر محسوس ہوا تو اس نے نم آنکھوں سے اسے دیکھا۔۔۔۔

"کچھ نہیں ہوا۔ سب ٹھیک ہے "اسنے بھی تسلی آمیز انداز میں اسے تشفی دی۔

پھر سب لوگ اکٹھا ہوئے ہاسپٹل پہنچ گئے اور آن فاطمہ کی عیادت کی۔

سب آن کی عیادت کیے ابھی باہر ہی نکلے تھے کہ آگے سے علی آتا ہوا دکھائی دیا۔۔۔۔

وہ سب سے خوشدلی سے ملا۔ پھر انہیں بتایا کہ ابھی وہ ڈاکٹر سے ملکر آیا ہے آن فاطمہ کو ڈسچارج کر دیا گیا ہے۔ وہ ڈسچارج سلپ بنوائے ہی آ رہا تھا کہ وہ سب مل گئے۔۔۔۔

"سنیں "عائشہ نے ارمان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania

"جی بتائیں"

"میں کچھ دن مما کے ساتھ رہ لوں جب تک وہ ٹھیک نہیں جاتیں" وہ جھجھکتے ہوئے ارمان سے پوچھ رہی تھی۔۔۔

اسکی بات عابدہ آفندی کے کانوں سے مخفی نا رہ سکی۔

"کیوں نہیں بیٹا۔ اس وقت تمہاری مما کو تمہاری ضرورت ہے۔ اس نے کیا کہنا ہے۔ میں جو کہہ رہی ہوں تم چلی جاؤ۔ انہوں نے ارمان کو گھور کر دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔ انہیں صاف لگ رہا تھا کہ ارمان اس کے جانے پر راضی دکھائی نہیں دے رہا تھا۔۔۔ مگر انہوں نے پھر بھی اجازت دے دی تھی۔ جن حالات میں اس کی شادی ہوئی تھی وہ بھی سمجھ سکتی تھی کہ اسے بھی اپنی ماں کا سہارا چاہیے اسوقت۔

"ٹھیک ہے چلی جاؤ مگر میں تمہیں چھوڑ دیتا ہوں" وہ ٹوٹے ہوئے دل سے آہستہ آواز میں بولا۔

"منا لیا ڈیڈ آپ نے بڑی مام کو"؟

علی ہاسپٹل کے روم میں آیا تو اکبر کو دیکھ کر کہا۔

"کہاں یار!!! تم ہی سفارش کرو شاید قبول ہو جائے۔

"مام !!!!آن فاطمہ نے چونک کر اسے

دیکھا مام کہنے پر۔

بلا اختیار ہی اس کے منہ سے نکل گیا تھا۔۔۔۔

"اوہ سوری بڑی ماما پلیز ڈیڈ کو معاف کر دیں نا.....

"اب میرے بیٹے نے کہا ہے تو میں اس بارے میں سوچوں گی۔"آن نے پیار بھرے انداز میں کہا۔

"دیکھو!!!! ابھی بھی سوچیں گی۔ اکبر نے اس کے کہے گئے الفاظ پر علی کی توجہ دلائی۔۔۔

"ڈیڈ دل چھوٹا نا کریں گھر جا کر یہیں سے کنٹینیو کر ئیے گا۔ معافی مل جانے کے چانسز بہت زیادہ نظر آتے ہیں۔

"میں آپ کو یہی بتانے آیا ہوں کہ بڑی مام کو چھٹی مل گئی ہے۔ میں ان کے ڈسچارج پیپرز بنوا کر لایا ہوں۔ انہیں گھر لے چلتے ہیں۔

علی اور اکبر نے اسے سہارا دے کر گاڑی میں بٹھایا اور پھر وہ سب گیلانی ہاؤس کی طرف روانہ ہوئے۔۔۔۔

www.urdunovelsmania.com

وہ گہری سوچ میں گم تھا، بہت سے شواہد اس کے ہاتھ لگ چکے تھے، سب ہیڈ کوارٹر میں دکھا چکا تھا،

اسے آرڈر مل چکے تھے اس کے زندہ یا مردہ پکڑنے کے۔

گاڑی ڈرائیو کے واپسی کے راستے پر گامزن تھا۔۔۔۔

جیسے جیسے گاڑی آگے بڑھ رہی تھی چاند بھی اس کے ہمقدم تھا۔۔۔

اس کی چاندنی کو دیکھے اسے کچھ یاد آیا۔۔۔۔

سنو چندا!!!

اسے کہنا!!

بہت بیتاب رہتا ہوں۔

بہت بارش بھی ہو جائے۔

میں پھر بے آب رہتا ہوں۔

قسم ہے اس کی چاہت کی۔

اسی سے عشق کرتا ہوں۔

محبت کی فراوانی

کو ہر پل یاد کرتا ہوں۔

مجھے کچھ دوست کہتے ہیں

میں وقت برباد کرتا ہوں۔

وہ ناداں یہ نہیں سمجھے۔

کہ جینا کس کو کہتے ہیں؟

محبت سے جو عاری ہو۔

وہ سینہ کس کو کہتے ہیں؟

میں جیتا ہوں تو کیا یارو؟

یہ کم ہے معجزہ دل کا۔

کہ اس کے ہجر میں زندہ

ہے پھر بھی حوصلہ دل کا۔

کوئی امید باقی ہے۔

کوئی تو آس باقی ہے۔

ابھی احساس زندہ ہے۔

ابھی احساس باقی ہے۔

بلکتے سوکھتے پتوں کی

اب بھی پیاس باقی ہے۔

ابھی بھی پیاس باقی ہے!!!!!

وہ اپنا کام نپٹا کر واپس گھر جا رہا تھا۔

ایک ہفتہ بیت چکا تھا آن فاطمہ کو ہسپتال سے گھر آئے، اکبر گیلانی اس کے گھر آنے کے دوسرے ہی دن ڈیوٹی پر واپس روانہ ہو چکا تھا۔ آن فاطمہ کی ناراضگی ہنوز قائم تھی۔ حرعین اور عائشہ نے ملکر اس کا پورا خیال رکھا۔ آرزو بھی اس کے لیے پرہیزی غذا تیار کرنے میں مدد کرتی۔

دوپہر کو وہ آن فاطمہ کے لیے تازہ سبزیوں کا سوپ بنا رہی تھی۔ چولہے کے آگے کھڑے اسے پیاس کا احساس ہوا تو اس نے شیشے کا گلاس اٹھا کر پہلے دھویا پھر اس میں پانی ڈالا۔۔۔۔

سوپ تیار ہو چکا تھا وہ چولہا بند کیے پانی کا گلاس لیے اپنے کمرے تک آئی۔۔۔

"جس دن آن فاطمہ ہاسپٹل سے گھر واپس آئی تھی۔ علی انہیں چھوڑ ے کہیں چلا گیا تھا اور ابھی تک واپس نہیں آیا۔۔۔

گھر میں شاید سب کو پتہ ہو کہ وہ کدھر گیا ہے۔ مگر وہ چاہتے ہوئے بھی کسی سے اس کے بارے میں پوچھ ہی نہیں پائی۔۔۔۔

ایسے لگ رہا تھا کہ گھر میں بالکل خاموشی چھائی ہوئی ہے۔ایک اس کے نا ہونے سے ایسا لگ رہا تھا جیسے گھر بالکل خالی ہے۔۔۔۔۔

جانے کیوں دل اس کی ایک جھلک دیکھنے کو مچل رہا تھا۔

وہ خود اپنی کیفیت پر حیران تھی آخر یہ کیا ہو رہا ہے اس کے ساتھ؟

"کیوں دل بار بار اسی کے بارے میں سوچنے لگا ہے۔؟

اسی کی راہ تکنے لگا ہے۔؟

"کیا مجھے علی سے پیار؟؟؟؟

"نہیں ایسا نہیں ہو سکتا....

"اگر یہ پیار ہے تو پھر سدھانت اگروال سے کیا تھا"؟

"کیا وہ صرف وقتی اٹریکشن تھی"؟

"شاید نکاح کے بندھن کی تاثیر ہے کہ میرا دل اس کی طرف کھنچنے لگا ہے۔ اسکی طرف مائل ہونے لگا ہے۔

وہ علی کے بارے میں ہی سوچ رہی تھی کہ کمرے میں آنے کے بعد اسے محسوس ہوا کے واش روم میں کوئی ہے۔۔۔

"کون ہے اندر؟" اس نے دھیمی آواز میں پوچھا۔۔۔۔

علی جو ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی گھر پہنچا تھا شاور لیے بنا شرٹ کے باہر آیا شانے کے ایک طرف ٹاول تھا جس کی ایک طرف سے وہ اپنے سلکی سیاہ بالوں کو رگڑتا ہوا باہر نکلا۔۔۔

وہ کو واش روم کے بالکل قریب کھڑی تھی۔۔ علی کو اچانک سامنے دیکھ اس کے ہاتھ سے پانی کا گلاس چھوٹ گیا۔۔۔

اور کمرے کے فرش پر گرتے ہی چھناکے کی آواز سے چھوٹی چھوٹی کرچیوں میں بدل گیا۔

"اوہ!!!اس نے ٹوٹے ہوئے کانچ کو اکٹھا کرنے کے لیے نیچے جھکی۔۔۔۔

اتنی دیر علی بے دھیانی میں باہر آنے کے لیے پاؤں بڑھا چکا تھا۔ اس سے پہلے کے وہ اپنا پاؤں ان کانچ کے ٹکڑوں پر رکھتا۔۔۔۔

آرزو نے جلدی سے کانچ کے ٹکڑوں پر اپنا ہاتھ رکھ دیا۔۔۔

علی کا پاؤں اس کے ہاتھ پڑا۔۔۔

آرزو کے ہاتھ پے علی کے پاؤں رکھنے اسے اس میں کانچ چبھ گئے۔۔۔۔

یہ سب بس چند لمحوں میں ہوا۔۔۔

علی جو بے دھیانی میں باہر نکلا تھا۔

اسے دیکھ فوراً پاوں اٹھا کر اپنا قدم واپس لیا۔۔۔

"آرزو کے ہاتھ سے خون رسنے لگا۔۔۔

"اٹھو یہاں سے "علی نے ٹاول بستر پر پھینکتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھوں سے اسے شانوں سے پکڑ کر اوپر اٹھایا۔

"یہ کیا کردیا"؟

اس نے آرزو کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں پکڑ کر اس کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

پہلے جلنے کی وجہ سے جلد جھلس چکی تھی اور اب کانچ چبھنے کہ وجہ سے ہاتھ کا برا حال تھا۔

"اسے ڈاکٹر کو دکھانا ہوگا۔"وہ فکرمندی سے بولا۔

"م۔میں ٹھیک ہوں "اس نے نم آواز میں کہا۔

"تم چادر لو"اس نے تھوڑی سخت آواز میں کہا۔

اور خود کبرڈ سے نکال کر شرٹ پہنتے ہوئے اسے اپنے ساتھ لیے ڈاکٹر کے پاس جانے کے لیے باہر نکل گیا۔۔۔

#میری پریت امر کردو۔

#قسط:28.+29 تھرڈ لاسٹ + سیکنڈ لاسٹ ایپیسوڈز 🎯

#حنا اسد۔

Don'tcopypastewithoutmypermission.

ان کی ایک مسکراہٹ پر ہم ہوش گنوا بیٹھے،
ہم ہوش میں آنے والے تھے وہ پھر سے مسکرا بیٹھے،

سلطان نے شاعرانہ انداز میں شعر پڑھا قرت العین کے مسکرانے پر۔

"پلیز ایسے نا کیا کریں" اس نے سلطان کی طرف دیکھ کر خفگی سے کہا۔

"کیا آپ کی تعریف کرنے پر بھی روک ٹوک ہے"؟

"قرت العین میں تمہارے ساتھ گزرا ہر لمحہ یادگار بنانا چاہتا ہوں۔ تاکہ جب ہم بوڑھے ہو جائیں تو اپنے بچوں کو بتائیں کہ ہم نے ساتھ میں کتنا اچھا وقت گزارا۔۔۔

www.urdunovelsmania.com

"یہ بچے کہاں سے آ گئے؟؟؟اس کی بات سن کر قرت العین کی کانوں تک کی لوئیں سرخ ہو گئیں۔

"جب ہم بوڑھے ہو جائیں گے تو افکورس بچے بھی تو ہوں گے نا"

وہ سٹپٹا کر نظریں چرا گئی۔۔۔

"لگتا ہے تمہارا بڑھاپے تک یونہی شرمانا چلتا رہے گا" وہ شوخ انداز میں بولا۔

"مجھے نہیں پتہ تھا بظاہر اتنے سنجیدہ نظر آنے والے اندر سے اتنے رومینٹک ہوں گے۔

"کیوں تم مجھ سے خائف ہو؟ یاد کیا کرو گی کبھی اتنا رومینٹک بندہ لائف میں آیا تھا"

"آپ میرے پاس ہوں گے تو یاد کیوں کروں گی بھلا؟

"آپ کہیں جانے والے ہیں کیا؟؟؟

"ہمممم۔۔۔۔ہاں۔۔۔

وہ تھوڑا رکا پھر سوچ کر بولا

"کہاں جا رہے ہیں آپ؟ وہ سنجیدہ ہوتے ہوئے بولی۔

"ابھی تو نہیں۔۔ مگر جلد ہی جانا ہو گا۔

"کہاں جانا ہے آپ کو سلطان پلیز مجھے جلدی بتائیں" وہ بے چینی سے بولی۔

"جس کمپنی میں پہلے جاب کرتا تھا، تب باہر جانے کی ویکینسی آئی تھی میں نے فارم فل کر دیا تھا، اب مجھے وہاں کی فارن کمپنی سے آفر آئی ہے،

"آپ کہیں نہیں جائیں گے سلطان میں آپ سے کہے دے رہی ہوں"

"بات کو سمجھو قرت!!!

"ایسے موقعے بار بار نہیں ملتے ترقی کا بہت سکوپ ہے وہاں پر"

"آپ سمجھنے کی کوشش کریں، اللہ پاک کا دیا سب کچھ ہے ہمارے پاس۔ مجھے کسی چیز کی چاہ نہیں سوائے آپ کے ساتھ کی۔ میں آپ کے بغیر کیسے رہوں گی۔

وہ مضطرب انداز میں بولی۔

"اچھی بیویاں ضد نہیں کرتیں"

"میں یہ بات قطعی نہیں مانوں گی۔ اس کی لیے چاہے آپ مجھے اچھی بیوی کی لسٹ سے خارج کر دیں، وہ دو ٹوک انداز میں بولی۔

"قرت العین پلیز ناراض مت ہونا ورنہ میں جا نہیں پاؤں گا، وہ اس کا اترا ہوا چہرہ دیکھ کر گویا ہوا۔

"تو نا جائیے نا، اگر میری خفگی کی اتنی پرواہ ہے۔

"پلیز قرت مجھ پر اعتبار کرو، میرے دل میں تمہارے سوا کوئی نہیں۔

"مجھے آپ پر اعتبار ہے سلطان مگر میں آپ کو جانے نہیں دوں گی۔

سلطان نے اس کے دونوں ہاتھ اپنے پر حدت ہاتھوں میں لے لیے اس کی نم آنکھوں میں اپنا عکس دیکھتا رہا۔۔۔۔

عائشہ شاور لے کر ابھی باہر ہی نکلی تھی کے کسی نے اپنی آہنی گرفت میں اس کی کلائی تھام کر اسے اپنی جانب کھینچ لیا۔

اس سے پہلے کے وہ چیختی۔کسی نے اس کے منہ سے نکلنے والی چیخ کا گلا گھونٹنے کے لیے اپنا بھاری ہاتھ اس کے منہ پر رکھا۔۔۔

اس کے گرے آنکھیں ضرورت سے زیادہ پھیلیں۔۔۔۔

اپنے سامنے ارمان آفندی کو دیکھ۔۔۔

“Mylittlewife....

کیسا لگا سرپرائز"؟

اس نے عائشہ کے منہ سے اپنا ہاتھ ہٹا کر مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"آپ نے تو مجھے ڈرا ہی دیا تھا" وہ جھنجھلا کر بولی۔

"آپ کے اور میرے درمیان اب ایک جائز رشتہ قائم ہو چکا ہے، پھر بھی یہ فاصلے، یہ دوریاں؟؟؟؟

وہ اس کا نکھرا نکھرا سا روپ اپنی آنکھوں میں اتارتے ہوئے بول رہا تھا

"اب اور کتنا امتحان لینے کا ارادہ ہے آپ کا؟؟؟

"کیا کہہ رہے ہیں آپ؟ میں کچھ سمجھی نہیں۔"

"ایک ہفتہ جیسے میں نے آپ کے بنا گزارا ہے یہ میں یا میرا دل جانتا ہے۔ اب میرا دل آپ کے دل کر قریب آکر آپ کو یہ خود بتانے کا ارادہ رکھتا ہے۔

وہ اس کے قریب آتے مخمور لہجے میں کہتے ہوئے اسے اپنی بانہوں کے گھیرے میں لے گیا۔۔۔۔

www.urdunovelsmania.com

عائشہ کو کہاں اس سے ایسی شدت کی توقع تھی۔ اسے ارمان کی سخت گرفت میں اپنی پسلیاں ٹوٹتی ہوئی محسوس ہوئیں۔۔۔ وہ اس کے پر حدت حصار میں گم سم سی کھڑی رہ گئی۔

جب ہوش آیا تو اسے جھٹکے سے خود سے پیچھے کر گئی۔۔۔

وہ سرشاری انداز میں مسکرایا۔۔۔۔

"بہت ہی کوئی بد تمیز ہیں آپ؟ وہ لجاتے ہوئے بولی۔

"آپ کب آئے؟؟

"ابھی کچھ دیر پہلے"

"آپ اکیلے آئے ہیں"؟

"نہیں مام ڈیڈ۔ بھائی بھابھی سب ہیں۔ وہ سب آپ کے گھر والوں سے ملنے آئے ہیں"

'اور آپ؟" عائشہ نے اسکی طرف دیکھ کر پوچھا۔

"ہم صرف آپ کو دیکھنے آپ سے ملنے"

اس کی لو دیتی شوخ نگاہوں سے بچ کر وہ اپنا دوپٹہ بستر سے اٹھا کر گلے میں ڈالے باہر جانے لگی۔

ارمان نے سرعت سے لپک کر اس کی کلائی تھامی۔

عائشہ کی دھڑکنیں بے ترتیب ہوئیں۔

"کب دوری مٹے گی"؟

"باہر سب انتظار کر رہے ہوں گے ہمیں چلنا چاہیے" اس نے جان چھڑوانے کے لیے کہا۔

"کرتے رہیں انتظار۔مجھے پہلے میری بات کا جواب چاہیے" وہ اسکی آنکھوں میں دیکھنا چاہتا تھا جو شرم سے جھکی ہوئی تھی۔

"کل جب آپ مجھے لینے آئیں گے، پھر بتاؤں گی"

"بہت ظالم ہیں آپ" وہ آہ بھر کر بولا۔

وہ کھکھلا کر باہر نکل گئی۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤

"کہاں جا رہے ہیں آپ"؟

وہ علی کو بیگ میں اپنے کپڑے ڈالتے ہوئے دیکھ کر اچنبھے سے بولی۔

"ایک ضروری کام ہے، کچھ دنوں تک آجاؤں گا"

وہ پہلے تو اس کے آپ کہنے پر چونکا پھر نارمل انداز میں کہا۔

"ابھی آج صبح ہی تو آپ واپس آئے ہیں پھر سے جا رہے ہیں" وہ یاسیت بھرے انداز میں بولی۔

علی نے اسکا بدلا ہوا انداز نوٹس کیا۔

پہلے اسے کانچ لگنے سے بچانا اور اب صبح کا اس کے پیچھے پیچھے گھومنا۔ اس کا ہر کام خود کر رہی تھی۔ حالانکہ ہاتھ پر چوٹ بھی لگی تھی۔

"لائیں مجھے دیں میں کر دیتی ہوں" اس نے علی کے ہاتھ سے کپڑے لینے چاہے۔

"تمہیں چوٹ لگی ہے۔ رہنے دو میں خودی کرلوں گا۔ تم آرام کرو"

وہ تیزی سے ہاتھ چلاتے ہوئے کپڑے اندر رکھنے لگا۔

آرزو بستر پر بیٹھے اسے کام کرتا دیکھنے لگی۔

بلیو جینز پر بلیک ٹی شرٹ جس میں سے اس کے کسرتی سفید بازو نمایاں تھے، حد سے زیادہ سفید رنگت جو کم ہی مردوں کی خصوصیت ہوتی ہے، اس کی سبز رگیں واضح ہو رہی تھیں، ستواں مغرور ناک، باریک عنابی بھینچے ہوئے لب، اس پر گھنی مونچھیں، بڑی بڑی روشن آنکھیں، اور پیشانی پر ہمیشہ کی طرح بکھرے ہوئے سلکی بال جو اس کی شخصیت کو مزید سحر انگیز بناتے تھے،

وہ ہمیشہ بالوں میں انگلیاں ڈالے انہیں جس سٹائل سے پیشانی سے ہٹاتا، یہی تو جان لیوا تھا

،

وہ انجانے میں اس کا اور اپنا موازنہ کرنے لگی۔

میں عمر میں اس سے بڑی ہوں پھر بھی اسنے مجھے اپنا نام دیا۔

وہ دراز قد اور میں اس کے سامنے کتنی چھوٹی لگتی ہوں۔

اس کی آنکھیں کتنی پر کشش ہیں اور مجھے چشمہ لگا ہے۔ اس نے اپنے چشمے کو چھو کر دلگرفتگی سے سوچا

اسے تو کوئی بھی اچھی لڑکی مل سکتی تھی۔

شاید میں اسے ڈیزرو نہیں کرتی۔۔۔ وہ یہی سوچتے ہوئے اداس ہوئی۔۔۔

"کیا ہوا"؟

وہ اس کے سامنے چٹکی بجا کر بولا۔

"ن۔۔ نہ۔ نہیں کچھ بھی نہیں" وہ سوچوں کے بھنور سے باہر نکل کر بولی۔

"میں جا رہا ہوں اپنا دھیان رکھنا اور ہاتھ کا بھی۔ اسے پانی میں مت ڈالنا ایک دو دن احتیاط کرنا"

وہ بیگ اٹھا کر دروازے کی طرف گیا۔۔۔

وہ اسے جاتا دیکھ اس کے پیچھے بھاگی۔۔۔

اور اس کی کمر کے گرد بازوں باندھ دیئیے۔۔۔۔

علی حیرت سے پیچھے مڑا۔۔۔۔

اور اسے شانوں سے تھام کر اپنے سامنے کیا۔۔۔۔

www.urdunovelsmania.com

"اسکے افسردہ چہرے کو اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھرا۔

"کیا ہوا؟؟؟؟

اس کی آنکھوں سے آنسو چھلکنے لگے۔

"پتہ نہیں" وہ رندھی ہوئی آواز میں بولی۔

"آپ کا جانا اچھا نہیں لگ رہا"

"کیوں؟" وہ گہرا سانس لے کر اپنی پوروں سے اس کے چشمے کی اوٹ سے بہتے آنسو پونچھتے ہوئے دھیرے سے بولا۔

"Iamreallyverysorry."

وہ نظریں جھکائے شرمندگی سے کہنے لگی۔۔

"Forwhat?"

اس نے سوالیہ انداز میں اس کی تھوڑی کو تھوڑا سا اوپر کرتے پوچھا۔

"Foreverything"

"میں اس بارے میں واپسی پر بات کروں گا ابھی جانا ضروری ہے"

علی نے اس کا گال تھپتھپا کر کر نرم لہجے میں کہا۔

www.urdunovelsmania.com

"جانا مجھ سے بھی زیادہ ضروری ہے؟ اس کے لبوں سے جانے کیوں اپنے آپ یہ الفاظ پھسل گئے۔

"یوں سمجھ لو ہمارے لیے ہی جا رہا ہوں"

"کب واپس آئیں گے"؟

"خدا نے مہلت دی تو بہت جلد"

وہ کہہ کر تھوڑا مسکرایا۔

وہ اس کی دلکش مسکراہٹ سے نظریں چرا گئی۔ کہیں اس کی مسکراہٹ کو میری ہی نظر نا لگ جائے۔

اور اپنا چشمہ درست کیا۔۔۔

اس کی شرٹ کو دیکھتے ہوئے اسے مٹھیوں میں جکڑ لیا چہرے کو دیکھنے کی ہمت خود میں مفقود پائی تو۔

شاید وہ جانے سے پہلے اس سے کوئی آس کی ڈوری اسے تھما کر جانے کی امید رکھتی تھی۔

علی نے اسے ہولے ہولے سسکتے ہوئے دیکھا تو اسے اپنے حصار میں لیتے زور سے خود میں بھینچ لیا۔

آرزو بھی پوری شدت سے اس سے لپٹ گئی۔

UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania

آج اسے احساس ہوا تھا کسی قیمتی متاع کو دور جاتے دیکھنا کیسا لگتا ہے۔ وہ اپنے شریک حیات کو خود سے دور ہوتے نہیں دیکھ سکتی تھی۔ دل چاہ رہا تھا یہ پل یہیں تھم جائیں۔

"میں بہت جلد آؤں گا" وہ کہہ کر رکا نہیں۔۔۔روم سے باہر نکل گیا۔۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤

عائشہ اور ارمان دونوں روم سے باہر آئے تو علی بھی ان کے ساتھ سیڑھیاں اتر کر نیچے آیا۔

سب لاونج میں خوش گپیوں میں مشغول تھے۔

تھری سیٹر صوفے پر انیقہ گیلانی، جنت گیلانی، اور عابدہ آفندی براجمان تھیں۔ جبکہ عیسی گیلانی۔ موسی گیلانی اور ابراہیم آفندی سامنے بیٹھے تھے۔ حرعین اور آن فاطمہ بھی وہیں موجود تھیں۔

قرت العین اور سلطان ایک طرف کھڑے جانے کونسے راز و نیاز میں مصروف تھے۔

"سب یہیں ہیں کمی ہے تو صرف اکبر کی۔ وہ یہاں ہوتا تو دن ڈیسائیڈ کر لیتے بچوں کے ریسپشن کا۔ پہلے ہی آن کی طبیعت کی وجہ سے ولیمہ پوسٹ پون کرنا پڑا۔۔۔

جنت گیلانی نے کہا۔

"آپ اکبر سے پوچھ لیں کس دن اس کی واپسی ہے۔ ہم اسی دن رکھ لیں گے فنکشن

"ابراہیم آفندی نے کہا۔

"یہ بھی ٹھیک ہے "جنت گیلانی نے اپنے بیٹے اکبر کو فون ملایا جو تیسری بیل پر ریسو کر لیا گیا۔

"اسلام و علیکم مام!

و علیکم اسلام!

"کیسے ہو بیٹا"

"بالکل ٹھیک مام"

"بیٹا کب تک تمہاری واپسی ہے؟ دراصل بچوں کے ریسیپشن کی وجہ سے پوچھ رہے ہیں وہ ابھی تک پینڈنگ ہے اسی لیے۔

"جی میں اس ویک اینڈ پر آجاؤں گا"

"چلو ٹھیک ہے تو پھر سنڈے کا دن رکھ لیں؟

"جی مام جیسے سب کو مناسب لگے"

"چلو ٹھیک ہے تم اپنا خیال رکھنا۔ اللہ پاک تمہیں اپنے حفظ و امان میں رکھے۔ آمین انہوں نے دعائیہ کلمات ادا کرتے ہوئے فون رکھا۔

"تو پھر اتوار کا دن ٹھیک ہے؟۔

"جی بالکل مناسب ہے۔ اس دن کاروباری افراد کو بھی چھٹی ہوتی ہے شادی پر کچھ دوست نہیں آ سکے۔ ویک اینڈ پر فری ہونگے تو ریسپشن ٹھیک سے اٹینڈ کر لیں گے۔ ابراہیم آفندی نے کہا۔

"عابدہ جی میں نے عائشہ کی شادی پر بھی اس کے لیے کچھ نہیں کیا۔ میں چاہ رہی تھی اسے کچھ اسکی پسند سے شاپنگ کروادوں، اگر آپ کو برا نا لگے تو عائشہ فی الحال میرے پاس ہی رہنے دیں ریسپشن پر واپس چلی جائے گی۔

عائشہ جو کب سے سنجیدہ کھڑی تھی اس بات پر ارمان کی ہونق زدہ شکل دیکھی تو کھلکھلا کر ہنس پڑی۔۔۔

سب نے مڑ کر اسے دیکھا۔ وہ شرمندہ ہوتے ہوئے کھسیانی ہنسی ہنستے ہوئے باہر کی طرف بھاگی۔ ارمان اس کے پیچھے پیچھے باہر بھاگا۔۔۔

"ان دونوں کا بچپنا کب جائے گا۔ اب تو شادی شدہ بھی ہو گئے۔؟ عابدہ آفندی نے مسکرا کر کہا۔۔۔

سب ان دونوں کی طرف دیکھے ہنسنے لگے۔

"تمہارے ساتھ تمہارے گھر والے بھی بہت ظالم ہیں۔ بچ لو جتنا بچنا ہے آخر آنا تو میرے پاس ہی ہے۔ اس نے لان میں بھاگتی ہوئی عائشہ کو پکڑ کر کہا۔

"ہا۔ہا۔ہا۔۔۔ بہت مزہ آیا پچی۔۔ آپ کی شکل دیکھنے والی تھی۔ اس کی کھلکھلاہٹیں دور تک پھیلیں۔

اس کی بات پر دونوں ہنسنے لگے۔

"اچھا تو پھر میں بھی چلتا ہوں"

"علی تم کہاں جا رہے ہو"؟

حرعین نے پوچھا۔

"مما ایک جگہ انٹرویو دیا تھا وہیں سے کال آئی ہے آؤٹ آف سٹی جانا ہے۔ اس نے بہانہ بنایا۔۔۔

"علی ریسپشن تک واپس آجاؤ گے نا؟"

"جی مام کوشش کروں گا۔

اس نے حرعین کے پاس آکر اس کی پیشانی پر لب رکھے۔

“Mamalovesyoualot.

اپنا خیال رکھیے گا" وہ پیار بھرے انداز میں بولا۔ پھر جاتے ہوئے دور سے پیار بھری نظر سے آن کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

اس کے دیکھتے ہی نظروں کا زاویہ پھیر گئی۔

وہ ان کے انداز پر پھیکا سا مسکرا دیا۔

اور اپنا بیگ لیے باہر نکل گیا۔۔۔۔۔

وہ کوچنگ سینٹر سے باہر نکلا ہی تھا کہ کسی نے اسے کھینچتے ہوئے ایک گاڑی میں ڈالا۔۔۔

حیدر نے مزاحمت کی کوشش کی مگر مقابل کے ہاتھ میں گن دیکھ کر اس کے ہوش اڑ گئے۔

مقابل موجود جو بھی شخص تھا وہ اس سے قد اور جسمانی لحاظ سے دوگنا تھا۔

جس نے حیدر کے منہ پر ہاتھ رکھے اس کی آواز بند کی۔ جو مدد کے لیے چلانے ہی والا تھا اس نے حیدر کی کمر پر گن لگا رکھی تھی۔

"ذرا سی چوں چراں کی تو یہیں ختم کر ڈالوں گا" اس کی بھاری آواز حیدر کو اپنے کانوں کے قریب سنائی دی۔

۔۔۔ وہ اسے گاڑی میں ڈال کر اپنے ساتھ کسی ویران جگہ لا چکا تھا۔۔۔

urdu novels mania www.urdunovelsmania.com

"'کہو کیسا لگ رہا ہے میری قید میں آکر؟؟؟؟وہ مکروہ ہنسا۔۔۔۔

"اسے کیا لگا ہر بار سب کو بچا لے گا میرے ہاتھوں سے بس اب اور نہیں۔۔۔۔بہت جلد میں اپنا ادھورا مقصد پورا کروں گا"

وہ دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے زمین پر بیٹھا ہوا تھا۔۔۔۔

"کون ہو تم؟اور مجھے یہاں کیوں لائے ہو"؟

حیدر نے اس کے منہ سے پٹی اتارتے ہی پہلا سوال اس سے پوچھا

"تمہارے گھر والوں نے پہلے مجھ سے میرا باپ چھینا پھر میری بوا کو بھی اپنی طرف کرلیا۔۔۔۔

"آئی سمجھ...وہ حیدر کی کنپٹی پر گن رکھ کر بولا۔

"نہیں آئی تو بتا تا ہوں تجھے، تو بھی کیا یاد رکھے گا۔"

"تیری ماں میری بوا ہے،ان کا نام جودھا تھا، وہ اپنے بھائی ارجن اگروال کا بدلہ لینے پاکستان آئی مگر یہاں آکر سب بھول گئی۔

اب ان کا ادھورا چھوڑا کام کسی کو تو پورا کرنا تھا۔ تو میں چلا آیا۔۔۔۔

"اب اس گھر کا ایک بیٹا چھین لوں گا" تو بتا.... تو مرے گا میرے ہاتھوں سے یا تیرے بڑے بھائی کو ٹپکاوں"؟

وہ گن کی نال پر پھونک مار کر بولا۔

چہرے پہ وہی شیطانی مسکراہٹ لیئے وہ حیدر کے ڈر سے سفید پڑتے چہرے کو دیکھ رہا تھا

""اگر میرا بھائی یہاں آگیا نہ تو وہ تمھیں بھی نہیں چھوڑے گا اتنا ضرور یاد رکھنا تم ""

حیدر مضبوط لہجے میں بولا کیونکہ اسکو پورا یقین تھا کہ اسکا بھائی پچھلی بار کی طرح اسے بچانے کے لیے اس تک ضرور پہنچ جائے گا۔

جبکہ اسکی بات سن کر کی شیطانی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی تھی

وہ آہستہ سے قدم اٹھاتا اسکے قریب آیا۔۔۔۔

""یعنی کے تم دونوں ہی میرے ہاتھوں مرنا چاہتے ہو؟؟؟؟؟""

وہ تمسخرانہ اڑاتی نظروں سے اسکو دیکھنے لگا اسکے اس طرح سے دیکھنے پہ حیدر نے نفرت سے اپنا چہرہ دوسری طرف کر لیا تھا

www.urdunovelsmania.com

اسکے اس طرح سے منہ موڑنے پہ سدھانت اگروال مسکراتا ہوا سیدھا کھڑا ہوا۔۔۔

"اگر تم میری مما کے جاننے والے ہو تو مجھے مار کیوں رہے ہو؟؟؟ تمہیں شرم آنی چاہیے اپنی ہی پھپھو کے بچوں کو مارتے ہوئے،

"ہاہا۔۔۔ہا۔۔۔۔اس نے ایک جاندار قسم کا قہقہہ لگایا۔۔۔۔

"جنگ میں سب جائز ہے "وہ اپنا بدلہ بھول سکتی ہیں تو میں کیوں نہیں بھول سکتا انہیں"

علی اور ارمان اس کی خبر رکھے ہوئے تھے، انہوں نے سدھانت اگروال کی ساری انفارمیشن اکٹھی کرلیں تھیں۔

وہ کینیڈا کا نیشنلٹی ہولڈر تھا۔اور اس نے اپنا آئی۔ڈی کارڈ سادات کے نام سے بنوا رکھا تھا۔اور مذہب والے آپشن میں خود کو مسلم بتایا تھا۔اسی لیے اسے پاکستان آنے میں کوئی دقت پیش نہیں آتی تھی۔

علی ائیرپورٹ پر اس کی ساری انفارمیشن دے چکا تھا۔اور انہیں آگاہ کرچکا تھا کہ اگر سادات نام کا بندہ پاکستان لینڈ کرے تو اسے فوراً آگاہ کردیا جائے۔۔۔۔

اس کے پاکستان آتے ہی علی اور ارمان اپنے کمانڈر کے ساتھ اسے پکڑنے نکل چکے تھے اسے ٹریس کر رہے تھے ساتھ ساتھ۔ کیونکہ اس بار جو ٹھوس ثبوت ان کے ہاتھ لگے تھے اس میں سدھانت اگروال انڈین ایجینسی را کا Rawagent ظاہر ہوا تھا۔ کتنے روپ تھے اس کے۔۔۔۔۔

اور یہ پکا ثبوت ملتے ہی انہیں آرڈر مل چکے تھے اسے زندہ یا مردہ پکڑنے کے۔

پاکستان میں موجود کچھ باہر کی ایجنسیاں تھیں جس کی اسے پشت پناہی حاصل تھی۔ وہ انہیں کے بل پر اتنا سب کچھ کر رہا تھا۔۔۔۔۔

علی اور ارمان کھڑکی سے کود کر بہت آہستہ سے اس خالی بلڈنگ میں میں داخل ہوئے تھے جو شہر سے زرا دوری پر واقع تھی یہ ایک ویران، خستہ اور کھنڈر نما بلڈنگ تھی جو شہر کے سنسان علاقے میں موجود تھی۔۔ جہاں اس وقت سدھانت اگروال نے حیدر کو قید کیا ہوا تھا

"" علی تم ایسا کرو تم اوپر کی طرف جاؤ... میں باہر سے دیکھتا ہوں کہیں باہر کوئی پوشیدہ خطرہ نا ہو کمانڈر نے کہا۔۔۔ اور باقی کچھ ساتھیوں کو نیچے کے ہال کی تلاشی کا حکم دیا۔۔

www.urdunovelsmania.com

"ارمان تم میرے ساتھ آؤ۔۔۔ مگر اس کمینے سدھانت کو مت مارنا کیونکہ وہ میرا شکار ہے۔اس نے میرے گھر والوں کو تکلیف دی ہے، اسے بھی ایسی موت دوں گا کہ دنیا کانپے گی"

اس لمحے اسکے انداز میں ایک وحشت تھی جو سامنے والے کو کانپنے پہ مجبور کر دیتی تھی" علی اپنی گن لوڈ کرتے ہوئے اوپر جانے والی سیڑھیوں کی طرف بڑھا۔۔۔ ارمان بھی اس کے پیچھے پیچھے تھا۔۔ وہ دونوں اس وقت دیوار کے ساتھ لگے ایسے چھپ کے کھڑے ہوئے تھے۔کہ کسی کی بھی نظر ان پر نا پڑے۔وہ دشمن کو خطرہ بھانپ کر فرار ہونے کا موقع فراہم نہیں کرنا چاہتے تھے۔۔۔

""سنو ارمان"

اس نے بہت آہستہ آواز میں اسے پکارا تھا

"ہمم" وہ بھی آہستگی سے بولا۔

علی نے دیکھا اسکو دو کمرے روم نظر آ رہے تھے۔۔۔

"تم لیفٹ سائیڈ والے میں جاؤ"

"میں رائٹ میں"

"اوکے"

یہاں کتنے آدمی چھپے ہوئے تھے وہ اس بات سے بے خبر تھا۔ مگر جان ہتھیلی پہ رکھ کر وہ بنا ڈرے آگے بڑھا۔

ابھی وہ آگے بڑھا ہی تھا کے کمرے کے باہر ایک آدمی ہاتھ میں گن لئے کھڑا ہوا تھا علی اپنی گن پر سائلنسر لگایا ہوا تھا۔۔۔وہ بہت آہستہ سے قدم اٹھاتے ہوئے آگے بڑھا اس آدمی کی پشت تھی علی کی طرف۔۔اس لئے وہ اسکو دیکھ نہیں پایا۔۔۔۔

علی نے بنا ایک لمحہ بھی ضائع کیے اسے شوٹ کردیا۔۔۔

اس سے پہلے کہ اس شخص کا بے جان وجود فرش پر گرتے ارتعاش پیدا کرتا۔

علی نے اس کے مردہ وجود کو سہارا دیئیے فرش پر لیٹایا۔۔۔

اس شخص کو مارنے کے بعد علی نے کمرے کا دروازہ آہستگی سے کھولا درواز کھول کر دیکھا تو حیدر منہ گھٹنوں میں دیئے بیٹھا تھا اور سدھانت اگروال اس کے پاس کھڑا اس پر گن تانے ہوئے تھا۔۔۔

حیدر اور سدھانت دونوں نے بیک وقت کھلتے ہوئے دروازے کی طرف دیکھا جہاں سے علی نڈر انداز میں اندر داخل ہوا تھا۔

"بھائی"

حیدر کی جیسے ہی اس پہ نظر پڑی تو اس نے تڑپ کر اسکو پکارا تھا۔۔۔

ارمان جو دوسرا کمرہ خالی دیکھ جہاں علی گیا تھا اسی روم کی طرف آیا۔۔۔باہر ایک آدمی کی لاش دیکھ کر وہ اس پر سے پھیلانگ کر فوراً اندر آیا یہی سوچ کر کہ کہیں علی خطرے میں نا پڑ گیا ہو۔

سدھانت نے علی کو سامنے دیکھ اس پر فائر کیا۔

وہ وقت رہتے بجلی کی رفتار سے نیچے ہوا اور سدھانت کا نشانہ چوک گیا۔۔۔

جوابا علی نے اس پر فائر کیا۔ وہ بھی برق رفتاری سے پیچھے ہوا مگر گولی اس کی بازو پر لگی۔۔۔۔

"حیدر میری طرف آؤ" ارمان نے اسے آواز دی جو خوفزدہ نظروں سے ساری کاروائی دیکھ رہا تھا۔ ارمان کی آواز سنتے ہی اپنی جگہ سے اٹھا۔۔۔

"وہیں رک جاؤ حیدر ورنہ اپنی جان سے جاؤ گے" سدھانت نے اسے دھمکایا۔۔۔

حیدر کے قدم اس کی دھمکی پر وہیں تھمے۔

"Haidergo….."

علی کی جاندار غراہٹ اسے سنائی دی تو اس نے ارمان کی طرف دوڑ لگائی۔۔۔

سدھانت نے فائر کیا۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ فائر حیدر کو لگتا۔

علی نے اس کے منہ پر ایک زوردار پنچ مارا۔ اس کی انگلی میں ایک مضبوط انگوٹھی تھی جس پر شیر بنا ہوا تھا۔

اس کا کارنر سدھانت کے ناک پر لگتے ہی اسے چھیل گیا۔۔۔اور ناک سے خون بہنے لگا

۔۔۔

سدھانت نے اپنے ناک پر ہاتھ لگا کر دیکھا اس کا اپنا ہاتھ اپنے ہی خون سے رنگا گیا

۔۔۔۔۔

اس نے طیش میں آکر علی کو کک ماری۔۔۔۔اور پھر استہزایہ انداذ سے ہنسا۔۔۔۔
اس نے آگے بڑھ کر اس بار پوری قوت لگا کر اس بار اسکے پیٹ میں مکا مارا
"سنا تھا تم ہندوؤں کے بارے میں کہ تم لوگ شاطر ہو، مگر اتنے نیچ انسانیت کے نام پر دھبہ،جو بدلے کی آگ میں اپنے سگے رشتوں کو نہیں بخشتے ان اسے اور امید بھی کیا کی جائے
۔"

"آج میں تمہاری جان لے لوں گا"

وہ سدھانت کا منہ دبوچتا ہوا دھاڑا۔۔

""لگتا ہے تمہیں اپنے بھائی کی جان کی زرا بھی پرواہ نہیں۔۔جو اس وقت میرے نشانے پر ہے..میری بس یہ ٹریگر دبانے کی دیر ہے۔سب ختم۔۔ہا۔ہا۔ہا۔۔۔"
اسکے چہرے پہ استہزیہ مسکراہٹ تھی

"'ہمیشہ سے تم کتوں کا کام ہے پیچھے سے وار کرنا اور بھونکنا۔ جبکہ شیروں کا کام ہے سینہ تان کر تم جیسے کتوں کا مقابلہ کرنا''

سدھانت نے طیش زدہ ہوتے ہوئے حیدر پر گولی چلائی۔۔۔۔

اور خود کمرے کی کھڑکی سے نیچے کود گیا۔۔۔

"ArmansaveHaider"

ارمان جو پہلے ہی حیدر کو سدھانت کے نشانے سے بچا چکا تھا۔

اسے حفاظت سے اپنے ساتھ لیے نیچے اترنے لگا۔۔۔۔

چند لمحوں میں بازی پلٹ گئی۔

نیچے موجود کمانڈر نے باقی ساتھیوں کے ساتھ نیچے کا حصہ کلیئر کیا۔۔۔۔۔

علی نے بھی سدھانت کے پیچھے کھڑکی سے نیچے جمپ لگا دی۔

دوسری منزل سے نیچے جمپ لگاتے اس کی ایک ٹانگ تھوڑی سی بینڈ ہوئی اسے درد بھی ہوا۔ مگر اسے اپنے درد بھی محسوس نہیں ہوا۔ وہ سدھانت کے پیچھے بھاگا۔

جو جنگل کی طرف لنگڑاتے ہوئے جا رہا۔۔۔ایک ہاتھ اپنے گولی لگے زخمی بازو پر رکھے ہوئے تھا۔۔۔۔

وہ علی کو دیکھ گھنی جھاڑیوں کی اوٹ میں ہوا۔۔۔

علی نے اس پر فائر کیا۔۔۔۔

سدھانت چھپ کر پیچھے سے باہر آیا اور علی کے ہاتھ کی طرف پتھر پھینکا۔۔۔

اس کے ہاتھ سے گن چھوٹ کر نیچے گری۔۔۔۔

سدھانت نے دوڑ لگائی۔۔۔۔

علی نے گن ڈھونڈھنے میں وقت ضائع کیے بغیر اپنے لانگ شوز میں سے تیز دھار چاقو نکالا اور سدھانت کی طرف پھینکا۔۔۔۔

جو رات کے اندھیرے میں سیدھا سدھانت کی گردن کے آرپار گیا۔۔۔۔

اس کا سر دھڑ سے جدا ہو کر جھاڑیوں میں دور جا گرا۔۔۔۔

گردن میں سے تیز دھارے خون کے نکلنے لگے۔ بس لمحوں میں وہ مردہ وجود میں بدل گیا۔

"ہمارے ملک میں دہشت گری پھیلانے والوں اور دشمنوں کا یہی انجام ہوگا۔

اس ملک کے شیر جوان یونہی ہمیشہ اپنے ملک کی حفاظت میں سر دھڑ کی بازی لگائیں گے۔ تاکہ آئیندہ کوئی ہمارے ملک کو میلی نظر سے نا دیکھ سکے۔۔۔۔

آئی ایس آئی کے کارناموں پر ہمیشہ ہمارے ملک کو فخر رہے گا۔

پاکستان کی خفیہ ایجنسی آئی ایس آئی ہمارے ملک کا وہ ادارہ ہے جس پر پوری قوم کو فخر ہے قوم کے ان جانباز بیٹوں نے دفاع وطن کی جنگ ہمیشہ دشمن کے گھر میں گھس کر لڑی اور ملک و قوم کو ان گنت بڑے بڑے سانحات سے محفوظ رکھا اور جرات و بہادری اور پیشہ ورانہ مہارت کی لازوال داستانیں رقم کی ہیں۔

دیر سے ہی سہی مگر اس کے ملک کے اور خاندان کے دشمن کو اس کی دشمنی کی سزا مل گئی تھی۔۔۔اور

ایسی سزا ملی اس دشمن کو جو خود علی نے بھی نہیں سوچی تھی۔۔۔۔

urdu novels mania www.urdunovelsmania.com

اس نے گن ڈھونڈھ کر واپس اپنی بیلٹ میں ڈالی۔

اور اپنے ساتھیوں کی طرف واپس بڑھا جہاں ارمان کے ساتھ حیدر بھی تھا۔۔۔

"علی بھائی"

حیدر علی کو سلامت واپس آتے دیکھ اس سے لپٹ گیا۔۔۔

"کچھ نہیں ہوا حیدر سب ٹھیک ہے" علی نے ہمیشہ کی طرح اس کے بال بگاڑتے ہوئے پیار بھرے انداز میں کہا۔

اس بار حیدر اس کے بال بگاڑنے پر ناراض ہونے کی بجائے ہلکا سا مسکرایا۔۔۔

ریسیپشن شہر کے مشہور ترین ہوٹل میں رکھا گیا تھا۔ سب مہمان تقریبا آچکے تھے۔ قرت العین، آرزو اور عائشہ بھی شہر کے سب سے اچھے بیوٹی سیلون سے تیار ہوئے کب کی ہال میں پہنچ چکی تھیں۔ سب سے پہلے ہال میں قرت العین اور سلطان آفندی داخل ہوئے، قرتالعین نے وائٹ نیٹ کی میکسی فراک زیب تن کر رکھی تھی جس کے بازو گلے اور دامن پر وائٹ خوبصورت پرلز کا دیدہ زیب کام کیا گیا تھا۔ جبکہ سلطان نے اس سے میچ کیے پیور وائٹ تھری پیس سوٹ پہنا ہوا تھا۔ جو اس کی خوبرو شخص کو اور بھی جاذب نظر بنا رہا تھا، دونوں کی جوڑی چاند اور سورج کی مثال پر پوری اتر رہی تھی۔

وہ دونوں ایک دوسرے کے ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے اندر آئے تو کمیرہ لائٹس اور مہمانوں کی نظریں ان دونوں کے چہروں پر ٹھہر سی گئیں۔ ان پر گلاب کی پتیوں کی برسات ہوئی

۔۔۔اینٹرینس پر۔۔۔

وہ دونوں چلتے ہوئے سٹیج پر بیٹھ گئے۔

ان کے بعد عائشہ اور ارمان اندر داخل ہوئے، تو الیکٹرک آتش بازی کا مظاہرہ ہوا۔ چار سو روشنیاں بکھر گئیں۔۔۔۔

وہ دونوں بھی ساتھ ساتھ چلتے سٹیج تک آئے۔ اور اپنی جگہ پر براجمان ہوئے۔۔۔۔ عائشہ نے ڈارک بلیو کلر کی میکسی اور ارمان نے ڈارک بلیو کلر کا تھری پیس سوٹ پہنا ہوا تھا۔ دونوں ایک سے بڑھ کر ایک لگ رہے تھے۔۔۔۔

سب مہمان ان دونوں کپلز کو آکر وشز دے چکے تھے اور تیسرے کپل کے بارے میں پوچھ رہے تھے۔ انیقہ اور جنت گیلانی عابدہ آفندی کے ساتھ سٹیج پر بنے دوسرے صوفے پر بیٹھی ہوئیں تھیں۔ جبکہ اکبر، وہیں کھڑا سب مہمانوں کو ڈیل کر رہا تھا۔

عیسی گیلانی، موسی گیلانی اور ابراہیم آفندی تینوں اپنے کچھ بزنس پارٹنر کے ساتھ کاروباری گفتگو میں محو تھے۔

حرعین اور آن فاطمہ نے آج ایک جیسی ساڑھیاں زیب تن کر رکھی تھیں۔ حرعین نے لائٹ پنک کلر کی شفون کی ہلکے سے کام والی جبکہ آن فاطمہ نے لائٹ پرپل کلر کی ہلکے سے کام والی ساڑھی پہنی ہوئی تھی۔ دونوں ہلکے سے میک اپ میں بھی بہت عمدہ دکھائی دے رہی تھیں۔

www.urdunovelsmania.com

حیدر نے براؤن کلر کا تھری پیس پہن رکھا تھا۔ اس کے کالج کے بھی ایک دو دوست مدعو تھے وہ انہیں سے باتوں میں مشغول تھا۔۔۔

"آن سب بار بار علی اور آرزو کا پوچھ رہے ہیں تم ایسا کرو آرزو کو سٹیج پر لے آؤ۔۔۔

"مگر علی؟" اسنے متفکر انداز میں کہا۔

"ابھی تک نہیں پہنچا وہ۔ کبھی بھی ایسی لاپرواہی نہیں کرتا یہ آج پتہ نہیں کیوں؟ شاید کوئی ضروری کام ہو...اکبر نے اندازہ لگایا۔۔۔

آن اور حرعین دونوں آرزو کو اپنے ساتھ لیے لاکر سٹیج پر بٹھا چکی تھی۔۔۔

کافی دیر سے وہ اکیلی اسٹیج پر بیٹھی علی کی راہ تک رہی تھی۔۔۔ سب لوگ ہنسی ٹھٹھولوں میں مگن تھے۔ سب پارٹی کا مزا لیتے ادھر ادھر گھوم رہے تھے۔، ایک وہی تھی جو ایک ہی جگہ چپک کر رہ گئی تھی، بھاری کامدار دوپٹہ سر پر جمائے، سیاہ رنگ کا بھاری گاؤن زیب تن کیئے، جس کے بازو گلے اور بارڈر پر موتیوں کا نفیس سا کام کیا گیا تھا۔ ہلکی پھلکی جیولری اور سادہ سے میک اپ میں اس کا معصوم حسن کافی دمک رہا تھا، ناک میں موجود باریک سی نوز اس کے سادہ حسن کو چار چاند لگا رہی تھی، گھنگھریالے بالوں کو آج سٹریٹ کیے شانے کی ایک سائیڈ سے لاکر آگے رکھا گیا تھا۔

اس کی نظریں سارے ہال میں اسے ہی ڈھونڈھ رہی تھیں۔ اچانک نظر ہال کی اینٹرینس پر پڑی جہاں سے وہ بلیک کلر کے ٹکسیڈو کے پینٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالے، پورے وقار سے چلتا ہوا اندر آرہا تھا، اپنے دراز قد، وجیہہ پرسنالٹی اور بلیک سلکی بالوں کی وجہ سے وہ پوری محفل پر چھایا ہوا لگا۔۔۔ وہ اندر آیا اور اکبر گیلانی سے ہنستے ہوئے بات کرتا دکھائی دیا اس ہلکی بڑھی ہوئی شیو اس کی سرخ وسفید رنگت کو اور بھی زیادہ وجیہہ بنا رہی تھی، شفاف سیاہ آنکھوں میں آج اک عجب قسم کی الوہی چمک تھی۔۔۔ اسے اپنے دل کی دھڑکنیں منتشر ہوتی ہوئی دکھائی دیں۔۔۔

اسے دیکھنے میں وہ اتنا محو تھی کہ اپنے پاس آکر بیٹھے ہوئے حیدر کی موجودگی کو بھی محسوس نہ کر سکی۔

"آج بھائی بہت اچھے لگ رہے ہیں نا، کبھی وہ ایسے فارمل تیار بھی نہیں ہوئے ہمیشہ وہی جینز شرٹ میں رہتے ہیں۔۔۔۔

"ہمممم۔۔۔۔ وہ کھوئے ہوئے انداز میں بولی۔۔۔۔

"واقعی میں آپ کو بھائی پیارے لگے؟؟؟

UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania

آرزو نے چونک کر دیکھا حیدر اس کا مذاق بنا رہا تھا۔ اور وہ اس قدر کھوئی ہوئی تھی کہ پتہ نہیں کیا بول رہی تھی اسکے سوال کے جواب میں۔۔۔

"حیدر انسان بن جاؤ "آرزو نے اسے اپنی بڑی بڑی آنکھوں سے گھورا۔۔۔جس میں اسنے کانٹیکٹ لینس لگا رکھے تھے۔۔۔

"بھابھی گود بٹھائی کی رسم شروع ہوئی چاہتی ہے۔ "کہتے ہی حیدر اس کی گود میں بیٹھا۔۔۔۔

"بھائی اس حیدر کی جراءت تو دیکھیں ٹرپل اے کو تنگ کر رہا ہے۔ عائشہ جو ارمان کے ساتھ سٹیج سے نیچے اتر کر ادھر ادھر گھوم رہی تھی علی کے پاس آ کر بولی۔۔۔

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

علی ٹرپل اے والی بات پر نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگا۔۔۔

"نہیں آئی سمجھ ؟ ؟ وہ حیرانی سے بولی۔

"بھائی آپ اے۔ اے۔۔۔ تو بھابھی۔ آرزو علی اکبر۔ ہوئی نا ٹرپل اے۔

علی اس کی بات پر مسکرایا۔۔۔

اس نے حیدر کو آرزو کی گود میں بیٹھتے دیکھ فورا سٹیج تک آیا۔

"حیدر یہ کیا بدتمیزی ہے"

"علی اس بیچارے کو کیوں ڈانٹ رہے ہو۔ یہ تو رسم ہوتی ہے۔ دیور گود میں بیٹھتا ہے ۔جنت گیلانی نے بتایا۔

"اسے جلدی سے دے دلا کر فارغ کرو" علی نے آرزو کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

اس نے اپنے لب بھینچ لیے۔ کیوں کہ اس وقت اس کا کلچ خالی تھا۔ وہ الجھن کا شکار تھی کہ کیا کہے۔

علی نے اسکے چہرے کے تاثرات سے اندازہ لگایا اور اپنے والٹ سے چند ہزار کے نوٹ نکال کر حیدر کے ہاتھ میں تھمائے۔۔۔۔

تو وہ مسکراتے ہوئے نیچے اترا۔۔۔۔

کھانے کا وقت ہوا تو اب اسی میں مشغول ہو گئے۔

کھانے میں بہت سی ڈشز رکھی گئیں تھیں۔

جس میں فش کی مختلف ڈشز، مٹن بریانی۔ چکن پلاؤ، قورمہ۔ باربی کیو۔ فورٹ سیلڈ، میٹھے میں آئس کریم اور فرنی تھی۔۔۔۔

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

"اچھی جوڑی ہے دونوں کی.." قرت العین نے ستائشی نظروں سے عائشہ اور ارمان کو دیکھ کر کہا۔۔۔

ارمان اپنے ہاتھ میں بریانی کی پلیٹ پکڑے دوسرے ہاتھ سے بریانی کا چمچ بھر کر عائشہ کے منہ میں ڈال رہا تھا۔۔۔

"ہاں یہ تو ہے، اللہ ان دونوں کو ہمیشہ ایسے ہی خوش رکھے.." سلطان نے دل سے ان دونوں کے لئے دعا کی جس پر قرت العین نے آمین کہا تھا..

"یونیورسٹی میں پچھلے چار سال سے میں تمہاری محبت میں پاگل ہوئی پھر رہی ہوں اور تم نے چپ کر کہ شادی رچالی، کیا بات ہے تھی اس میں ایسی جو مجھ پر تم نے اس لڑکی کو فوقیت دی۔" تانیہ زہریلے لہجے میں بولتی ہوئی وہ مزید اس کے قریب ہو کر بولی، اس کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔۔۔ مگر الفاظ اور لہجے میں دہک۔۔۔۔ بظاہر انداز اتنا دوستانہ تھا کہ دیکھنے والا یہ سمجھ ہی پا رہا تھا کہ وہ اس سے کس بارے میں بات کر رہی ہے۔۔۔ دور سے بات کرتے ہوئے وہ دوست ہی لگے۔ جو ہنس ہنس کر بات کر رہے تھے۔۔۔۔

"اپنی بکواس بند رکھو میں نے تمہیں کبھی بڑھاوا نہیں دیا یہ سب تمہارے اپنے گھٹیا دماغ کی اختراع ہے" وہ زہر خند انداز میں مگر مسکرا کر بولا اور اپنے تاثرات چھپانے کے لیے ہاتھ میں موجود کولڈ ڈرنک کا گلاس منہ کو لگا کر دو گھونٹ بھرے۔۔۔۔

آرزو دور سے ان دونوں کو آپس میں باتیں کرتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔

وہ لڑکی جو علی کے ساتھ باتیں کر رہی تھی وہ علی کے ساتھ کھڑی بہت حسین لگ رہی تھی۔۔۔اس نے آزردگی سے دونوں کو ساتھ دیکھ کر نظریں چرالیں۔۔۔۔

"ویسے تمہارا ٹیسٹ بہت ہی خراب ہے اے۔ اے، مجھے بہت حیرانی ہوئی تمہاری وائف کو دیکھ کر.."

"کہاں تم اتنے اور کہ۔۔۔اس سے پہلے کہ اس کی بات پوری ہوتی علی کے صبر کا پیمانہ لبریز ہوا۔۔۔۔

"اپنی عزت کی ذرا سی بھی پرواہ ہے تو منہ بند کر کہ یہاں سے دفعہ ہوجاو ورنہ سب لحاظ بھلائے دھکے مار کر نکالوں گا۔ اگر منہ بند نا کیا تو"

وہ پاؤں پٹخ کر دوسری طرف چلی گئی۔۔۔۔

urdu novels mania www.urdunovelsmania.com

"اتنی دیر کیوں ہوئی آنے میں..؟" مہمانوں کی بھیڑ سے نکل کر وہ دونوں ایک طرف آئے تو اکبر نے علی سے پوچھا۔

"ڈیڈ بس ایک امپورٹینٹ کام تھا اسے ہی نپٹانے میں کچھ وقت لگ گیا۔۔۔

"وہ دیکھو دونوں تھانیدارنیاں ہم دونوں پر نظر رکھے ہوئے ہیں۔

اکبر نے علی کی توجہ آن اور حرعین پر دلائی جو انہیں ہی گھور رہی تھیں۔

"اوہ ڈیڈ آپ کی ہمت کو سلام ہے۔کیسے نپٹ لیتے ہیں دونوں سے" وہ مسکرا کر بولا۔

اکبر بھی اس کی بات پر مسکرا کر رہ گیا۔۔۔

"تم یہاں کیا کر رہے ہو؟ جاؤ اسٹیج پر آرزو کے پاس وہ کب سے تمہاری راہ دیکھ رہی تھی۔اسے بھی تھوڑا وقت دو یہی وقت تو سپیشل ہے تم دونوں کے لیے۔۔۔

"جی ڈیڈ"

آرزو نے اس کی طرف دیکھا جو خاموشی سے اس کے ساتھ آ کر بیٹھا۔

سر باقی دونوں کپلز کا فوٹو شوٹ ہو گیا ہے اب آپ کی باری۔

www.urdunovelsmania.com

علی اور آرزو سٹیج سے نیچے اتر کر ایک طرف چلے گئے جہاں فوٹوشوٹ کا انتظام کیا گیا تھا ۔ فوٹوگرافر نے ان دونوں سے مختلف پوز بنوا کر چند یادگار تصویروں کا اپنے کیمرے کی آنکھ میں ہمیشہ کے لیے قید کر لیا۔

آخر میں فیملی تصویر لی گئی۔ یوں ایک شاندار تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔۔۔۔

سب مہمان اپنے اپنے گھروں کو رخصت ہونے لگے۔

ارمان عائشہ کو اپنی گاڑی میں لیے عابدہ آفندی اور ابراہیم آفندی کے پیچھے روانہ ہوا۔۔۔ جبکہ علی نے سب کے ساتھ آرزو کو گھر بھیج دیا اور خود ہال کے باہر سے اپنی گاڑی میں پتہ نہیں کہاں گیا۔

تقریب سے واپسی پر سلطان ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا سنجیدگی سے ڈرائیو کرتے گاہے بگاہے نظر قرت العین پر بھی ڈال لیتا جو گاڑی کی ونڈو سے باہر کے تیزی سے گزرتے ہوئے مناظر پر نظریں جمائے ہوئے تھی۔۔۔۔

"ہم ادھر ہیں محترمہ اور آپ کی نگاہیں باہر کسے ڈھونڈھ رہی ہیں؟.."

اس کی آواز پر وہ چونکی تھی، گردن موڑ کر اسے دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہا تھا.....

"مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی..." انداز الجھا ہوا تھا..

"کیوں کوئی بات نہیں کرنی؟ دیکھو قرت العین میں تمہیں منا چکا ہوں پہلے بھی اس بات پر کہ مجھے آرام سے جانے دو پلیز مجھے یوں خاموشی کی مار مت مارو۔ میں تمہاری خفگی لیے یہاں سے نہیں جا سکتا۔"

"ایک بات بتائیں میں کون ہوں"؟

"تم میری جان۔۔۔ میرے دل کی دھڑکن میری بیوی ہو.." مسکرا کر اسے دیکھا، اس کے جواب پر ماہم کے ماتھے پر شکنیں نمودار ہوئیں، ناراضگی سے اسے دیکھا..

"اگر میں بیوی ہوں تو آپ کو میری خوشی کا خیال بھی رکھنا چاہیے۔ میں نہیں چاہتی کہ آپ کہیں بھی جائیں۔ اگر آپ گئے نا مجھے چھوڑ کر تو۔۔۔تو۔۔۔میں کچھ کر ڈالوں گی.." وہ جیسے پھٹ پڑی تھی..

سلطان نے مسکرا سے اس کے بپھرے انداز کو دیکھا..

مگر فوراً چہرے کے تاثرات چھپائے۔۔۔

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

عائشہ اور ارمان دونوں ایک ساتھ سیڑھیاں چڑھ کر اپنے روم کی طرف آئے۔ ارمان نے دروازے کا ہینڈل گھمایا تو دروازہ کھلا۔۔۔

عائشہ نے ابھی اندر قدم ہی رکھا تھا کہ اس پر گلاب کی پتیوں کی بوچھاڑ ہوئی۔۔۔ اس نے دونوں ہاتھ پھیلا کر ان گرتی ہوئی نرم و ملائم پتیوں کو محسوس کیا۔۔۔۔

ارمان نے ڈور کو لاک کیا اور اسکے تاثرات جانچنے لگا۔۔۔۔

سارا کمرہ گلاب کی محسور کن خوشبو سے مہک رہا تھا۔ بستر پر فرش پر ہر جگہ گلاب کی پتیاں بکھری ہوئی تھیں۔ غرض یہ کہ پورا کمرہ پھولوں سے سجا ہوا تھا۔ فینسی لائٹس لگا کر کمرے کو سجایا گیا تھا۔ جن میں سے مدھم سی رنگین لائٹس نکل رہی تھی۔ کینڈلز کی روشنی نے کمرے کو مزید فسوں خیزی عطا کر رکھی تھی۔

ارمان نے عائشہ کا ہاتھ تھامے اسے لا کر ڈریسر کے سامنے پڑے سٹول پر بیٹھایا۔۔۔

اسکا وزنی دوپٹہ اتار کر ایک طرف رکھتے ہوئے۔

ڈریسر کے دراز میں سے ایک مخملی کیس نکال کر اس میں سے ایک چین برآمد کی۔

اور اسے عائشہ کے گلے کی زینت بنا ڈالا۔

وہ پلاٹینم کی باریک سی چین تھی جس میں ننھا سا ہارٹ شیپڈ ڈائمنڈ جگمگا رہا تھا۔

"تمہاری منہ دکھائی "کیسی لگی؟؟؟

"واؤ۔ اٹس سو پریٹی!!!وہ تحیر آمیز نظروں سے خود کو شیشے میں دیکھتے ہوئے چین پر ہاتھ رکھ کر توصیفی انداز میں بولی۔

"پہلے تو سب اچانک ہوگیا۔ اب وقت ملا تو سوچا ارمان اپنے سب ارمان پورے کرلے

۔۔۔

وہ مسکرا کر بولا۔۔۔۔

"تم چینج کرلو"سلطان نے قرت العین کو کمرے میں آتے ہی سپاٹ انداز میں کہا۔

قرت العین نے اس بات پر گھور کر اسے دیکھا۔

پھر گہرا سانس لے کر خود کو نارمل کیا۔

"آپ نے آج میری تعریف بھی نہیں کی ہے مجھے بتایا بھی نہیں کہ ریسپشن پر میں کیسی لگ رہی تھی اور نا ہی مجھے پیار۔۔۔اس نے بات ادھوری چھوڑ دی۔

اس کی بات پر سلطان نا محسوس انداز میں مسکرایا۔۔۔ مگر اسکے دیکھنے سے پہلے مسکراتے ہوئے لب سمٹ گئے

"جاؤ جلدی چینج کرکہ آؤ۔ ۔مجھے ائیر پورٹ پر چھوڑنے نہیں جاؤ گی" وہ عجلت میں کہتے ہوئے کبرڈ کے اوپر رکھا بیگ نیچے اتارتے ہوئے بولا۔

"کیا کہا آپ نے؟؟؟

"ادھر زرا میری طرف دیکھ کر بات کریں۔اس کے سر پر بم پھوڑ کر خود کتنے مزے سے سامان بیگ میں ڈال رہا تھا۔

اس نے لڑاکا انداز میں کمر پر ہاتھ رکھ کر کہا

"دیکھو قرت العین میں تمہیں پہلے سے ہی جانے کے بارے میں بتا چکا تھا۔اب فضول ضد نا کرو اور خوشی خوشی مجھے الوداع کرو"

ورنہ وہاں جا کر خیال میں تمہارا یہی غصیلا خفگی بھرا چہرہ نظر آئے گا۔

"پلیز قرت!!!وہ لجاجت سے بولا۔

وہ کبرڈ میں سے ایک سوٹ لیے پاوں پٹختی ہوئی واش روم کی طرف بڑھ گئی۔

تھوڑی دیر میں واپس باہر آئی۔

منہ ہنوز پھولا ہوا تھا۔

"جانے سے پہلے ملو گی نہیں"سلطان نے اپنی دونوں بازوں واکیں۔

"اس کی ضرورت نہیں آپ کو"وہ نروٹھے انداز میں کہتے ہوئے روم سے باہر نکلی تو سامنے ہی ابراہیم آفندی اور عابدہ آفندی کھڑے تھے۔وہ بھی چینج کر چکے تھے۔

"ہو گئے ریڈی"؟

ابراہیم آفندی نے پوچھا۔

"جی ڈیڈ" چلیں ؟؟؟

"ہاں بالکل"

وہ سب ائیرپورٹ کی طرف نکل گئے۔۔۔۔

سامان اندر جا چکا تھا چیکنگ کے لیے۔

"اوکے تو پھر اللہ حافظ!

سلطان نے اپنے والدین کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"اللہ حافظ! سلطان اپنا اور قرت العین کا بہت بہت دھیان رکھنا۔

عابدہ آفندی نے قرت العین کو گلے لگاتے ہوئے کہا۔

قرت العین نے حیرت زدہ نظروں سے سلطان کی طرف دیکھا۔

جس کی بتیسی پوری باہر تھی۔

"آپ مجھے تنگ کر رہے تھے؟

وہ غصے میں آکر بولی۔

"سلطان تم نے اسے بتایا نہیں ؟؟؟ ابراہیم آفندی نے اس سے پوچھا۔

سلطان نے نفی میں سر ہلایا۔

"سوری ڈیڈ آپ کی بہو ٹریجڈی کوئین بنی ہوئی تھی۔ اور مجھے اسے ستانے میں مزہ آرہا تھا۔

سوچا سرپرائز دوں گا" وہ سر کھجا کر خفیف سا مسکرایا۔۔۔

"سلطان مت تنگ کیا کرو ہماری بہو کو۔

عابدہ آفندی نے اسے پیار بھری ڈانٹ پلائی۔

اوکے پھر ہم چلتے ہیں آپ بھی اپنا بہت سا خیال رکھیے گا۔

ارمان کو میں اپنے جانے کا بتا چکا ہوں۔ سلطان نے کہا۔

"ہمممم یہ بھی ٹھیک ہے۔"

اچھا اللہ نگہبان!!!عابدہ آفندی نے دعائیہ انداز میں انہیں الوادع کیا۔

وہ دونوں جہاز میں سوار ہوئے۔۔۔۔

"بہت برے ہیں آپ"

"کیا یار تمہیں سرپرائز دینا تھا۔ سوچا آرام سے ہنی مون منائیں گے۔

"ہم جا کہاں رہے ہیں"؟

"میں نے سوچا ہمارے پاکستان میں اتنی خوبصورتی چھپی ہے۔ لوگ بیرون ممالک سے یہاں آتے ہیں سیر کرنے تو ہم اپنے ملک کو چھوڑ کر دوسروں کے ملک کیوں جائیں۔ میں تمہیں اپنے ملک کی ان جگھوں پر لے کر جاؤں گا جہاں آج سے پہلے تم کبھی بھی نہیں گئی ہوگی۔۔۔۔

"گھر چلیں" عابدہ آفندی نے ابراہیم آفندی سے کہا۔
"ہم بھی اپنے دونوں بیٹوں کی ذمے داری سے فارغ ہو گئے کیوں نا ہم بھی کہیں گھومنے چلیں۔
"یہ اس عمر میں آپ کو کیا شوق چرایا؟ وہ دھیمے سے مسکراتے ہوئے کہنے لگیں۔
"گھومنے پھرنے کی کوئی عمر تھوڑے ہی ہوتی ہے۔۔۔۔وہ دونوں ائیرپورٹ سے نکل کر اب وہاں کے قریبی پارک میں آہستہ آہستہ چل رہے تھے۔
"آج تو تھک گئے "اب میرا خیال ہے گھر چل کر آرام کریں۔ رات بہت ہو گئی ہے۔
"ارے گھر ارمان اور عائشہ ہیں۔ ان دونوں کو انجوائے کرنے دو کچھ وقت مجھے بھی دو۔ "بیٹھو نا کچھ دیر یہاں۔ ابراہیم آفندی اسے بینچ پر بیٹھنے کا اشارہ کرتے خود بھی بیٹھے۔
"چلیں ٹھیک ہے۔ "کہتے ہی وہ بھی بیٹھ گئی۔
"دل چاہ رہا ہے ہم بھی کچھ وقت ساتھ گزاریں۔ عرصہ ہی ہو گیا ہے یوں ساتھ بیٹھے۔ "ابراہیم صاحب نے گہری سانس لیتے ہوئے کہا۔
"جب بچے بڑے ہو جائیں تو کہاں وقت ملتا ہے۔

"ارے جب بچے چھوٹے تھے تب بھی آپ کہاں وقت دیتی تھیں۔ وہ پرانا شکوہ بھی یاد دلا گئے۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤

"آپ نے تو روم کو بدل کر رکھ دیا۔ کیسا چھوڑ کر گئی تھی اور آپ نے کیسا سجا دیا۔ سچی بہت پیارا الگ رہا ہے۔" عائشہ نے روم کو توصیفی انداز میں دیکھتے ہوئے کہا۔

"روم کے علاوہ بھی کوئی آپ کی توجہ کا منتظر ہے۔۔۔

وہ مخمور نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے بولا۔

وہ اچنبھے سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔

"ار۔۔۔ما۔۔۔۔ن۔۔۔وہ ٹکڑوں میں اسکی بولتی ہوئی نگاہوں سے گھبرا کر بولی۔۔۔

"میری سٹڈیز۔۔۔۔مجھے ابھی پڑھنا ہے

"تو میں نے کب روکا؟

"لیکن پیار کی پڑھائی بھی تو ساتھ ساتھ چل سکتی ہے۔ سامنے سمندر ہو اور بندہ پیاسا رہ جائے۔ یہ کہاں کا انصاف؟؟؟؟ وہ اس کا ہاتھ تھام کر بولا۔

urdu novels mania www.urdunovelsmania.com

"وہ مجھے نا بہت نیند آرہی ہے" کہتے ہی اس سے اپنا ہاتھ چھڑوایا۔۔۔

"ایسی بھی کیا جلدی ہے میڈم میکسی تو چینج کر لیں۔ ایسے ہی برائیڈل ڈریس میں سونا ہے۔

وہ جو خود پر کمفرٹر ڈال چکی تھی۔

ارمان کی بات پر شرمندہ ہوئی۔

"مجھے نہیں کرنا چینج" وہ منہ تک کمفرٹر اوڑھ گئی۔۔۔

ارمان نے مسکرا کر اس کی حرکت ملاحظہ کی۔

اس کے موبائل پر میسج نوٹیفکیشن آئی تو اس نے موبائل اٹھا کر دیکھا۔۔۔

کوٹ اتار کر ایک طرف رکھتے ہوئے وہ چینج کرنے چلا گیا۔

واپس آیا تو سادہ سے ٹراؤزر اور شرٹ میں تھا۔

"کس کا میسج تھا"؟

عائشہ نے کمفرٹر سے منہ باہر نکالے پوچھا۔

"میڈم کو تو نیند آرہی تھی،، یہ ایک دم بیویوں والی جاسوسی کیسے جاگ اٹھی؟؟؟ اس نے اپنا تکیہ درست کرتے ہوئے لیٹ کر پوچھا۔

"جو پوچھا ہے وہ بتائیں مجھے میرے دھیان سے مت بھٹکائیں۔۔۔۔

www.urdunovelsmania.com

"اوہ تو آپ کو مجھ پر اعتبار نہیں، آپکو لگتا ہے میری کسی گرل فرینڈ کا میسج ہوگا۔۔۔ یہ لیں دیکھ لیں۔ کس گرل فرینڈ کا ہے۔ اس نے اپنے موبائل کی سکرین اسکے سامنے کی۔

"یہ تو سلطان بھائی کا میسج ہے"

جی انہیں کا ہے بھائی اور بھابھی دونوں ہنی مون پر گئے ہیں۔۔۔۔۔

"اوہ اچھا" وہ کہتے ہی واپس منہ پر کمفرٹر لینے لگی۔۔۔

"میں بھی چاہتا تھا تمہیں کہیں ہنی مون پر لے کر جاؤں مگر میری جاب کی نوعیت کچھ ایسی ہے کہ میں اتنا لمبا ٹور افورڈ نہیں کر سکتا۔

میرا مطلب ہے مجھے اتنی چھٹیاں نہیں مل سکتی۔

"آپ کیا جاب کرتے ہیں؟ میں نے تو کبھی آپ سے پوچھا ہی نہیں"

بڑی جلدی نہیں یاد آ گیا آپ کو پوچھنے کا۔

"بتائیں بھی""""

"میں جو جاب کرتا ہوں اس کے بارے میں بتانے کا حق تو میں خود کو بھی نہیں رکھتا کجا کہ کسی اور کو بتانا۔

"تم بس اتنا یاد رکھنا تمہارا ارمان کبھی کچھ برا نہیں کر سکتا"

www.urdunovelsmania.com

"تمہیں مجھ پر یقین تو ہے نا؟؟؟ارمان نے اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے اپنے قریب کیا

"خود سے بھی زیادہ"

"بے شک ہم کچھ دن پہلے ہی ملے مگر مجھے ایسا لگتا ہے جیسے ہم صدیوں سے ایک دوسرے کو جانتے ہیں۔ عائشہ نے کھوئے ہوئے انداز میں کہا۔

"دنیا میں آنے سے پہلے ہی ہمارا رشتہ جڑ چکا تھا۔ ہم ازل سے ہی ایک دوسرے کے لیے بنے تھے اسی لیے ایک دوسرے سے مل گئے۔ اور اب ابد تک یونہی ہمیشہ ساتھ رہیں گے "ارمان نے اس کی آنکھوں میں دیکھ کر کہا۔ وہی گرے آنکھیں جن کا وہ اسیر تھا۔

پھر تھوڑا سا جھکا اور ان آنکھوں کو نرمی سے چھوا۔۔۔۔

اس کی تو سیٹی گم ہو گئی تھی ارمان کی جسارتوں کو بڑھتے دیکھ آنکھوں سے شروعات کی مگر اب وہ اسکے چہرے کے ایک ایک نقش کو چھو رہا تھا۔۔۔۔

"ارمان پلیز "اس نے ارمان کے سینے پر ہاتھ رکھے اسے روکنا چاہا۔۔۔

"ششششش۔۔۔۔۔۔

مگر ارمان نے اسے اپنی مضبوط گرفت میں لیتے ہوئے اس کی تمام مزاحمتوں کو ناکام بنا دیا

۔۔۔۔

سائیڈ ٹیبل پر رکھے ہوئے لیمپ کو بھی ہاتھ بڑھا کر آف کر دیا۔۔۔

"ہماری شریک حیات بہت حسین ہیں اتنی حسین کے مجھے اپنے حسن سے گھائل کر چکی ہیں

۔اس حسن کو خراج تحسین پیش کرنا تو بنتا ہے"...

وہ اس کے کانوں کے قریب سحر پھونک رہا تھا۔

عائشہ سانس کھینچ کر رہ گئی۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤

اس نے ہینڈل گھمایا تو کلک کی آواز سے دروازہ کھلا۔۔۔

اس نے جیسے ہی اپنے کمرے میں قدم رکھا اور سامنے دیکھا وہ اس کے بستر پر پورے

طمطراق سے موجود تھی، وہ چند پل ساکت رہ گیا۔ دل کی بے چین دھڑکنوں کو قرار ملنے لگا

۔۔۔اسے اپنی نظروں کے سامنے بالکل اپنی پسند میں ڈھلے دیکھ۔۔۔۔

وہ میکسی تبدیل کر چکی تھی اسی کی پسند کا مشرقی لباس زیب تن کیے، ہاتھوں میں بھر بھر

چوڑیاں پہنے۔

وہ اس کے کنگ سائز بیڈ پر ٹیک لگائے پاؤں سمیٹ کر بیٹھے ہوئے ہی سو گئی تھی۔ شاید اس کے انتظار میں۔

علی نے ایک نظر اس کے چہرے پر ڈالی۔۔ میک اپ سے مبرا شفاف و شاداب، بے داغ چہرہ، گھنی پلکوں کی باڑ گالوں کو چھو رہی تھی۔ گھنگھریالے بال کچھ پشت پر تھے کچھ شانے پر اور چند ایک آوارہ بل کھاتی ہوئی لٹیں گالوں پر گری ہوئی تھیں۔ یہی لاپرواہی اس کے نوخیز حسن کو مزید پر کشش بناتی تھی۔

شاید وہ خود بھی اپنے حسن کی اہمیت سے ماورا تھی۔

علی اکبر دھیرے دھیرے قدم اٹھاتے ہوئے اس کے پاس آیا۔۔۔

شرٹ کے کف کو کہنیوں تک موڑے وہ آرام دہ انداز میں اس کے پاس کر بستر پر بیٹھا اس کے ایک ایک نقش کو آنکھوں کے زریعے دل میں اتار رہا تھا۔

اسے اتنے قریب سے دیکھتے ہوئے اسے اپنے رگ و پے میں سکون سرائیت کرتا ہوا محسوس ہوا۔۔۔۔

ایک ہاتھ میں چشمہ پکڑے ہوئے تھی۔

جو شاید سونے سے پہلے اس نے اتار کر ایک طرف رکھ دیا تھا

علی نے آہستگی سے اس کے ہاتھ سے چشمہ نکال کر ایک طرف رکھا۔

پھر اسے بانہوں میں بھرا اور روم سے باہر قدم بڑھا دیئے۔۔۔۔

اس نے خود کو کسی کی پناہوں میں ہوا میں معلق محسوس کیا تو جھٹ سے آنکھیں کھولیں

۔۔۔

وہ سیڑھیاں اترتے ہوئے اسے لے کر باہر کی جانب بڑھ رہا تھا۔

"یہ۔۔۔کیا کر رہے ہیں؟؟؟

"کہاں لے جا رہے ہیں؟؟؟

مجھے ن۔ن۔ نیچے۔۔۔اتار۔ریں۔۔۔۔اس نے ڈرتے ہوئے کہا۔ معا کہیں وہ اسے چھوڑ ہی نا دیں۔

"کچھ دیر میں پتہ چل جائے گا سب، تمہیں اغواء کر کے نہیں لے جا رہا اور نا ہی کوئی تم میرے لیے کوئی غیر ہو۔ اگر یاد نا ہو تو انفو کے لیے بتا دیتا ہوں کہ ہماری شادی ہو چکی ہے۔ تمہیں کہیں بھی لے جانے کا حق رکھتا ہوں" وہ سپاٹ لہجے میں بولا۔

وہ لب بھینچ گئی اس کی بات پر۔

اتنے قریب ہونے پر اسے علی کے وجود سے اٹھنے والی کلون کی دلفریب مہک اپنے نتھنوں میں گھستی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔اسے پاگل بنا رہی تھی۔۔۔

علی نے اسے گاڑی کے قریب لا کر نیچے اتارا۔۔۔اور اس کے لیے فرنٹ ڈور کھولا۔

UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania

وہ اندر بیٹھی تو اسنے دوسری طرف آکر ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی۔

کچھ ہی دیر میں وہ اپنی منزل مقصود پر تھے۔ علی اس کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیے سمندر کی طرف بڑھنے لگا۔۔۔

وہ اس کی مضبوط گرفت میں اپنا ہاتھ دیئے خاموشی سے چلنے لگی۔۔۔

نظریں اسی کے چہرے پر تھیں۔ اسے کچھ بھی ہوش نہیں تھا کہ وہ اسے کہاں اور کیوں لے کر جا رہا تھا۔ یاد تھا تو بس اتنا کہ اس کا ہاتھ اسکے ہاتھ میں تھا۔ وہ اسے اپنے ساتھ محسوس کر پا رہی تھی۔ یہی احساس ہی اس کے لیے کافی تھا۔ کہ اس وقت وہ دونوں ساتھ ہیں۔

وہ مخصوص راہداری سے چلتے ہوئے بحری جہاز میں سوار ہوئے۔۔۔

وہ اسے اپنے ساتھ لیے بحری جہاز کے سب سے اوپر والے فلور پر لے کر آیا۔۔۔

اسے ایک چئیر گھسیٹ کر اس پے بٹھایا۔۔ ہ

اور پھر خود اسکے سامنے والی چئیر پر بیٹھ گیا۔۔۔

"کیسا لگا یہاں کھلی فضا میں آکر؟

اس نے علی کی گھمبیر آواز سنے چونک کر اسکی طرف دیکھا۔۔۔

پھر اپنے اردگرد نگاہ دوڑائی۔۔۔

www.urdunovelsmania.com

UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania

چاروں طرف دور دور تک گہرا سمندر تھا۔۔۔ سیاہ رات میں چمکتا ہوا چاند سمندر کی لہروں پر اپنی چاندنی بکھیر رہا تھا۔۔۔ لہروں نے شور برپا کر رکھا تھا۔۔۔۔

ستارے پورے آب و تاب سے چمک رہے تھے۔۔۔۔۔

"بہت پیارا ہے سب" وہ دل سے محسوس کرتے ہوئے بولی۔

"اور میرے بارے میں کیا خیال ہے۔ وہ ایک دم لہجہ بدلتے ہوئے بولا۔

آرزو نے ٹھٹھک کر دیکھا۔۔۔اس کی نظروں میں شوخی، مونچھوں تلے عنابی لبوں پر رقص کرتی دلکش مسکراہٹ، چہرے کے ہر انداز میں شگفتگی، وہ اسے دیکھتی رہ گئی۔۔۔

علی نے اس کی ساکت نظروں کے آگے چٹکی بجائی۔۔۔۔

"سوال کا جواب نہیں دیا۔۔۔

"آپ بہت برے ہیں آپ کو پتہ ہے، آپکی بے اعتنائی پر میں کس کرب اور تکلیف سے گزری ہوں یہ میں ہی جانتی ہوں۔ آپ کا نظر انداز کرنا مجھے سخت برا لگا۔ ایک بار مجھے ۔۔۔اس کے پوچھنے کی دیر تھی جو کتنے دنوں سے خود پر بندھ باندھے ہوئے تھی۔ ایک دم پھٹ پڑی اور ایک ہی سانس میں شکووں کے انبار لگا دیئیے۔۔۔۔

UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania

جانتا ہوں اور سمجھتا بھی بہت خوب ہوں۔

"تم اتنی اچھی لگ رہی تھی دل کیا تمہیں تنگ کروں۔مجھے کیا پتہ میری بے رخی تم پر اس قدر ظلم ڈھائے گی۔

علی اکبر کے اتنے محبت اور نرمی سے کہنے پر اس کی آنکھیں لبالب آنسوؤں سے بھر گئیں۔۔۔

"میں نے کیا کہا جو تم رونے لگی؟ وہ حیرت سے دوچند ہو گیا۔

"اتنے پیار سے جو بات کر رہے تھے مجھے رونا آ گیا۔۔

"میرا ارادہ تو تمہیں ساری زندگی یونہی پیار کرنے کا ہے تو پیار میرے ہر بار پیار کرنے پر یونہی رویا کرو گی۔؟؟؟

وہ بے اختیار مسکرا دی۔"ایک بات پوچھوں؟؟؟ وہ اس کے گال کو نرمی سے چھو کر بولا۔

"جب میں واپس آتا ہوں تو تم تمہارے چہرے پر چمک آ جاتی۔۔۔وہ کیوں؟؟

وہ اس کے سوال پر منجمد ہوئی۔۔۔

جب میں گھر سے جاتا تو تمہارا چڑ جانا۔۔۔۔وہ سب کیا ہے؟؟؟ علی نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنی طرف کھینچا۔۔۔

اور اپنی تھائی پر بٹھایا۔۔۔۔

اس سوال پر بھی لاجواب تھی۔ یعنی وہ بھی اس میں آنے والے بدلاؤ کے بارے میں جان چکا ہے؟؟؟

میرے چھونے پر پگھل جانا وہ کس سلسلے کی کڑی ہیں زرا بتائیے تو؟؟؟

اب اس کی کمر پر اپنے دونوں ہاتھوں کا حصار باندھے پوچھ رہا تھا۔

"اور وہ جو آپ نے مجھے تِل تِل ترسایا اس کا حساب کون دے گا؟؟؟ وہ اس کے سوالوں کے جواب دینے کی بجائے خود خفگی سے چہرہ پھیر گئی۔۔۔

"سارے حساب ہی تو چکانے کا وقت آچکا ہے" اس کی خمار زدہ آواز سنائی دی تو وہ اس کے حصار میں کانپ کر رہ گئی۔۔۔۔

"آپ میں ہمت ہے حساب چکانے کی؟ وہ نچلا لب دانت میں دبا کر ایک آنکھ بلنک کیے شرارتی انداز میں پوچھ رہا تھا۔۔۔۔

اس کی ذومعنی بات اور دلکش انداز پر آرزو کو اپنی دھڑکنوں کا شور اپنے کانوں میں سنائی دیا

۔۔۔۔

اسے کہاں امید تھی کہ اسے اپنے ہی کیے گئے شکوے اپنے اوپر بھاری پڑنے والے ہیں

۔۔۔۔

www.urdunovelsmania.com

"ویسے آپ بہت نمکین ہیں بالکل اس سمندر کے پانی کی طرح" وہ اس کے لب کو اپنے انگوٹھے سے سہلا کر بولا۔ نظریں اس کے لبوں پر جمی تھی۔

“Ifyoudon’tmindIwanttocheckitagain.

کہیں Taste بدل تو نہیں گیا۔۔۔۔

"اس کی مبہم بات پر آرزو نے آنکھیں پٹپٹا کر اسے دیکھا۔ مگر بات سمجھ آنے پر حق دق رہ گئی۔۔۔۔

"وہ۔۔۔وہ تم۔۔۔۔تھے۔۔۔۔؟؟؟وہ چلا کر بولی اور اسے ہنستے ہوئے دیکھ کے اس کے چوڑے سینے پر مکے برسانے لگی۔۔۔۔۔

Let’sdosomethingcrazy....

علی نے اپنی جگہ سے اٹھ کر کہا اور اسے بھی اپنے ساتھ بحری جہاز کے کنارے پر لایا۔۔۔۔

www.urdunovelsmania.com Let’sjump.

علی نے اسے سمندر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اندر کو دجانے کے لیے کہا۔

“Areyoucrazy?

مجھے سوئمنگ نہیں آتی۔۔۔وہ گہرے پانی کو دیکھ کر ڈرتے ہوئے بولی۔

Don’tworry....

Youaremylife۔

اوراپنی زندگی کوا پنے ہاتھوں سے کون جانے دے گا؟؟؟ پہلے بھی بچایا تھا جب میں یکطرفہ جزبات رکھتا تھا۔ اس بار کیسے کچھ ہونے دوں گا جب مجھے تمہارے جذبات کے بارے میں علم ہوچکا ہے۔" وہ مسکرا کر بولا۔۔

وہ سمندر میں کود گیا۔

چند سیکنڈمیں سطح پر ابھر کراوپر آیااورا پنے گیلے بالوں کوا پنے ہاتھوں کی انگلیوں سے اپنی پیشانی سے پیچھے کی طرف کیا۔۔۔

Comeon..,.

اس نے ہاتھ سے اسے کودنے کے لیے اشارہ کیا۔۔۔

آرزو نے بنا سوچے سمجھے اس کے کہنے پر سمندر میں چھلانگ لگا دی تھی۔ کیونکہ اسے اپنے شریک حیات پر پورا بھروسہ تھا وہ اسے کبھی بھی کچھ بھی نہیں ہونے دے گا۔

اس کے جمپ لگاتے ہی علی نے اس کے قریب جاتے اسے اپنے حصار میں لیا۔۔۔

وہ گہرے سانس لینے لگی۔ پھر تھوڑی دیر بعد نارمل ہوئی۔ کیونکہ علی نے اسے سمندر کی سطح پر سوئمنگ کے زریعے اوپر کیے رکھا تھا۔۔۔

وہ خوداسکی سانسیں روک کراسے سمندر کی گہرائی میں لے گیا۔۔۔۔

اسے پانی میں کچھ بھی نظر نہیں آرہا تھا۔ بس محسوس ہو رہی تھی تو اسکے منہ زور جذباتوں کی شدت۔۔۔ وہ اس کے شانوں پر ہاتھ رکھے اس کی سخت ترین گرفت پر مچل رہی تھی۔۔اسکی گرفت کتنی محبوبانہ تھی۔ کیسی دیوانگی تھی اس کی شدت میں۔ اس کے تن بدن میں تلاطم برپا تھا۔۔۔۔چند فسوں خیز لمحات یونہی بیت گئے۔۔۔

تھوڑی دیر بعد وہ اسے آزاد کرتے ہوئے واپس سطح پر لایا۔۔۔۔ دوپٹہ کہیں پانی کی لہروں کے ساتھ بہہ گیا تھا۔

"بہت بے شرم ہو تم" وہ اپنے لبوں کو رگڑ کر بولی۔۔۔۔

"اچھا یہ بات تو بہت پرانی ہے کچھ نیا بتائیں.....وہ اسے ایک بار پھر سے قریب کرتے ہوئے بولا۔۔۔

"مجھے کوئی بات نہیں کرنی" شرم کے باعث گالوں پر گلال بکھرا۔۔۔ بھیگے عارض لرزنے لگے۔۔۔۔۔ وہ اس کی شوخ نگاہوں کی تاب نہ لاسکی۔۔اس گھڑی اس کا وجود طوفانوں کے زد میں گھرا کپکپا رہا تھا۔۔۔اس کی آنکھوں میں جزبات کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر آباد تھا۔۔۔اس کی نظروں کی تپش سہارنا دوبھر ہونے لگی۔۔۔۔۔

مقابل کی دھڑکنیں معمول سے زیادہ تیز تھیں۔ اس کا شرماتا لجاتا ہوا سحر کن روپ دیکھ کر

۔۔۔

urdu novels mania www.urdunovelsmania.com

دونوں واپس اندر آئے۔۔۔ علی نے ایک رات کے لیے بحری جہاز کا اوپری حصہ بک کروا رکھا تھا اور یہاں کسی کو بھی نا آنے کا حکم دے رکھا تھا۔۔۔

وہ ایک تختہ نما جگہ پر ایک ہاتھ اپنے سر کے نیچے رکھے لیٹا اور دوسرا بازو پھیلا دیا۔۔۔

آرزو اس کی نظروں کی زبان سمجھتے ہوئے اس کے بازو پر سر رکھ کر لیٹ گئی۔۔۔

دونوں کھلے آسمان کے نیچے لیٹے تھے۔۔۔ وہ سیاہ آسمان پر تنی ستاروں کی چادر اوڑھے ہوئے تھے۔۔۔

تازہ ہوا آرزو کے نم گھنگھریالے بالوں سے اٹھکھیلیاں کر رہی تھی۔۔۔۔

"میں نے سوچا سمندر کے پانی میں ہی ہم دونوں پہلی بار قریب آئے تھے۔ تو اسی سمندر کو گواہ بنا کر ہم ایک ہو جائیں" وہ سحر انگیز آواز میں بول کر اس کے کانوں میں رس گھول رہا تھا۔۔۔۔

اس کی گرم سانسیں اپنے شانے پر محسوس کرتے ہوئے اس کی سکن جیسے جھلستی ہوئی محسوس ہوئی۔۔۔

"آپ مجھ سے بھی اچھی لڑکی ڈیزرو کرتے ہیں" وہ کچھ یاد آنے پر آہستگی سے بولی۔

"مگر مجھے کوئی اچھی نہیں صرف تم چاہیے تھی۔

"سب آپ کا مذاق بنائیں گے میں آپ سے عمر میں بڑی ہوں "ایک اور دل میں آیا سوال کیا۔

"مجھے کسی کے کہنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا زندگی میری، بیوی میری، فیصلہ میرا"

"میں قد میں بھی بہت چھوٹی ہوں۔ آپ کے ساتھ بالکل بھی جچتی نہیں"

وہ کہتے ہی آنسو بہانے لگی۔۔۔۔

اس نے آرزو پر جھک کر اس کی لرزتی ہوئی پلکوں کو اپنے لبوں سے کھولا۔۔۔۔

"یار تم دنیا کی پہلی بیوی ہو گی جو اپنی کمیاں اپنے شوہر کو گنوا رہی ہو"

"آپ نے مجھے چچا جان کے کہنے پر اپنایا تھا؟؟؟"

"آج ہی سارا کچھ جان لینے کا ارادہ کیے ہوئے ہیں"؟

وہ اٹھ کہ اس کو دیکھ کر بولا۔

"چلیں پھر آپ کو سب تفصیل سے بتاتے ہیں" وہ اسے بانہوں میں بھر کر دو تین سیڑھیاں نیچے اترتے ہوئے ایک روم کی طرف لے گیا۔۔۔۔

آؤ کائنات بانٹ لیں

www.urdunovelsmania.com

تم میرے، باقی سب تمہارا۔

اس نے رومانوی نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے شعر پڑھا۔

"میں نے تو اظہار محبت اپنے عمل سے کر دیا آپ کب کریں گی؟؟؟

"بتاؤ کب سے یہ محبت والا حادثہ پیش آیا۔۔۔۔

"جب سے نکاح ہوا اس کے اگلے ہی پل۔

"بالکل مشرقی بیویوں کی طرح جیسے ارینج میرج میں ہوتا ہے۔ لڑکیاں کسی کو بھی جانے بغیر اپنے مجازی خدا کو اپنا تن من دھن سب سونپ دیتی ہیں ان کی وفادار بن جاتی ہیں۔ ہر پل ان کی توجہ کی خواہاں ہوتی ہیں۔

مجھ پر بھی یہ حادثہ تب ہی رونما ہوا جب مجھے آپ کے نام لکھ دیا گیا۔

الفاظ کے ذریعے اظہار محبت کرتے ہوئے آرزو کے حسین چہرے پر جیسے دھنک کے ساتوں رنگ بکھر گئے۔۔۔

"اچھا جی "علی اس کی بات سن کر دلفریب انداز میں مسکرا اٹھا۔۔۔۔

اس کی لو دیتی شوخ نگاہیں، شرارتی لب، محبت لٹاتے الفاظ، اس کا دلکش لب و لہجہ اس پر علی کا وجیہہ سراپا اس کی دھڑکنوں کو بڑھا گیا۔۔۔۔

www.urdunovelsmania.com

آرزو نے شرماتے ہوئے نچلا لب دانتوں تلے دبایا۔ محبت کے اصل رنگ کرنے خالص ہوتے ہیں جس پر بھی اتریں اس پر گہری چھاپ چھوڑ جاتے ہیں، وہ بھی اب محبت کے اصل رنگوں سے واقف ہوئی تھی۔ محبت کے رنگ میں رنگنے کے بعد وہ بھی انہیں معطر جذبات سے گزر رہی تھی۔ وہ اسے اپنے ساتھ لیے بستر پر گرا،،،،اس کی بے قراریوں اور تمناؤں کا پندار اب چھلکنے لگا تھا۔۔ ان پر بندھ باندھنا مزید اب اسے اپنے بس میں نا لگا۔۔۔۔

آرزو نے اس کی سحر زدہ قربت سے فرار کے لیے سعی کی مگر شاید وہ اس کا ارادہ بھانپ چکا تھا۔ اسے خود سے مزید قریب کیے۔۔ آہستہ آہستہ اسے اپنے جذبات اور شدتوں سے آشنا کروانے لگا۔۔۔

"آج تو ہماری بیگم کیا غضب ڈھا رہی تھی اس ساڑھی میں"

"تم نا مجھے اتنی آزاد گھومتی ہوئی بالکل بھی اچھی نہیں لگ رہی۔

اکبر نے حرعین سے کہا جو ساڑھی تبدیل کرنے جا رہی تھی۔

"پہلے تعریف پھر یہ اچھا نا لگنا۔۔۔ دونوں متضاد باتیں ہیں ایک بات پر قائم رہیں۔۔

وہ کان میں موجود نفیس سے ٹاپس اتار رہی تھی۔

UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania UrduNovelsMania

اکبر نے قریب آتے ہی اس کا ہاتھ ہٹایا اور خود ٹاپس اتار کر ایک طرف رکھے۔

"خیر ہے مجھے آج آپکی حالت کچھ ٹھیک نہیں لگ رہی۔ بڑے سالوں بعد یہ روپ واپس کیسے لوٹ آیا... حرعین نے ہنستے ہوئے کہا۔

"پیار کرنے کی کوئی عمر نہیں ہوتی بس دل جوان ہونے چاہیے۔ اور آپکے اس روپ کو دیکھ کر جوان دل نے پھر سے انگڑائی لی ہے"

"کچھ شرم کریں آپ کے پوتی پوتے کھلانے کے دن قریب ہیں۔

"وہ بھی کھلالیں گے۔ پہلے آپ کو تو کوئی نئی مصروفیت سے نوازدیں۔

وہ اس کا ہاتھ تھامے بیڈ تک لایا۔

علی کی بھی شادی ہوگئ، اور قرت العین کی بھی آپ تو بالکل فارغ ہیں۔ پھر کیا خیال ہے آپ کا اس بارے میں۔

"نا۔۔۔ بالکل بھی نہیں بہت برا خیال ہے۔ لوگ مذاق اڑائیں گے میرا بڈھی کو اس عمر میں یہ کیا سوجھی۔

آپ ایسا کریں یہ فرمائش لے کر نا آن کے پاس جائیں۔ اس نے دوسرا راستہ دکھایا۔۔۔

ارے وہ ابھی فارغ نہیں ابھی حیدر کی شادی ہونی باقی ہے۔ اس کے پاس ابھی مصروفیت موجود ہے۔

"اکبر پلیز فضول باتیں مت کریں۔

وہ بے وقت کی فرمائش پر گھبرا کر بولی۔

سلطان اور قرت العین کل ہی اپنی منزل پر پہنچے تھے ایک دن ریسٹ کرنے کے بعد جب وہ دونوں باہر نکلے تو ایک گائیڈ نے انہیں وہاں کے بارے میں بتانا شروع کیا۔۔۔۔

"سر یہ وادیِ بایون سوات اور کالام سے کچھ ہی فاصلے پر واقع ہے جو کہ کئی حسین اور پر فضا گاؤں پر مشتمل ہیں یہاں کے مناظر دیدنی ہیں جب آپ اس کی چوٹی پر پہنچ جائیں گے تو نیچے موجود گاؤں اور وادیاں آپ کو جو منظر پیش کریں گی در حقیقت وہی آپ کے ہنی مون کو یادگار ترین بنانے کا سبب بن جائیں گے۔ یہاں تک پہنچنے کے لیے آپ کو وادی سوات کا راستہ اختیار کرنا پڑے گا جس کے لیے اسلام آباد اور پشاور سے بہترین ترین روڈ تعمیر ہو چکے ہیں اور اس کے علاوہ رہائش کے لیے اعلیٰ پائے کے ہوٹل بھی موجود ہیں۔

پاسوکون کے جنگلات کے حسین ترین مناظر تک پہنچنے کے لیے آپ کو وادی ہنزہ کا راستہ اختیار کرنا پڑے گا جو کہ گلگت سے 100 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے اور سڑک کے ذریعے دو گھنٹوں میں پہنچا جا سکتا ہے جب کہ اسلام آباد کے راستے بائی ائیر یہ مسافت 45 منٹ تک کی ہے- آرٹ کے حسین نمونوں کی صورت میں ان درختوں کے حسین مناظر آنکھوں کو بہت بھلے لگتے ہیں اس کے ساتھ ساتھ اس جگہ کا سکون اور خاموشی ہنی مون کے لیئے ایک خاص تحفہ قرار پاتے ہیں-

اس جگہ کا یہ نام اس کے قریب موجود ایک ہوٹل کی وجہ سے رکھا گیا ہے وادی ہنزہ پہنچ کر ایگل نیسٹ سے ڈوبتے سورج کا نظارہ کرنا ایک ایسا منظر ہے. جس کو تا عمر یاد رکھا جا سکتا ہے- بلندی سے ڈوبتے سورج کی شعاعیں اس وادی کے حسن کو اور بھی بڑھا دیتی ہیں-

یہ وادی چترال میں واقع ہے اور اس جگہ کا سب سے حسین پہلو یہ ہے کہ یہاں اب تک سیاحوں کا رش جمع نہیں ہوا- اس وجہ سے یہ جگہ اپنی فطری خوبصورتی کے ساتھ موجود ہے اس کے مناظر دل کو لبھانے والے ہیں جہاں بڑے بڑے پہاڑی سلسلے موجود ہیں اس جگہ پر سفر کرنے کے لیے آپ کے پاس اپنی سواری کا ہونا ضروری ہے- اگرچہ یہاں کے راستے اور روڈ بہت اچھے نہیں ہیں اس کے قریب ہی وادی گازن بھی قابل دید ہے- اس

www.urdunovelsmania.com

کے علاوہ درہ تھوئی کے پہاڑی سلسلے گلگت تک پھیلے ہوئے بہت حسین مناظر پیش کرتے ہیں۔

اس وادی میں ہنی مون کے لیے جانے والے جوڑے کے لیے ضروری ہے کہ وہ ایڈونچر کا شوقین ہو اور اس کو نئی سے نئی جگہیں دریافت کرنے کا شوق ہو۔ اس وادی میں براستہ ہنزہ جایا جا سکتا ہے اور اس وادی تک جانے کے لیے ضروری ہے کہ۔۔۔

"بس بس بہت ہو گیا بہت شکریہ آپ کے گائیڈ کرنے کا" سلطان نے اس کا شکریہ ادا کیا اور قرت العین کے شانے پر ہاتھ رکھے اسے اپنے بازو کے حصار میں لیے آگے بڑھنے لگا۔

"یہ جگہ واقعی جنت کا نظارہ ہے۔ بہت ہی حسین جگہ ہے" قرت العین نے توصیفی انداز میں کہا۔

"ہم کب تک رہیں گے یہاں" اس نے ویسے ہی عام سے انداز میں پوچھا۔

"تین ماہ" سلطان مسکرا کر بولا۔

"اتنا لمبا ہنی مون کون کرتا ہے"؟

وہ حیرت انگیز لہجے میں بولی۔

"ہم کرتے ہیں نا اور کون"؟

urdu novels mania www.urdunovelsmania.com

وہ شانے اچکا کر شرارت بھرے لہجے میں بولا۔

"قرت العین نے اس کے سینے پر مکا برسایا۔۔۔

مگر اس نے قرت العین کا ہاتھ پکڑ کر اپنے دل والے مقام پر رکھ لیا۔

"دل کرتا ہے اپنی زندگی کا ایک ایک لمحہ تمہارے ساتھ گزار دوں"

وہ پیار بھرے انداز میں بولا

"میں بھی" قرت العین نے جواباً ہولے سے ہنس کر کہا۔

وہ دونوں ایک دوسرے کی قربت میں حسین لمحات کا لطف اٹھاتے ہوئے آگے بڑھنے لگے۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

"سدھانت اگروال مر گیا"

"کس نے مارا اسے؟؟؟ حرعین نے حیرانگی سے پوچھا۔

"علی کے ہاتھوں" وہ فقط اتنا ہی بولا۔

"اگر آن کو پتہ چلا کہ اسکے بھتیجے کی موت علی کے ہاتھوں ہوئی ہے تو وہ شاید علی کو کبھی معاف نا کرے۔"

"کوئی بھی ماں اپنے بیٹے سے زیادہ دیر تک ناراض نہیں رہ سکتی وہ اسے معاف کردے گی
۔اکبر نے سپاٹ انداز میں کہا۔

ٹھیک ہے علی آن کو بھی بڑی مما کہتا تھا۔اور اسے حرعین کی طرح ماں کا ہی درجہ دیتا تھا
۔مگر اکبر کی بات سن کر وہ چونک گئی۔۔۔

"یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ؟؟؟

کوئی بات ہے جو آپ مجھ سے چھپا رہے ہیں""""

اکبر نے گہرا سانس لیا اور اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتے ہوئے اور دل میں آن سے بھی۔۔۔

کیونکہ آج وہ اس کا کیا گیا وعدہ اسی کے لیے پھر سے توڑنے والا تھا۔

"حرعین میری بات تحمل سے سننا۔۔۔

پلیز کوئی شدیدری ایکشن مت کرنا۔ایسا کرنے سے پہلے یہ جان لو کہ میں ہمیشہ تمہارے ساتھ تھا اور ہمیشہ تمہارے ساتھ ہی رہوں گا۔

"مجھے بہت بے چینی ہو رہی ہے اکبر پلیز جو بھی کہنا ہے کھل کر کہیے یوں پہیلیاں مت بُجھوائیے۔۔۔۔وہ تڑپ کر بولی۔

علی کو تم نے پیدا نہیں کیا وہ اصل میں آن کی اولاد ہے"

اکبر کے منہ سے نکلنے والے الفاظ بم بن کر اس کے اعصاب پر گرے۔۔۔۔کہ اسکا پورا وجود ایک بار جھنجھنا اٹھا۔۔۔۔

اسکی آنکھوں سے آنسو موتیوں کی لڑیوں کی صورت جاری ہوئے۔۔۔

اکبر نے آگے بڑھ کر اسے تسلی دیتے ہوئے خود میں سمیٹ لیا۔

❤️❤️❤️❤️❤️❤️

آپکی طبیعت زیادہ خراب ہے تو آپ کا سر دبا دوں؟؟؟

آپ مجھے منانے کی بجائے خود روٹھ کر بیٹھ گئے ہیں۔۔۔آن اس کی خاموشی کو محسوس کرتے ہوئے بولی "ٹھیک ہے سر دبا دو میرا۔۔۔۔اکبر نے کہا۔۔۔

وہ دوسری طرف سے اس کے پاس آ کر بیٹھ گئی اور اکبر کا سر دبانے لگی آن کے قرب سے پھوٹتی مہک اکبر کو بے بس کئے دے رہی تھی۔۔۔کیسا فیل ہو رہا ہے؟ اب درد کچھ کم ہوا؟؟؟

"ہمممم بہت اچھا محسوس ہو رہا ہے۔

اکبر نے مسکرا کر کہا۔

کیا مطلب ؟؟ آپ کو سر میں درد نہیں تھا ؟؟؟

"آپ یہ بہانہ بنا رہے تھے ؟؟؟ وہ حیرت انگیز لہجے میں کہنے لگی۔

"اب آپ کو پاس لانے کے لئے بہانوں کی ہی ضرورت پڑنے لگی ہے۔ اپنے آپ کیوں نہیں آجاتیں۔۔۔۔" وہ محبت بھری نگاہوں سے دیکھ کر بولا۔

"اکبر آپ اس عمر میں بھی بالکل ویسے ہی ہیں" وہ مسکرا کر بولی۔

"ہم تو تا عمر آپ کو ایسے ہی پیار کرتے رہے گے۔ وہ اسے اپنے بازوؤں کے گھیرے میں لے کر بولا۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

"علی تم اسے خود بتاؤ گے تو ٹھیک رہے گا"

"ورنہ اسے یہ بات کہیں اور سے پتہ چلی تو وہ شاید برداشت نہیں کر پائے گی۔

"ٹھیک ہے مام میں انہیں بتا دوں گا۔

اس نے حرعین سے کہا۔۔۔۔

وہ کچھ ہی دنوں میں خود کو سنبھال چکی تھی اور اس میں سب سے اہم کردار اکبر کا تھا۔ جس نے اس سارے عرصے میں اسے اپنی توجہ کا مان بخشا تھا۔ کہ وہ جلد ہی نارمل روٹین پر لوٹ آئی تھی۔۔۔۔

"مجھے پتہ ہے کہ تمہیں سچائی پتہ چل چکی ہے' حرعین نے علی کی طرف دیکھ کر کہا۔

وہ حیران کن نظروں سے اپنی ماں کو دیکھنے لگا۔۔۔

وہ اسکی آنکھوں میں امڈنے والے سوال کو پڑھ چکی تھی۔

مجھے تمہارے ڈیڈ نے بتایا سب کچھ آن کے بارے میں بھی اور تمہارے بارے میں بھی۔

"مام مگر مجھے اس سب سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ میرے لیے آپ ہی میری مام ہیں اور ہمیشہ رہیں گی۔

وہ حرعین کا ہاتھ پکڑ کر بولا۔

"مجھے پتہ ہے میرا بیٹا میرا ہی ہے۔ مجھ سے پیار کرتا ہے۔ مگر اس کا بھی تو سوچو جو جانے کتنے سالوں سے تڑپ رہی ہوگی کہ ایک بار اس کا بیٹا اسے ماں کہہ کر بلائے۔

آج مجھے پتہ چلا کہ وہ کیوں حیدر کے ہوتے ہوئے بھی تمہیں ترسی ہوئی نگاہوں سے دیکھتی تھی۔

urdu novels mania www.urdunovelsmania.com

وہ بہت عظیم عورت ہے علی ۔جس نے اتنی بڑی قربانی دی ۔اسکی جگہ اگر میں ہوتی تو اپنی پہلی اولاد کسی کو بھی نا دیتی ۔ٹھیک ہے وہ سمجھتی ہوگی کہ اسکی وجہ سے میرا نقصان ہوا میری گود اجڑ گئی ۔مگر اسمیں اس کا کوئی قصور نہیں تھا ۔یہ تو قدرت کا فیصلہ تھا ۔

اور اس نے قدرت کے فیصلے پر سر جھکایا۔ وہ اپنے امتحان میں سرخرو ہوئی ۔میں بھی اپنے امتحان میں سرخرو ہونا چاہتی ہوں ۔اس نے آس بھری نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا ۔

❤❤❤❤❤❤

اسلام وعلیکم مام!

وہ لاونج میں موجود تھی ۔حرعین اور آن دونوں تھری سیٹر صوفے پر بیٹھی منہمک انداز میں نیوز سن رہی تھی ۔جس میں فوج کے بارے میں کچھ بتایا جا رہا تھا۔۔۔

اس نے مام کہا تو آن فاطمہ سمجھی کہ اسنے حرعین کو سلام کیا ۔

اس نے دل میں اسکے سلام کا جواب دیا ساتھ اس کی درازی عمر کی دعا کی ۔

"آپ سے کہہ رہا ہوں مام آپ نے جواب نہیں دیا۔۔۔

وہ آکر آن کے ساتھ والی خالی جگہ پر بیٹھ کر بولا ۔

آن نے اچنبھے سے اپنے خوبرو بیٹے کے چہرے کی طرف دیکھا۔

جو نین نقوش میں ہو بہو اکبر کی کاپی تھا۔ کبھی کبھی تو وہ اسے اکبر سے بھی خوبرو دکھائی دیتا شاید وہ اسکا بیٹا تھا اسی لیے۔۔۔۔

"وعلیکم اسلام! آن نے محبت بھرے انداز میں جواب دیا۔۔۔

Ilovebothofyou....

اسنے دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

حرعین نے آن کا ہاتھ دبا کر چھوڑا۔۔۔اور وہاں سے اٹھ کر اندر چلی گئی۔۔۔

آن اسے جاتے ہوئے دیکھ حیرت میں مبتلا ہوئی۔ ابھی تو ٹھیک تھی میرے ساتھ نیوز دیکھ رہی تھی اچانک کیا ہوا۔ وہ سوچ کر رہ گئی۔۔۔۔

"مام!!! علی کی آواز قریب سے کان میں سنائی دی تو اس نے دیکھا۔۔۔

پھر سے مام بلانے پر۔۔۔۔

اسے گڑبڑ کا احساس ہوا۔۔۔۔

"مام مجھے سب پتہ چل چکا ہے۔ وہ آن کی گود میں سر رکھے لیٹا۔۔۔

اسکی بات سن کر آن کی آنکھوں سے آنسو رواں ہوئے جو علی کے چہرے پر گرے۔۔۔۔

وہ فوراً اٹھ کر بیٹھا اور اپنی انگلیوں سے ان کے آنسو پونچھے۔۔۔

www.urdunovelsmania.com

"کس نے بتایا تمہیں "؟ آن نے تھوڑی دیر بعد خود کو سنبھالتے ہوئے پوچھا۔

"مام پلیز یہ مت پوچھیے گا ہے کوئی اللہ کا بندہ "

وہ مسکرا کر بولا۔۔۔

آن نے اسے مسکراتے ہوئے دیکھ اس کے گال پر ہاتھ رکھے اسے پیار بھری نظروں سے دیکھا۔

وہ بیٹھے بیٹھے آن کے گلے لگا۔۔۔۔

Iamalwayswithyou...Mom.

وہ اسے قیمتی متاع کی طرح خود میں بھینچے اپنی برسوں کی تشنگی مٹانے لگی۔۔۔۔

علی نے مناسب موقع دیکھ کر آن فاطمہ کو ساری سچائی سے آگاہ کر دیا۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤

گیارہ سال بعد!!¡!

یہ میری گڑیا ہے..... آریز علی نے کومل کو اپنی طرف کھینچا۔جس نے پنک کلر فراک پہنی ہوئی تھی اور بالوں کو دو پونیوں میں قید کر رکھا تھا۔

"بکواس مت کرو" یہ میری گڑیا ہے "احراز آفندی نے اسے اپنی طرف کھینچا۔۔۔

"تم دونوں جھگڑ کیوں رہے ہو"؟

پیچھے سے مومل نے آکر اپنی باریک سی آواز میں پوچھا تو دونوں نے چونک کر دیکھا۔۔۔

آریز علی نے چونک کر مومل کو دیکھا جس کے نچلے ہونٹ کے نیچے تل تھا۔

اس نے فوراً کومل کا ہاتھ چھوڑا۔۔۔

اور بھاگ کر مومل کے پاس آیا۔۔۔

"کہاں تھی تم۔۔۔؟؟؟ تمہیں سمجھ کر میں نے اس احراز کی کومل کو پکڑ لیا تھا۔۔۔۔وہ مومل پر برسنے لگا۔۔۔

آریز علی کی بچپن سے ہی مومل سے دوستی تھی۔ وہ جب بھی اپنی پھپھو قرت العین اور عائشہ کے گھر آتا۔ یونہی مومل پر اپنی دھونس جماتا۔

جبکہ احراز آفندی جو ارمان اور عائشہ کا بیٹا تھا وہ ہر وقت کومل کے ساتھ کھیلتا ہوا پایا جاتا۔

سلطان اور قرت العین کی دو جڑواں بیٹیاں تھیں۔ کومل اور مومل۔۔۔جبکہ علی اور آرزو کا بیٹا آریز علی تھا۔

حیدر بھی اب شادی شدہ تھا۔۔۔۔۔

urdu novels mania
www.urdunovelsmania.com

ان بچوں میں ایک اور بچے کا اضافہ ہوا تھا اور وہ تھا حزیفہ اکبر۔۔۔ حرعین اور اکبر کا سب سے چھوٹا بیٹا۔۔۔۔ انیقہ، جنت، عیسی اور موسی گیلانی سب اپنے اپنے وقت پر خالق حقیقی سے جا ملے تھے۔ بیتا وقت انہیں اپنے ساتھ بہا کر لے گیا۔۔۔۔

یہ دسمبر کی ایک سرد شام تھی سب گیلانی ہاؤس میں جمع تھے۔ آج ان تینوں کی ویڈنگ اینیورسری تھی۔۔ سلیبریشن کے بعد سب لان میں جمع تھے۔

بچے گارڈن والی سائیڈ کھیل رہے تھے۔

حیدر اپنی جاب کی وجہ سے دوسرے شہر میں تھا اسی لیے نہیں پہنچ سکا۔

درمیان میں آگ جلائے۔۔۔۔ سب اس کے گرد موجود تھے۔۔۔ ایک طرف آن اکبر اور حرعین تینوں بیٹھے تھے۔

قرت العین اور سلطان اکٹھے تھے۔

"ارمان تمہارے اس گٹار کا کیا فائدہ جب تم اس کا استعمال ہی نہیں کرتے۔

"لاؤ ابھی کیے دیتے ہیں استعمال" اس نے ہاتھ بڑھا کر گٹار پکڑا۔۔۔ اور اس کی تاروں کو چھیڑا تو کئی ساز بج اٹھے۔

سکونت بھرے ماحول میں ارتعاش ابھرا۔۔۔۔

"اب گانا کون سنائے گا"؟ قرت العین نے پوچھا۔

"ارمان اور کون؟ عائشہ نے اسے دیکھ کر کہا۔۔۔

"اگر اپنے کانوں کی سلامتی چاہتے ہو مجھے تو گانا گانے سے معاف ہی کرو تو اچھا ہے۔" اس نے جان چھڑوانا چاہی۔

"مجھے گانا گانا نہیں آتا بس گٹار بجانا آتا ہے۔

"بابا آپ سنائیں نا؟؟؟ عائشہ نے ارمان کو چھوڑے اکبر سے فرمائش کی۔۔۔۔

"نہیں بیٹا جی گانا گانے کا ہم سے دور دور تک کوئی واسطہ نہیں۔ اکبر نے مسکرا کر کہا۔۔۔

حرعین اور آن نے پہلے ہی سر نفی میں ہلانے شروع کر دیئے کہیں وہ انہیں نا کہہ دیئے ۔۔۔

اکبر نے چھپ کر آن کی کمر پر پیچھے سے ہاتھ رکھا تو۔ اس نے گھور کر اسے دیکھا۔۔۔ اور نظروں میں تنبیہہ تھی۔۔۔ کہ بچے کیا سوچیں گے۔

مگر وہ خود کو لاپرواہ بنا ظاہر کرنے لگا۔۔۔۔

"انہیں بھی گانا نہیں آتا۔۔۔ قرت العین نے سلطان کے بارے میں بتایا۔۔۔

"یہ جو اتنا ہیسنا بن کر بیٹھا ہے تب سے کوئی اسے بھی پوچھ لے۔۔۔۔

ارمان نے علی کی طرف دیکھ کر شوشا چھوڑا۔۔۔۔

urdu novels mania www.urdunovelsmania.com

وہ گھنی مونچھوں تلے مبہم سا مسکرایا۔۔۔۔

آرزو بھی اسے مسکراتے دیکھ بولی۔

"گا دے نا گانا۔۔۔مجھے لگتا ہے کہ آپ بہت اچھا گاتے ہوں گے۔۔۔۔

"ارے اب تو بھابھی جی نے بھی فرمائش کر دی گُھنے انسان پھوٹ دے منہ سے

"ارمان نے شرارتی انداز میں کہا۔۔۔۔

"میں یسنا اور گھنا ہوں تو۔۔۔تو کیا ہے۔

فراڈ ئیے انسان۔۔۔۔

"چل اب زیادہ بھاؤ مت کھا اور شروع کر۔ارمان نے اسکی بات کو نظر انداز کرتے

ہوئے اپنی کہی۔۔۔۔

علی دانت پیس کر رہ گیا۔۔۔۔

"میرا ساتھ دینا ہو گا تمہیں" وہ آرزو کی طرف دیکھ کر بولا اور اپنی جگہ سے اٹھا۔۔۔۔

ارمان نے کھڑے ہو کر گٹار کی دھن چھیڑی تو علی نے ان سروں پر اپنی سحر انگیز آواز کا

جادو جگانا شروع کیا۔۔۔۔

"ہونٹوں سے چھو لو تم

میرا گیت امر کر دو۔

بن جاؤ میت میرے

میری پریت امر کردو۔

علی نے آرزو کے آگے ہاتھ کیا تو اس نے اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ میں دھر دیا۔۔۔۔

اکبر نے اپنا ایک ہاتھ آن کے آگے پھیلایا۔ تو دوسرا حرعین کے آگے دونوں نے اپنے ہاتھ اس کے ہاتھ پر رکھے۔۔۔۔اور دونوں نے اپنے سر آسودگی سے اکبر کے شانے پر ٹکا دئیے۔۔۔

سلطان کو سرد موسم میں شال اوڑھے بیٹھا تھا قرت العین کے گرد اپنی شال کا حصار باندھا ۔۔۔۔

ارمان جو گٹار بجا رہا تھا۔ عائشہ نے اس کے شانے پر اپنی تھوڑی رکھتے ہوئے اسے پیار بھری نظروں سے دیکھا۔

www.urdunovelsmania.com

نا عمر سیما ہو۔ نا جنموں کا بندھن۔

جب پیار کرے کوئی دیکھے صرف من۔

نئی ریت چلا کر تم۔ یہ ریت امر کردو۔

وہ رکا تو آرزو کی طرف دیکھنے لگا۔۔۔

جگ نے چھینا مجھ سے۔

مجھے جو بھی لگا پیارا۔

آرزو نے من میں اپنا پاپا حسن گیلانی اور ثوبیہ کو یاد کرتے ہوئے الفاظ ادا کیے۔۔۔۔

سب جیتا کیے مجھ سے۔

میں ہر دم ہی ہارا۔

علی اور آرزو دونوں ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھ رہے تھے۔۔۔۔

تم ہار کے دل اپنا میری جیت امر کردو۔

ہونٹوں سے چھو لو تم۔۔۔۔

میرا گیت امر کردو۔

میری پریت امر کردو۔۔۔۔۔۔

(ختم شد)

www.urdunovelsmania.com